قرآنی اُردو
اشتقاقی اِنسائیکلوپیڈیا
اُردو میں مستعمل قرآنی الفاظ کے بارے میں لسانی وادبی تحقیق
دو ہزار سے زائد منتخب اُردو اشعار کے حوالہ جات کے ساتھ
لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین

قرآنی اُردو

(اِشتقاقی اِنسائیکلوپیڈیا)

اُردو میں مستعمل قُرآنی الفاظ کے بارے میں لِسانی وادبی تحقیق

دو ہزار سے زائد منتخب اُردو اشعار کے حوالہ جات کے ساتھ

لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین

(آرمی ایجوکیشن کور)

نام کتاب	:	قرآنی اُردو
مؤلّف	:	لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین آرمی ایجوکیشن کور
اشاعت اوّل	:	ستمبر 2008ء
اشاعت دوم	:	جون 2016ء
تعداد	:	گیارہ سو
قیمت	:	650 روپے
مطبع	:	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

ملنے کا پتہ:

لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین

فون: 0320-4147664

ای میل: colashiqhussain@gmail.com

فیس بک: https://www.facebook.com/quraniurdu

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِينٌ

(القرآن-16:103)

گیسوئے اُردو ابھی منّت پذیرِ شانہ ہے

شمع یہ سودائیِ دِل سوزئ پروانہ ہے

(اقبالؔ)

الاھداء

’’حضور (ﷺ) ! ....

.... میں نذر کو اِک آ بگینہ لایا ہوں‘‘

قرآنی نعت

ہدیہ مؤلف بحضور صاحب قرآن ﷺ

حرفِ صَلُّوْا [1] کی توقیر پر میں فدا، حرزِ جاں ہے درود و سلام آپ کا
رازِ تفسیرِ فرمانِ ذِكْرَكْ [2] کھلا، جان ہے دونوں عالَم کی نام آپ کا

وہ جو نوری مَلک تھا وہ پیچھے رہا، آگے سدرہ سے خیر البشرؐ خود گیا
قَابَ قَوْسَيْنِ [3] پر چشم و دل کی ثنا [4]! مَرحَبا! مَرحَبا! یہ مقام آپ کا!

آپؐ کی ہر ادا، حَسبِ وحیِ خدا، خُوئے لِنْتَ [5] ہو یا امرِ قتل و رَمٰی [6]
کیفِ وَاسْجُدْ [7] میں وہ قُربِ ذاتِ عُلا، شرطِ يَنْطِقُ [8] میں حُسنِ کلام آپ کا

دیکھو، تابِ رخِ انورِ مصطفٰےؐ، شانِ محبوبی آیۂ قَدْ نَرٰى [9]
کعبہ بھولا نہیں قبلۂ دوسرا، وہ نِگہ آپؐ کی، وہ پیام آپؐ کا

خوب سمجھا سبق میں نے حُجرات کا، مسئلہ جَہر و تقدیم واَصوات [10] کا
حکمِ تکریم [11] کا شانۂ دِل رُبا! اِحترام آپؐ کا، اِحترام آپؐ کا

آپؐ کا روضہ جنّت کا ٹکڑا لگا، حرفِ کُنْ کا ہے نقطۂ یکتا، لگا
اَنْتَ فِيْهِمْ [12] کے لفظوں کا نقشا لگا، تب لگا کہ ہے عالَم تمام آپؐ کا

صاحبِ فخرِ دِلدارئ وَالضُّحٰى [13]، زیب و زَینِ سرِ مَسندِ مَا قَلٰى [14]
جب وہ پوچھیں رضا، ہو نچھاور عطا [15]، ہوگا محشر میں یہ بھی غلام آپ کا

---

1) سورۃ الاحزاب آیت: 56 — 2) سورۃ الم نشرح آیت: 4 — 3) سورۃ النجم آیت: 9 — 4) سورۃ النجم آیات: 11، 17
5) سورۃ آل عمران آیت: 159 — 6) سورۃ الانفال آیت: 17 — 7) سورۃ العلق آیت: 19 — 8) سورۃ النجم آیت: 3
9) سورۃ البقرہ آیت: 144 — 10) سورۃ الحجرات آیات: 1، 2 — 11) سورۃ الحجرات آیات: 4، 5 — 12) سورۃ الانفال آیت: 33
13) مراد سورۃ الضحیٰ — 14) سورۃ الضحیٰ آیت: 3 — 15) سورۃ الضحیٰ آیت: 5

نوٹ: ''قرآنی نعت'' متعدد فنّی و شعری محاسن کا مُرقّع ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو صفحہ 415

استدعا

اللہ ربُّ العزّت کی توفیق اور فضل سے ''قرآنی اُردو'' کی تحقیق و تالیف کا ایک ایک مرحلہ انسانی استطاعت و بساط کے مطابق پوری دِقّت نظری سے انجام دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر چونکہ کوئی بھی انسانی کاوش غلطی سے مبرّا نہیں ہو سکتی اس لیے معزز قارئین سے گذارش ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم مؤلّف کو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔ جزاکم اللہ خیر!

فہرست

تعارفِ مؤلّف

☆ ضلع شیخوپورہ، تحصیل فیروز والہ (نارنگ منڈی) کے سرحدی گاؤں "بریار" کے زمیندار گھرانے میں یکم مئی 1956ء کو پیدائش ہوئی۔

☆ گریجوایشن تک مقامی طور پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی (اورینٹل کالج) لاہور سے اردو لٹریچر میں ایم اے (79-1977ء) کیا۔

☆ 1980ء میں پاکستان آرمی (ایجوکیشن کور) میں بطورِ کمشنڈ آفیسر شمولیت اختیار کی۔

☆ 1998ء میں ایک محکمانہ کورس کے تحت پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے ایجوکیشن (ایجوکیشنل ایڈمنسٹریشن) کی ڈگری حاصل کی۔

☆ آرمی ملازمت کے دوران میں خالص عسکری نوعیت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول، جونیئر کیڈٹس اکیڈمی منگلا، ملٹری کالج سرائے عالمگیر اور متعدد آرمی پبلک کالجز میں انتظامی وتدریسی خدمات سرانجام دیں۔

☆ 2002ء میں پاکستان آرمی سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد فوجی فاؤنڈیشن ماڈل سکول منڈی بہاء الدّین اور ڈسٹرکٹ جناح پبلک کالج منڈی بہاء الدّین میں بطور پرنسپل کام کیا۔

خیر مقدم

لیفٹیننٹ کرنل عاشق حسین ایک مدت تک آرمی ایجوکیشن کور میں رہے‘اس طرح منضبط تعلیمی پیش رفت اور منظم تدریسی مصروفیت نے ان کے ہاں مربوط مطالعہ کی عادت مستحکم کردی۔ دین سے رغبت اپنے عمرانی پس منظر سے پائی‘ مطالعہ کی عادت اور دین کی رغبت نے ان کو تحریک دی‘ اردو زبان ان کے تعلیمی کردار کا اساسی عنصر تھی۔ اس لیے ان تین عناصر نے ان کے ذوق کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ قرآن مجید کے کلمات سے قرب نے انہیں معانی کی دریافت کا سلیقہ عطا کیا۔ الفاظ کی تحلیل وتصریف نے ان پر واضح کردیا کہ پاکستانی ملت کی قومی زبان اردو اپنے نسلی حوالے سے آریائی ہی سہی مگر مصاحبت اور مکانی اتصال نے اُردو کو عربی زبان کے قریب کردیا ہے‘ اس قدر قریب کہ جب کرنل صاحب نے اس قرب کی مقدار تلاش کی تو ان پر واضح ہوا‘ کہتے ہیں: ”دورانِ تحقیق میں سامنے آنے والے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 94 فی صد قرآنی الفاظ اردو میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مستعمل ہیں اور صرف 6 فی صد قرآنی الفاظ ایسے ہیں جو اردو دان حضرات کے لیے غیر معروف ہیں“۔

یہ موانست رنگ لائی اور کرنل صاحب نے 1986ء میں اس میں عملی رنگ بھرنے کا آغاز کیا‘ دونوں زبانوں کے خدوخال میں اشتراک کا عنصر تلاش کرتے ہوئے اور تاریخی تناظر کے شعور سے لائق اعتماد آگہی پائی تو اس نتیجہ پر پہنچے:

”یہ عربی کی ابتدائی تربیت کا نتیجہ تھا کہ اردو نے ہوش سنبھالتے ہی اپنا مقامی لبادہ اتار کر ”عربی چغہ“ زیب تن کرلیا اور اس سلیقے سے زیب تن کیا کہ بنیادی مغائرت کے باوجود ظاہری خدوخال میں عربی سے اس کی بہت مشابہت پیدا ہو چلی‘ پھر کیا تھا‘ عربی رسم الخط کے اپناتے ہی اردو پر گویا قرآنِ حکیم کے لسانی فیوض کے دہانے کھل گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے الہامی الفاظ کی صورت میں ہزارہا انمول جواہرات اس کی مانگ میں جگمگانے لگے“۔

اس دوطرفہ اختلاط کو کرنل صاحب نے ”عربی گھٹی“ کا فیض قرار دیا اور اپنے مطالعہ کی بنیاد پر یہ اعتراف کیا کہ مذہب اور مسلم اقتدار ہی دو مضبوط عوامل تھے جنہوں نے اس زبان کی صورت وسیرت کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

مؤلف نے اثر آفرینی کے عوامل کا احصاء بھی کیا ہے اور مستند تاریخی حوالوں سے اپنے دعویٰ کا ثبوت مہیا کیا ہے‘ قرآنی

کلمات کے اثرات ہمہ جہتی ہیں۔ رسم الخط سے لے کر الفاظ، علامات، تلمیحات، بلکہ مجموعی ادبی مزاج تک ان اثرات کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ کرنل صاحب نے اس سلسلے میں خوب محنت کی ہے اور اپنے مسلسل مطالعہ اور پیہم غور و فکر سے اردو کے طلبہ و اساتذہ کے لیے ایک ایسی لغت ترتیب دی ہے جو فہم قران کیلئے بھی معاون ہوگی اور اردو کلمات و محاورات کی تفہیم کیلئے بھی راہبر بنے گی، کرنل صاحب کی تحقیق کے مطابق وہ قرآنی الفاظ جو اردو میں معروف و مستعمل ہیں ان کی تعداد تقریباً 47407 ہے جو تقریباً 1197 مادوں سے استخراج ہوئے ہیں، اس طرح عملی طور پر تقریباً 94 فی صد قرآنی الفاظ اردو کے استعمال میں ہیں۔ ان اعداد و شمار سے اردو زبان کے اس طالب علم کو یقیناً تحریک ملے گی جو عربی زبان نہ جاننے کی وجہ سے تنگ دامنی کے احساس تلے دبا ہوا تھا، مانوس تاثر اس کو حوصلہ عطا کرے گا اور وہ محرومی کی بے دلی سے چھٹکارا پا سکے گا۔ اس طرح اردو دان طبقہ میں مطالعہ قرآن کا شوق بڑھے گا۔ یہ ایک ابتدائی کوشش ہے اور ابتدائی کوششیں راہنما ہوا کرتی ہیں، اس لیے مجھے یقین ہے کہ اس تالیف سے حوصلہ پا کر بہت سے عربی اور اردو کے اساتذہ و افاضل مزید پیش قدمی کریں گے اور یوں قرآنی تعلیمات سے قرب کی راہیں کھلیں گی۔

میری دعا ہے کہ ملت اسلامیہ ایسی علمی و فکری تحریکوں میں پورے جوش مگر مکمل عزم کے ساتھ حصہ لے تا کہ تفہیم قرآن کا مشن اعتماد کے سایوں میں آگے بڑھے اور یہ بھی کہ اردو زبان کی لسانی ثروت میں اضافہ ہوتا رہے، میں پورے خلوص کے ساتھ ایسی کاوش کا خیر مقدم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ خوب سے خوب تر کی تلاش کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

سابق صدر شعبہ عربی، گورنمنٹ ڈگری کالج یونیورسٹی فیصل آباد

یکم فروری ۲۰۰۳ء

عرضِ مؤلّف

''قرآنی اردو'' بنیادی طور پر اردو دان حضرات کے لیے قرآنی مطالب و معانی تک رسائی آسان بنانے کے لیے ترتیب دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مقدمہ میں خالص لسانی نقطہ نظر سے ''قرآنی عربی'' کے اردو پر اثرات و نفوذ کا مختصراً جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں قرآنِ حکیم کے تقریباً 1200 ایسے لفظی مادوں☆ کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے جو اردو میں مستعمل ہیں۔ پھر ہر مادہ سے ماخوذ اردو الفاظ کی نشاندہی کر کے بطور حوالہ ایسے دستیاب اردو اشعار بھی درج کیے گئے ہیں جن میں وہ الفاظ (اصل یا ماخوذ حالت میں) استعمال ہوئے ہیں۔ اس طرح اس میں شعری ذوق رکھنے والے حضرات کی تسکین کا سامان بھی موجود و میسّر ہے۔ اس کتاب کی مدد سے نہ صرف اردو دان حضرات کو اپنی ہی زبان کے حوالے سے قرآن کے غالب ذخیرہ الفاظ کے مفاہیم کا ادراک حاصل ہو سکتا ہے بلکہ اردو زبان و ادب کے طلباء بھی اردو کے وافر ذخیرۂ الفاظ کی تفہیم و تعلیم کے سلسلے میں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

دورانِ تحقیق میں سامنے آنے والے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 94 فیصد قرآنی الفاظ اردو میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مستعمل ہیں اور صرف 6 فیصد قرآنی الفاظ ایسے ہیں جو اردو دان حضرات کے لیے غیر معروف ہیں۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمانانِ برصغیر کے لیے قرآنِ حکیم کے مطالب و مفاہیم کو بحوالہ اُردو سمجھنا کس قدر آسان ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا بنیادی تصوّر بہت عرصہ قبل میرے ذہن میں اس وقت آیا جب اُردو ادب کے طالب علم کی حیثیت سے مجھے اُردو زبان میں قرآنی الفاظ کی کثرت کا احساس ہوا، لیکن اس تصوّر کو عملی جامہ پہنانے کا اصل سہرا اورینٹل کالج میں میرے ہم سبق (79-1977) دوست اور محسن جناب ڈاکٹر افضال احمد انوؔر کے سر ہے، جن کی رفاقت اس ضمن میں میرے رخشِ تخیل کے لیے مہمیز ثابت ہوئی۔ اُن دنوں وہ نوائے وقت لاہور (بچوں کا صفحہ) میں ''لفظوں کی کہانیاں'' لکھا کرتے تھے۔ اُن کی شخصیت و شاعری کا مداح تو میں پہلے سے ہی تھا، اب عربی، فارسی اور اردو الفاظ کی اشتقاقی موشگافیوں کے ہنر سے شناسائی کے

☆ مادہ سے مراد یہاں بنیادی مصدر ہے جس سے مختلف الفاظ بنتے ہیں۔ مثلاً جمع (ج م ع) ایک مادہ ہے جس سے اجتماع، اجماع، جمعہ، جمعیت، مجتمع، مجمع، مجموعہ وغیرہ الفاظ مشتق ہیں۔

لیے انہیں استاد بھی ماننا پڑا۔ پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انورؔ (شعبۂ اردو فیصل آباد یونیورسٹی) نے انتہائی خلوص، ایثار اور فراخدلی سے نسخہ ہائے زیرِ نظر کی تالیف میں صفحہ بہ صفحہ، لفظ بہ لفظ عرق ریزی کی ہے۔ اس ریاضت کے اجر و انعام کے لیے میں اللہ ربّ العزّت کے حضور خصوصی طور پر دعا گو ہوں۔

تحقیقی کام کا باقاعدہ آغاز میں نے 1986ء میں کر دیا تھا مگر موضوع کی پیچیدگی اور اپنی پیشہ وارانہ مصروفیات کی بنا پر ایک باقاعدہ مطبوعہ تالیف کا خواب برسوں شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ موضوع وسیع بھی تھا اور دقیق بھی، گویا ایک بحرِ بیکراں تھا جس کے ایک ایک قطرے کو حساب و شمار میں لاتے ہوئے مجھے اِس پار سے اُس پار جانا تھا، میری عدیم الفرصتی اس پر مستزاد تھی۔ اگرچہ یہ سفر میرے اندازے سے کہیں زیادہ کٹھن ثابت ہوا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کی خصوصی راہنمائی، مدد اور توفیق سے اس تالیف کی باقاعدہ طباعت ممکن ہوئی۔ اس سلسلے میں قارئین کرام سے میری گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ تنقیدی نظر سے کریں اور علمی و مذہبی فرض سمجھتے ہوئے مجھے میری غلطیوں اور کوتاہیوں سے آگاہ کریں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو اپنے حضور شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس سلسلے میں میرے جن دوست احباب نے جس جس انداز سے میری مدد کی ہے ان کو اس کے صلے میں اپنے ہاں سے خصوصی انعام سے نوازے۔ یہاں میں جناب قبلہ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب (سابق صدر شعبۂ عربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد) اور استاذی المکرّم جناب پروفیسر سرفراز ملک (سابق صدر شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج فیصل آباد) کا خصوصی طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی مربّیانہ شفقت ان دشوار گزار راستوں پر ''قندیلِ رہبانی'' کے روپ میں میرے لیے قدم قدم ضیا پاشی کرتی رہی، اور جن کی بے لوث مشاورت ان صبر آزما مسافتوں میں دستگیری کے بہانے میری ''کوتاہیٔ فن'' کی مسلسل تقصیر پوشی میں مصروفِ عمل رہی۔ اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں اپنی خصوصی نظرِ رحمت ارزانی فرمائے۔ آمین!

لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین

پیش لفظ (اِشاعت دوم)

قرآنی اردو کے دوسرے ایڈیشن کے لیے یہ سطور لکھتے ہوئے اپنے قلم کے ساتھ ساتھ میں خود بھی جذبات تشکر سے مغلوب و ممنون اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل سرنگوں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس تالیف کو ادبی و تحقیقی افق پر بار دگر طلوع ہونے کا اعزاز عطا فرمایا۔ اس موقع پر میں ان معزز قارئین کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے پہلے ایڈیشن کے بارے میں خطوط، ایس ایم ایس، ای میلز اور فون کالز کے ذریعے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور مجھے مفید مشوروں سے مستفیض فرمایا۔ اس حوالے سے میں جناب سید قاسم محمودؒ (متوفّٰی 31 مارچ 2010ء) اور خواجہ محمد عارف صاحب حفظہ اللہ کا خصوصی طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں، جنھوں نے قرآنی اردو کی بہت ہی غیر معمولی انداز میں قدر افزائی فرمائی۔

محترم سید قاسم محمودؒ کی خدمت میں میرے ایک دوست نے قرآنی اردو کا نسخہ پیش کیا۔ انھوں نے کتاب ہاتھ میں لے کر سرِ ورق کو بغور دیکھتے ہوئے عنوان کے دو الفاظ (قرآنی - اُردو) کو خاص استفہامیہ انداز میں دہرایا، چند لمحے اوراق کو الٹ پلٹ کر مندرجات کا جائزہ لیا اور پھر فیصلہ کن انداز میں فرمایا: ''میں اس کتاب پر تبصرہ لکھوں گا جو یہاں بھی شائع ہوگا اور انڈیا میں بھی۔'' چنانچہ انھوں نے واقعی قرآنی اردو پر تبصرہ لکھا جو مرکزی خدام القرآن لاہور کے سہ ماہی مجلہ حکمتِ قرآن (اکتوبر تا دسمبر 2009ء) اور ماہنامہ اردو بک ریویو (جنوری، فروری، مارچ 2010ء) نئی دہلی، انڈیا میں شائع ہوا۔ دنیائے ادب کی ایک ''وی وی آئی پی'' شخصیت کا ایک گمنام مصنف کی تالیف کے لیے ایسا مشفقانہ اور مربیانہ التفات میرے لیے ایک انتہائی غیر معمولی واقعہ تھا۔ اب جبکہ محترم سید قاسم محمودؒ اس دنیا میں نہیں تو ان کے لیے میرے جذباتِ تشکر پُر خلوص دعاؤں میں ڈھل چکے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل سے اسلام اور اہل اسلام کے لیے ان کی محنتوں اور کاوشوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔

خواجہ محمد عارف صاحب سے بھی میرا تعارف قرآنی اردو ہی کا مرہونِ منت ہے۔ ان کا تعلق پاکستان (آزاد کشمیر) سے ہے لیکن وہ عرصۂ دراز سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ وہ نہ صرف اعلیٰ پائے کے شاعر اور ادیب (اردو) ہیں بلکہ تنقید اور لسانی اسرار و رموز سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ان کی طرف سے مجھے قرآنی اردو کے حوالے سے ''چند اصلاح طلب امور'' کے عنوان سے پندرہ صفحات پر مشتمل ایک طویل فہرست موصول ہوئی۔ اس دستاویز کو دیکھ کر میں ششدر رہ گیا۔ اس کی تیاری پر یقیناً بہت زیادہ محنت صرف کی گئی تھی۔ خواجہ صاحب کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرنے کے لیے مجھے اپنی تمام تر کوشش کے باوجود مناسب الفاظ میسّر نہیں آ سکے۔ البتہ مجھے اعتراف ہے کہ قرآنی اردو کے دوسرے ایڈیشن کی ترتیب و تسوید کے دوران میں نے ان کی تجاویز و نگارشات سے بھرپور انداز میں استفادہ کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خواجہ صاحب کے اس ''بے غرض عمل'' کے بدلے انہیں دنیا و آخرت کی کامرانیوں کی صورت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین!

لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین

16 جون 2016ء

ضروری معلومات وہدایات برائے قارئین

1. اس تالیف میں تمام قرآنی لفظی مادہ جات (مصادر)/اسماء تین الگ الگ اقسام کے تحت درج کیے گئے ہیں۔

فصلِ اوّل: اردو میں مستعمل لفظی مادہ جات/اسماء: بنیادی طور پر کتاب میں انہی الفاظ کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ اردو دان حضرات کی سہولت کے پیش نظر کہیں اصل مادہ (مصدر) لکھا گیا ہے اور کہیں (اصل مادہ کے غیر معروف ہونے کی صورت میں) متعلقہ قرآنی لفظ (اسم یا فعل) من و عن ہی درج کر دیا گیا ہے۔

فصلِ ثانی: وہ لفظی مادہ جات/اسماء جو اردو میں عموماً استعمال نہیں ہوتے وہ اردو معانی کے ساتھ فصل ثانی میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

فصلِ ثالث: حروفِ جار اور ضمائر کی فہرست اردو معانی کے ساتھ فصل ثالث میں دے دی گئی ہے۔

مقدمہ میں پہلی دونوں اقسام کے الفاظ کے اعداد و شمار کی جدول دی گئی ہے جو تحقیق کے حتمی نتائج کو ظاہر کرتی ہے۔

2. فصل اوّل اور فصل ثانی میں لفظی مادہ جات/الفاظ/اسماء کا اندراج حروفِ تہجی کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔ اس لیے کسی خاص لفظ کی تلاش کے لیے مطلوبہ لفظ کا مادہ (مصدر) معلوم ہونا ضروری ہے۔ مثلاً لفظ ''اقتدار'' کا مادہ ''قدر'' سے، جبکہ لفظ ''مکتب'' ''کتب'' سے مشتق ہے۔ لہٰذا یہ الفاظ بالترتیب انہیں مادوں (قدر اور کتب) کے تحت درج ہیں۔

3. ہر لفظی مادہ/اسم کے سامنے بریکٹ میں لکھے ہندسے ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی مادہ یا اس سے ماخوذ الفاظ قرآنِ حکیم میں کتنی دفعہ استعمال ہوئے ہیں۔ الفاظ کی گنتی المعجم المفہرس (از محمد فؤاد عبدالباقیؒ) کی مدد سے کی گئی ہے۔ اس گنتی میں ضمائر، اسمائے اشارہ، حروف جار (فصل ثالث) شامل نہیں کیے گئے۔

4. کسی عربی لفظ کو عبارت سے الگ کر کے مفرد نقل کرنے سے عام طور پر اسکی عبارتی صورت اور اعراب میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ لیکن اس کتاب میں اس اصول کو مدنظر نہیں رکھا گیا اور حوالے کے لیے مفرد الفاظ بھی من و عن اسی طرح درج کیے گئے ہیں جیسے کہ وہ قرآنی آیات میں استعمال ہوئے ہیں۔

5. آیات کے حوالے کے لیے سورت کا نمبر اور آیت کا نمبر اس طرح لکھا گیا ہے (آیت نمبر : سورۃ نمبر)،

مثلاً (2:30) کا مطلب ہے قرآن کی دوسری سورت کی آیت نمبر 30۔ قرآنِ حکیم کے تقریباً ہر نسخہ کے ہر صفحہ پر (اوپر بائیں) سورت کا نام اور نمبر درج ہوتا ہے۔ جس کی مدد سے متعلقہ آیت آسانی سے تلاش کی جاسکتی ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے سورتوں کی مکمل فہرست ان صفحات میں بھی درج کی جارہی ہے۔ سورۃ النساء (آیت نمبر 173) اور سورۃ الانعام (آیت نمبر 73) کی آیات کے نمبر شمار میں چونکہ اختلاف ہے اس لیے ان سورتوں کی مندرجہ بالا آیات کے بعد والی آیات کے حوالوں میں متعلقہ آیات کے دونوں نمبر درج کر دیے گئے ہیں۔ تمام حوالہ جات انتہائی احتیاط سے درج کیے گئے ہیں لیکن پھر بھی انسانی غلطی کا امکان بہرحال موجود ہے۔

6. مختلف الفاظ کی اشتقاقی تفاصیل کے تحت صرف مصدقہ آراء کو نقل کیا گیا ہے یا ان سے نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ذاتی رائے، غیر مصدقہ روایات یا محض قیاس کی بنیاد پر کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا گیا، البتہ طوالت سے بچنے کے لیے حوالوں کا اندراج صرف خاص خاص مقامات پر ہی کیا گیا ہے۔

7. الفاظ کی توضیح وتشریح کے ضمن میں مندرجات کا انداز و اُسلوب پوری کتاب میں ایک سا نہیں، البتہ عمومی ترتیب ایک سی ہے۔ یہ ترتیب یوں ہے: لفظی مادہ، تعدادِ الفاظ، لغوی معانی، اشتقاقی تحقیق، آیات کا حوالہ، اردو میں مستعمل الفاظ کا اندراج اور اشعار کی مثالیں۔

8. اشعار کے انتخاب کے سلسلے مین ممکنہ حد تک الفاظ و مضمون کی سنجیدگی اور شعری وادبی محاسن کو ترجیح دی گئی ہے۔ زیادہ تر غزلیہ اشعار، تغزل کی خوبیوں کی بنا پر منتخب کیے گئے ہیں۔ نیز اس لیے بھی کہ نظموں کے اکثر اشعار مفرد نقل کرنے سے بے معنی ہوجاتے ہیں۔

قرآن مجید کی سُورتوں کی فہرست

نمبرشمار	نام سورة	پارہ
1	سورةالفاتحه	-
2	سورة البقره	1-2-3
3	سورۂ ال عمرٰن	3-4
4	سورة النسآء	4-5-6
5	سورةالمآئده	6-7
6	سورةالانعام	7-8
7	سورةالاعراف	8-9
8	سورةالانفال	9-10
9	سورةالتوبه	10-11
10	سورۂ یونس	11
11	سورۂ هود	11-12
12	سورۂ یوسف	12-13
13	سورةالرعد	13
14	سورۂ ابراهیم	13
15	سورة الحجر	13-14
16	سورةالنحل	14
17	سورۂ بنی اسرائیل	15
18	سورةالکهف	15-16
19	سورۂ مریم	16
20	سورۂ طٰهٰ	16
21	سورةالانبیاء	17
22	سورةالحج	17
23	سورةالمؤمنون	18
24	سورةالنور	18
25	سورةالفرقان	18-19
26	سورةالشعراء	19
27	سورةالنمل	19-20
28	سورةالقصص	20
29	سورة العنکبوت	20-21
30	سورةالروم	21
31	سورۂ لقمان	21
32	سورةالسجده	21
33	سورةالاحزاب	21-22
34	سورۂ سبا	22
35	سورۂ فاطر	22
36	سورۂ یٰسٓ	22-23
37	سورةالصافات	23
38	سورۂ صٓ	23
39	سورةالزمر	23-24
40	سورةالمؤ من	24
41	سورۂ حٰمٓ السجدة	24-25
42	سورةالشورٰی	25

نمبرشمار	نام سورۃ	پارہ
43	سورۃ الزخرف	25
44	سورۃالدخان	25
45	سورۃالجاثیہ	25
46	سورۃالاحقاف	26
47	سورۂ محمد	26
48	سورۃالفتح	26
49	سورۃالحجرات	26
50	سورۂ قٓ	26
51	سورۃالذاریات	26-27
52	سورۃالطور	27
53	سورۃالنجم	27
54	سورۃالقمر	27
55	سورۃالرحمٰن	27
56	سورۃالواقعہ	27
57	سورۃالحدید	27
58	سورۃالمجادلہ	28
59	سورۃالحشر	28
60	سورۃالممتحنۃ	28
61	سورۃ الصف	28
62	سورۃالجمعہ	28
63	سورۃالمنافقون	28
64	سورۃ التغابن	28
65	سورۃ الطلاق	28
66	سورۃ التحریم	28
67	سورۃالملک	29
68	سورۃالقلم	29
69	سورۃالحآقہ	29
70	سورۃالمعارج	29
71	سورۂ نوح	29
72	سورۃالجن	29
73	سورۃالمزمل	29
74	سورۃالمدثر	29
75	سورۃالقیامہ	29
76	سورۃالدھر	29
77	سورۃالمرسلات	29
78	سورۃالنبا	30
79	سورۃالنازعات	30
80	سورۂ عبس	30
81	سورۃالتکویر	30
82	سورۃ الانفطار	30
83	سورۃالمطفّفین	30
84	سورۃالانشقاق	30
85	سورۃالبروج	30
86	سورۃالطارق	30
87	سورۃ الاعلی	30
88	سورۃ الغاشیہ	30

نمبر شمار	نام سورة	پارہ
89	سورة الفجر	30
90	سورة البلد	30
91	سورةالشمس	30
92	سورةالّيل	30
93	سورةالضحیٰ	30
94	سورةالم نشرح	30
95	سورةالتين	30
96	سورةالعلق	30
97	سورةالقدر	30
98	سورةالبينة	30
99	سورةالزلزال	30
100	سورةالعاديات	30
101	سورةالقارعه	30
102	سورةالتكاثر	30
103	سورةالعصر	30
104	سورةالهمزة	30
105	سورةالفيل	30
106	سورة القريش	30
107	سورةالماعون	30
108	سورةالكوثر	30
109	سورةالكافرون	30
110	سورةالنصر	30
111	سورةاللهب	30
112	سورةالاخلاص	30
113	سورةالفلق	30
114	سورةالناس	30

مقدمہ

قرآنِ حکیم کے بے شمار معجزات میں اس کی عربی مبین (26:195) بھی اپنے ادبی اور لسانی محاسن کے اعتبار سے ایک زندہ و جاوید معجزہ ہے۔ یہ وہ ادبی شاہکار ہے جس نے ایک طرف اپنی فصاحت کے کمال سے فصحائے عرب کو انگشت بدنداں کر دیا تو دوسری طرف اپنی ادبیت کے جمال سے علمائے عجم کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس منبع فصاحت و بلاغت کی قوتِ تاثیر سے دنیا بھر میں بولی جانے والی تمام زبانیں بالواسطہ یا بلاواسطہ ضرور متاثر ہوئیں۔

خود اردو نے جس لسانی گہوارہ میں جنم لیا اسکی ''تمہید'' کے تشکیلی عناصر میں قرآنی عربی غالب عنصر کا درجہ رکھتی ہے۔ بلکہ فارسی سمیت جن علاقائی زبانوں کے سایہ شفقت میں اردو نے پرورش پائی وہ بھی اپنے ارتقائی سفر کے دوران میں ادب کے اس چشمۂ حیواں (قرآنی زبان) سے سیرابی کا شرف حاصل کر چکی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اردو کے ظاہری خدّ و خال اور ذخیرۂ الفاظ میں قرآنی زبان کا عکس بہت واضح دکھائی دیتا ہے۔ اردو پر الہامی زبان کے اس اثر و نفوذ کی برکات نے جہاں اس کمسن زبان کو ایک مختصر عرصے میں دنیا کی بڑی بڑی زبانوں کی صف میں لا کھڑا کیا' وہاں مسلمانانِ برصغیر کے لیے ایک نہایت ہی متبرک راہ کو ہموار کر دیا جس پر چل کر ان کے لیے اپنی الہامی کتاب کی تلاوت' اس کے حروف و الفاظ سے آشنائی اور اس کے مطالب و معانی تک رسائی آسان ہوگئی۔

عربی اور اردو بنیادی طور پر دو مختلف الاصل زبانیں ہیں ان کا تعلق قبائلِ اَلسنہ کے جن الگ الگ خاندانوں سے ہے ان کی آپس میں دور پار کی رشتہ داری بھی نہیں۔ عربی اپنی اصل کے اعتبار سے ''سامی'' خاندان کی چشم و چراغ ہے، جبکہ اردو کا تعلّق عالمی زبانوں کی انڈو یورپین برادری سے ہے۔ ان دونوں زبانوں کے اجزائے ترکیبی' بنیادی ڈھانچوں' گرائمر' اصول و ضوابط وغیرہ میں کسی بھی پہلو سے' کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ بس یہ تو اردو کی خوش قسمتی تھی کہ عربی نے برصغیر کی اس نوزائیدہ زبان کو اس وقت گود لے لیا جب اس کا اپنا ستارہ بھی عروج پر تھا اور یوں اُردو کی پرورش شاہی ماحول میں اس انداز اور اس شان سے ہوئی کہ اس کے اطوار ہی بدل گئے۔

یہ عربی کی ابتدائی تربیت کا نتیجہ تھا کہ اردو نے ہوش سنبھالتے ہی اپنا مقامی لبادہ اتار کر ''عربی چغہ'' زیب تن کر لیا اور اس سلیقے سے زیب تن کیا کہ بنیادی مغائرت کے باوجود ظاہری ''خدّ و خال'' میں عربی سے اس کی گہری مشابہت پیدا ہوتی چلی

گئی۔ گویا دونوں زبانوں کے ظاہری خدوخال میں اس مشابہت کی بنیاد عربی رسم الخط نے فراہم کی۔ اردو نے جونہی ہندی رسم الخط کو خیر باد کہہ کر عربی رسم الخط اپنایا، اس پر قرآنِ حکیم کے لسانی فیوض کے دہانے کھل گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے الہامی الفاظ کی صورت میں ہزارہا انمول جواہرات اسکی مانگ میں جگمگانے لگے۔

برِّصغیر میں عربی اور اردو کا یہ باہمی اختلاط محض حسنِ اتفاق نہیں تھا بلکہ پسِ پردہ متعدد تاریخی و تہذیبی اسباب کا منطقی نتیجہ تھا۔ جنوبی ہندوستان کے ساحلی علاقوں کی مقامی بولیوں پر عربی زبان کے اثرات کا سلسلہ عرب تاجروں کی وساطت سے اردو کی پیدائش سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ مگر یہ اثرات بہت محدود نوعیت کے تھے۔ برصغیر کے عوام کے ساتھ عربوں کا باقاعدہ اور وسیع تر رابطہ 712ء میں محمد بن قاسمؒ کے سندھ پر حملے کی صورت میں ہوا۔ اس حملے کے نتیجے میں عرب لشکریوں کے ساتھ مقامی باشندوں کا براہِ راست اور نسبتاً وسیع پیمانے پر اختلاط و ارتباط عمل میں آیا' جو وادی سندھ میں اردو زبان کے ابتدائی ہیولے کی پیدائش کا باعث بنا۔

''اُردو' بذات خود ''ترکی'' زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''لشکر'' کے ہیں۔ اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے یہ لفظ گویا اپنے اندر اس زبان کی پیدائش و پرورش کے اسباب اور ماحول کا تصور سمیٹے ہوئے ہے اور رام بابو سکسینہ کے اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ اردو زبان مسلمان حملہ آوروں کے فوجی کیمپوں اور مسلمان حکمرانوں کی سرپرستی میں پیدا اور ارتقاء پذیر ہوئی۔ چنانچہ اردو کی پیدائش کے حوالے سے بات کا آغاز وادیٔ سندھ میں عرب فوجی کیمپوں کے حوالے سے ہو یا گہوارۂ پنجاب کو اس کا مولّد و مسکن قرار دیا جائے۔ سرزمینِ دکن میں اسکی پیدائش کے نظریے کی وکالت کی جائے یا پھر یہ اعزاز دہلی و میرٹھ اور ان شہروں کے مضافاتی علاقوں کی جھولی میں ڈالا جائے' اس حوالے سے یہ حقیقت تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ اردو زبان کا آغاز و ارتقاء دیسی و بدیسی باشندوں کے باہمی اختلاط و ارتباط کا ہی مرہونِ منت ہے۔

دراصل یہ دوطرفہ اختلاط سیاسی و معاشرتی حالات کے مطابق برصغیر کے مختلف علاقوں میں مختلف ادوار میں اور پھر متعلقہ علاقوں میں زمانی طور پر بیک وقت غیر محسوس طور پر ایک تسلسل کے ساتھ مصروفِ عمل رہا۔ اسی مسلسل عمل کے نتیجے میں بالکل فطری اور منطقی انداز میں اردو زبان نے بتدریج جنم لیا۔ اسکی پیدائش کے ساتھ ہی برصغیر میں اسلام کی ترویج و اشاعت کے عمل نے اسے ''عربی گھٹی'' سے نوازا، جبکہ اس کی ابتدائی پرورش مسلمانوں کے سیاسی تسلط کے سائے میں ہوئی۔ چنانچہ اس پورے عمل میں بنیادی طور پر مذہب اور مسلم اقتدار ہی دو مضبوط عوامل تھے جنھوں نے اردو زبان کی صورت و سیرت کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

ان عوامل کے زیرِ سایہ اپنے ابتدائی ہزار سالہ دورِ ارتقاء میں اردو نے اگرچہ عربوں کی روایتی زبان اور شعر و ادب سے بھی بہت کچھ حاصل کیا لیکن اس دوران میں اس نے مجموعی طور پر جس عربی کا غالب رنگ اپنے اندر جذب کیا وہ دراصل قرآن و حدیث کی زبان تھی اور اس میں بھی قرآنی عربی کے اثرات منطقی وجوہات کی بنا پر سب سے زیادہ رہے، اور یہ اسی الہامی زبان کی تاثیر کا اعجاز تھا کہ عربی حروفِ تہجی اور رسم الخط کی اردو میں ترویج جیسا لسانی انقلاب سرزمینِ برصغیر پر رونما ہوا۔

یہی ''ہزار سالہ'' دور اردو پر فارسی اثرات کے حوالے سے بھی بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس عرصے میں بظاہر تو اردو حکومتِ وقت کی سرکاری زبان (فارسی) کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے میں مصروف رہی، مگر حقیقت میں اس دوران میں بھی وہ بالواسطہ طور پر قرآنی زبان ہی سے اکتسابِ فیض کرتی رہی۔ اس لیے کہ فارسی زبان خود برصغیر میں داخل ہونے سے ایک صدی قبل ''مسلمان'' ہو کر عربی کے ہاتھ پر بیعت کر چکی تھی۔ اور یوں اس کے حروفِ تہجی، رسم الخط اور ذخیرہ الفاظ پر عربی رنگ غالب آ چکا تھا۔ گویا اردو کو قرآن کے لسانی منبعِ فیض سے جو کچھ عطا ہوا وہ اسلام اور مسلم اقتدار کے طفیل عربی سے براہِ راست بھی عطا ہوا اور ''عربی نما فارسی'' کے توسّط سے بالواسطہ بھی۔

یہ وہ سیاسی، معاشرتی، مذہبی اور لسانی عوامل تھے جن کے ہمہ جہتی اشتراک سے برصغیر میں ایک نئی زبان کی نشو و نما کے لیے زمین تیار ہوئی اور انہی عوامل کا فراہم کردہ ماحول تھا جس میں اس نئی زبان پر ''قرآنی عربی'' کے اثرات، انتقالِ الفاظ کے روایتی عمل سے تجاوز کر کے اردو کی مکمل ''کایا کلپ'' پر منتج ہوئے۔ ورنہ جہاں تک کسی زبان کے الفاظ کا کسی دوسری زبان میں منتقل ہونے کا عمل ہے یہ کوئی انوکھی بات نہیں، یہ وہ فطری عمل ہے جو زبانوں کی نشو و نما اور ترقی کا ضامن ہے اور دنیا کی تمام زبانیں مختلف عوامل کے تحت باہمی اخذ و نفوذ کے اس عمل سے غیر محسوس طور پر متمتع ہوتی رہتی ہیں۔ خود اردو نے 1857ء سے لے کر آج تک اس سلسلے میں جتنا کچھ اکتساب انگریزی زبان سے کیا ہے شاید ہی اسکی مثال دنیا کی کسی دوسری زبان میں مل سکے۔ لیکن اس کے باوجود انگریزی زبان کے اردو پر اثرات کی مجموعی کیفیت اور نوعیت آج بھی قرآنی زبان کے اردو پر اثرات کی جامعیّت کے سامنے ہیچ ہے۔

قرآنی زبان کے اردو پر اثرات کا دائرہ اگرچہ رسم الخط، ذخیرۂ الفاظ و محاورات، علامات و تلمیحات، اصنافِ ادب، مجموعی ادبی مزاج وغیرہ عنوانات تک پھیلا ہوا ہے، لیکن زیرِ نظر تالیف میں صرف اردو ذخیرۂ الفاظ پر قرآنی زبان کے اثرات پر بحث کی گئی ہے۔ البتہ موضوع کی مناسبت سے درج ذیل سطور میں ان اثرات کے چند بنیادی پہلوؤں کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

● <u>حروفِ تہجی اور رسم الخط:</u> اردو بنیادی طور پر ہندی الاصل زبان ہے۔ ظاہری ہیئت اور مزاج کے اعتبار سے اسے عربی سے قریب کرنے میں عربی حروفِ تہجی اور رسم الخط نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اردو نے ابتداء ہی میں عربی کے تمام حروف تہجی (فارسی کی وساطت سے) اصل عربی اشکال اور مخارج کے ساتھ اپنا لیے اور اسی وجہ سے یہ قرآنی رسم الخط میں لکھے جانے کے قابل ہوئی۔ عربی کے 29 (اگر الف اور ہمزہ کو ایک حرف مانا جائے تو 28) حروفِ تہجی مندرجہ ذیل ہیں:

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ہ ء ی

قبل ازاں تیسری صدی ہجری میں یہ تمام حروف، فارسی نے عربی رسم الخط اور عربی مخارج کے ساتھ اپنائے۔ ان عربی حروف کے علاوہ فارسی نے اپنے چار قدیم حروف پ چ ژ اور گ کا استعمال اضافی طور پر برقرار رکھا۔ اردو نے مندرجہ بالا 33 حروف کو اصل رسم الخط میں فارسی سے من وعن اپنا لیا۔ جبکہ ان کے علاوہ اردو نے درج ذیل ہندی الاصل حروف کو بھی رسم الخط کی تبدیلی کے ساتھ اپنے دامن سے بدستور وابستہ رکھا:

ہندی مفرد حروف : ٹ ڈ ڑ

ہندی مرکب حروف (بعض اہل لغت ان حروف کو بھی مفرد حروف ہی مانتے ہیں): بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ

یہ تبدیلی برصغیر میں اس قدر مقبول ہوئی کہ انیسویں صدی کے پہلے عشرے میں کئی ہندی کتابیں بھی اسی رسم الخط میں لکھی گئیں۔

● <u>امدادی افعال اور حروفِ جار وغیرہ:</u> بہت سے قرآنی حروفِ جار اور امدادی افعال والفاظ بھی اردو میں منتقل ہو کر اس نئی زبان کی بنیادی ضرورتوں میں معاون بنے۔ مثلاً:

اَل : (حرفِ تخصیص) الحذر، السّلام، القصہ، الوداع وغیرہ۔

اَلَا : (حرفِ تنبیہہ) اَلا! اے صاحبانِ عقل وادراک اَلا! اے مالکانِ طبعِ چالاک (نامعلوم)۔

اِلّا : (سوائے) اِلّا یہ کہ۔

اِنْ : (اگر) ان شاء اللہ۔

بَلْ : بلکہ (بَل + کہ)۔

حَتّٰی : حتّٰی کہ۔

علٰی : علی الاعلان، علی الحساب، علی الصبح، علی العموم وغیرہ۔

عن : عنقریب، من وعن وغیرہ۔

غیر : غیرمذہب، غیرمسلم، غیرملکی، وغیرہ (وَ+غَیْرُ +ہٗ) وغیرہ۔

فی : فی البدیہہ، فی الحال، فی الحقیقت، فی الفور وغیرہ۔

لِ : (کے لیے) للہ، لہٰذا (لِ + ھٰذا) وغیرہ۔

لا : لاثانی، لاجواب، لازوال، لاشعور وغیرہ۔

لَعَلَّ : (شاید) لیت ولعل کرنا (لَعَلَّ اردو میں "لعل" بن گیا ہے)۔

لٰکِنْ : لیکن۔

لیت : (کاش) لیت ولعل کرنا۔

مِن : من جانب، من جملہ، من حیث القوم، من وعن وغیرہ۔

مَا : مابعد، مابین، ماتحت، ماسوا، ماشاءاللہ، مافیھا، ماجری (ماجرا) وغیرہ۔

و : بمعنی قسم، جیسے "واللہ" اور بطور حرفِ عطف، مثلاً ارض وسما، شمس وقمر، لیل ونہار (اردو میں "و" بطور حرف عطف زیادہ تر فارسی تلفّظ سے معروف ہے)۔

ھٰذا : (یہ) حامل رقعہ ھٰذا، لہٰذا (لِ+ھٰذا)

- <u>محاورات:</u> اردو میں بہت سے ایسے محاورات معروف ہیں جو براہِ راست قرآن مجید کے الفاظ ومحاورات سے ماخوذ ہیں۔ مثلاً: اُف نہ کرنا، الم نشرح ہونا، اِنّا لِلّٰہ پڑھنا، طوعاً کرہاً، قیل وقال کرنا، لیت ولعل کرنا وغیرہ۔
- <u>تلمیحات:</u> اردو ادب کی بہت سی تلمیحات اور علامتی تراکیب بھی براہِ راست قرآن مجید سے لی گئی ہیں۔ مثلاً ابنِ مریمؑ، برادرانِ یوسفؑ، تختِ سلیمانؑ، حسنِ یوسفؑ، سحرِ سامری، صبرِ ایوبؑ، عصائے موسویؑ، فرعونیت، گریۂ یعقوبؑ، مسیحا، ید بیضا وغیرہ۔
- <u>قرآنی تصورات سے ماخوذ محاورات:</u> اردو میں بہت سے ایسے محاورات بھی رائج ہیں جو اگرچہ ہو بہو قرآنی الفاظ سے مرکب تو نہیں ہیں مگر ان کے بنیادی تصورات قرآن ہی سے ماخوذ ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

آیت کا متعلقہ حصہ	آیت:سورت	ترجمہ	اردو محاورہ
لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ	15:88	آپ اپنی آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھیے	آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ	16:77	جیسے آنکھ جھپکنا	پلک جھپکنے کی دیر میں
كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا	20:40	تا کہ وہ اپنی آنکھ ٹھنڈی کرے	آنکھیں ٹھنڈی کرنا/ہونا
عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ	3:119	وہ تم پر غصے سے اپنی انگلیاں چباتے ہیں	انگلیاں کاٹنا/چبانا (غصے سے یا پچھتاوے سے)
رَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ	14:9	انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں دبا لیے	انگلیاں دانتوں میں دبانا
اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ	15:66	بیشک ان (کافروں) کی جڑ کٹ جائے گی	جڑ کاٹنا/جڑ اکھاڑنا بیخ کنی کرنا، بیخ و بن سے اکھاڑنا
وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ	22:46	بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں	دل کا اندھا ہونا
فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ	18:42	پس وہ (افسوس سے) ہاتھ ملتے رہ گیا	کفِ افسوس ملنا، ہاتھ ملتے رہ جانا
اُشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ	20:31	اس سے میری کمر مضبوط فرما دے	کمر مضبوط ہونا، اور ایسے تمام اردو محاورات جن میں "کمر" سے شخصی قوت اور طاقت مراد لی جاتی ہے۔

- <u>عوامی الفاظ</u>: قرآن کے ایسے بے شمار الفاظ کو "عوامی الفاظ" کہنا بے جا نہ ہوگا جو اپنے اصل تلفظ اور معانی کے ساتھ اردو میں عوام تک میں معروف ہو چکے ہیں۔ مثلاً اذان، بدن، جسم، حج، سجدہ، فرش، قلم، کتاب، محراب، مسجد، مُلک وغیرہ۔
- <u>اسمائے معرفہ</u>: قرآن میں بعض شخصیات یا مقامات وغیرہ کے ناموں کے طور پر استعمال ہونے والے الفاظ بھی اردو نے من وعن اپنا کر اپنے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کیا ہے۔ مثلاً آدمؑ، ابلیس، جبریلؑ، جہنم، زبور، فردوس، مکّہ، مدینہ وغیرہ۔
- <u>تبدیلیٔ تلفّظ</u>: قرآن کے بہت سے ایسے الفاظ بھی اردو میں مستعمل ہیں جن کا عربی تلفظ مختلف وجوہات کے

باعث مقامی طور پر تبدیل ہو گیا۔ اس تبدیلی کی بنیادی وجہ مقامی لوگوں کے لیے غیر زبان کا غیر معروف تلفظ تھا، جسے انہوں نے اپنی سہولت کے مطابق تبدیل کر لیا۔ ایسی تبدیلی کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

عربی لفظ/تلفظ	اردو میں اصل استعمال	تبدیل شدہ تلفظ یا املاء
اُمّ	اُمّ	امّی، امّاں
فرط (زیادتی یا کمی کرنا)	افراط وتفریط	افراتفری
خیر / صلاح	خیر وصلاح	خیر سَلاّ
طعن	طعن وتشنیع	تانے تشنے
قمیص	قمیص	قمیض
لحم (گوشت)	لحیم (موٹا، گوشت والا سالن)	حلیم (سالن کا نام)

- تبدیلی معانی: بہت سے قرآنی الفاظ ایسے ہیں جو اپنے اصل عربی تلفظ کے ساتھ اردو میں مستعمل ہیں، لیکن اردو میں ان کے معانی تبدیل ہو چکے ہیں۔ ان میں بعض ایسے الفاظ بھی ہیں جو عربی میں ایک سے زیادہ معانی کے حامل ہیں۔ چنانچہ ایسا بھی ہوا کہ قرآن میں کوئی ایسا ذو معنی لفظ کسی ایک معنی میں استعمال ہوا ہے لیکن اردو میں اس کے کوئی دوسرے معنی رائج ہو گئے۔ تبدیلیٔ معانی کے حوالے سے چند مثالیں درج ذیل ہیں:

قرآنی لفظ	قرآنی معانی	اردو معانی
جیب (تلفظ بروزن غیب)	گریباں	کیسہ، پاکٹ (جیب رتلفظ بروزن سیب)
حظ	حصہ	لطف، مزہ
خصم	دشمن	خاوند
مخمصہ	بھوک	الجھن، غیر یقینی صورتحال
غلام	نوعمر لڑکا	زرخرید فرد
ورق	درخت کے پتے، کرنسی سکہ	کاغذ

- غیر معروف الفاظ: قرآن کے بہت سے ایسے الفاظ بھی اردو کا قیمتی سرمایہ ہیں جو اگرچہ عامۃ الناس میں معروف نہیں لیکن ادبی سطح پر شعراء وادباء انہیں بلا جھجک استعمال کرتے ہیں۔ قرآنی آیات اور اردو شاعری کے حوالے سے چند مثالیں درج ذیل ہیں:

- فَإِذَاهِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِين (26:32) (ثعبان: اژدھا)

بے خطر یوں ہاتھ دوڑاتا ہوں زلفِ یار پر دوڑتا تھا جس طرح ثعبانِ موسیٰ مار پر (ناسخ)

- وَالجِبَالَ اَوْ تَاداً (78:7) (اوتاد: پہاڑ، زمین میں گاڑی جانے والی میخیں)

گیتی لرز گئی دلِ اوتاد ہل گئے تیرِ ستم کمانوں کے چلّوں سے چل گئے (انیس)

- كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفاراً (62:5) (حمار: گدھا)

اگرچہ بے حقیقت تھی نہادِ بے وقار اسکی مگر آواز گونجی صورتِ صوتِ حمار اسکی (حفیظ جالندھری)

قرآنِ حکیم اور اُردو ذخیرۂ الفاظ —— ایک نظر اعداد و شمار پر

زیرِ نظر تحقیق کے مطابق تقریباً 94 فیصد قرانی الفاظ ایسے ہیں جو اردو میں عموماً مستعمل ہیں اور صرف تقریباً 6 فیصد قرآنی الفاظ ایسے ہیں جو اردو میں عموماً استعمال نہیں ہوتے۔ یہ اعداد و شمار مرتب کرتے وقت اردو ادب کے محتاط تجزیئے اور عمومی معاشرتی رجحان کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ یہ کوئی قطعی یا حتمی فہرست نہیں ہوسکتی، کیونکہ کسی بھی قرآنی لفظ کے بارے میں دوٹوک مؤقف اختیار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اردو میں مستعمل ہے یا نہیں۔ لیکن چونکہ ایسی ممکنہ صورتحال صرف گنتی کے چند الفاظ تک محدود ہوگی اس لیے چند الفاظ کے کسی ایک فہرست میں شامل ہونے یا اس سے خارج ہونے سے مجموعی نتائج متاثر یا تبدیل نہیں ہونگے۔ بہرحال اس تحقیق سے درج ذیل اعداد و شمار سامنے آئے ہیں:

حرفی باب	قرآنی الفاظ جو اردو میں عموماً مستعمل ہیں		قرآنی الفاظ جو اردو میں عموماً مستعمل نہیں ہیں	
	تعداد مادہ	تعداد الفاظ	تعداد مادہ	تعداد الفاظ
ا	57	7033	32	420
ب	66	2264	27	170
ت	11	493	11	33
ث	13	222	7	27
ج	47	1368	32	361
ح	71	2020	27	93

حرفی باب	قرآنی الفاظ جو اردو میں عموماً مستعمل ہیں		قرآنی الفاظ جو اردو میں عموماً مستعمل نہیں ہیں	
	تعداد مادہ	تعداد الفاظ	تعداد مادہ	تعداد الفاظ
خ	49	1482	23	92
د	30	972	22	70
ذ	18	657	8	16
ر	58	3152	32	100
ز	26	349	18	52
س	91	2281	34	124
ش	50	1559	18	36
ص	40	1089	23	108
ض	15	439	12	16
ط	28	433	11	23
ظ	6	469	2	4
ع	79	3496	29	94
غ	35	839	13	47
ف	55	1094	21	85
ق	57	4010	30	52
ک	40	3788	25	87
ل	41	'682	14	52
م	54	1531	28	204
ن	66	2625	46	122

حرفی باب	قرآنی الفاظ جواردو میں عموماً مستعمل ہیں		قرآنی الفاظ جواردو میں عموماً مستعمل نہیں ہیں	
	تعداد مادہ	تعداد الفاظ	تعداد مادہ	تعداد الفاظ
و	50	1686	31	169
ہ	28	599	21	34
ی	18	838	6	7
میزان	1199	47470	603	2698

	کل	اردو میں مستعمل	فیصد	اردو میں غیر مستعمل	فیصد
میزان قرآنی مادہ جات:	1803 تقریباً	1199 تقریباً	66.50 تقریباً	603	33.50 تقریباً
میزان قرآنی الفاظ:	50170 تقریباً	47470 تقریباً	94.60 تقریباً	2698	5.40 تقریباً

نوٹ: حروفِ جار، ضمائر، اسمائے اشارہ وغیرہ اس گنتی میں شامل نہیں۔

ان اعداد وشمار کے حوالے سے مندرجہ ذیل عمومی نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

- قرآنی الفاظ کی غالب اکثریت اردو میں مستعمل ہے (تقریباً 94 فیصد)۔
- اردو میں مستعمل اکثر قرآنی الفاظ ہمارے معاشرے کے عام پڑھے لکھے افراد کے لیے معروف ہیں، اور ان میں سے بہت کم قرآنی الفاظ ایسے ہیں جن کا استعمال اردو میں صرف ادبی سطح تک محدود ہے۔
- اردو میں استعمال ہونے والے قرآنی مصادر اور ان سے مشتق الفاظ کے آپس میں تناسب سے یہ انتہائی دلچسپ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اردو میں مستعمل قرآنی مصادر خود قرآن میں بھی نسبتاً زیادہ تکرار سے استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی تقریباً 1200 قرآنی مصادر جو اردو میں مستعمل ہیں ان سے ماخوذ الفاظ کی تعداد قرآن میں تقریباً 47470 ہے (تقر یباً 39 الفاظ فی مصدر)۔ جبکہ دوسری طرف وہ قرآنی مصادر یا الفاظ جو اردو میں رائج نہیں ہو پائے ان کے

استعمال یا تکرار کا تناسب خود قرآن میں بھی نسبتاً کم ہے۔یعنی تقریباً 600 مصادر سے قرآن کے تقریباً 2700 الفاظ ماخوذ ہیں (تقریباً 4 الفاظ فی مصدر)۔

- مکی سورتوں میں مشکل الفاظ اور ادبی محاسن مدنی سورتوں کی نسبت بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔اس لیے مدنی سورتوں کے الفاظ آسان اور عام فہم ہونے کے باعث اردو میں نسبتاً زیادہ تعداد میں مستعمل ہیں۔

اردو زبان کے ارتقائی رجحانات کا تجزیہ بلحاظ ماضی، حال اور مستقبل

کسی بھی زبان کے ارتقاء کی سمت اور کسی دوسری زبان سے اثر ونفوذ کے رجحانات کا انحصار اس خاص خطے کے سیاسی، معاشرتی، اقتصادی اور مذہبی حالات پر ہوتا ہے جس میں وہ زبان بولی جاتی ہے۔برصغیر کے خصوصی حالات کے پیشِ نظر انیسویں صدی کے اوائل تک اردو کی اثر پذیری کا رجحان عربی اور فارسی کی طرف تھا، مگر 1857ء میں انگریزوں کے قبضہ کے بعد برصغیر کے ہر شعبۂ زندگی پر انگریزی زبان وتمدن نے بھرپور اثرات مرتب کیے۔اس کے فوراً بعد یورپ اور امریکہ میں جو سائنسی انقلابات رونما ہوئے ان سے برصغیر سمیت دنیا کا کوئی کونہ گوشہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے انگریزی تہذیب اور زبان پوری دنیا پر چھا گئی۔یہ رجحان ابھی تک تیز رفتاری سے روبہ ترقی ہے۔

موجودہ حالات میں برصغیر کے ممالک میں مشرقی تہذیب اور مذہب سے روایتی جذباتی رشتوں کا عکس آہستہ آہستہ دھندلا رہا ہے اور ہر شعبہ زندگی تیزی سے نئے رجحانات کو اپنا تا نظر آرہا ہے۔اس پس منظر میں اردو زبان عربی، فارسی اور ہندی الفاظ کی جگہ انگریزی الفاظ تیزی سے اپنے اندر جذب کررہی ہے۔اس سلسلے میں 1857ء کے فوراً بعد کی اردو تحریر (ابن الوقت از ڈپٹی نذیر احمد) کے ساتھ موجودہ دور کی تحریروں کے عمومی تقابلی جائزے سے درج ذیل اعداد وشمار سامنے آئے ہیں:

سال	اردو میں قرآنی الفاظ کا تناسب	انگریزی الفاظ کا تناسب
1888ء	38 فیصد، تقریباً	نہ ہونے کے برابر
2000ء	22 فیصد، تقریباً	14 فیصد، تقریباً

یہ نتائج بالکل منطقی ہیں اور موجودہ علمی وتہذیبی رجحانات کی واضح طور پر عکاسی کرتے ہیں۔اس رجحان کو دیکھتے

ہوئے پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ مستقبل قریب میں انگریزی زبان کے اردو پر اثرات کا یہ سلسلہ نسبتاً اور بھی زیادہ تیز ہو جائے گا۔اس کے باوجود بعض ٹھوس وجوہات کی بنا پر یہ توقع بھی کی جاسکتی ہے کہ آنے والے دور میں حالات جیسے بھی ہوں ہماری تہذیب اور زبان، انگریزی تہذیب و زبان کے سیلاب کے مقابلے میں شاید بڑی حد تک مغلوب تو ہوگی، مگر اپنے مذہبی اور روایتی ورثے سے مکمل طور پر دستبردار نہیں ہوگی (اِنْ شَآء اللّٰہ)!

لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین

24 اکتوبر 2007ء

فصلِ اوّل

اُردو میں (عموماً) مستعمل قرآنی الفاظ

ا

آدم (25) پیغمبرِ اوّل اور انسانِ اوّل حضرت آدم علیہ السلام۔قرآن: اٰدَمَ (2:34) اور بَنِیٓ اٰدَمَ (17:70)۔ اردو: آدم، بنی آدم، آدمی، آدمیّت وغیرہ۔

- وہ کونسا آدم ہے، کہ تو جس کا ہے معبود — وہ آدمِ خاکی، کہ جو ہے زیرِ سماوات (اقبالؔ)
- آگے نکل گئے وہ، مجھے دیکھتے ہوئے — جیسے میں آدمی نہ ہوا، نقشِ پا ہوا (شہزادؔ)
- بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا — آدمی کو بھی میسّر نہیں انساں ہونا (غالبؔ)
- میری ہستی پیرہن، عریانیٔ عالم کی ہے — میرے مٹ جانے سے رسوائی بنی آدم کی ہے (اقبالؔ)
- تمیزِ آقا و بندہ، فسادِ آدمیّت ہے — حذر اے چیرہ دستاں، سخت ہیں فطرت کی تعزیریں (اقبالؔ)

آزر (1) حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام (6:74/75) جو کہ بت تراش اور بت پرست تھا۔ بعض روایات کے مطابق یہ آپؑ کا چچا تھا۔ اردو ادب میں اس حوالے سے یہ نام علامتی مفہوم اختیار کر چکا ہے۔

- آزر کا پیشہ خارا تراشی — کارِ خلیلاں خارا گدازی (اقبالؔ)
- سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے — حکمراں ہے اِک وہی باقی بتانِ آزری (اقبالؔ)

آل (43) اولاد، ساتھی، حمایتی، لُغوی معنی کسی چیز کی اصل اور بنیاد کے ہیں۔ اسی سے قرآنی لفظ "تَاوِیل" مشتق ہے جس کے معنی کسی چیز کی اصل کی طرف رجوع کرنے اور کسی بات کو اس کے درست رخ کی طرف پھیرنے کے ہیں۔ قرآن میں آل اور تاویل کے الفاظ درج ذیل معانی میں استعمال ہوئے ہیں۔ ساتھی اور حمایتی (2:49)، اولاد (12:6)، تاویل، خواب کی تعبیر (12:100)، تشریح (18:82)، انجام (4:59)، نتیجہ (7:53)۔ اردو: آل، مآل (انجام کار)، تاویل، تاویلات وغیرہ۔

- دیکھ لو گے سطوتِ رفتارِ دریا کا مآل — موجِ مضطر ہی اسے زنجیرِ پا ہو جائیگی (اقبالؔ)
- احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسّر — تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پا ژند (اقبالؔ)

ابد (28) وہ زمانہ دراز جس کی حصوں میں تقسیم ناممکن ہو۔ اَبَدًا (65:11)۔ ابد ہمیشہ واحد کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع نہیں ہے۔ اردو: ابد، ابدی، ابدیّت، ابد الا باد وغیرہ۔ (ابد الا باد میں "اباد" بطور تاکید ہے نہ کہ ابد کی جمع)۔

ـ جسے کہتے ہیں بحرِ عشق اس کے دو کنارے ہیں　ازل نام اِس کنارے کا، ابد نام اُس کنارے کا　(ذوقؔ)

ـ آزاد کا ہر لحظہ پیامِ ابدیّت　محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات　(اقبالؔ)

ابراہیم (69) ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ (3:65)۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں 'مقتدر باپ'۔ عبرانی میں اس کا تلفظ ابرام اور ابراہام تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام کے تقریباً ایک ہزار سال بعد مبعوث ہوئے۔ قرآن نے حضرت لوطؑ کو آپؑ کا ہم عصر بتایا ہے (11:70)۔ حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت اور کردار کے حوالے سے آپؑ کا نام اردو ادب میں ایک علامت کی حیثیّت اختیار کر گیا ہے۔

ـ براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے　ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں　(اقبالؔ)

ابابیل (1) جھنڈ کے جھنڈ اور گروہ کے گروہ (105:3)۔ یہ لفظ جمع ہے اور عربی میں اس کا کوئی واحد نہیں۔ اردو میں یہ لفظ ایک خاص پرندے (سفید سینے والی سیاہ چڑیا) کے نام کے طور پر معروف ہے۔ اسکی جمع ''ابابیلیں'' اور ''ابابیلوں'' بھی اردو میں مستعمل ہے۔

ـ تائیدِ ایزدی کی دلیلیں بھی آئیں گی　اے زعمِ ابرہہ، ابابیلیں بھی آئیں گی　(آذرؔ)

ـ نہ کی جب ابرہہ نے اک ذرا بھی حرمتِ کعبہ　ابابیلوں نے کی آ کر یکا یک نصرتِ کعبہ　(حفیظؔ جالندھری)

اب (117) باپ۔ قرآن: اَبَآ (33:40)، اٰبَآءِ (24:31)، اَبِیۡ (12:80)، اٰبَآؤُکُمۡ (4:11)۔ اردو: اب، آباء (جمع)، آبائی، اَبَا، اَبُو وغیرہ۔　ع　کون ہیں تیرے اب وجد کس قبیلے سے ہے تو؟　(اقبالؔ)

ـ تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی　کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت، وہ سیّارا　(اقبالؔ)

حقیقی باپ کے مفہوم کے علاوہ مجازاً کسی چیز کے موجد یا مالک وغیرہ کے لیے بھی ابو، بو اور ابی کے الفاظ مستعمل ہیں، اسی بنا پر اردو میں ابوجہل، ابوالہول، ابوالہوس، بوالہوس، بوزنہ (بندر۔ زنہ بمعنی تہمت، شرارت) جیسی تراکیب عام استعمال ہوتی ہیں۔

ـ دنیا کی بے اصول عداوت تو دیکھیے　ہم بوالہوس بنے، تو وفا عام ہو گئی　(مصطفیٰ زیدیؔ)

اث (2) لغوی معنی ہیں درختوں یا بالوں وغیرہ کا گھنا اور گنجان ہونا۔ اسی بنا پر لفظ اثاث بہتات اور وافر ساز و سامان کے معنی بھی دیتا ہے۔ قرآن: اَثَاثاً (16:80,19:74) ساز و سامان۔ اردو: اثاث (اثاث البیت)، اثاثہ، اثاثے، اثاثہ جات وغیرہ۔

ـ اب تک جنوں ہی اپنا اثاثہ رہا مگر　تجھ سے ملے تو صاحبِ ادراک ہو گئے　(پروینؔ شاکر)

ـ عشق کرنا ہے تو پھر پورا اثاثہ لائیں　اس میں تو کچھ بھی پس انداز نہیں کر سکتے　(پروینؔ شاکر)

اثـر (21) کسی چیز کی اصل، خاص نشان جس سے اس چیز کو پہچانا جا سکے، کسی چیز کو نشان زدہ کرنا۔ قرآن: اَثَـرِ (20:96) نقشِ قدم، اٰثَارِھِمْ (5:46) ان کے نقوشِ اقدام، سِحْرٌ یُّوْثَرُ (74:24) جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہو۔ اَثٰـرَةٍ مِّنَ الْعِلْمِ (46:4) علمی روایات۔ اردو: اثر، آثار، اثیر، تاثر، تاثّرات، مؤثّر، تاثیر وغیرہ۔

؎ اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج راحت فزا نہیں ہوتا (مومنؔ)

؎ درد اٹھتا ہے جگر میں، کبھی دل دکھتا ہے کچھ یہ اچھے نہیں آثار، خدا خیر کرے (رندؔ)

قرآن میں یہ لفظ فضیلت دینے (12:91) اور کسی کو کسی پر ترجیح دینے (87:16) کے مفہوم میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اسی مفہوم میں اردو لفظ ''ایثار'' معروف ہے یعنی کسی کو افضل سمجھ کر اپنے اوپر ترجیح دینا اور اس بنا پر اپنے مفاد کی قربانی دے دینا۔

؎ ہم نہیں مانتے قحطِ ایثار کو، کون کہتا ہے اخلاص نایاب ہے ؟
چہرہ اشکوں سے دھو دھو کے خلوت میں وہ، ہر خوشی پر مری مسکراتے رہے (مؤلّف)

اثم (48) گناہ، ناجائز کام۔ قرآن: اَلْاِثْمِ (2:85) گناہ، اٰثِمٌ (2:283) گنہگار، اَلْاَثِیْمِ (44:44) گناہ کا مرتکب۔ اردو میں اثم، اثیم اور آثم وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں مگر معروف نہیں۔

؎ حرپکارا بِـــاَبِـــی اَنْـــتَ وَ اُمِّـــی یاشاہ قابلِ عفو نہ تھے بندۂ آثم کے گناہ (انیسؔ)

؎ کریم خالق معاف کر دے ہے در پہ حاضر اثیم تیرا (افضال انورؔ)

اجر (105) معاوضہ دینا۔ قرآن: اَجْرٌ (5:9) معاوضہ، اُجُوْرَ (3:57) جمع، معاوضے، اِسْتَاْجِرْہُ (28:26) اس کو معاوضے پر ملازم رکھ لو، تَاْجُرَنِیْ (28:27) یعنی اس معاوضے پر تم میری ملازمت کر لو۔ اردو: اجر، اجیر، ماجور، اجرت، اجرتی، مستاجر (اجرت پر مزدور رکھنے والا)، اجارہ وغیرہ۔

؎ یہ ساری جنتیں، یہ جہنم، عذاب و اجر ساری قیامتیں اسی دُنیا کے دم سے ہیں (افتخار عارفؔ)

؎ غالبؔ تیرا احوال سنا دیں گے ہم ان کو وہ سن کے بلا لیں، یہ اجارہ نہیں کرتے (غالبؔ)

اجل (55) وقتِ مقرر۔ قرآن: اَجَلٍ (4:77) وقتِ مقرر، اَلْاَجَلَیْنِ (28:28) دو مقررہ مدتیں، اَجَّلْتَ (6:128) تو نے وقت مقرر کیا، مُؤَجَّلًا (3:145) مقرر شدہ۔ اردو: اجل (موت)، مؤجل جیسے مہر مؤجل (مقرر شدہ مہر) وغیرہ۔

؎ ان کے آنے سے اجل پیشتر آئی افسوس کیا بُرے وقت ہوئی یاد ہماری یا رب (داغؔ)

احد (85) ایک، اکیلا۔ قرآن: اَحَدٌ (5:6) ایک، اَحَدَکُمْ (18:19) تم میں سے ایک، اَحَدُ کُمَا (12:41) تم دونوں میں سے

ایک۔اردو:احد'آحاد(ایک سے نو تک کے مفرد اعداد)وغیرہ۔

؎ زبانِ بلالؓ اَحَد ہی پکارے امیّہ نے سینے پہ پتھر دھرا ہے (خالدؔ)

اخذ (266) پکڑنا۔قرآن:اَخَذَ(3:81)اس نے پکڑا'لَا تَأخُذُ(20:94)تو نہ پکڑ' خُذُوا(4:71)تم پکڑو' اِتَّخَذَ (73:19)اس نے پکڑا'اٰخِذٌ(11:56) پکڑنے والا۔اردو:اخذ'ماخذ'ماخذات'ماخوذ'مواخذہ وغیرہ۔

؎ بچتے نہیں مواخذۂ روزِ حشر سے قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو (غالبؔ)

اخر (250) بعد والا'دوسرا۔قرآن: اَلْاٰخَرُ(12:36)دوسرا'اٰخَرُ(23:14)پہلے کا متضاد'بعد میں آنے والا' اَلْاٰخِرَۃِ(2:4)آخرت' یُؤَخِّرَ (63:11)وہ تاخیر کرتا ہے' اَلْمُسْتَأخِرِیْنَ(15:24) تاخیر کرنے والے'پیچھے رہ جانے والے۔اردو: آخر'اواخر'آخرت'مؤخر' تاخیر وغیرہ۔

؎ آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا (اقبالؔ)

؎ ہوئی تاخیر' تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا آپ آتے تھے'مگر کوئی عناں گیر بھی تھا (غالبؔ)

اخ (96) بھائی۔قرآن: اَخٌ (4:12) بھائی' اَخِی(5:25)میرا بھائی'اِخْوَانُ(50:13)اخ کی جمع' اَلْاُخْتِ(4:23)بہن' اخ کی تانیث' اِخْوَۃٌ(4:11)جمع'زیادہ بہن بھائی۔اردو:اخوّت'اخوان'اُخت'اخت بند(وہ گرہ جو کسی کو بہن بناتے وقت لگائی جاتی ہے۔بہن بنانے کی رسم)'مواخات وغیرہ۔

؎ وہ دیں جس نے اعداء کو اخواں بنایا وحوش و بہائم کو انساں بنایا (حالیؔ)

؎ ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو اخوّت کا بیاں ہو جا'محبت کی زباں ہو جا (اقبالؔ)

اداء (6) سپرد کرنا'پہنچانا'انجام دینا'ادا کرنا۔قرآن:اَدَآءٌ (2:178)ادا کرنا' یُؤَدِّہٖٓ (3:75)وہ اسے سپرد کرتا ہے۔ اردو:ادا کرنا'ادائیگی وغیرہ۔

؎ لوں وام بختِ خُفتہ سے'یک خوابِ خوش و لے غالبؔ یہ خوف ہے کہ کہاں سے ادا کروں (غالبؔ)

اذن (102) اجازت دینا یا لینا'اعلان کرنا۔قرآن:اَذِنَ(20:109)اس نے اجازت دی'اِسْتَاْذَنَ(24:59)اس نے اجازت طلب کی' اِذْنِ(8:66)اجازت' اَذَّنَ(7:44)اس نے اعلان کیا'مُؤَذِّنٌ(7:44)اعلان کرنے والا'اَلْاُذُنَ (5:45) کان۔بنیادی طور پر اس مادے کے تمام معانی اُذُن (کان) سے متعلق ہیں'اُذُن سے تعلق کی بنا پر ہر سنی جانے والی بات کو''اِذن''یا ''اَذان'' کہا جاتا ہے۔اسی وجہ سے اس لفظ میں اجازت اور اعلان وغیرہ کا مفہوم شامل ہوا۔اردو: اِذن'اَذان'مؤذِّن وغیرہ۔

؎ شہادت کی طلب میں مل گئی دل کی مراد اس کو نبیؐ نے مسکرا کے دے دیا اِذنِ جہاد اس کو (حفیظؔ جالندھری)

؎ وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا (اقبالؔ)

؎ وہ جس کا ذکر ہوتا ہے زمینوں آسمانوں میں فرشتوں کی دعاؤں میں، مؤذّن کی اذانوں میں (حفیظؔ جالندھری)

اذی(24) تکلیف دینا۔قرآن: اٰذَوْا(33:69) انہوں نے تکلیف دی، یُؤْذُوْنَ(9:61) وہ تکلیف دیتے ہیں۔

اردو: ایذا، اذیّت، موذی وغیرہ۔

؎ مگر اس پر بھی جب بڑھتے رہے پیرو محمدؐ کے توباہم مشورے ہونے لگے ایذائے بےحد کے (حفیظؔ جالندھری)

؎ نعرہ کیا یہ غیظ سے موذی نے کھا کے بل ہاں اے حسنؓ کے لال! خبردار ہو! سنبھل! (انیسؔ)

ارض (461) زمین۔قرآن: اَلْاَرْضُ(2:61) زمین، اَرْضِیْ(29:56) میری زمین۔اسی لفظ ''ارض'' سے انگریزی لفظ Earth بنا ہے، عربی کی ''ض'' کا تلفظ انگریزی میں عام طور پر 'th' سے ادا ہوتا ہے۔اردو: ارض، ارضی، اراضی، ارضیات وغیرہ۔

؎ کیا خورشید نے مغرب کے گھر ساماں بسیرے کا بساطِ ارض پر قائم ہوا پہرا اندھیرے کا (حفیظؔ جالندھری)

ارم(1) وہ نشان جو پتھروں سے بنایا جائے، پتھروں کی عمارت۔آیت 89:7 میں ''ارم'' سے قومِ عاد کی بلند و بالا عمارات مراد ہیں، بعض مؤرخین کے نزدیک قومِ عاد کے سب سے بڑے شہر کا نام ''ارم'' تھا۔ایک روایت کے مطابق ''ارم'' اس باغ کا نام تھا، جو یمن کے بادشاہ شداد نے جنت کے مقابلے میں آراستہ کروایا تھا۔تاریخ میں وہ باغ شداد کی جنت ارضی کے نام سے موسوم ہے۔اردو میں لفظ ارم، جنت اور بہشت کے معنی میں عام استعمال ہوتا ہے۔

؎ جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں خیاباں، خیاباں ارم دیکھتے ہیں (غالبؔ)

؎ واعظ کی ہم سے بحث رہی کوئے یار میں ذکرِ بہشت و خلد و ارم ہو کے رہ گیا (داغؔ)

ازر(2) طاقت، کمر۔قرآن: اَزْرِیْ(20:31) میری کمر، اَزَرَہٗ (48:29) اس کو طاقت دی۔بنیادی طور پر ازر اور ازار کے معنی لباس (خصوصاً کمر بند، تہبند، وغیرہ) کے ہیں۔اس بنا پر استعارۃً اس سے کمر بھی مراد لی جاتی ہے اور کمر چونکہ شخصی طاقت اور قوت کی علامت ہے اس لیے طاقت کا مفہوم بھی اس لفظ میں آ گیا ہے۔اردو میں ''ازار'' اور ''ازار بند'' وغیرہ الفاظ عام مستعمل ہیں۔

؎ تیغِ زباں کو میاں میں رکھتے تم اپنی کاش ناحق جو تم ازار سے باہر نکل چلے (عظیم بیگؔ)

اسر (6) باندھنا، قیدی بنانا، الاسار وہ رسی ہے جس سے کسی چیز کو باندھ لیا جائے، اسی سے اسیر (باندھا ہوا، قیدی) ماخوذ ہے۔آیت 76:28 میں اَسْرَھُمْ سے انسانی جوڑوں کی بندش مراد ہے جو قدرتِ الٰہی سے آپس میں مضبوطی سے بندھے ہوتے ہیں۔

قرآن: اَسِیرًا (76:8) قیدی، اُسٰرٰی (2:85) جمع، زیادہ قیدی، تَاْسِرُوْنَ (33:26) تم قیدی بناتے ہو، اَسْرَھُمْ (76:28) انکے جوڑ بند۔ اردو: اسیر، اسیری اسارت، اُسرہ (خاندان، مضبوط زرہ) وغیرہ۔

؎ آہ! یہ دنیا، یہ ماتم خانۂ برنا و پیر　　آدمی ہے کس طلسمِ دوش و فردا میں اسیر　(اقبالؔ)

؎ مری اسیری پہ شاخِ گل نے یہ کہہ کے صیّاد کو رلایا　　کہ ایسے پرسوز نغمہ خواں کا، گراں نہ تھا مجھ پہ آشیانہ　(اقبالؔ)

اسرائیل (43) حضرت یعقوبؑ کا لقب (3:93)۔ بنیادی طور پر یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے، اس کے لغوی معنی ہیں ''اللہ کا بندہ''۔ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے، اُن سے آپؑ کی نسل چلی، جسے قرآن نے بنی اسرائیل کا نام دیا ہے۔ آج دنیا کے نقشے پر اسرائیل ایک متنازعہ ملک کا نام بھی ہے، جہاں یہودی قوم (بنی اسرائیل) آباد ہے۔ اردو میں اسرائیل اور بنی اسرائیل وغیرہ الفاظ حقیقی اور تلمیحی معانی میں معروف ہیں۔

؎ خونِ اسرائیل آ جاتا ہے آخر جوش میں　　توڑ دیتا ہے کوئی موسٰیؑ طلسمِ سامری　(اقبالؔ)

اسّ (3) بنیاد رکھنا۔ سورۃ التوبہ کی آیت 108 اور 109 میں مسجدِ ضرار اور مسجد قبا کی تعمیر کے سلسلے میں یہ مادہ تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ لغوی معنی کسی چیز کی بنیاد رکھنا کے ہیں۔ اردو: اساس، اساسی، تاسیس، مؤسّس (بنیاد رکھنے والا) وغیرہ۔

؎ اساسِ دینِ محکم تھی نبیؐ کی خاطرِ عالی　　قبا میں سب سے پہلے ایک مسجد کی بِنا ڈالی　(حفیظؔ جالندھری)

اسف (5) حزن اور غضب کا مجموعہ، جذبہ انتقام سے طبیعت کا جوش مارنا۔ اگر مدمقابل کمزور ہو تو یہ جوش غضب کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اگر مخالف طاقتور ہو تو حزن و ملال کی کیفیت میں ڈھل کر رہ جاتا ہے۔ قرآن: اَسِفًا (20:86) غمگین، اَسَفٰی (12:84) افسوس، اٰسَفُوْنَا (43:55) انہوں نے ہمیں غصہ دلایا۔ اردو لفظ ''تاسّف'' کا تعلق اسی مادہ سے ہے۔

؎ مزارِ غریباں تاسّف کی جا ہے　　وہ سوتے ہیں، پھرتے جو کل جا بجا تھے　(میرؔ)

دستِ تاسّف ملنا محاورہ بھی اردو میں معروف ہے۔

؎ دل مرا کر کے وہ پامال چلے جاتے ہیں　　اور پھر دستِ تاسّف بھی ملے جاتے ہیں　(جلالؔ)

اسمٰعیل (12) پیغمبر حضرت ابراہیمؑ کے فرزند ارجمند (38:48)۔ آپؑ کو ذبیح اللہ کا لقب بھی ملا، بنیادی طور پر یہ عبرانی لفظ ہے بلکہ یہ دو عبرانی الفاظ شماع یاسماع (سننا) اور ائیل (اللہ) سے مرکب ہے۔ عبرانی میں اس کا تلفظ شموئیل یا سموئیل ہے، چونکہ آپؑ کی پیدائش حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھی اس لیے آپؑ کا نام اسمٰعیلؑ رکھا گیا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی اپنے والد حضرت ابراہیمؑ کے سامنے فرمانبرداری کی کیفیت اردو ادب میں تلمیحی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ بطور نام بھی معروف ہے۔

ؔ یہ فیضانِ نظر تھا' یا کہ مکتب کی کرامت تھی سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی (اقبالؔ)

اسوہ (3) نمونہ' جو قابلِ پیروی ہو۔ قرآن میں تین مقامات پر (33:21,60:4,6) اسوۂ حسنہ کی ترکیب استعمال ہوئی ہے۔ اُردو میں اسوہ اور اسوۂ حسنہ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ؔ اسوۂ پاکِ محمدؐ کا بیاں کیسے کروں روحِ قرآن کی تفسیر کہاں سے لاؤں (اقبال عظیمؔ)

اصل (3) جڑ' کسی چیز کی بنیاد۔ قرآن: اَصْلِ (37:64) بنیاد' جڑ' اَصْلُهَا (14:24) اس کی جڑ' اُصُوْلِهَا (59:5) اس کی جڑیں۔ اردو: اصل' اصول' اصولی' اصالت (خالص پن' پختگی)' اصیل (جس کی جڑ' بنیاد ٹھیک ہو' اچھی نسل' اچھے خاندان کا)' استیصال (جڑ سے اکھاڑنا) وغیرہ۔

ؔ اپنی اصلیّت پہ قائم تھا تو جمعیّت بھی تھی چھوڑ کر گل کو پریشاں کاروانِ بُو ہوا (اقبالؔ)

ؔ نظر نہیں تو مرے حلقۂ سخن میں نہ بیٹھ کہ نکتہ ہائے خودی ہیں مثالِ تیغِ اصیل (اقبالؔ)

ؔ یہ آئے تھے' خدا والوں کا استیصال کرنے کو جو سر سجدوں میں جھکتے تھے انہیں پامال کرنے کو (حفیظؔ جالندھری)

ؔ وہ ساری خوشیاں جو اس نے چاہیں اٹھا کے جھولی میں اپنی رکھ لیں ہمارے حصّے میں عذر آئے' جواز آئے' اصول آئے (آذرؔ)

اف (3) گندگی۔ یہ لفظ محاورہ میں کسی بری چیز سے اظہارِ نفرت کے لیے بولا جاتا ہے (17:23) 'کلمۂ افسوس (21:67)' بیزاری' بے چینی یا تعجّب کے وقت کہنے کا لفظ (46:17)۔ اردو میں لفظ ''اُف'' بالکل اسی مفہوم میں معروف و مستعمل ہے۔

ؔ اللہ کرے زندہ رہیں دیکھنے والے اُف اُف وہ حسیں شکلِ خدا داد کسی کی (داغؔ)

ؔ گرمی میں پیاس تھی' کہ پھنکا جاتا تھا جگر اُف اُف کبھی کہا' کبھی چہرے پہ لی سپر (انیسؔ)

افق (3) ظاہری نظر میں آسمان کا کنارا (53:7,81:23) ' اَلْاٰفَاقِ (41:53) افق کی جمع مراد دنیا۔ اردو: افق' آفاق (آفاق بمعنی دنیا بطور واحد بھی استعمال ہوتا ہے اور بطور جمع بھی)' آفاقی' آفاقیت' افقی (افق کے متوازی' عمودی کا متضاد) وغیرہ۔

ؔ کافر کی یہ پہچان' کہ آفاق میں گم ہے مومن کی یہ پہچان' کہ گم اس میں ہیں آفاق (اقبالؔ)

ؔ سورج نے جاتے جاتے شامِ سیہ قبا کو طشتِ افق سے لیکر لالے کے پھول مارے (اقبالؔ)

ؔ آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا (میرؔ)

اکل (108) کوئی چیز کھانا۔ قرآن: اَکَلَ (5:3) اس نے کھایا' تَاْکُلُ (7:73) وہ کھائے' تَاْکُلُوْنَ (3:49) تم کھاتے ہو' کُلُوْا (2:60) تم کھاؤ' مَاْکُوْلٍ (105:5) کھایا ہوا۔ اردو: اکلِ حلال' اکل و شرب' ماکول' ماکولات وغیرہ۔

ـ جنت میں بھی اکل وشرب سے کب ہے نجات — دوزخ کا بہشت میں ہو گا دھندا (دردؔ)

ـ مسلمانوں کے حصّے میں فقط اکلِ حلال آئے — کمی بیشی کی صورت ہوتو رازق کا خیال آئے (حفیظؔ جالندھری)

الف (22) عربی، فارسی اور اردو کا پہلا حرفِ تہجی، محبت پیدا کرنا، مجتمع کرنا۔قرآن :اَلَّفَ (3:103) محبت پیدا کی، یُؤَلِّفُ (24:43) ملاتا ہے،ایک جگہ جمع کرتا ہے، اَلْمُؤَلَّفَةِ (9:60) محبت کرنے کا عمل، تالیف قلوب، اِیْلٰفِ(106:1) مانوس کرنا۔عربی میں الف کے معنی ''ایک ہزار'' کے بھی ہیں، ہزار کو''الف'' اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اعداد کی تمام اقسام (اکائی، دہائی، سیکڑا اور ہزار) مجتمع ہو جاتی ہیں، اس کے بعد جو عدد بھی آتا ہے مکرر آتا ہے۔اردو: الف، الفت، تالیف، التفات، ائتلاف (دوستی)، مؤلّف وغیرہ۔

ـ ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا — الف ''الحمد'' کا سا بن گیا گویا قلم میرا (ذوقؔ)

ـ تالیف نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں — مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا (غالبؔ)

ـ بہرا ہوں میں تو چاہیے کہ دُونا ہو التفات — سنتا نہیں ہوں بات مکرّر کہے بغیر (غالبؔ)

ـ خفا تم جرمِ الفت پر، خجل ہم جرمِ الفت سے — نہ تم ملنے پہ آمادہ نہ میں ملنے کے قابل ہوں (وحشتؔ)

عربی لفظ''الف''، بمعنی ہزار اگر چہ اردو میں معروف نہیں مگر ادبی سطح پر مستعمل ہے۔

ـ فراہم کر لیے اسطرح سے چوبیس الف انساں — جری، سفاک، خوں آشام، سب چھوٹے بڑے شیطاں (حفیظؔ)

الم (75) دکھ،غم۔قرآن: اَلِیْمٌ (11:48) دکھ دینے والا، تَاْلَمُوْنَ (4:104) تم ضرر پہنچاتے ہو۔اردو: الم، آلام، الیم، المیہ وغیرہ۔

ـ ہمیشہ کنجِ تنہائی میں مونس ہم سمجھتے ہیں — الم کو، یاس کو، حسرت کو، بے تابی کو، حرماں کو (بہادر ظفر)

ـ جور اس کے یاد آ گئے، بے خود ہوں وجد میں — واعظ سے ذکر سن کے عذابِ الیم کا (سالکؔ)

الٰہ (147) معبود۔قرآن: اِلٰهاً (9:31) معبود، اٰلِهَتِنَا (11:53) ہمارے معبود، اٰلِهَتِیْ (19:46) میرے معبود۔اردو: الٰہ، الٰہیات (علم کی ایک شاخ جس میں اللہ کے وجود اور ذات وصفات سے بحث کی جاتی ہے)، الٰہی (میرے معبود) وغیرہ۔

ـ الٰہی کیسے ہوتے ہیں، جنھیں ہے بندگی خواہش — ہمیں تو شرم دامن گیر ہوتی ہے خدا ہوتے (میرؔ)

ـ ہے یہی بہتر، الٰہیات میں الجھا رہے — یہ کتابُ اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے (اقبالؔ)

اللہ (2702) معبود حقیقی کا ذاتی نام۔قرآن: اَللہ (2:19) اللہ، لِلّٰہ (57:10) اللہ کے لیے، اَللّٰھُمَّ (3:26) اے اللہ۔

اردو: اللہ، واللہ (اللہ کی قسم)، اللہ اللہ، اللہ کرے، اللہ نہ کرے وغیرہ۔

ے اللہ اللہ! شہِ کونین، جلالت تیری فرش کیا عرش پہ قائم ہے حکومت تیری (احمد رضا)

ے اللہ کرے، یہ جہاں مری یاد بھول جائے اللہ کرے، تم کبھی ایسا نہ کر سکو (صوفی تبسم)

ے دل، آہِ سحر گاہ کے ہمراہ نکل چل کیا ساتھ ہے، کیا ساتھ ہے، کیا ساتھ ہے واللہ (جرأت)

الیاس، ال یاسین (3) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام۔ قرآن: اِلْيَاسُ (6:85/86,37:123) اِلْ يَاسِيْنَ (37:130)۔ اردو میں الیاس بطور نام معروف ہے، علامہ اقبال نے تلمیحی مفہوم میں بھی استعمال کیا ہے۔

ے خضر بھی بے دست و پا، الیاسؑ بھی بے دست و پا میرے طوفاں یم بہ یم، دریا بہ دریا، جو بہ جو (اقبال)

امر (247) حکم، کام۔ قرآن: اَمْرًا (8:42) کام، يَاْمُرُ (24:21) وہ حکم کرتا ہے، اَمَّارَةٌ (12:53) بہت زیادہ حکم کرنے والا، اَلْاٰمِرُوْنَ (9:112) حکم دینے والے، اَلْاُمُوْرِ (31:22) امر بمعنی کام کی جمع۔ قرآن میں ایک دفعہ اس مادہ سے لفظ اِمْرًا (18:71) ''بری بات'' کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں کسی معاملے (امر) کا حد سے بڑھ جانا۔ لفظ ''موتمر'' اس مادے سے اسم ظرف مکان ہے، یعنی مشورہ گاہ۔ اردو میں اس مادہ سے ''حکم'' اور ''کام'' دونوں معنی میں متعدد الفاظ معروف و مستعمل ہیں۔

بمعنی حکم: امر (جمع اوامر)، آمر، امیر (میر بھی استعمال ہوتا ہے)، اَمّارہ، اُمراء، امارت، مامور (جسے حکم دے کر کسی کام کی ذمہ داری سونپی جائے) وغیرہ۔

ے جستجو یہ تھی، کہ آخر کس کو کہیے راہزن بات بڑھتے بڑھتے، میرِ کارواں تک آ گئی (نامعلوم)

ے نہنگ و اژدھا و شیرِ نر مارا، تو کیا مارا بڑے مُوذی کو مارا، نفسِ اَمّارہ کو گر مارا (ذوق)

بمعنی کام: امر، (جمع امور) وغیرہ۔

ے ہے شرطِ عشق یہ کہ نہ غفلت ہو ایک دم کیسا ہی دل پھنسا ہو امورِ عظام میں (شیفتہ)

امل (2) امید، ایسی چیز جس کا حاصل کرنا محال اور بعید ہو، کسی معاملے میں امید رکھنا، ٹھہرنا، سوچنا، انتظار کرنا، اسطرح کہ اس میں دیر تک کا پہلو شامل ہو۔ قرآن: اَلْاَمَلُ (15:3)، اَمَلًا (18:46) امید۔ اردو: امل (امید)، طولِ امل (امید کی طوالت، بہت زیادہ حرصِ دنیا)، تامّل (سوچنا، دیر کرنا) متامّل وغیرہ۔

ـ حقیقت نہ میرؔ اپنی سمجھی گئی   شب و روز ہم نے تامّل کیا   (میرؔ)

ـ تامّل تو تھا ان کو آنے میں قاصد   مگر یہ بتا ' طرزِ انکار کیا تھی   (اقبالؔ)

ـ عبث طولِ امل یہ ہے' چناں ہوگا' چنیں ہوگا   نہیں ہے دور وہ ساعت' کہ تو زیر زمیں ہوگا   (نامعلوم)

ام (35) بنیادی معنی ''ماں'' کے ہیں مگر استعارے کے طور پر قرآن میں یہ لفظ ''اصل'' اور ''ٹھکانا'' کے معانی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ قرآن: اُمِّ مُوسٰی (28:7) حضرت موسیٰؑ کی والدہ' اُمُّ الْکِتٰبِ (3:7) اصل کتاب' اُمُّہٗ ' (101:9) اس کا ٹھکانہ۔ لفظ ''ام'' کی ''م'' دنیا کی تقریباً ہر زبان کے اس لفظ میں سنائی دیتی ہے جس کے معنی ماں کے ہیں اس سے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ ''ام'' کا لفظ دراصل بچے کی ابتدائی آواز سے ماخوذ ہے۔ بچہ بولنے کی کوشش میں سب سے پہلے اَم' اَم کہنا شروع کرتا ہے۔ عربی میں اس کا تلفظ امھۃ بھی ہے' جس کی جمع امھات ہے۔ اردو: اُم الکتاب' ام الخبائث وغیرہ' مرکب الفاظ اردو میں معروف ہیں۔ اس کے علاوہ لفظ امّی' اور امّاں بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق 'مغیلاں' (کیکر کا درخت) دراصل ''ام'' (مسکن) اور ''غیلاں'' (بھوت) کا مرکب ہے۔ چنانچہ ''اُمِّ غیلاں'' نے کثرت استعمال سے ''مغیلاں'' کی صورت اختیار کر لی۔ یہ درخت دراصل قرونِ اولیٰ میں صرف بیابانوں میں ہوتے تھے۔ اور اس وجہ سے عوام میں مشہور تھا کہ ان درختوں میں بھوت رہتے ہیں۔

ع   علم ہے ابن الکتاب' عشق ہے ام الکتاب   (اقبالؔ)

ـ ہے دشت اب بھی دشت مگر خونِ پا سے فیضؔ   سیراب چند خارِ مُغیلاں ہوئے تو ہیں   (فیضؔ)

امّۃ (64) گروہ' قوم۔ قرآن: اُمَّۃٌ (5:66) 'ایک گروہ' اُمَمٌ (6:38) امت کی جمع' اُمَّتُکُمْ (21:92) تمہاری قوم۔ اردو میں امت' امم وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ عشق کا دل بھی وہی' حسن کا جادو بھی وہی   اُمّتِ احمدِ مرسلؐ بھی وہی' تو بھی وہی   (اقبالؔ)

ـ جس میں نہ ہو انقلاب' موت ہے وہ زندگی   روحِ امم کی حیات' کشمکشِ انقلاب   (اقبالؔ)

امام (13) پیشوا۔ قرآن: اَئِمَّۃَ (9:12) امام کی جمع۔ آیت 36:12 میں یہ لفظ خود قرآن حکیم کے نام کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے' اس کے علاوہ پیشوا (2:124) اور راستے (15:79) کے معانی میں بھی آیا ہے۔ امام کے بنیادی معنی مقتداء کے ہیں۔ یعنی وہ جس کی پیروی کی جائے' عربی میں ' امامۃ ' اُس آلے (ساہل) کو کہتے ہیں جس سے معمار دیوار بناتے ہوئے اینٹوں کی سیدھ دیکھتا ہے' اس مفہوم میں پیشوا' راستہ اور کتاب سب امام ہیں۔ اردو: امام' آئمہ' امامت وغیرہ۔

ـ تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور — ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر (اقبالؔ)

ـ تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے — حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے (اقبالؔ)

اُمّی (6) ایسا شخص جو باقاعدہ پڑھا لکھا نہ ہو۔ قرآن: النَّبِیَّ الْاُمِّی (7:157) نبی اُمّی، اُمِّیُّوْنَ (2:78) اُمّی کی جمع، بعض اہلِ لغت کے نزدیک اس لفظ کا تعلق بھی اُم (ماں) والے مادے سے ہی ہے۔ یعنی ایسا شخص جو اپنی پیدائشی حالت پر ہو۔

اردو میں لفظ اُمّی اسی قرآنی مفہوم میں معروف ہے۔

ـ ایسے تھے آپؐ اُمّی، کھولی زبان جس دم — دم بھر میں بے زباں تھے سارے زبان والے (نامعلوم)

امن (878) امن میں ہونا، امانت دار ٹھہرانا، ایمان لانا۔ قرآن: مَاْمَنَہٗ (9:6) امن والی جگہ، مَاْمُوْنٍ (70:28) امن دیا گیا، مُؤْمِنٍ (9:10)، اَلْاِیْمَانِ (5:5)، اَلْاَمَانَۃَ (33:72)، اَمِیْنٌ (27:39)۔ اردو: امن، امان، امانت، امین، ایمان، مومن، مامن وغیرہ۔

ـ یہ جو بندگانِ نیاز ہیں، یہ تمام ہیں وہی لشکری — جنھیں زندگی نے اماں نہ دی تو ترے حضور میں آ گئے (امجد اسلام امجدؔ)

ـ مدینہ مسکنِ امن و صیانت — مدینہ مخزنِ رشد و ہدایت (افضال انورؔ)

ـ تری فطرت امیں ہے ممکناتِ زندگانی کی — جہاں کے جوہرِ مضمر کا گویا امتحاں تو ہے (اقبالؔ)

ـ ایماں مجھے روکے ہے، جو کھینچے ہے مجھے کفر — کعبہ مرے پیچھے ہے، کلیسا مرے آگے (غالبؔ)

ـ چرندے ڈھونڈتے پھرتے ہیں مامن سر چھپانے کو — کمیں گاہوں سے اُٹھتے ہیں درندے پھاڑ کھانے کو (حفیظؔ جالندھری)

انثی (30) عورت۔ قرآن: اُنْثٰی (3:36) لڑکی، مونث، اِنَاثًا (17:40) عورتیں، اَلْاُنْثَیَیْنِ (6:144) دو عورتیں۔ لفظ انث کے لغوی معنی نرم کے ہیں۔ امام راغب کے نزدیک چونکہ تمام حیوانات میں مونث بمقابلہ مذکر نازک اور ضعیف ہوتی ہے اس لیے اسے انثٰی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر وہ چیز جس میں انفعال کا پہلو ہو انیث کہلائے گی۔ اردو: مونث، تانیث وغیرہ۔

ـ مذکر ''ہی'' کو کہتے ہیں مونث ''شی'' کو کہتے ہیں — مگر حضرت مخنث ہیں نہ ہیوں میں نہ شیوں میں (اکبرؔ الہ آبادی)

ـ تھے اناث و ذکور و پیر و جواں — جس کے سحرِ خطاب سے مسحور (خروشؔ)

انس (97) انسان، محبت ہونا۔ قرآن: اَلْاِنْسَانَ (10:12)، اَلْاِنْسُ (17:88)، اُنَاسٍ (2:60) انس کی جمع۔ اس مادہ کے بنیادی معنی انس و محبت کے ہیں۔ اِنْسِیٌّ اسے کہا جاتا ہے جو بہت زیادہ مانوس ہو یا جس سے اُنس کی جائے۔ امام راغب کے نزدیک انسان کو انسان اس لیے کہا جاتا ہے کہ مل جل کر رہنا اور باہم محبت کرنا اس کی فطرت میں شامل ہے۔ آیت 28:29 میں

اَنَس (وہ اس جگہ پہنچا) بھی اسی مادے سے ہے۔ یعنی وہ اس جگہ سے مانوس ہوا' اٰنَسۡتُ (20:10) میں نے پایا' میں اس سے مانوس ہوا' اٰنَسۡتُمۡ (4:6) تم پاؤ۔ آیت 24:27 میں تَسۡتَاۡنِسُوۡا کے معنی ہیں' تم اجازت لو یعنی خود کو پہلے اہلِ خانہ سے مانوس کراؤ' آیت 33:53 میں لفظ مُسۡتَاۡنِسِیۡنَ باہم بیٹھے رہنے کا مفہوم دیتا ہے۔ اردو: انس' انیس (نام)' انسیت' مانوس' مونس' انسان' انسانیت وغیرہ۔

- انساں پہ حاکمیتِ انساں کو دیکھ کر — انسانیت نے جل کے لگالی بدن کو آگ (نامعلوم)
- یہ خوشبو کچھ مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے — مجھے تو یہ مدینے کی گلی محسوس ہوتی ہے (اقبال عظیم)

اَنَام (1) مخلوق۔ قرآن: لِلۡاَنَامِ (55:10) مخلوق کے لیے۔ اردو میں لفظ ''انام'' بمعنی مخلوق معروف ہے۔

- کرسی سے جلد اٹھ کے پکارے شہِ انام — بھیّا! ہمارے سر کی قسم' روک لو حسام (انیسؔ)

انی (5) کسی چیز کا وقت قریب آجانا' کسی چیز کا اپنی پختگی اور انتہا کو پہنچ جانا۔ آیت 57:16 میں یَاۡنِ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی کیا مومنین کے لیے ابھی وقت نہیں آیا۔ غَیۡرَ نٰظِرِیۡنَ اِنٰهُ (33:53) تم اسکے پکنے کا انتظار کرنے والے نہیں ہو' اٰنَآءَ (39:9) آن کی جمع' گھڑیاں۔ اردو: آن' آنات' آناً فاناً' آن (شان' کسی چیز یا شخص کا کسی خاص وقت میں کوئی خاص انداز) وغیرہ۔

- ادا میں بانکپن' انداز میں اک آن پیدا کر — تجھے معشوق بننا ہے تو پوری شان پیدا کر (احسنؔ)
- مرنے کو تو اک آن بھی کافی تھی فلک' پھر — کیوں تو نے بنائی ہے جدائی کی بڑی رات (نوابؔ)
- ہم بندِ شب و روز میں جکڑے ہوئے بندے — تو خالقِ اعصار و نگارندۂ آنات (اقبالؔ)

اوب (17) کسی کا ارادۃً لوٹنا۔ عرفِ عام میں اس سے ترکِ گناہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنا مراد ہے۔ قرآن: اَوَّابٌ (38:30) واپس آنے والا یعنی توبہ کرنے والا بندہ' مَاٰبًا (78:22) مَاٰبٍ (13:29) مڑنے کی جگہ' پناہ کی جگہ' اَلۡاَوَّابِیۡنَ (17:25) توبہ کرنے والے۔ اردو میں لفظ '' مآب'' بمعنی ٹھکانا' پناہ لینے کی جگہ معروف ہے۔

- اے داغؔ بخشوائیں گے امت کے وہ گناہ — ہے آسرا جنابِ رسالتؐ مآب کا (داغؔ)

اوّل (82) پہلا۔ قرآن: اَوَّلَ (2:41) پہلا' اَلۡاَوَّلُوۡنَ (9:100) پہلے لوگ' اُوۡلٰی (20:21) پہلے والا۔ اردو: اوّل' اُولیٰ' اوّلیت' اوّلین وغیرہ۔

- میں تجھ کو بتاتا ہوں' تقدیرِ امم کیا ہے — شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر (اقبالؔ)
- لرزش نگہ میں' لہجے میں لکنت عجیب تھی — اس اوّلیں وصال کی وحشت عجیب تھی (امجد اسلام امجدؔ)

اولوا (47) صاحب، والا۔ قرآن: اُولُوا (3:7)، اُولیٰ (17:5) اُولَاتُ (65:4) مونث کا صیغہ۔ اردو میں لفظ اُولوا (بمعنی صاحب، والا) معروف ہے۔

۔ اولوالعزمانِ دانشمند جب کرنے پہ آتے ہیں — سمندر چیرتے ہیں، کوہ سے دریا بہاتے ہیں (نامعلوم)

اواہ (2) غم اور افسوس کا اظہار بذریعہ سانس کرنا، آہ بھرنا۔ آیات 9:114 اور 11:75 میں اَوّاہ کے معنی ہیں "بہت آہیں بھرنے والا"۔ قرآن مجید میں یہ لفظ دونوں مرتبہ حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں آیا ہے۔ اردو: آہ، آہیں، آہ بھرنا، آہیں بھرنا وغیرہ۔

۔ ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام — وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا (اکبرالہ آبادی)

۔ محبت گرم گرم آنسو، محبت سرد سرد آہیں — الٰہی ساری دنیا کو یہی آزار ہو جائے (نامعلوم)

آوی (36) پناہ دینا۔ قرآن: اٰوٰٓی اِلَیۡهِ (12:69) اُس نے اپنے پاس جگہ دی، تُؤْوِیۡٓ (33:51) تو قریب کرے، اَلۡمَاۡوٰی (53:15) پناہ گاہ، مَاۡوٰىكُمُ (29:25) تمہاری پناہ گاہ۔ اردو میں اس مادہ سے ماویٰ کا لفظ معروف ہے۔

۔ فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ — تییموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ (حالیؔ)

اھل (128) افرادِ خانہ، کسی چیز کا مالک وغیرہ۔ قرآن: اَهۡلِكُمۡ (12:93) تمہارے گھر والے، اَهۡلِهٖ (2:217) اس کے باسی، یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ (3:70) اے اہلِ کتاب، اَهۡلِهٖۤ (4:92) اس کے گھر والے، اَهۡلَهَا (18:17) اسی بستی کے باسی۔

اردو: اہل (اہل وعیال، اہلِ کتاب)، اہلیہ، اہالی، اہالیان (اہل کی جمع) وغیرہ۔

۔ اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دِل — ہم وہ نہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا (جگرؔ)

۔ آقا، نہ خداوند، اہالی، نہ موالی — جز ذاتِ خدا کوئی، نہ وارث ہے نہ والی (اسماعیل میرٹھیؔ)

آیۃ (382) نشانی، قرآن کا فقرہ۔ قرآن: اٰیَةَ (17:12) نشانی، اٰیٰتٌ (3:7) قرآنی آیات۔ اس کے علاوہ یہ مادہ قرآن میں معجزہ (17:101) اور عبرت کی چیز (12:7) کے مفہوم میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اردو: آیت، آیات وغیرہ۔

۔ آ بتاؤں تجھ کو رمزِ آیۂ "اِنَّ الۡمُلُوۡكَ" — سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادوگری (اقبالؔ)

۔ بنا کر اپنے سینوں کی سپر آیاتِ قرآں کو — بظاہر چند تنکے روکنے آئے تھے طوفاں کو (حفیظؔ جالندھری)

اید (11) سخت قوت۔ قرآن: اَیَّدۡتُّكَ (5:110) میں نے تمہیں قوت دی، اَیَّدۡنٰهُ (2:87) ہم نے اُسے تقویت دی، یُؤَیِّدُ (3:13) وہ قوت دیتا ہے۔ اردو: تائید، مؤید وغیرہ۔

ے تائیدِ ایزدی کی دلیلیں بھی آئیں گی اے زعمِ ابرہہ ابابیلیں بھی آئیں گی (آذرؔ)

ے نبی کی قوم تھے تم لوگ لیکن کس قدر بد تھے کہ از آغاز تا انجام شیطاں کے مؤیّد تھے (حفیظ جالندھریؔ)

ایّوب (4) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام (38:41)۔ ہمارے ہاں لفظ "ایُّوب" بطور نام بھی مستعمل ہے اور حضرت ایُّوبؑ کا نام اردو ادب میں صبر کی علامت کے طور پر بھی معروف ہے۔

ے صبرِ ایوبؑ کیا، گریۂ یعقوبؑ کیا ہم نے کیا کیا نہ ترے ہجر میں محبوب کیا (مضمونؔ)

تعداد مادہ: 57 تعداد الفاظ: 7033

ب

بابل (1) ایک قدیم شہر کا نام بَابِلَ (2:102) ۔اردو ادب میں بابل شہر کا نام تلمیحی مفہوم میں معروف ہے۔

؎ مصرو بابل مٹ گئے، باقی نشاں تک بھی نہیں دفترِ ہستی میں اُن کی داستاں تک بھی نہیں (اقبالؔ)

بتر (1) جانور کی دم قطع کرنا۔مجازاً قطع نسل کے معنی بھی دیتا ہے، اس لحاظ سے عُرفِ عام میں اَبتَر اُس شخص کو کہا جاتا ہے جس کی اولاد نہ ہو اور اس وجہ سے موت کے بعد اس کا ذکر باقی رہنے کی توقع نہ ہو۔آیت 108:3 میں اَلْاَبْتَرُ کا یہی مفہوم ہے۔

اردو: ابتر، ابتری (بدنظمی، انتشار) وغیرہ۔

؎ یہ عشق کا مرض متعدی ہے کس قدر مجھ سے زیادہ حال ہے ابتر ندیم کا (سالکؔ)

؎ اس دل کی ابتری کا میں حال کیا بتاؤں ہیں ڈھنگ سارے اس میں زلفوں کی ابتری کے (مصحفیؔ)

بتّل (2) اخلاصِ نیت اور عبادت میں سب سے کنارہ کشی کر کے ایک خدا کی طرف متوجہ ہونا، البتول: عفت مآب عورت، حضرت فاطمہؓ کا لقب۔قرآن: وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا (73:8) اور سب سے کٹ کر خالص اُسی کی طرف رجوع کرو۔

اردو میں لفظ بتول حضرت فاطمہؓ کے لقب اور لڑکیوں کے نام کے طور پر معروف ہے۔

؎ رو کے ہوئے تھی نہر کو، امت رسولؐ کی سبزہ ہرا تھا، خشک تھی کھیتی بتولؓ کی (انیسؔ)

بحث (1) کریدنا، مٹی کرید کر کوئی چیز تلاش کرنا۔قرآن: یَبْحَثُ (5:31) کوا زمین کھودتا تھا۔اردو: بحث (گفتگو کے تکرار سے موضوع کو کریدنا)، مبحث، مباحث، مباحثہ وغیرہ۔

؎ قوم کے ہاتھ سے جاتا ہے متاعِ کردار بحث میں آتا ہے جب فلسفۂ ذات و صفات (اقبالؔ)

؎ ہے یہ مختصر، رہِ عشق پر، نہیں آپ ہم، رہے ہمسفر تو ہو کس لیے یہ مباحثہ کہاں؟ کون؟ کیسے؟ جدا ہوا (امجد اسلام امجدؔ)

بحر (41) وسیع مقام جہاں کثرت سے پانی ہو، سمندر، وسیع پیمانے پر کسی چیز کو شق کرنا، پھاڑنا۔تبحر: وسعت، فراوانی۔

قرآن: اَلْبَحْرَ (2:50) سمندر، اَلْبَحْرٰنِ (35:12) دو سمندر، اَلْبِحَارُ (81:6) بحر کی جمع، زیادہ سمندر، بَحِیْرَةٍ (5:103) وہ اونٹ جس کے کان بطور رسم پھاڑے گئے ہوں۔اردو میں بحر، بحیرہ، بحران (کسی چیز کی افراط یا تفریط ہونا)، متبحر (صاحبِ وسعت و علم)، تبحر علمی (علم کا وسیع ہونا) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ـ خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے کہ ترے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں (اقبالؔ)

ـ یہ تپِ غم کی ہے شدّت اس ترے بیمار کو یومِ راحت بھی ہے اس کے حق میں دن بحران کا (ذوقؔ)

بخل (13) ایسی جگہ خرچ کرنے سے رُک جانا جہاں خرچ کرنا چاہیئے' اس کا متضاد عربی میں جُود ہے۔ قرآن: اَلْبُخْلِ (4:37) کنجوسی' یَبْخَلُوْنَ (3:180) وہ کنجوسی کرتے ہیں' بَخِلُوْا (3:180) انھوں نے کنجوسی کی۔ اردو: بُخل' بخیل (کنجوس)' بخیلی وغیرہ۔

ـ یہ ہے قاروں کے دفینے سے کنایہ کہ کبھی دہر میں پاس بخیلوں کے خزانہ نہ رہا (مصحفیؔ)

بدا (15) شروع کرنا' کسی چیز کی ابتداء کرنا۔ قرآن: بَدَاَ (12:76) ابتداء کی' وَ مَا یُبْدِ یُٔ الْبَاطِلُ (34:49) اور باطل پہل نہ کرے' بَدَاَکُمْ (7:29) تمہیں پہلی بار پیدا کیا' یَبْدَؤُا (10:4) وہ پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ اردو: ابتداء' مبتدی (کسی علم' ہنر وغیرہ کو نیا نیا سیکھنے والا)' مبداء (آغاز)' بدایت (آغاز) وغیرہ۔

ـ میں خود پہل کروں کہ اُدھر سے ہو ابتداء برسوں گزر گئے ہیں یہی سوچتے ہوئے (دانشؔ)

ـ مبتدی ہوں مجھے توقیر عطا کر یا رب شوقِ مداحیِ شبیّر عطا کر یا رب (انیسؔ)

ـ نہ واقف تھے انساں قضاء و جزا سے نہ آگاہ تھے مبداء و منتہا سے (حالیؔ)

ـ تھی صعبِ عاشقی کی بدایت ہی میرؔ پر کیا جانیئے کہ حالِ نہایت کو کیا ہوا (میرؔ)

بدر (1) جگہ کا نام (3:123) جو غزوۂ بدر کی وجہ سے اردو میں بھی معروف ہے۔

ـ فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک (حفیظؔ جالندھری)

بدُعٌ (4) تقلید اور اقتداء کے بغیر کسی چیز کو ایجاد کرنا۔ اصطلاح میں اَلْبِدْعَة کے معنی مذہب میں کوئی نئی بات داخل کرنے کے ہیں۔ قرآن: بِدْعاً (46:9) نیا' انوکھا' اِبْتَدَعُوْهَا (57:27) انھوں نے اس کی ابتداء کی' بَدِیْعُ (2:117) اللہ کا صفاتی نام' بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا۔ اردو: بدعت' بدعات' بدیع' بدیع منزل: دہلی کے باہر شاہانِ قدیم کی تعمیر کردہ ایک عمارت جس کا تلفظ مقامی باشندوں نے بگاڑ کر ''بجے منڈل'' بنا دیا ہے (آبِ حیات از محمد حسین آزادؔ)۔

ـ اس کی نگاہِ پاک میں سعئِ فروغِ دیں جب تک نہ ہو ازالۂ بدعات' خام ہے (فقیرؔ)

ـ وہی مذہب ہے اپنا بھی جو قیس و کوہ کن کا تھا نئی رہ افتراء ہے کب بھلا مومنؔ نے بدعت کی (مومنؔ)

بدل (44) ایک چیز کو دوسری چیز کی جگہ رکھنا۔ قرآن: فَبَدَّلَ (2:59) پس انہوں نے بدل دی' بَدَّلْنٰهُمْ (4:56) ہم انہیں

بدل دیتے ہیں، تَبۡدِیۡلاً (33:62) بدل دینا، اِسۡتِبۡدَالَ (4:20) تبدیلی چاہنا۔ اردو: بدل، تبدیل، تبدیلی، تبدّل، متبادل، تبادلہ، بدلنا، ابدال (ایک عقیدے کے مطابق ایسے برگزیدہ لوگ کہ اُن میں سے جب کوئی فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی جگہ ویسا دوسرا شخص مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جو پہلے کا بدل ہوتا ہے) وغیرہ۔

؎ بچھڑا وہ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی — اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا (نامعلوم)

؎ اندر کا باغ جس کا بدل جائے دشت میں — وہ شخص تیرے پھول سے چہرے کو کیا کرے (نامعلوم)

بدن (2) بدن، جسم۔ آیت 10:92 میں بَدَنِكَ (تیرا جسم) فرعون کی لاش کے لیے اور آیت 22:36 میں اَلۡبُدۡنَ کا لفظ مویشیوں کے لیے استعمال ہوا ہے، معنی ہیں موٹے جسم والے، بھاری بھرکم، یہ بَدَنہ کی جمع ہے۔ عربی میں گائے، اونٹ وغیرہ کو بَدَنہ کہتے ہیں، بکری بدنہ نہیں ہے۔ اردو: بدن، ابدان، بدنی وغیرہ۔

؎ سرما کی ہواؤں میں ہے عریاں بدن اسکا — دیتا ہے ہنر جسکا امیروں کو دوشالہ (اقبالؔ)

؎ ریشم کے جس لباس پہ نازاں تھا ایک شخص — دیکھا تو اس لباس کے اندر بدن نہ تھا (نامعلوم)

بدو (31) لغوی معنی ہیں پوری طرح ظاہر ہو جانا، ہر وہ مقام جہاں کی سب چیزیں ظاہر ہوں بَدۡوٌ کہلاتا ہے۔ صحرا کو اسی بنا پر بدو یا بادیہ کہا جاتا ہے۔ قرآن: بَدَالَهُمۡ (6:28) اُن کے لیے ظاہر ہو گیا، بَدَتۡ (7:22) ظاہر ہو گئی، تُبۡدُوا (2:271) تم ظاہر کرو، بَادِیَ الرَّاۡیِ (11:27) ظاہری رائے میں، ظاہری نظر میں، اَلۡبَدۡوِ (12:100) صحرا، اَلۡبَادِ (22:25) صحرائی، غیر مقامی، عرب میں یہ لفظ مسافر کے لیے بولا جاتا ہے، بَـــادُوۡن (33:20) صحرا، جنگل میں جانے والے۔ اردو: بدّو (صحرائی لوگ)، بدوی، بادیہ (صحرا، جنگل)، بادی النظر (بَادِیَ الرَّاۡیِ کا لفظی ترجمہ ہے) وغیرہ۔

؎ طلبِ حق میں اگر بادیہ پیما ہوتا — میرا ہر آبلہٗ پا یدِ بیضا ہوتا (ذوقؔ)

؎ شریفانِ عرب کا قاعدہ تھا اس زمانے میں — کہ بچے اُن کے پلتے تھے کسی بدوی گھرانے میں (حفیظؔ جالندھری)

براءة (25) کسی مکروہ امر سے نجات حاصل کرنا یا دینا، بیزاری کا اظہار کرنا۔ قرآن: اُبۡرِئُ (3:49) میں (مریض کو) اچھا کر دیتا ہوں، فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ (33:69) پس اللہ نے اُسے (حضرت موسیٰ کو) بری کر دیا، بَرِیۡٓءٌ (6:19) بیزار، بری الذمہ، بَرَآءَةٌ (9:1) برأت، بیزاری، مُبَرَّءُوۡنَ (24:26) وہ سب بری الذمہ ہیں، بَرِیۡٓــًٔا (4:112) بے قصور۔ اردو: بری، بری الذمہ، برأت، بریّت، مبرّا وغیرہ۔

- گناہوں سے ہوتے ہو گویا مبرّا مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرّا (حالؔی)
- مبرّا ہے شرکت سے اُس کی خدائی نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی (حالؔی)
- نہ مشرق اس سے بری ہے نہ مغرب اس سے بری جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رنجوری (اقبالؔ)
- ہوئے حائل تمہیں راہِ فلاحِ آدمیّت میں بتاؤ کیا کہو گے پیشِ حق اپنی بریّت میں (حفیظؔ جالندھری)

البارى (6) اللہ کا صفاتی نام، پیدا کرنے والا، مخصوص صفت پر پیدا کرنیوالا۔ قرآن: اَلْبَارِئُ (59:24) خالق، اَلْبَرِيَّةِ (98:6) مخلوق، بَارِئِكُمْ (2:54) تمہارا خالق، نَّبْرَاَهَا (57:22) اُسے ہم پیدا کریں، ظاہر کریں۔ اردو: باری (اللہ کا صفاتی نام)۔ عبدالباری نام بھی رکھا جاتا ہے۔

- اُس باب سے سب ہوں گے اسبابِ شفاعت بھی بس رحمتِ باری کی باری کو تو آنے دو (مؤلّف)

برج (7) بنیادی معنی قلعہ، بلند عمارت (جمع بروج)، اسی نسبت سے ستاروں کی مخصوص منازل کو بھی بروج کہا جاتا ہے۔ ثوب مبرّج اس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر برجوں کی تصاویر بنی ہوں، اسی بنا پر عربی میں عام نقش و نگار اور آرائش و زیبائش اور اسکی نمائش پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ قرآن: بُرُوْجٍ (4:78) بلند و بالا قلعے، بُرُوْجاً (25:61) ستاروں کے جھرمٹ، تَبَرُّجَ (33:33) آرائش و زیبائش، غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ (24:60) زیب و زینت کی نمائش نہ کرنے والی عورتیں۔ اردو: برج، بروج، تبرّج وغیرہ۔

- مہدِ والا کی قسمت پہ صد ہا درود بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

برد (5) سرد بادل سے برسنے والے اولے کو بھی اَلْبَرَدُ کہتے ہیں۔ حقیقی معنی کو مجازی طور پر استعمال کرتے ہوئے بَرْد بمعنی قتل کرنا یعنی ٹھنڈا کر دینا بھی بولا جاتا ہے، اسی مفہوم میں مزید عمومیت پیدا کر کے کسی چیز کو ٹکڑے ٹکڑے یا ریزہ ریزہ کرنے کے معانی بھی اس لفظ کو پہنا دیئے گئے ہیں۔ بردتُ الحدید کے معنٰی ہیں، میں نے لوہے کو ریتی سے رگڑا (المفردات)، اسی بنا پر ریتی کو عربی میں المبرد اور لوہ چون کو برادۃ کہا جاتا ہے۔ قرآن: بَرَدٍ (24:43) اولے، بَرْدًا (21:69) ٹھنڈی، بَارِدٌ (38:42) ٹھنڈک پہنچانے والا۔ اردو: برد، برودت، تبرید (ایسی دوائی جسکی تاثیر میں ٹھنڈک ہو، مریض کا بخار اترنے کے بعد حکماء بخار کی گرمی ختم کرنے کے لیے تبرید تجویز کرتے ہیں)، برادہ (لوہ چون) وغیرہ۔

- تپش خاکسترِ عشّاق سے جوں شعلۂ آتش زمستاں میں بہ ہنگامِ شدید البرد اٹھتی ہے (انشاءؔ)
- کچھ بھوک کا شکوہ نہیں کرنے کا یہ بیمار تبرید فقط آپ کا ہے شربتِ دیدار (نامعلوم)

بـــر (20) نیکی' نسبت اللہ کی طرف ہوتو اس کے معنی ثواب عطا کرنا ہوں گے اور اگر بندہ کی طرف ہوتو اطاعت مراد ہوگی۔
قرآن: اَلْبَرُّ (52:28) احسان کرنے والا' اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے لیے ھُوَالْبَرُّ الرَّحِیْمُ کے الفاظ آئے ہیں۔ اَلْبِرَّ (2:44) نیکی' بَرًّا (19:14) نیک فرد' اَلْاَبْرَارِ (3:193) نیک لوگ (جمع)' بَرَرَةٍ (80:16) نیکی کرنیوالے۔اردو میں لفظ ابرار بطور نام بھی معروف ہے اور بمعنی نیک لوگ بھی۔

ؔ نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں نہ پروا ہے ابرار و احرار کی واں (حالؔی)

بَرّ (12) خشکی' زمین۔قرآن: صَیْدُ الْبَرِّ (5:96) 'خشکی' زمین پر رہنے والا شکار' فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (27:63) زمین اور سمندر کے اندھیروں میں۔اردو: بَرّی فوج' بَرّ اعظم' برصغیر وغیرہ۔

ؔ سدا اُن کو مرغوب سیر و سفر تھا ہر اک برّاعظم میں اُن کا سفر تھا (حالؔی)

ؔ شمس وقمر کے جادو گھر میں' بحر و بر کی حیرت میں یوں لگتا ہے جیسے اب تک ''کن'' کا کلمہ جاری ہے (امجد اسلام امجؔد)

برز (9) کھلی جگہ چلے جانا' براز: کھلی جگہ' میدان' اسی سے عربی محاورہ ہے تَبَرَّز فلان یعنی فلاں قضائے حاجت کے لیے گیا۔ (اردو میں ''جنگل پھرنا'' اسی مفہوم میں بولا جاتا ہے)۔پھر اس محاورہ کی بنا پر بـراز کے معنی ''پاخانہ'' کے لیے جانے لگے۔جبکہ میدان کے معنی کی نسبت سے میدان جنگ سے متعلقہ بعض الفاظ بھی اس مادہ سے بنے ہیں' مثلاً بَرَزَ (مقابلے کے لیے میدان میں نکلنا) اور مبـارزة (باہمی مقابلہ)۔قرآن: بَرَزَ (3:154) وہ میدان جنگ میں آتے' بَرَزُوْا (2:250) وہ (طالوت اور اس کا لشکر) مقابلے کے لیے نکلے' بَـرَزُوْا (4:81) جب وہ مکان سے' گھر سے باہر نکلے' بُـرِّزَت (26:91) ظاہر کی گئی' (کھلی جگہ لے آئی گئی)' بَارِزَةً (18:47) کھلا میدان' بٰرِزُوْنَ (40:16) جس دن وہ کھلے میدان میں آئیں گے (یوم حشر مراد ہے)۔
اردو: براز (بمعنی پاخانہ' جیسے بول و براز)' مبارز' مبارزہ' مبارزت وغیرہ۔

ؔ مگر میداں میں نعرے مارتا تھا پے بہ پے عُتبہ مبارز کے لیے للکارتا تھا پے بہ پے عُتبہ (حفیظؔ جالندھری)

برزخ (3) دو چیزوں کے درمیان حد فاصل' روک' امام راغب کے نزدیک یہ فارسی برزہ (پردہ) سے معرب ہے۔
قرآن: بَرْزَخٌ (23:100) آڑ' پردہ' روک (عالم برزخ)' بَرْزَخًا (25:53) دو سمندروں کے درمیان کی آڑ۔اردو میں برزخ' عالمِ برزخ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ؔ نہ وعدہ خلافی' نہ وعدہ وفائی عجب برزخِ احتمال و رَجاء ہے (خالؔد)

~ تعلقات کے برزخ میں ہی رکھا مجھ کو وہ مرے حق میں نہ تھا اور خلاف بھی نہ ہوا (پروین شاکر)

برص (2) مشہور مرض، کوڑھ، پھلبہری۔قرآن: اَلْاَبْرَص (3:49, 5:110) برص کا مریض، کوڑھی۔اردو میں اس مادہ سے برص، مبروص (برص کا مریض) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

~ آمادہ دہر پردہ دری پر ہے قوم کی مبروص کو رہے گا نہ عریاں کیے بغیر (حالیؔ)

~ بپا کر کے تہ دامانِ شب محفل چراغوں کی یہ کرتی ہے نمائش برص کے مکروہ داغوں کی (حفیظؔ جالندھری)

برق (11) بادل کی چمک، بجلی۔عربی میں بَرق ہر چمکدار چیز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔مثلاً سیف بارِق کے معنی ہیں چمکدار تلوار۔اسی وجہ سے میدان جنگ میں بیرق کا لفظ فوجی ساز و سامان (اسکی چمک دمک کی وجہ سے) بالخصوص فوجی جھنڈے کے لیے استعمال ہونے لگا۔اس مفہوم میں بَیرق اور انگریزی لفظ barrack کی صوتی اور معنوی مماثلت لائق توجہ ہے۔چمکدار ہونے کی وجہ سے مختلف دھاتوں کے بنے ہوئے برتنوں کے لیے بھی بریق، اباریق وغیرہ الفاظ عربی میں مستعمل ہیں۔اسی طرح چمکدار ریشمی کپڑے کو عربی میں استبرق کہا جاتا ہے۔

قرآن: بَرْقٌ (2:19) بجلی، بادل کی چمک، بَرِقَ (75:7) چمک سے آنکھ کا خیرہ ہو جانا، اَبَارِیْقَ (56:18) چمکدار برتن، اِسْتَبْرَقٍ (18:31) چمکدار لباس۔اردو: برق (بجلی، زرق برق لباس کی ترکیب بھی اردو میں معروف ہے۔)، برقی، بُرّاق، بَرّاقی، برقیات، بیرق (جھنڈا)، استبرق وغیرہ۔

~ آشیاں پر مرے اے برق نہ کرنا تکلّف تجھ سے کچھ کم نہیں مرا نفسِ آتش بار (سالکؔ)

~ نہ کر افرنگ کا اندازہ اس کی تابناکی سے کہ بجلی کے چراغوں سے ہے اس جوہر کی برّاقی (اقبالؔ)

~ نہ اے زاہد پہن بنوا کے موٹے سوت کا جوڑا کہ اترے گا تجھے استبرقِ لاہوت کا جوڑا (انشاءؔ)

برك (32) خیر، وسعت۔قرآن: بٰرَكَ (41:10) خیر اور وسعت دی، بُوْرِكَ (27:8) برکت دیا گیا، تَبٰرَكَ (7:54) برکت والا ہونا، بَرَكٰتٍ (7:96) برکتیں، مُبٰرَكَةٍ (24:35) برکت والا۔ اردو: برکت، برکات، تبرّک، تبرّکات، تبریک، مبارک، مبارکباد، متبرک، مبروک وغیرہ۔

~ اک طرزِ تغافل ہے سو وہ اُن کو مبارک اک عرضِ تمنّا ہے سو ہم کرتے رہیں گے (فیضؔ)

~ عید سے کچھ کم نہ تھا مرنا ترے ناشاد کا گرم تھا ہر سمت ہنگامہ مبارک باد کا (نامعلوم)

~ تبرّک ہے مرا پیراہنِ چاک نہیں اہلِ جنوں کا یہ زمانہ (اقبالؔ)

برم (2) کسی معاملے کو مضبوط اور محکم کرنا' ابرامُ الحبل: رسی کو مضبوط بٹنا ' البریم: بمعنی مبرم یعنی مضبوط بٹی ہوئی رسی (مفردات)۔ برمہ :لکڑی میں سوراخ نکالنے کا آلہ (اردو: برما) جو بٹی ہوئی رسی کی شکل کا ہوتا ہے۔ ''تقدیر مبرم'' کے معنی ہیں اٹل اور فیصلہ کن تقدیر۔ رسی کو بل دینے کی وجہ سے اس کے ریشے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ بار بار ایک ہی جگہ لپٹتے نظر آتے ہیں اس وجہ سے لفظ ابرام میں تاکید اور اصرار کرنے کا مفہوم بھی پیدا ہو گیا ہے۔ قرآن: اَبۡرَمُوۡا' مُبۡرِمُوۡنَ (43:79) اس مادہ سے یہ دونوں الفاظ اسی ایک آیت میں آئے ہیں۔ یعنی اگر انہوں نے کوئی آخری فیصلہ کرلیا ہے' تو ہم بھی اٹل فیصلہ کر چکے ہیں۔ اردو: برما (لکڑی میں سوراخ کرنے کا آلہ)' ابرام (اصرار)' مبرم (اٹل) وغیرہ۔

ہے قہر کہ اب بھی نہ بنے بات کہ اُن کو — انکار نہیں اور مجھے ابرام بہت ہے (غالبؔ)

تقدیر تو مبرم نظر آتی ہے و لیکن — پیرانِ کلیسا کی دعا یہ ہے کہ ٹل جائے (اقبالؔ)

بُرهان (8) دلیل' حجت۔ قرآن: بُرۡهَانٌ (4:174/175) دلیل' حجت' بُرۡهَانَكُمۡ (21:24) تمہاری دلیل' بُرۡهَانِ (28:32) دو حجتیں۔ اردو: برہان' برہانی' براہین (جمع) وغیرہ۔

جو الفت ہے تو الفت کی نظر سے مطمئن فرما — جو دعویٰ ہے تو دعوے پر کوئی برہان پیدا کر (انصاریؔ)

اک دانشِ نورانی' اک دانشِ برہانی — ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی (اقبالؔ)

بازغ (2) چمکتا ہوا' جگمگاتا ہوا۔ قرآن میں بَازِغاً اور بَازِغَةً (6:77/78,78/79) کے الفاظ چاند اور سورج کے چمکنے کی کیفیت کے بیان میں آئے ہیں۔ اردو میں یہ الفاظ عام نہیں' البتہ لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بازغ اور بازغہ ہمارے ہاں رکھے جاتے ہیں۔

یہ اعجازِ نورِ محمدؐ ہے انوؔر — کہ طیبہ کی ہر چیز ہی بازغہ ہے (افضال انورؔ)

بسط (25) پھیلنا' پھیلانا' وسیع ہونا۔ قرآن :بَسَطَ (42:27) یعنی اللہ رزق وسیع کرتا ہے' بَاسِط (5:28) ہاتھ بڑھانے' پھیلانے والا' بِسَاطاً (71:19) پھیلی ہوئی' بچھی ہوئی چیز' يَبۡسُطُه' (30:48) ہوائیں بادل پھیلا دیتی ہیں۔ اردو: بسط' بسیط (وسیع)' باسط (اللہ کا صفاتی نام' عبدالباسط نام بھی معروف ہے) ' بساط (بچھی ہوئی چیز کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور حیثیت کے معنی میں بھی)' انبساط (پھیلنا' سیر وتفریح کرنا' عرف عام میں خوشی حاصل کرنا) وغیرہ۔

مری بساط کیا ہے تب و تابِ یک نفس — شعلہ سے بے محل ہے الجھنا شرار کا (اقبالؔ)

ہیں بسکہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے — ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز کا (غالبؔ)

میں کون اور ریختہ' ہاں اس سے مدّعا — جز انبساطِ خاطرِ حضرت نہیں مجھے (غالبؔ)

بسم (1) مسکرانا۔قرآن: تَبَسَّمَ (27:19) چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمانؑ نے تبسّم فرمایا۔اردو: تبسّم، متبسم وغیرہ۔

؎ مسکرائے مری میّت پہ وہ منہ پھیر کے داغؔ حشر تک یاد رہے گا یہ تبسّم مجھ کو (داغؔ)

؎ جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

بشر (84) خوشخبری دینا، بشارت دینا۔قرآن: بُشْرٰی (2:97) خوشخبری، مُبَشِّرًا (48:8) خوشخبری دینے والا، فَاسْتَبْشِرُوْا (9:111) پس تم خوشیاں مناؤ۔اردو میں بشارت، مبشر، بشیر (معروف نام)، تبشیر وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ اب تو فقط قیاس سے راہ نکالی جائے گی جن میں تھیں کچھ بشارتیں خواب تو وہ تلف ہوئے (پروینؔ شاکر)

بشر (39) آدمی، انسان، اس لفظ کے بنیادی معنی انسانی جلد کی بیرونی سطح کے ہیں۔پھر عرف عام میں اس کے معنی انسان کے ہو گئے، تباشر کے معنی ہیں دو افراد کا اسطرح ملنا کہ اُن کی جلدیں ایک دوسرے سے مل جائیں۔اسی سے استعارے کے طور پر اس کے معنی عورت سے صحبت کرنے کے ہیں۔قرآن: بَشَر" (3:47) آدمی، بَشَرَيْنِ (23:47) دو آدمی، بَاشِرُوْهُنَّ (2:187) تم لوگ اپنی بیویوں سے صحبت کرو۔اردو: بشر، مباشرت وغیرہ۔

؎ آفت میں مبتلاء ہوا بیٹھے بٹھائے دل یارب کسی بشر کا، بشر پر نہ آئے دل (نامعلوم)

بصر (148) آنکھ، بینائی۔اس مادہ میں آنکھ کی بینائی (بصارت) اور دل کی نظر (بصیرت) دونوں معانی پائے جاتے ہیں۔قرآن: اَلْبَصَرِ (16:77) آنکھ، اَلْبَصَرَ (67:3) نظر، اَلْبَصِيْرُ (40:58) دیکھنے والا، تَبْصِرَةً (50:8) آنکھیں کھولنے والی بات، بصیرت بڑھانے والی بات، مُبْصِرَةً (27:13) آنکھیں کھولنے والی (قابل عبرت) نشانی، بَصَآئِرُ (6:104/105) عبرت پکڑنے والی نشانیاں، اَلْاَبْصَارِ (3:13) بصیرت، اَلْاَبْصَارُ (6:103/104) آنکھ کی نظر، بصارت۔اردو: بصر، باصر، بصری، بصیر، بصیرت، بصارت، تبصرہ، مبصّر وغیرہ۔

؎ وہ علمِ شریعت کے ماہر کدھر ہیں وہ اخبارِ دیں کے مبصّر کدھر ہیں (حالؔی)

؎ بصارت کھوگئی لیکن بصیرت اب بھی قائم ہے مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ (اقبال عظیم)

بضعة (7) پونجی، دولت، اثاثہ۔ بَضع: گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے جو کاٹ کر الگ کر لیے جائیں، کسی چیز کے کسی ایک حصّہ کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔علم ہندسہ میں مفرد اعداد یعنی 1 سے 9 تک کے اعداد کو بھی بضع کہا جاتا ہے، اہلِ عرب کے ہاں بالخصوص 3 سے 9 تک کے اعداد کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا تھا۔قرآن: سورۂ یوسف میں بِضَاعَة 5 دفعہ (آیات 19,62,65,88)

پونجی کے معنی میں جبکہ آیات 30:4,12:42 میں بِضْعَ سِنِيْنَ ''چند سال'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اردو: بضاعت' بے بضاعت (معمولی' بے حیثیت)' بے بضاعتی وغیرہ۔

۔ طوفان کے جلو میں مری بے بضاعتی ‫ ‫ بستی کو دیکھتی ، کبھی دریا کو دیکھتی (پروین شاکر)

۔ دکھلا دے مجھ کو لاش میرے نورِ عین کی ‫ ‫ کس دشت میں پڑی ہے بضاعت حسینؑ کی (انیس)

۔ بظاہر تو یہ چھوٹی سی جماعت بے بضاعت تھی ‫ ‫ مگر سارے زمانے کے مقابل اک جماعت تھی (حفیظ جالندھری)

بطل (36) جھوٹ ہونا' حق کا متضاد' بے کار ہونا' عربی میں بَطُلَ دَمُہ خون کے رائیگاں جانے کو کہا جاتا ہے' اسی سے بَطَل بہادر آدمی کو بھی کہتے ہیں جو موت سے نہ ڈرے یعنی ایسے آدمی کا اپنا خون رائیگاں جائیگا یا دشمن کے خون کو رائیگاں کرے گا (مفردات)۔ قرآن: اَلْبَاطِلُ (17:81) جھوٹ' کفر' حق کا متضاد' بَاطِلاً (3:191) بیکار' یُبْطِلَ (8:8) بطور فعل' وہ باطل کر دیتا ہے۔ اردو: باطل' اِبطال (باطل کرنا)' بطل' بطل حریّت (آزادی پسند بہادر)' اَبطال (بطل کی جمع) وغیرہ۔

۔ شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو ‫ ‫ خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تُو (اقبال)

بطن (25) کسی جاندار کا پیٹ' اندرونی چیز' چھپائی ہوئی چیز' پوشیدہ۔ قرآن: بَطْنِ (37:144) پیٹ (مچھلی کا)' بَطَنَ (6:151/152) پوشیدہ' بُطُوْنِهَا (16:69) اُن (شہد کی مکھیوں) کے پیٹ' بِطَانَةً (3:118) رازدار دوست' بَطَآئِنُهَا (55:54) ملبوسات کے اندرونی حصے' وادی کے وسطی حصہ کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے' جیسے بَطْنِ مَكَّةَ (48:24)۔

اردو: بطن (پیٹ)' باطن (اندرونی)' بطانہ (عام کپڑوں کے نیچے پہنے جانے والا کپڑا) وغیرہ۔

۔ تا قیامت کوئی ایذاء نہ ہو اے کُنجِ مزار ‫ ‫ بطنِ مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا (اسیر)

۔ وہ سینے جن کے اندر گندگی پنہاں تھی کینے کی ‫ ‫ پتہ دیتی تھی جن کے باطنوں کا بو پسینے کی (حفیظ جالندھری)

درج ذیل شعر میں ''بطانہ'' پگڑی کے نیچے والی ٹوپی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۔ محتاج مفلسوں کے ہوتے ہیں اہلِ دولت ‫ ‫ بندھتا ہے بے بطانہ کب باندھنوں کا چیرا (نامعلوم)

بعث (67) جی اٹھنا' بھیجنا' زندہ کرنا۔ قرائن اور متعلقات کے اعتبار سے اس مادہ کے معانی میں بہت تنوع پایا جاتا ہے۔ جیسے آیت 2:213 میں بَعَثَ کے معنی ہیں اللہ نے رسولوں کو بھیجا' جبکہ آیت 5:31 میں یہی لفظ کوّے کو بھیجنے کے لیے بھی آیا ہے۔ اس کے علاوہ قبروں سے انسانوں کو اٹھانے (36:52)' مقرر کرنے (18:19)' فائز کرنے (17:79)' اپنی جگہ سے

اٹھنے (91:12) وغیرہ معانی میں بھی اس مادہ سے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اردو: بعثت' مبعوث' باعث وغیرہ۔

ـ اندھیرا ہی اندھیرا کفر نے ہر سمت پھیلایا تو ابراہیمؑ کو اللہ نے مبعوث فرمایا (حفیظؔ جالندھری)

ـ وقتِ پیدائش ہمارے گریئے کا باعث نہ پوچھ ابتداء ہی سے چلے ہیں انتہا کو دیکھ کر (نامعلوم)

بعد (235) دور ہونا' بُعد: دوری' قرب کی ضد۔ اس کے علاوہ اس مادے میں ہلاک ہونے اور اللہ کی لعنت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ قرآن: بٰعِدْ (34:19) تُو دوری ڈال دے' بُعْدَالْمَشْرِقَيْنِ (43:38) دو مشرقوں کی دوری' بُعْدًا (11:44) ہلاکت اور تباہی' بَعِيْدٍ (34:53) دُور' بَعْدِ مَوْتِكُمْ (2:56) تمہاری موت کے بعد۔

اردو: بُعد' بعید' بَعد (یکے بعد دیگرے) وغیرہ۔

ـ ہر شخص کہہ رہا ہے' تجھے دیکھنے کے بعد دعوٰی مرا بجا ہے' تجھے دیکھنے کے بعد (حناؔ تیموری)

ـ ہمارا دل بڑھاتی ہے یہ دوری راہِ الفت کی سمندِ ناز کو اک تازیانہ بُعدِ منزل ہے (کیفی)

بعیر (2) اونٹ' قرآن میں یہ مادہ دونوں مرتبہ سورۂ یوسف (آیت 65 اور 72) میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں لفظ بعیر عام نہیں البتہ بعض شعراء نے استعمال کیا بھی ہے۔

ـ یہ وہ مثل ہے کہ سارے شہر کے بیچ بلند قامتی سے اپنی متہم ہو بعیر (مصحفی)

بعض (129) حصّہ' ٹکڑا (کسی بھی چیز کا) ۔ قرآن: بَعْضٍ (2:85) کتاب کا ایک حصّہ' بَعْضُ (2:36) آدمیوں کا ایک گروہ' بَعْضَہٗ (66:3) بات کا حصہ' بَعُوْضَةً (2:26) مچھر' چھوٹی سے چھوٹی قابل ذکر چیز' جسامت میں بہت چھوٹی چیز۔ اردو میں اس مادہ سے بعض' بعضے' بعضوں وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ عشق میں یہ بھی کھلا ہے کہ اٹھانا غم کا کارِ دشوار ہے اور بعض نہیں کر سکتے (پروینؔ شاکر)

ـ اے مصحفی بعضے مرے کہنے کے ہیں قائل بعضوں کا مقولہ ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (مصحفی)

بغض (5) حُبّ کی ضد' کسی مکروہ چیز سے دل کا بیزار ہو جانا۔ قرآن: اَلْبَغْضَآءُ (3:118) کینہ' دشمنی۔ سورۂ آل عمران کی اس آیت میں یہ لفظ اکیلا استعمال ہوا ہے' جبکہ باقی چاروں مقامات پر لفظ عَدَاوَۃ (ظاہری دشمنی) کے ساتھ آیا ہے۔ جیسے آیت 5:14 میں عداوت اور بُغض اکٹھے آئے ہیں۔ اردو: بُغض' مبغوض وغیرہ۔

ـ دلِ ناپاک سے بُغض وحسد کا اک دُھواں اُٹھا جگہ سے اپنی مثلِ شعلۂ آتش فشاں اُٹھا (حفیظ جالندھریؔ)

بغی (96) چاہنا' طلب کرنا' چاہنے میں میانہ روی سے تجاوز کر جانا۔ ابتغاء: کوشش کے ساتھ کسی چیز کو طلب کرنا' بغی (چاہنے میں) تجاوز کر کے ظلم کی حد تک پہنچ جانا' زیادتی کرنا۔ قرآن: فَبَغٰى عَلَيْهِمْ (28:76)۔ یعنی قارون نے اپنی قوم کے لوگوں پر زیادتی کی' ظلم کیا' بَغَوْا (42:27) انہوں نے بغاوت کی' الْبَغْيِ (16:90) فحاشی کی باتیں (حد سے تجاوز کا مفہوم)' بَاغٍ (16:115) سرکشی کرنیوالا' اِبْتِغَآءَ (2:207) چاہنا' خواہش کرنا۔ اردو میں باغی اور بغاوت وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ تجھ سے کس طرح میں اظہارِ تمنّا کرتا — لفظ سوجھا تو معانی نے بغاوت کر دی (احمد ندیم قاسمی)

؎ سمجھوتہ ہے تو اشکِ ندامت سے رقم ہو — اعلانِ بغاوت ہے تو پھر خوں سے لکھا جائے (پروین شاکر)

بقر (9) بیل یا گائے' بیل چونکہ زمین جوتنے کے کام آتا ہے اس لیے عربی میں بقرا لارض کے معنی ہیں' زمین کو پھاڑنا یا جوتنا۔ اس بنا پر اس مادہ میں شگاف' وسعت اور وسیع علم و تحقیق سے متعلق معانی بھی شامل ہو گئے۔ چنانچہ باقر کے معنی ہیں بہت بڑا عالم اور محقق۔ قرآن: بَقَرَةً (2:67) گائے' بَقَرٰتٍ (12:43) بقرہ کی جمع۔ اردو: بقرہ' باقر (معروف نام)' بقر عید وغیرہ۔

؎ کیا مجھ کو اللہ نے محترم — نہیں بقرۂ قومِ موسیٰؑ سے کم (نامعلوم)

بقر عید کا عوامی تلفظ "بقرید" نظیر اکبر آبادی نے یوں باندھا ہے:

؎ ایسی نہ شب برات نہ بقرید کی خوشی — جیسی ہر ایک دل میں ہے اس عید کی خوشی

بقعہ (1) زمین کا ٹکڑا جو اپنے آس پاس کی زمین سے الگ ہو۔ قرآن: الْبُقْعَةِ (28:30) زمین کا خاص ٹکڑا' ایک طرف۔ اردو میں بقعۂ نور (کوئی خاص جگہ جو انتہائی پر نور ہو) بطور ترکیب معروف ہے۔

؎ قبلۂ طور ہے' بقعۂ نور ہے — روشنی شہر طیبہ کا دستور ہے (افضال انور)

ع کل صبح کے مطلعِ تاباں سے جب عالم بقعۂ نور ہوا (خوشی محمد ناظر)

بقل (1) سبزی' ترکاری۔ قرآن: بَقْلِهَا (2:61) زمین سے اُگنے والی ترکاری۔ اردو میں لفظ بقال (سبزی فروش) مستعمل ہے۔

؎ دیکھ اے منعمِ مُسرف حذر اس روز سے کر — کہ پڑے تجھ کو کسی شہر کے بقال سے کام (نامعلوم)

باق (21) باقی رہنے والا۔ قرآن: بَاقٍ (16:96) باقی رہنے والا' الْبٰقِيْنَ (26:120) باقی ماندہ لوگ' مَا بَقِيَ (2:278) سود کی بقیہ رقم' الْبٰقِيٰتُ (18:46) باقی رہنے والی چیزیں۔ اردو: باق (حساب کا بے باق ہونا)' باقی' بقا' بقایا' بقیہ' باقیات وغیرہ۔

ے عشق میں ایک تم ہمارے ہو باقی جو کچھ ہے سب تمہارا ہے (نامعلوم)

ے اک تری دید چھن گئی مجھ سے ورنہ دنیا میں کیا نہیں باقی (فیض)

ے یہ نیزہ ایک کے سینے سے پہلو توڑ کر نکلا بقیہ عمر کا رشتہ قضا سے جوڑ کر نکلا (حفیظ جالندھری)

بکر (12) دِن کا ابتدائی حصّہ، صبح، والدین کا پہلا بچہ، (ابوبکر: پہل کرنے والا)، کسی کی عمر کا پہلا حصہ بمعنی جوان۔ باکرہ: دوشیزہ، کنواری لڑکی۔ قرآن: بُکْرَۃً (33:42) صبح (شام کا متضاد)، اَلْاِبْکَارِ (3:41) صبح، بِکْرٌ (2:68) نوجوان گائے (بچھڑی)، اَبْکَارًا (66:5) کنواری عورتیں۔ اردو: باکرہ (کنواری)، بکارت (کنوارہ پن) وغیرہ۔

ے اڑ گئے ہوش بوڑھے باپ کے باکرہ کی زلف میں چاندی سی دیکھ (افضال انور)

بکہ (1) مکہ کا ابتدائی نام۔ قرآن میں یہ نام ایک ہی دفعہ (3:96) آیا ہے، شہر مذکور کا یہ نام اب عرب یا دنیا کے کسی علاقے میں معروف نہیں ہے، بلکہ ہر جگہ مکہ ہی بولا جاتا ہے۔

ے ہے اک ہی مراد اس سے کہو بکّہ کہ مکّہ قرآن میں دو نام ہیں اس شہر مکرم کے (افضال انور)

بکم (6) جو بول نہ سکے، گونگا۔ قرآن: اَبْکَمُ (16:76)، "بُکْمٌ" (2:18) گونگا۔ اردو میں یہ بطور مفرد لفظ معروف نہیں ہے البتہ صم، بکم، بطور محاورہ مستعمل ہے۔ درج ذیل شعر میں شاعر نے لفظ اَبکم بھی باندھا ہے:

ے وہ بیاں، جو ہر فن جس کی لطافت سے خجل وہ زباں، ناطقہ خود جس کے مقابل اَبکم (نامعلوم)

بکی (7) غم کے ساتھ آنسو بہانا اور رونا، بالخصوص جب رونے میں آواز غالب ہو۔ قرآن: بَکَتْ (44:29) وہ روئی، یَبْکُوْا (9:82) وہ روئیں، یَبْکُوْنَ (12:16) وہ روتے ہوئے۔ اردو میں بکا اور آہ وبکا وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے فریاد کی اجازت، مجھ کو نہ کوئی فرصت ظاہر ہمہ خموشی، باطن ہمہ بکا ہوں (نامعلوم)

ے آہ و بکا سے ہم کبھی غافل نہ ہوئیں گے جب تک جئیں گے آپ کی غربت پہ روئیں گے (نامعلوم)

بلد (19) شہر، وہ آبادی جس کی حد بندی کی گئی ہو۔ قرآن: اَلْبَلَدَ (14:35) شہر، اَلْبِلَادِ (3:196) بَلد کی جمع، زیادہ شہر، بَلْدَۃً (25:49) شہر۔ اردو: بلد، بلاد، بلدیہ، بلدیات (شہر اور متعلقات کے بارے میں) وغیرہ۔

ے ریحاں کدۂ اُمت ہے وہ بلدِ رحمت ملتی ہے جہاں دل کو خیراتِ صفا کیشی (نامعلوم)

بلس (16) مایوس ہونا، اکثر اہلِ لغت کے نزدیک لفظ 'ابلیس' بھی اسی مادہ سے مشتق ہے۔ یہ مادہ قرآن میں 5 دفعہ بطور فعل

استعمال ہوا ہے، جبکہ 11 دفعہ ابلیس کا نام مذکور ہے۔ یُبْلِسُ (30:12) وہ مایوس ہوگا' مُبْلِسُوْنَ (6:44) مایوس ہونے والے اِبْلِیْسَ (2:34) شیطان کا نام۔ یعنی اللہ کی رحمت اور توبہ کی قبولیت سے مایوس۔ اردو میں اس مادہ سے کوئی لفظ بطور فعل استعمال نہیں ہوتا' البتہ ابلیس' ابلیسی' ابلیسیت وغیرہ الفاظ اردو میں معروف ہیں۔

۔ کون کر سکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد جس کے ہنگاموں میں ہو ابلیس کا سوزِ دروں (اقبالؔ)

۔ اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام پختہ تر اس سے ہوئے خوئے غلامی میں عوام (اقبالؔ)

بلغ (77) پہنچنا' پہنچانا' کسی حد کو پہنچنا' کسی جگہ پر پہنچنا' ایک بات کا کسی دوسرے تک پہنچنا وغیرہ۔ قرآن: بَلَغَ: بات' خبر وغیرہ کا پہنچنا (6:19) ' بچے کا عمر کی ایک خاص حد کو پہنچنا (12:22) ' کسی کا کسی خاص جگہ پر پہنچنا (18:93) ' بَلَغَا (18:61) وہ دونوں پہنچ گئے' بٰلِغَ (5:95) پہنچنے والا' اَلْبَلٰغُ (3:20) پہنچانے کا عمل۔ اردو: بلاغ' بلاغت' اِبلاغ' بلیغ' تبلیغ' مُبلِّغ (پہنچانے والا۔ تبلیغ کرنے والا) بالغ' بلوغ' بلوغت' مَبلغ (بمعنی قطعی حد' عام طور پر رقم کے ساتھ بولا جاتا ہے)' مبالغہ وغیرہ۔

۔ معلوم ہے کہ ایلچیوں کو زیاں نہیں قاصد نہ ہچکچائیو ہر گز بلاغ میں (شیفتہؔ)

۔ کئی نقطے پسِ ابلاغ ہونگے بہت کچھ چھپ گیا ہے دائرے میں (یاسمینؔ)

۔ فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ بلاغت کے رستے تھے سب نا سپردہ (حالیؔ)

۔ کہ یہ بھی خدمتِ تبلیغ کا اک پاک حیلہ ہے سفر کہتے ہیں جس کو کامرانی کا وسیلہ ہے (حفیظؔ جالندھری)

۔ ان سے اب التفات کی غیر کو ہیں شکایتیں سن کے مرا مبالغہ منتِ احتراز میں (مومنؔ)

اردو کے مشہور محاورہ ''غتر بود کرنا'' (خراب کرنا' ضائع کرنا) کا تعلق بھی اسی مادہ سے ہے' جو شیخ سعدی کے درج ذیل شعر کی وساطت سے اردو کو ملا ہے۔

۔ کہ سعدیؔ کہ گوئے بلاغت ربود در ایامِ بوبکر بن سعد بود (سعدیؔ)

اس شعر کے پہلے مصرعے کو کسی نے پڑھتے ہوئے 'گوئے بلا' کو الگ اور 'غت ربود' کو الگ سے پڑھ ڈالا' اس پر سننے والے خوب محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں 'غتر بود' بطور لطیفہ اس قدر مشہور ہوا کہ کسی چیز کو خراب کر دینے کے معنی میں ''غتر بود کرنا'' باقاعدہ محاورہ کی حیثیت اختیار کر گیا (علمی اردو لغت)۔

بلا (37) آزمائش' تکلیف' کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔ قرآن: بَلَآءٌ (2:49) آزمائش' اِبْتَلٰهُ (89:15) اُس کو آزمائش

میں ڈالا' بَلَونَآ (68:17) ہم نے آزمایا۔ اردو: بلا (مصیبت)' بلاسے' ابتلاء (آزمائش)' مبتلاء' بلائیں لینا وغیرہ۔

ے بلائیں زلفِ جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے — بلا یہ کون لیتا اپنے سر' لیتے تو ہم لیتے (بہادر شاہ ظفرؔ)

ے رہا بلا میں بھی مبتلائے آفتِ رشک — بلائے جاں ہے ادا تری اک جہاں کے لیے (غالبؔ)

ے قزاق آ کے بلا سے لوٹیں' یہ پاسبانوں کی لوٹ جائے — اچک لے شاہیں تو ڈر نہیں' یہ قفس تو کم بخت ٹوٹ جائے (نامعلوم)

بنان (2) بدن کے جوڑ' پوریں۔ قرآن: وَاضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ كُلَّ بَنَانٍ (8:12) اور ان (کفار) کو مارو ہر ایک جوڑ بند پر' بَنَانَہ' (75:4) انگلیوں کی پوریں۔ اردو میں یہ مادہ معروف نہیں' تاہم آیت 8:12 کے حوالے سے حفیظؔ جالندھری نے درج ذیل شعر میں لفظ ''بنانوں'' باندھا ہے:

ے جو نیزوں کے نشانوں پر تھے' کھیلے اپنی جانوں پر — سنانوں کو بچایا' ہاتھ دوڑایا بنانوں پر

بـنـا (22) عمارت' عمارت کے متعلقات مثلاً بنیاد' چھت وغیرہ پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن: بِـنَـآءً (2:22) چھت' اِبۡنِ (40:36) تو عمارت بنا' بطور فعل' بُنۡيَانٌ (61:4) عمارت' بَنَّآءٍ (38:37) معمار' بُنۡيَانَهٗ (9:109) اُسکی بنیاد۔ اردو میں بِنا (بنیاد)' مبنی (جس پر بنیاد قائم ہو)' بانی وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔ بعض اہلِ لغت کے نزدیک اردو مصدر ''بنانا'' کا تعلق بھی اسی مادہ سے ہے۔

ے تدبّر کی فسوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا — جہاں میں جس تمدّن کی بِنا سرمایہ داری ہے (اقبالؔ)

بنی (162) کسی کا بیٹا ہونا' اولاد ہونا۔ قرآن: اِبۡنَ (2:87) بیٹا' اِبۡـنَ السَّبِيۡلِ (30:38) راستے کا بیٹا' کنائے کے طور پر مسافر کو کہا جاتا ہے' بَنُوٓا (10:90) اولاد' بَـنِـىٓ (2:40) اولاد جیسے بنی اسرائیل' بَنِيۡنَ (16:72) بیٹے' اَبۡنٰٓؤُا (5:18) بیٹے' مَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ (66:12) عمران کی بیٹی مریم' بَنٰتٍ (6:100) بیٹیاں۔ اردو: ابن' بن' بنو' بنی' ابنا' متبنّٰی (بیٹا بنایا ہوا)' بنت' بنات وغیرہ۔

ے ابنِ مریم ہوا کرے کوئی — مرے دکھ کی دوا کرے کوئی (غالبؔ)

ے عباس نے کہا شہِ والا سے دوڑ کر — چلیے حضور لٹ گیا بنتِ علی کا گھر (انیسؔ)

ے اے ہمالہ داستاں اُس وقت کی کوئی سنا — مسکنِ ابنائے انساں جب بنا دامن ترا (اقبالؔ)

ے تھیں بنات النعشِ گردوں دن کو پردے میں نہاں — شب کو اُن کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہو گئیں (غالبؔ)

باب (27) دروازہ، کسی بھی جگہ میں داخل ہونے کا راستہ یا ذریعہ۔ قرآن: بَابٍ ، اَبْوَابٍ (15:44)۔ اردو: باب (دروازہ، کتاب کا ایک حصہ)، ابواب (باب کی جمع)، تبویب، بابت (باب کا صیغہ مونث) وغیرہ۔

ے کُھل جائیں اسطرح سے دریچے نگاہ کے ۔۔۔ بابِ حرم سے طُور چمکتا دکھائی دے (اقبال عظیم)

ے کُھل رہے ہیں در و دیوار پہ ابوابِ بہشت ۔۔۔ آ رہی ہے چمنِ خلد کی گھر گھر میں ہوا (نظیر)

بال (4) حال، حالت۔ قرآن: بَال (20:51, 12:50) حال، بَالَهُمْ (47:2,5) ان کی حالت۔ اردو: فارغ البال، لا اُبالی (لاپرواہ)، لا اُبالی پن وغیرہ۔

ے رہو گے یونہی فارغ البال کب تک ۔۔۔ نہ بدلو گے یہ چال اور ڈھال کب تک (حالؔی)

ے نہ دیکھے ہونگے رندِ لا اُبالی تم نے بیخودؔ سے ۔۔۔ کہ ایسے لوگ اب آنکھوں سے پنہاں ہوتے جاتے ہیں (بیخودؔ)

بھت (8) حیران، ششدر رہ جانا، بھتان: ایسا الزام جسے سُن کر آدمی ششدر رہ جائے۔ قرآن: بُهِتَ (2:258) حیران رہ گیا، تَبْهَتُهُمْ (21:40) وہ انہیں پریشان کردے گی، بُهْتَانٌ (24:16) تہمت، جھوٹا الزام۔ اردو: بہتان، مبہوت (حیرت زدہ)، وغیرہ۔

ے قسم کھا کھا کے جھوٹے عہد و پیماں باندھنے والے ۔۔۔ خدا پر، مصطفےٰ پر لاکھ بہتاں باندھنے والے (حفیظؔ جالندھری)

ے مبہوت اُس کو دیکھ کے کیوں شیخ جی بنے ۔۔۔ یہ کون اُن کی کشف و کرامات لے گیا (جرأتؔ)

ے بیاں ذات کے اوصاف کس سے ہوں انشاؔء ۔۔۔ صفات جس کی میں حمّالِ عرش ہیں مبہوت (انشاؔء)

بھج (3) خوش ہونا، خوبصورت ہونا، تباھج کے معنی ہیں کسی جگہ کا سرسبز و شاداب ہونا اور ابتھاج کے معنی خوشی کے ہیں۔ قرآن: بَهِيجٍ (22:5,50:7) سرسبز، خوبصورت، حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ (27:60) سرسبز و پُر رونق باغات۔ اردو میں یہ مادہ معروف نہیں، البتہ درج ذیل شعر میں لفظ ''ابتہاج''، بمعنی خوشی استعمال ہوا ہے۔

ے گزر اُن کا ، اِدھر جو آج ہوا ۔۔۔ کس قدر دل کو ابتہاج ہوا (تسلیم)

بھل (1) کسی چیز کا اس حال میں ہونا کہ اس کی دیکھ بھال نہ ہو رہی ہو۔ آیت 3:61 میں یہ مادہ عاجزی سے دعا کرنے کے معنی میں آیا ہے۔ یہ آیت نجران کے نصرانی وفد کے اراکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو عیسائیت اور اسلام کے بنیادی عقائد پر حضور ﷺ سے بحث و مباحثہ میں اس قدر الجھے کہ معاملہ طول پکڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبیؐ ان سے فرمائیں کہ تم اپنے اہلِ خانہ کو جمع کرو، میں اپنے اہلِ خانہ کو لے آتا ہوں، پھر اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

اصطلاح میں اس طرح کی دعا کو مباھلہ کہا جاتا ہے۔ یہی لفظ ''مباہلہ'' اردو میں بھی معروف ہے۔

؎ یہ کس کا کنبہ ہے، کون ہیں یہ، کہ مشرکوں سے مباہلے میں نبی آخر، بحکمِ ربِ اَحد جنہیں لے کے جا رہا ہے (عبداللہ راہیؔ)

بھم (3) بولنے پر قدرت نہ رکھنا، بے زبان ہونا۔ قرآن: بَهِيمَةُ (5:1) سے مراد بے زبان چوپائے ہیں۔ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ (22:28,34) قربانی کے جانور۔ بھیمة کی جمع بھائم ہے۔ اردو میں لفظ بہائم اسی معنی میں مستعمل ہے۔ بہیمیّت کے معنی حیوانیت، درندگی اور سفّاکی کے ہیں اور مُبہم سے مراد ایسا لفظ یا ایسی بات ہے جس کا مفہوم واضح نہ ہو۔ اسی سے لفظ اِبہام مشتق ہے یعنی عبارت یا گفتگو کا غیر واضح ہونا۔

؎ ہیں بہائم بصورتِ انساں آدمی اٹھ گئے زمانے سے (رندؔ)

؎ خفا تو نہ ہو گے جو اک بات پوچھیں وہ ہے کون وعدہ جو مبہم نہیں ہے (آثرؔ لکھنوی)

بیت (78) رات کے دوران کوئی کام کرنا، رات گزارنا۔ اس سے بیت اسم مکان بھی ہے۔ یعنی وہ جگہ جہاں رات بسر کی جائے (گھر)۔ قرآن میں یہ مادہ بطور فعل اور بطور اسم ظرف مکان استعمال ہوا ہے۔ بطور فعل: بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم (4:81) ان میں سے ایک گروہ رات کو مشورہ کرتا ہے۔ يَبِيتُونَ (25:64) رات گزارتے ہیں۔ بطور اسم ظرف مکان: اَلْبَيْتَ (2:125) گھر، بُيُوتِ (24:61) زیادہ گھر، جمع۔ اردو: بیت، بیوت، اہلِ بیت وغیرہ۔

؎ بے زیارت سُوئے بیت اللہ پھر جاؤں گا کیا عاشقوں کو روزِ محشر منہ نہ دکھلاؤں گا کیا (اقبالؔ)

بیض (11) سفید، سفید ہونا۔ اہلِ عرب کے ہاں چونکہ سفید رنگ تمام رنگوں سے بہتر خیال کیا جاتا تھا اس بنا پر بیاض بمعنی فضل و کرم بھی مراد لیا جاتا ہے اور ابیض الوجہ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو سب سے معزز ہو۔ اس بنا پر آیت 3:106 میں تَبْيَضُّ وُجُوهٌ سے اہلِ جنت کے چہرے مراد ہیں۔ انڈے کو سفید ہونے کی بنا پر عربی میں بَيْضَةٌ کہا جاتا ہے۔ انڈے کے سفید رنگ اور نفاست سے بطور استعارہ بیضہ بول کر خوبصورت عورت بھی مراد لی جاتی ہے۔

قرآن: بَيْضَآءُ (7:108) سفید، حضرت مُوسیٰؑ کا معجزہ ید بیضا، اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ (2:187) سفید دھاگا مراد ہے صبح کی سفیدی، بَيْضٌ مَّكْنُونٌ (37:49) پوشیدہ انڈے، حوریں۔ اردو: بیاض (سفیدی، عرفِ عام میں کسی کی ذاتی ڈائری)، ابیض (سفید)۔ اُردو میں قرطاسِ ابیض (White Paper) کی اصطلاح معروف ہے۔ اس سے ٹھوس حقائق پر مبنی

تحریر مراد لی جاتی ہے۔ بیضہ (انڈہ)، بیضوی (انڈے کی شکل کی کوئی چیز) وغیرہ۔

؎ گردوں پہ جب بیاضِ سَحر کا ورق کھلا یعنی کتابِ ذکرِ خدا کا سبق کھلا (انیسؔ)

؎ یہ مقصد تھا، رہا کرنا غلامانِ مقیّد کا یہ مقصد تھا مٹانا فرق اَبیض اور اَسود کا (حفیظؔ جالندھری)

؎ سخت دل جو ہیں انھیں محروم رکھتا ہے فلک بیضۂ فولاد سے بچہ کہاں پیدا ہوا (ناسخؔ)

بیع (14) فروخت کرنا، بیچنا، اس کے مقابلے میں شَـری کے معنی خریدنے کے ہیں، مگر یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور اس کی وجہ زمانہ قدیم میں مال کے بدلے مال کی تجارت تھی۔ کیونکہ سودے کے وقت فریقین میں سے ہر کوئی سامان خریدتا بھی تھا اور بیچتا بھی تھا یہی وجہ ہے کہ قرآن میں لفظ بیـع تجارت (خریدنا اور بیچنا) کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے (9:111)۔ عربی بَیع اور انگریزی buy کی صوتی و معنوی مماثلت بھی لائق توجہ ہے۔ عربی لفظ بیعت بھی اسی مادے سے ہے۔ یہ لفظ اس روایت کا مرہونِ منّت ہے جس کے مطابق کسی سودے کے وقت فریقین آپس میں ہاتھ ملاتے ہیں جو عام طور پر سودا طے ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے (اردو دائرہ معارف)۔ قرآن: اَلْبَیْعَ (62:9) تجارت، بَـایَـعْتُمْ (9:111) تم نے سودا کیا، یُبَایِعُوْنَ (48:10) وہ بیعت کرتے ہیں۔

اردو: بیع (فروخت کرنا)، بائع (فروخت کنندہ)، بیعانہ، بیعت وغیرہ۔

؎ دل کا سودا ہے، خفا ہونے کی کچھ بات نہیں گفتگو رہتی ہے بائع کو خریدار کے ساتھ (ثاقبؔ)

؎ دل کا سودا سہل نہیں ہے، مہر و وفا ہے اس کا مول تم کیا دو گے قیمت اس کی، پاس نہیں بیعانہ بھی (وحیدؔ)

؎ آئینے کو ہے ترے حُسن کی خدمت شاید شانہ رکھتا ہے خمِ زلف سے بیعت شاید (مصحفیؔ)

بیّن (257) کسی چیز کا کھل کر سامنے آجانا، واضح ہو جانا، نمودار ہو جانا، بیـان کے معنی لفظوں سے کسی مسئلہ کی وضاحت اور اظہار کے ہیں، اَلبیّنة وہ دلیل ہے جو عقلی طور پر بالکل واضح ہو۔ قرآن: بَیِّنٍ (18:15) ظاہر، مُبِیْنٌ (10:2) واضح، بَیِّنَةٍ (2:211) ظاہری، بَیَّنَّهُ (2:159) ہم نے اسے ظاہر کر دیا، اَلْمُسْتَبِیْنَ (37:117) روشن، واضح، اَلْبَیَانَ (55:4) کلام۔

اردو: بیّن، بیان، بیانیہ، بیانی، مبین، مبینہ، تبیّن وغیرہ۔

؎ ذکر اس پری وش کا، اور پھر بیاں اپنا بن گیا رقیب آخر، تھا جو راز داں اپنا (غالبؔ)

؎ پھر بھی اے ماہِ مبیں! میں اور ہوں تو اور ہے درد جس پہلو سے اٹھتا ہے وہ پہلو اور ہے (اقبالؔ)

بَیـن (266) الگ الگ کرنا' جدائی' دوچیزوں کا درمیانی فاصلہ'وسط' درمیان' طلاق بائن سے مراد ایسی طلاق ہے جس کے بعد میاں بیوی کے تعلقات منقطع ہوجاتے ہیں۔قرآن: بَیْنَ(7:89) درمیان بَیْنَکُمْ (60:10) تمھارے درمیان' بَیْنَھُمَا (78:37) ان دونوں کے درمیان۔اردو میں بین' مابین' بین السطور وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

؎ فریب کاریٔ جذب و گریز کے مابین وجود ایک ہے تقسیمِ جسم و جاں سے کہو (سحر انصاری)

؎ میں اس کو حال جدائی جو خط میں لکھتا ہوں کمال فاصلہ بین السطور ہوتا ہے (مرزا انسؔ)

تعداد مادہ:66 تعداد الفاظ:2264

ت

تابوت (2) صندوق، قرآن میں ایک جگہ بنی اسرائیل کے تابوتِ سکینہ (2:248) کا ذکر ہے اور دوسری جگہ حضرت موسیٰؑ کو بچپن میں تابوت میں ڈال کر (20:39) حوالۂ دریا کرنے کے تذکرے میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اردو میں اگرچہ لفظ ''تابوت'' مطلق صندوق کے معنی میں ہی مستعمل ہے مگر عام طور پر اس صندوق کے لیے خاص ہے جس میں میّت رکھ کر دفن کرنے کے لیے لے جاتے ہیں۔

؎ دیا کاندھا جنازے کو مرے جو اُس پری رُونے　　گماں تھا تختۂ تابوت پر تختِ سلیماںؑ کا　(ناسخؔ)

تبع (173) پیروی کرنا، اقتداء میں ہونا، پیچھے پیچھے آنا۔ قرآن: تَبِعَ (3:73) اُس نے پیروی کی، تَابِع (2:145) پیروکار، اِتَّبِعُوْنِیْ (20:90) تم میری پیروی کرو، آیات 44:37 اور 50:14 میں دو دفعہ قَومِ تُبّع کا ذکر آیا ہے۔ بعض لغات القرآن کے مطابق تُبّع شاہانِ یمن کا لقب تھا، کیونکہ اُن میں سے ہر ایک اپنے پیش رو کے نقشِ قدم پر چلتا تھا۔

اردو: اتباع، تابع، تتبع، تابعین (صحابۂ رسولؐ کے پیرو)، تبع تابعین وغیرہ۔

؎ چاہتے ہو خدا سے گر الفت　　اِتباعِ محمدیؐ کیجے　(افضال انورؔ)

؎ کافر ہے تو ہے تابعِ تقدیرِ مسلماں　　مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیرِ الٰہی　(اقبالؔ)

تجارۃ (9) خرید و فروخت جو منافع کی غرض سے کی جائے۔ قرآن: تِجَارَةً (62:11) خرید و فروخت، تِجَارَتُهُمْ (2:16) اُن کا سودا۔ اردو: تجارت، تاجر، تاجرین، تاجران، تجّار وغیرہ۔

؎ دیکھیے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک　　شیشۂ دیں کے عوض جام و سبُو لیتا ہے　(اقبالؔ)

تحت (51) نیچے، فوق کی ضد۔ قرآن: تَحْتِ (5:66) نیچے، تَحْتَهٗ (18:82) اُس کے نیچے، تَحْتِیْ (43:51) میرے نیچے، میرے حکم کے تابع۔ اردو میں اس مادہ سے تحت، ماتحت وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

؎ عالمِ ہست و بود میں انورؔ　　جو ہے ماتحتِ مرضئ حق ہے　(افضال انورؔ)

؎ تو سرِ دنیا ظِلِ الٰہی حکم ترا تا ماہ بہ ماہی　　تحت تیرا ہے تا بہ ثرائے، فوق ہے تیرا تا بہ ثریّا　(ذوقؔ)

تُراب (21) مٹی، قرآن: تُرَابٍ (3:59) یعنی حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا، اَتْرَابًا (56:37) ہم عمر عورتیں، یعنی وہ عورتیں جو

ایک ساتھ مٹی میں کھیلتی رہی ہوں یا زمین پر بیک وقت واقع ہوئی ہوں۔آیت مذکور کا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں حوریں جنتی مردوں کی ہم عمر ہونگی، مَتۡرَبَةٍ (90:16) خاک نشین بمعنی مسکین، فقیر۔اردو: ابوتراب ؓ (حضرت علیؓ کی کنیت)، تربت (قبر) وغیرہ۔

- مانگنا گو ہے بُرا، پر جو ملے مانگے سے — اپنی تُربت کے لیے کوچۂ جاناں مانگوں (ثابت)
- ناکامیٔ جاوید کی ہم مانتے منت — افسوس شہیدیؔ تری تُربت نہیں ملتی (شہیدیؔ)

تَرَكَ (43) چھوڑ دینا۔قرآن: تَرَكَ (4:7) اس نے چھوڑا، تَرَكۡتُ (12:37) میں نے چھوڑ دیا، تَارِكٌ (11:12) چھوڑنے والا۔اردو: ترک، ترکہ، تارک، تارکین، متروک، متروکہ وغیرہ۔

- وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر — اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر (اقبالؔ)
- بُھلا تا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں — الٰہی ترکِ الفت پر وہ کیونکر یاد آتے ہیں (حسرتؔ)
- محبت ترک کی میں نے، گریباں سی لیا میں نے — زمانے اب تو خوش ہو، زہر یہ بھی پی لیا میں نے (ساحرؔ)
- دوستی کی زباں ہوئی متروک — نفرتوں کے نصاب تازہ ہیں (امجد اسلام امجدؔ)

تلاوۃ (63) پیچھے آنا، پے درپے آنا، کسی کے پیچھے اس طرح چلنا کہ درمیان میں کوئی اجنبی چیز حائل نہ ہو۔تلاوت کا لفظ اسی سے مشتق ہے، اس کے عمومی معنی تو کسی کتاب کے الفاظ کو یکے بعد دیگرے پڑھنے کے ہیں مگر اصطلاحاً یہ لفظ قرآن کی قرأت کے لیے مخصوص ہے۔اس اعتبار سے لفظ ''تلاوت'' میں قرآن کی قرأت کے ساتھ ساتھ اسکی عملی اتباع کا مفہوم بھی شامل ہے۔ قرآن: تِلَاوَتِهٖ (2:121) اس کی تلاوت، تَتۡلُوۡنَ (2:44) تم کتاب پڑھتے ہو، تَلٰهَا (91:2) چاند کا سورج کے پیچھے چلنا۔ اردو میں لفظ ''تلاوت'' معروف ہے۔

- اللہ اللہ، سرافرازیٔ اصحابؓ کرام — مصحفِ روئے پیغمبرؐ کی تلاوت پیہم (نامعلوم)

تَمَّ (22) پورا کرنا، کسی کام کی تکمیل کرنا۔قرآن: تَمَّ (7:142) پورا کر دیا، اَتۡمِمۡ (66:8) تو پورا کر دے، تَمَامًا (6:154/155) پورا، مکمل۔اردو: تام، اتمام، تمام، تمت وغیرہ۔

- سونے نہ دیا قامتِ جاناں کی یاد نے — محشر بپا رہا مرے سر پر تمام رات (صباؔ)
- وقتِ فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے — نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے (اقبالؔ)
- یہاں پر اوّلیں احرام باندھا باپ بیٹے نے — عبودیّت کا عہدِ تام باندھا باپ بیٹے نے (حفیظؔ جالندھری)

تنور (2) تنور، بعض اہل لغت کے نزدیک یہ النّور اور النّار سے مشتق ہے اور بعض اسے غیر عربی لفظ قرار دیتے ہیں۔ قرآن کی دونوں آیات (11:40 اور 23:27) میں طوفانِ نوحؑ کے آغاز کے حوالے سے یہ لفظ استعمال ہوا ہے کہ جب ''تنور سے پانی ابل پڑا''۔ اردو میں لفظ 'تنور' بغیر تشدید معروف ہے۔

؎ جہاں ہر سو تنورِ چشم سے شعلے بھڑکتے تھے جہاں سر کٹ کے گرتے تھے، جہاں لاشے پھڑکتے تھے (حفیظ جالندھری)

؎ مثلِ تنورِ گرم تھا پانی میں ہر حباب ہوتی تھیں سیخِ موج پہ مرغابیاں کباب (مرزا دبیر)

تاب (89) یہ لفظ فاعل اور مفعول دونوں کیفیات کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے، پھر آنا، توبہ کرنا (بندے کے لیے) اور توبہ قبول کرنا (اللہ کے لیے)۔ قرآن: تَابَ (20:82) اس نے توبہ کی، فَتَابَ عَلَيْكُمْ (2:54) پس وہ (اللہ) تم پر پھر آیا یعنی اُس نے تمہارے اوپر نظرِ رحمت کی اور تمہاری توبہ قبول کی، اَلتَّوَّابُ (9:104) اللہ کا صفاتی نام، بہت زیادہ توبہ قبول کرنیوالا، اَلتَّآئِبُوْنَ (9:112)، اَلتَّوَّابِيْنَ (2:222) توبہ کرنیوالے، مَتَابِ (13:30) پھر آنے کی جگہ، پناہ گاہ۔

اردو: توبہ، تائب، توّاب وغیرہ۔

؎ توبہ توبہ مری! میں اور خدا کو بھولوں کل ہی دیکھا تھا انہیں اور خدا یاد آیا (داغؔ)

؎ کیوں کرتے ہو دنیا کی ہر اک بات سے توبہ منظور تو ہے میری ملاقات سے توبہ (داغؔ)

التّوراۃ (18) تورات، حضرت موسیٰؑ پر نازل ہونے والی کتاب (3:3)۔ اردو میں ''تورات'' اور ''توریت'' دونوں تلفّظات معروف ہیں۔

؎ رکھی دنیا میں راہ و رسم حرصِ خام سے اس نے دکھائی سرکشی تورات کے احکام سے اس نے (حفیظ جالندھری)

تعداد مادہ: 11 تعدادِ الفاظ: 493

ث

ثبت (18) ایک حالت پر قائم رہنا۔قرآن: ثَابِتٌ (14:24) مضبوط' فَاثْبُتُوا (8:45) تم ثابت قدم رہو' ثُبُوتِهَا (16:94) اُن (قدموں) کا مضبوط ہونا' تَثْبِیتًا (4:66) دلجمعی کی حالت۔اردو: ثبت' ثابت' ثبوت' مثبت' اثبات' ثبات وغیرہ۔

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں اقبالؔ کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے (اقبالؔ)

ہر صبح جبکہ صبحِ قیامت کی طرح آئے ایسے میں کون ہوگا جو سوچے ثبات کی (پروینؔ شاکر)

تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی کہ تو گفتار' وہ کردار' تو ثابت' وہ سیّارا (اقبالؔ)

ثریٰ (1) نم آلود مٹی' زمین کی بالائی (خشک) سطح کے نیچے والی مٹی۔قرآن میں تَحْتَ الثَّرٰی (20:6) زمین کے اندر کی انتہائی گہرائی کے معنی میں آیا ہے۔اردو میں بھی لفظ ''تحت الثّریٰ'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

تمنّا اس لیے رہتی ہے مرنے کی حریصوں کو کریں تحت الثّریٰ میں جا کے قبضہ گنجِ قاروں پر (امیرؔ)

ثعبان (2) اژدھا' بڑا سانپ' قرآن میں دونوں مقامات پر حضرت موسیٰؑ کے عصا کے بارے میں استعمال ہوا ہے' کہ جب آپؑ نے حکمِ الٰہی سے عصا پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا (26:32,7:107)۔اردو میں یہ لفظ معروف نہیں البتہ ادبی سطح پر استعمال ہوتا ہے۔

بے خطر یوں ہاتھ دوڑاتا ہوں زلفِ یار پر دوڑتا تھا جسطرح ثعبانِ موسیٰؑ مار پر (ناسخؔ)

ثقب (2) روشن ہونا' اتنا روشن کہ کرنیں راستے میں آنے والی ہر چیز میں سے سوراخ کرتی ہوئی گزر جائیں۔قرآن میں دونوں مقامات پر چمکدار کے معنی میں استعمال ہوا ہے' شِهَابٌ ثَاقِبٌ (37:10) چمکدار چنگاری' اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ (86:3) چمکدار ستارا۔اردو میں ثاقب (بطور نام)' شہابِ ثاقب وغیرہ معروف ہیں۔

پلک سے آنسو ٹپک پڑا ہے شہابِ ثاقب گرا ہو جیسے (افضال انورؔ)

ثقف (6) پالینا' فتح یاب ہونا' کسی کام کے کرنے میں مہارت سے کام لینا' نظر کی مہارت سے کسی چیز کا ادراک کر لینا۔قرآن میں یہ مادہ (ثقف) 6 مقامات پر وجد یعنی پالینے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔جیسے ثَقِفْتُمُوهُمْ (2:191) تم اُن کو پالو۔اردو: میں لفظ ثقافت بمعنی تہذیب معروف ہے۔عربی لفظ ثقف جو نگاہ کی مہارت اور تیزی کے معنی دیتا ہے' اسی میں ہوشیار' ذہین اور مہذّب

ہونے کا مفہوم شامل ہے۔

ے بناؤ اس کو ہی عادت اپنی کبھی نہ چھوڑو ثقافت اپنی (افضال انورؔ)

ثقل (28) بھاری، گرانبار ہونا، ہر وہ چیز جو وزن یا اندازہ میں دوسری پر بھاری ہو اُسے ثقیل کہا جاتا ہے۔ مِثقال: ہر وہ چیز جس سے کسی چیز کا وزن کیا جائے، یعنی باٹ۔ قرآن: اَلثِّقَالَ (13:12) بھاری بادل، ثَقِیْلًا (73:5) بھاری کلام، مِثْقَالَ (4:40) وزن، اَلثَّقَلٰنِ (55:31) دونوں بڑے گروہ، یعنی جن وانس۔ اردو: ثقل، ثقیل، ثقلین (دو وزنی اشیاء یعنی دو جہان یا دو گروہ)، اثقال، مثقال وغیرہ۔

ے یہ بوسیدہ گھر اب گرا کہ گرا ہے ستوں مرکزِ ثقل سے ہٹ چکا ہے (حالیؔ)

ے پھٹ جائیگا شکم، غمِ دنیا بہت نہ کھا اے بوالہوس، غذا یہ نہایت ثقیل ہے (خورشیدؔ)

ے کہا یہ کام اگر کر دے تو اتنا مال پائے گا ملیں گے اونٹ، سونا بھی کئی مثقال پائے گا (حفیظؔ جالندھری)

ے شکر کر، سبطِ رسولؐ الثقلین آتے ہیں لے بہادر، ترے لینے کو حسینؓ آتے ہیں (انیسؔ)

ثلاث (33) تین۔ قرآن: ثَلٰثَ (19:10) تین، ثَلٰثُوْنَ (46:15) تیس، اَلثُّلُثُ (4:11) تیسرا حصہ، ثَالِثُ (5:73) تیسرا۔ اردو: ثلث، ثلاثی، ثالث، مثلث (تکون)، تثلیث (عیسائیت، تین خدا ماننے کا عقیدہ، بحوالہ آیت 73 سورۃ المائدہ) وغیرہ۔

ے اک مثلث کے تین کونے ہیں میں، تری یاد اور تنہائی (افضال انورؔ)

ے لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز (اقبالؔ)

ے اجل آئی تو جسم و جان کی آویزشیں چھوٹیں اسی ثالث سے یہ مدّت کا جھگڑا پاک ہونا تھا (نامعلوم)

ثمود (26) حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام (7:73)۔ اردو میں ''قومِ ثمود'' کا نام معروف ہے۔

ے محو ہو رہے ہیں معاش میں بھول گئے معاد کو پیشِ نظر نہ رکھ سکے حشرِ ثمود و عاد کو (ظفر علی خانؔ)

ثمر (24) پھل۔ قرآن: ثَمَرٌ (18:34) پھل، اَلثَّمَرٰتِ (2:22) ثمر کی جمع، اَثْمَرَ (6:99/100) بطور فعل، وہ پھلدار ہو گیا۔ اردو میں ثمر، ثمرات وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ے کب تک اسے سینچو گے تمنّائے ثمر میں یہ صبر کا پودا تو نہ پھولا نہ پھلا ہے (فیضؔ)

ـ ہجومِ اشک سے مژگاں اگر اونچی نہیں ہوتی تعجب کیا کہ شاخِ پُر ثمر اونچی نہیں ہوتی (بہادر شاہ ظفر)

ثمن (19) آٹھ' قیمت۔ ثَمٰنِيَةَ (6:143) آٹھ' ثَامِنُهُمْ (18:22) ان کا آٹھواں' ثَمٰنِيْنَ (24:4) اَسّی' ثَمَناً (2:41) قیمت۔ اردو: ثمن (قیمت)، ثمین (قیمتی)، ثمینہ (ثمین کی مونث' لڑکیوں کا نام)۔ آٹھ کے معنی میں یہ مادہ اردو میں معروف نہیں ہے۔

ـ یوسف تھے ایک مصر میں اور مشتری ہزار کیف و کم ثمن ہے کتابوں سے آشکار (انیسؔ)

ـ نہ ہو غربت میں گر قدرِ صفا' پاکیزہ گوہر کی تو پھر دریا سے باہر کاہے کو درِّ ثمیں نکلے (ذوقؔ)

ثَنَاء (29) کسی چیز کو دوہرا کرنا' لپیٹنا' ثنية: وہ پہاڑ جسے عبور کرتے وقت اوپر چڑھنا اور پھر نیچے اترنا پڑے' گویا دوہرا سفر کرنا پڑے' الثناء کے معنی بار بار کسی کی خوبیاں بیان کرنا۔ لفظ استثناء کا تعلق بھی اسی مادہ سے ہے۔ استثناء کے معنی کلام میں ایسا لفظ لانے کے ہیں جس سے کسی عام حکم کے ساتھ کوئی شرط لگائی جائے' مثلاً سب جائیں گے سوائے احمد کے۔ ایسا فقرہ چونکہ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے اور شرط یا تخصیص دوسرے حصے میں ہوتی ہے اس لیے اس کو استثناء کہا جاتا ہے' اِنْ شَاءَ اللّٰه کہنا بھی استثناء کی ایک مثال ہے۔

قرآن: ثَانِيَ (9:40) دوسرا' اِثْنَتَا عَشْرَةَ (2:60) بارہ' ثَانِيَ (22:9) تکبر سے گردن موڑنا' يَثْنُوْنَ (11:5) وہ دوہرا کرتے ہیں' وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ (68:18) اور انہوں نے استثناء نہ کی' یعنی اِنْ شاء اللہ نہ کہا۔ اَلْمَثَانِيْ (15:87) بار بار دہرائی جانے والی آیات' مراد سورۃ الفاتحہ ہے۔ اردو: ثانی' ثانیہ' مثنوی (نظم کی ایک قسم جس کے ہر دو مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں)' ثنا (حمد' تعریف)' اثناء (کسی فعل یا کام کا درمیان)' مثنّٰی (کسی چیز کی نقل۔ duplicate)' استثنا وغیرہ۔

ـ رِندی سے بھی آگاہ' شریعت سے بھی واقف پوچھو جو تصوّف کی تو منصور کا ثانی (اقبالؔ)

ـ ثنا خواں جسکا قرآں ہے' ثنا ہے جسکی قرآں میں اسی پر میرا ایماں ہے' وہی ہے میرے ایماں میں (حفیظؔ جالندھری)

ـ رسُول اللہ سے انصار نے ان کی سفارش کی انہیں فدیئے سے مستثنٰی کیا جائے' سفارش کی (حفیظؔ جالندھری)

ـ تکلّف برطرف' جاتے تھے ہم سیدھے جہنم میں اسی اثناء میں اک سچا نبی پیدا ہوا ہم میں (حفیظؔ جالندھری)

ـ مثنّٰی اپنے بت کا ہر قبیلہ ساتھ لایا تھا یہ مٹی کے خدا ہیں اِن کو گہنوں سے سجایا تھا (حفیظؔ جالندھری)

؎ کیسے کہیں کہ کر گئی اک ثانیے کے بیچ جادو بھری وہ آنکھ 'وہ جھکتی نگاہ کیا (امجد اسلام امجد)

ثوب (29) کسی چیز کا اپنی اصلیت کی طرف لوٹنا' کسی عمل کا صلہ' نتیجہ' جزا (اچھی یا بُری)۔ کپڑے کو ثوب اس لیے کہتے ہیں کہ سوت کاتنے سے غرض کپڑا بننا ہوتا ہے یعنی کپڑا روئی دھننے اور سوت کاتنے کے طویل اور پیچیدہ عمل کا نتیجہ یا صلہ ہوتا ہے' بیوہ یا مطلّقہ عورت کو اس لیے الثّیّب کیا جاتا ہے کہ وہ بھی خاوند سے جدا ہو کر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آتی ہے (مفردات)۔

قرآن: ثَوَابَ (3:145) صلہ' جزاء' مَثَابَةً (2:125) ثواب کی جگہ' ثُوِّبَ الْكُفَّارُ (83:36) کفار کو سزا دی گئی' ثِيَابٌ (22:19) کپڑے' ثِيَابَكَ (74:4) آپ ؐ کے کپڑے' ثَيِّبٰتٍ (66:5) بیوہ یا مطلّقہ عورتیں۔ اردو میں لفظ ثواب (اچھی جزا) معروف ہے۔

؎ جو طلب پہ عہدِ وفا کیا تو وہ آبروئے وفا گئی سرِ عام جب ہوئے مدّعی تو ثوابِ صدق و صفا گیا (فیضؔ)

؎ نہیں جنسِ ثوابِ آخرت کی آرزو مجھ کو وہ سوداگر ہوں' میں نے نفع دیکھا ہے خسارے میں (اقبالؔ)

ثار (5) غبار یا بادل کا اوپر اٹھنا اور پھیلنا۔ اَثَار الارض کے معنی زمین میں گرد و غبار پیدا کرنا یعنی زمین جوتنا' زمین میں ہل وغیرہ چلانا' الثّور کے معنی بیل کے ہیں جس سے زمین جوتی جاتی ہے۔ قرآن: فَتُثِيْرُ سَحَابًا (30:48) پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو پھیلاتی ہیں' فَاَثَرْنَ (100:4) غبار اُڑانا' اَثَارُوا (30:9) انھوں نے زمین جوتی' لَا تُثِيْرُ الْاَرْضَ (2:71) وہ زمین میں ہل نہیں چلاتی۔ اردو میں غارِ ثور اور برجِ ثور (بیل کی شکل کا) کی تراکیب معروف ہیں۔

؎ وہ غارِ ثور جب سے دیکھ لی ہے میرے دل میں بھی غارِ ثور سی ہے (افضال انورؔ)

تعداد مادہ : 13 تعداد الفاظ: 222

ج

جبر (10) سختی، زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنا۔ علمِ ریاضی کی اصطلاح میں الجبر کے معنی ہیں ہندسوں کے کسی سیٹ کی اصلاح کے لیے اس کے ساتھ کچھ الحاق کردینا' جَبَّـار انسان کی صفت (50:45) ہو تو عام طور پر ظلم و استبداد کرنے والا مراد لیا جاتا ہے اور جب جَبَّـار اللہ تعالیٰ کی صفت (59:23) ہو تو اس سے مراد اللہ کا اپنے فیضانِ نعمت سے لوگوں کی حالتیں درست کرنا اور کائناتی نظام کی شکست و ریخت کو درست کرنا ہے (اسی لحاظ سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے والے کو عربی میں جابر کہتے ہیں)۔ یہ اللہ کی رحمت ہی کا ایک پہلو ہے کہ جب انسانی قوتیں قوانینِ خداوندی کی حدود سے تجاوز کر کے سرکش ہو جائیں تو اللہ کی جبّاریّت سرزنش اور تادیب کا روپ اختیار کرے تاکہ اس بغاوت کا تدارک ہو سکے۔ قرآن: جَبَّـارٍ (40:35) آدمی کے لیے' اَلْجَبَّارُ (59:23) اللہ کا صفاتی نام' جَبَّارِینَ (5:22)' طاقتور لوگ۔ اردو: جبر' جابر' جبّار' جبروت' مجبور' جبریہ (فرقہ) وغیرہ۔

- قہّاری و غفّاری و قدّوسی و جبروت — یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان (اقبالؔ)
- آسماں مجبور ہے' شمس و قمر مجبور ہیں — انجمِ سیماب پا' رفتار پر مجبور ہیں (اقبالؔ)
- اسی نگاہ میں ہے قاہری و جبّاری — اسی نگاہ میں ہے دلبری و رعنائی (اقبالؔ)
- نقاب الٹیں کہاں تک زندگی کے مسخ چہرے سے — معانی جبر کے اس شہر میں کس کس کو سمجھائیں (ذکیؔ)

جبریل (3) وحی الٰہی کے لیے مامور فرشتے کا نام' قرآن میں (66:4, 2:97,98) تینوں دفعہ اسی تلفظ کے ساتھ استعمال ہوا ہے' مگر اردو میں جبریلؑ' جبرئیلؑ اور جبرائیلؑ تینوں طرح بولا اور لکھا جاتا ہے۔

- محمدؐ بھی ترا' جبریلؑ بھی' قرآن بھی تیرا — مگر یہ حرفِ شیریں' ترجماں تیرا ہے یا میرا (اقبالؔ)
- وہ نمودِ اخترِ سیماب پا' ہنگامِ صبح — یا نمایاں بامِ گردوں سے جبینِ جبرئیلؑ (اقبالؔ)

جبل (41) پہاڑ' پہاڑ کے ایک جگہ مستقل طور پر قائم ہونے کی صفت سے انسان کی فطرت یا پختہ عادت کو بھی جِبلّت کہا جاتا ہے۔ قرآن: جَبَلٍ (11:43) پہاڑ' اَلْجِبَالِ (11:42) جبل کی جمع' ایک مقام پر لوگوں کی بڑی تعداد کے لیے جِبِلًّا کَثِیرًا (36:62) استعمال ہوا ہے' اَلْجِبِلَّةَ (26:184) فطرت' خصلت اور پختہ عادت۔ اردو: جبل' جبال' جبلّت' جبلی وغیرہ۔

ـ گرمی سے کھیت خشک تھے 'جنگل اجاڑ تھا ‏ ایک ایک کوس 'راہِ جبل میں پہاڑ تھا (انیسؔ)

ـ ممکن ہے کہ ٹل جائے جبل اپنے مقر سے ‏ انساں کی مگر دور جِبلّت نہیں ہوتی (نامعلوم)

جبین (1) پیشانی کا کنارہ 'پیشانی (37:103)۔عربی میں جَبِیْن پیشانی کے ایک کنارہ (پٹ پڑی) کا مفہوم دیتا ہے۔اس طرح پیشانی کے دونوں کناروں کو جَبِیْنَانِ کہتے ہیں' مگر اردو میں جبین ماتھے اور پیشانی ہی کے مفہوم میں بولا جاتا ہے۔

ـ پھر دلوں کو یاد آجائیگا پیغامِ سجود ‏ پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائیگی (اقبالؔ)

ـ ہم بچھڑنے سے ہوئے گمراہ' ورنہ اس سے قبل ‏ میرا دامن تر نہ تھا' تیری جبیں ایسی نہ تھی (پروینؔ شاکر)

جبھہ (1) پیشانی' سر کا وہ حصہ جو سجدہ کی حالت میں زمین پر لگتا ہے۔جِبَاهُهُمْ (9:35) ان کی پیشانیاں۔اردو میں اس مادہ سے جبہ سائی (پیشانی رگڑنا) اور جُبہ سا (سجدہ کرنے والا) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ـ شیخ صاحب نماز کیا جانیں ‏ کب کسی در پہ جُبّہ سائی کی (داغؔ)

ـ کیونکر نہ اس کو خلق میں روشن جبیں کہیں ‏ ہر روز جُبّہ سا ہے ترے در پہ آفتاب (سالکؔ)

جبی (12) انتخاب کے طور پر کسی چیز کو جمع کرنا۔اس مادہ میں انتخاب کرنا اور جمع کرنا کے دونوں معانی شامل ہیں۔بڑے حوض کو عربی میں جابیہ کہا جاتا ہے جس میں وافر مقدار میں پانی جمع ہوتا ہے' اس کی جمع جواب ہے۔قرآن: اَلْجَوَابِ (34:13) بڑے بڑے حوض' لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا (7:203) آپ خود اُسے تالیف (جمع) کیوں نہیں کر لیتے' اِجْتَبٰهُ (16:121) اس نے اُسے منتخب کر لیا۔اردو میں لفظ مجتبٰی بطور نام مشہور ہے۔معنی ہیں برگزیدہ' منتخب کیا ہوا۔

ـ محمد مصطفٰےؐ بھی ہے وہ احمد مجتبٰےؐ بھی ہے ‏ وہ مطلوبِ خلائق بھی' وہ محبوبِ خدا بھی ہے (حفیظؔ جالندھری)

جث (1) ہر وہ چیز جو زمین سے بلند ہو جیسے ٹیلہ وغیرہ۔جُثّةالا نسان :انسان کا جسم' قرآن میں لفظ اِجْتُثَّتْ (14:26) ایسے درخت کے لیے استعمال ہوا ہے جو پورے کا پورا زمین کے اوپر ہو اور زمین میں اسکی جڑیں بھی نہ ہوں۔اردو میں ''جُثّہ'' کسی چیز کے جسم اور اسکے حجم کے لیے بولا جاتا ہے' خاص طور پر انسان کے جسم کے لیے' اردو میں 'حصہ بقدرِ جُثّہ' کا محاورہ بھی معروف ہے۔

ـ حصہ بقدرِ جُثّہ ' دعوٰی بقدرِ برہاں ‏ تحسیں بقدرِ خوبی' داناؤں کا ہے کہنا (افضالؔ انور)

جحیم (26) دوزخ۔قرآن میں اَلْجَحِيْمِ (2:119) اور جَحِيْمًا (73:12) کے الفاظ اسی معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔اردو میں بھی لفظ جحیم بمعنی دوزخ معروف ہے۔

ترکِ صنم بھی کم نہیں سوزِ جحیم سے مومن غمِ مآل کا آغاز دیکھنا (مومن)

جدّ (10) عربی میں بنیادی معنی قطع کرنے اور کاٹنے کے ہیں۔ امام راغب کے نزدیک ثوبٌ جدید (قطع کیا ہوا کپڑا) کی ترکیب کے باعث اس مادہ میں نئے پن کے معنی پیدا ہو گئے۔ چونکہ کاٹا جانے والا کپڑا عموماً نیا ہوتا ہے اس لیے ہر نئی چیز کو جدید کہا جانے لگا (مفردات)' طریق مَجدود ایسا راستہ جو کسی خطۂ زمین کو قطع کرتا ہوا چلا جائے' اسی سے جَدّۃ یا جادہ کے معنی راستے کے بھی لیے جاتے ہیں۔ جدّ کے معنی فیضِ الٰہی اور عظمت و بزرگی کے بھی ہیں۔ بزرگی کے اعتبار سے دادا' نانا وغیرہ کو بھی الجد کہا جاتا ہے۔ جَدَّ فِیْ سَیْر تیز رفتاری کے لیے بولا جاتا ہے یعنی سفر کو تیزی سے قطع کرنا' اسی لحاظ سے جانفشانی' کوشش اور محنت کے لیے بھی عربی میں الجد کا لفظ معروف ہے۔ گویا یہ کثیر المعانی مادہ قطع کرنے' نیا ہونے' عظمت' راستے' کوشش وغیرہ کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن: جَدُّ (72:3) اعلیٰ' برتر' جَدِیْدٍ (34:7) نیا' نئی' جُدَدٌ (35:27) پہاڑوں کے درمیان راستے یا رنگدار دھاریاں۔ اردو: جد (بزرگ' سعودی عرب کے شہر جدّہ کا نام حضرت حوّاؑ کی قبر کی وجہ سے مشہور ہوا' اَجداد (جد کی جمع)' جادہ (راستہ)' جِدّ (کوشش جیسے جد و جہد)' اِجداد (تجدید کرنا)' جدّت (نیا پن)' جدید' تجدید وغیرہ۔

- خود سے بھی کوئی ربط نہیں میرا ان دنوں — تجھ سے تعلقات کی تجدید کیا کروں (روحی کنجاہی)
- بے وفائی تو سبھی معشوق کیا کرتے ہیں — تم اگر مجھ سے وفا کرتے تو جدّت ہوتی (نامعلوم)
- ساکنانِ دشت و صحرا میں ہے تو سب سے الگ — کون ہیں تیرے اب و جد؟ کس قبیلے سے ہے تو (اقبالؔ)
- تربیت سے میں تری' انجم کا ہم قسمت ہوا — گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا (اقبالؔ)
- لے چلو ہم کو جدھر' جائینگے بے چون و چرا — مسلکِ اہلِ رضا جادۂ تقوٰی ہے یہی (حسرتؔ)
- اِک پیشوائے قوم نے اقبالؔ سے کہا — کھلنے کو جدّہ میں ہے شفاخانۂ حجاز (اقبالؔ)

جدل (26) جھگڑنا' بحث و مباحثہ' بنیادی معنی رسی بٹنا کے ہیں' الجدیل: چمڑے کی بٹی ہوئی لگام ۔ الجدال: ہر مضبوط اور دراز چیز' جھگڑے کو الجھاؤ اور طوالت کی وجہ سے جدل کہا جاتا ہے' چنانچہ بحث و تمحیص کو بھی طوالت اور الجھاؤ کے تصور کی بنا پر جدل کہتے ہیں۔ قرآن: جَدَلًا (18:54) یعنی انسان بہت زیادہ جھگڑالو ہے' جِدَالَ (2:197) دورانِ حج میں لڑائی جھگڑا کرنے کی ممانعت کے بارے میں' یُجَادِلُنَا (11:74) تکرار کے معنی میں' حضرت ابراہیمؑ کا قومِ حضرت لوطؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے

باربار سفارش کرنے کے ضمن میں، یُجَادِلُوْنَ (40:35) بے جا بحث و تکرار کے معنی میں، جَادِلْهُمْ (16:125) ان سے احسن طریقے سے بحث کرو۔ اردو: جدل (جنگ وجدل)، جدال، مجادلہ (باہم جھگڑا، بحث) وغیرہ۔

ـ بخشش وہی، کرم وہی، جود وسخا وہی جرأت وہی، جدال وہی، دبدبہ وہی (انیسؔ)

ـ آنکھ سے آنکھ لڑتی ہے، مجھے ڈر ہے دل کا کہیں یہ جائے نہ اس جنگ وجدل میں مارا (ذوقؔ)

جرح (4) زخمی کرنا، زخم، زخموں کو چیر پھاڑ کر کے ان کا علاج کرنا، مخالفانہ بحث اور مکالمہ بازی بھی چونکہ مخاطب کو جذباتی طور پر زخمی کرسکتی ہے اس لیے ایسی بحث کو بھی جرح کہا جاتا ہے۔ اس معنی میں جرح علم الحدیث کی ایک معروف اصطلاح بھی ہے۔ اسی طرح عدالت میں فریقین کی باہم بحث اور سوال و جواب کے عمل کو بھی ''جرح'' کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس مادہ میں ''کمانا'' اور ''اکتساب عمل'' کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ قرآن: اَلْجُرُوْحَ (5:45) جرح کی جمع، زخم، اَلْجَوَارِحِ (5:4) جارحة کی جمع یعنی زخمی کرنے والے، یہاں مراد شکاری جانور ہیں، جَرَحْتُمْ (6:60) جو تم کماتے ہو، کاروبار دنیا کے لیے کوشش مراد ہے، اِجْتَرَحُوْا (45:21) انہوں نے جرائم کا ارتکاب کیا۔ اردو: جرح، جراحت، جرّاح، جارح، جارحیّت، جارحانہ، مجروح وغیرہ۔

ـ میرا شعور جس کی جراحت سے چور تھا تیرے بدن پہ بھی اسی غم کی خراش ہے (محسن نقویؔ)

ـ مگر سرکارؐ کو پروا نہ تھی اپنی جراحت کی تمنا تھی فقط اصحابؓ کے آرام و راحت کی (حفیظ جالندھریؔ)

ـ کوئی اس وقت جراح ایسا بھیج دے یارب کہ میرے کہنہ زخموں کے الم، مرہم سے لے جاوے (مصحفیؔ)

ـ پھرا کرتے نہیں مجروحِ الفت فکرِ داماں میں یہ زخمی آپ کر لیتے ہیں پیدا اپنے مرہم کو (اقبالؔ)

جراد (2) ٹڈی، قرآن میں لفظ جَرَاد دو مقامات پر (54:7, 7:133) ٹڈی دَل کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے، اس کا واحد "جرادہ" ہے۔ امام راغب کے نزدیک اس کے بنیادی معنی 'ننگا کرنا' کے ہیں، ٹڈی چونکہ زمین کی روئیدگی کو کھا کر اسے ننگا کر دیتی ہے۔ اس لیے اسے جراد کہتے ہیں اور ایسی زمین کو ارض مَجرُودة کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی چیز کو دوسری چیزوں سے الگ کر لینے (اکیلا اور تنہا ہونے) کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں جریدہ بمعنی ٹڈی دَل، معروف نہیں البتہ مصحفیؔ نے درج ذیل شعر میں اسے استعمال کیا ہے۔ اس شعر کی بنیاد اس خیالی روایت پر ہے کہ ٹڈی دَل دراصل پرانے بادشاہوں کے لشکریوں کی روحیں ہیں۔

ـ دوست رکھتی ہے جریدہ کے تئیں راہِ عدم چھوڑ جاتے ہیں شہاں، تب تو یہ لشکر اپنا (مصحفیؔ)

اس کے علاوہ اس مادے سے اردو میں مجرّد (اکیلا' کنوارہ)' تجرّد (کنوارہ پن)' جریدہ (اخبار' رسالہ)' تجرید (تجریدی آرٹ) وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

؎ یہ اچھا وقت ہے اب قتل کر ڈالو محمدؐ کو — مٹا دو آج تنہائی میں اس نورِ مجرّد کو (حفیظؔ جالندھری)

؎ نہ کہنا دُختِ رز کے حق میں حرفِ ناسزا واعظ — تجرّد پیشہ رندوں کی نظر میں اس کی حرمت ہے (ذکیؔ)

؎ یہ لیڈر بیانوں میں کام آنے والے — جرائد میں شہ سرخیاں پانے والے (ضمیرؔ جعفری)

جرع (1) گھونٹ۔ یَتَجَرَّعُهٗ (14:17) یعنی اہل جہنم گرم پانی کا ایک گھونٹ بھی پی نہیں سکیں گے۔ اردو میں لفظ جُرعہ بمعنی گھونٹ معروف ہے۔

؎ غرض اس عرق ریزی سے' غرض اس جانفشانی سے — بجھائی ساقئ کوثرؐ نے پیاس اک جُرعہ پانی سے (حفیظؔ جالندھری)

؎ میں نے بھی پیاس کے صحرا میں بڑے دن کاٹے — جرعۂ آب کو ترسا ہوا طائر وہ بھی (پروینؔ شاکر)

جرم (66) بنیادی معنی کسی چیز کو کاٹنا' درخت سے پھل کاٹنا یا توڑنا' اکتساب کرنا' کمانا۔ عربی میں اس لفظ کا استعمال اکتسابِ مکروہ کے لیے خاص ہے یعنی لوٹ کھسوٹ اور استحصال وغیرہ' اس بنا پر ہر بُرے عمل کو جُرم اور ایسا عمل کرنے والے کو مجرم کہا جاتا ہے' اسی طرح اس مادہ میں کسی کو کسی بُرے کام پر آمادہ کرنے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ قطع کرنے کے معنی سے بطورِ استعارہ جَرم ایک الگ جسم کے معنی بھی دیتا ہے جس کی جمع اَجرَام ہے۔ قرآن: اَجرَمُوا (83:29) انہوں نے جُرم کیا' اِجرَامِی (11:35) میرا جرم' اَلْمُجرِمُ (70:11) مجرم' اَلْمُجرِمِينَ (6:55) مجرم کی جمع' لَا جَرَمَ (11:22) لامحالہ' ضرور' یہ اس لفظ کے استعاراتی معنی ہیں' لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ (16:62) بے شک ان کے لیے آگ ہے۔ اِس جملے کے لفظی معنی یوں ہوں گے کہ ان کے لیے آگ کا ہونا کسی قسم کا جرم نہیں ہوگا' بلکہ ان کے اعمال کی سزا کے طور پر عین انصاف اور بالکل فطری امر ہوگا' لَا یَجرِمَنَّکُمُ (5:2) تمہیں (اس برے کام پر) آمادہ نہ کرے۔ اردو: جُرم' جرائم' مجرم' مجرمین' جُرم (جسم)' اجرام (اجرامِ فلکی) وغیرہ۔

؎ خفا تم جرمِ الفت پر' خجل میں جرمِ الفت سے — نہ تم ملنے پہ آمادہ' نہ میں ملنے کے قابل ہوں (وحشتؔ)

جناب حفیظؔ جالندھری نے شیطان کی حکمرانی کے بارے میں درج ذیل شعر میں 'جرمِ ماہ' کی ترکیب بمعنی چاند استعمال کی ہے۔ ویسے ''اجرام فلکی'' کی ترکیب بھی اردو میں معروف ہے۔

؎ زمین سے آسماں تک واقعی گہری سیاہی تھی — کہ جرمِ ماہ سے شاہی' اُسی کی تا بماہی تھی

جری (51) تیزی سے چلنا' بنیادی طور پر عربی میں یہ لفظ پانی اور پانی کی طرح چلنے والی چیزوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔

قرآن: جَارِيَةٌ (88:12) بہنے والا پانی؛ اَلْجَارِيَةِ (69:11) کشتی؛ اَلْجَوَارِ (55:24) جاریہ کی جمع، کشتیاں؛ تَجْرِیْ (2:25) جنت میں نہریں جاری ہونگی؛ اَلْجٰرِيٰتِ (51:3) چلتی ہوئی ہوائیں؛ مَجْرٖهَا (11:41) حضرت نوحؑ کی کشتی کا چلنا۔

اردو: جاری، ماجرا (اصل میں یہ لفظ ماجرٰی ہے: یعنی جو جاری ہو، گزر گیا ہو، یعنی واقعہ، احوال)، جریان وغیرہ۔

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار یا الٰہی ! یہ ماجرا کیا ہے (غالبؔ)

کلامِ پاک کو پڑھتے ہی آنسو ہوگئے جاری خدائے واحد و قدّوس کی ہیبت ہوئی طاری (حفیظؔ جالندھری)

جُزْءٌ (3) حصّہ، کسی چیز کا وہ ٹکڑا یا حصہ جس سے مل کر وہ چیز بنی ہو۔ قرآن: جُزْءٌ (15:44) انبوہ کثیر میں سے آدمیوں کا ایک گروہ؛ جُزْءًا (2:260) پرندوں کے مختلف اعضاء۔ اردو: جُز، جز ئیات، اجزاء، جزوی وغیرہ۔

کیا شے ہے محبت بھی کہ کُل کرتی ہے جُز کو آنسو کب اِن آنکھوں میں سمندر نہیں ہوتا (سالکؔ)

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی (حفیظؔ جالندھری)

فارسی میں 'جز' اور 'بجز' سوائے اور بغیر کے معنی دیتے ہیں اور اسی معنی میں یہ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔

ہوا تھرّا گئی ظلمات کے ان خانہ زادوں سے کہ جز پرخاش کچھ ظاہر نہ تھا اِن کے ارادوں سے (حفیظؔ جالندھری)

بجز حسرت یہ ظالم حملہ آور کچھ نہ پائیں گے یہاں سے آج داغِ رُوسیاہی لے کے جائیں گے (حفیظؔ جالندھری)

جــزاء (118) بدلہ، صلہ (اچھا بُرا دونوں)، کافی ہونا، کسی چیز کا صلہ جو کافی ہو۔ قرآن: اَلْجِــزْيَةَ (9:29) وہ شرعی ٹیکس جو اسلامی حکومت اپنے غیر مسلم شہریوں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے عوض وصول کرتی ہے۔ جَــزَآءُ (55:60) صلہ؛ نَــجْـزِیْ (6:84/85) ہم بدلہ دیتے ہیں؛ تُــجْـزَوْنَ (10:52) تمہیں بدلہ دیا جاتا ہے؛ جَــازٍ (31:33) بدلہ دینے والا؛ جَــزَيْـنٰهُـم (6:146/147) ہم انہیں بدلہ دیتے ہیں۔ اردو: جزا، جزیہ وغیرہ۔

پرسش جو اُن سے ظلم کی، روزِ جزا ہوئی اتنا ہی کہہ کے چھوٹ گئے وہ، خطا ہوئی (داغؔ)

جسد (4) جسم، ٹھوس چیز (21:8)۔ اردو میں بھی یہ لفظ بالکل اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔

بانگِ اسرافیلؑ ان کو زندہ کرسکتی نہیں روح سے تھا زندگی میں بھی تہی جن کا جسد (اقبالؔ)

جسّ (2) کسی چیز کے بارے میں ٹوہ لگانا، استفسار کرنا، تلاش کرنا۔ قرآن: لَا تَجَسَّسُوْا (49:12) کسی کا راز جاننے کے لیے ٹوہ میں نہ رہو؛ فَجَاسُوْا (17:5) تمہاری تلاش میں وہ تمہارے دیار میں گھس گئے۔ اردو میں تجسس، متجسّس، جاسوس، جاسوسی وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

؎ فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیراؔ آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیراؔ (احمد رضاؔ)

؎ یہ نقشہ دیکھ کر کفّار کے جاسوس بھی بھاگے بیاں کر دی یہ صورت سر بسر بوجہل کے آگے (حفیظؔ جالندھری)

جسم (2) انسانی بدن' قرآن میں ایک مقام پر اَلْجِسْمِ (2:247) بطور واحد اور ایک مقام پر جمع یعنی اَجْسَامُ (63:4) استعمال ہوا ہے۔ اردو میں جسم' اجسام' جسمانی' جسامت' تجسیم' مجسّم' مجسّمہ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ تازہ محبتوں کا نشہ جسم و جاں میں ہے پھر موسمِ بہار میرے گلستاں میں ہے (پروینؔ شاکر)

؎ ہے تلاش' ان روزوں کس نورِ مجسّم کی اسے صورتِ مشاطہ پھرتا ہے جو گھر گھر آفتاب (ناسخؔ)

جعل (346) بنانا۔ قرآن: جَعَلَ (2:22) اللہ نے زمین آسمان بنائے' جَعَلَکُمْ مُلُوْکاً (5:20) اس نے تمہیں بادشاہ بنایا' تَجْعَلُوْنَ (41:9) تم بناتے ہو' جَاعِلٌ (2:30) بنانے والا۔ اردو: جعلی (بنایا ہوا' نقلی)' جعل سازی وغیرہ۔

؎ بلبلوں سے جعل سازی کرتے ہو انداز میں گل نظر آتے ہو تم' پھولے ہوئے اغماز میں (بحرؔ)

جلب (1) کسی چیز کو ہنکانا یا چلانا' الجلب اس مال کو کہتے ہیں جو ایک شہر سے دوسرے شہر کو لے جایا جائے اور الجلیب کے معنی لایا ہوا' کھنچا ہوا مال' آیت 17:64 میں اَجْلِبْ سواروں اور پیادوں کا لشکر چڑھالانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اردو میں جلبِ زر' جلبِ منفعت وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ روح و دل پر بھی اثر اس کا ہو ممکن ہی نہیں وہ طلسمِ وعظ جو ہو جلبِ زر کے واسطے (افضالؔ انور)

جلباب (1) چادر' اوڑھنی۔ قرآن میں مسلمان خواتین کو چادریں اوڑھنے کے حکم کے سلسلے میں لفظ جَلَابِیْبِ (33:59) استعمال ہوا ہے جو جلباب کی جمع ہے۔ اردو میں معروف نہیں البتہ بعض شعراء نے 'جلباب' بمعنی پردہ اور حجاب استعمال کیا ہے۔

؎ اہلِ تحقیق کے نزدیک رخِ زیبا کو پردۂ شرم سے بہتر کوئی جلباب نہیں (شیفتہؔ)

؎ کہ شاید دُور ان سے کفر کا جلباب ہو جائے کلیم اللہ کی امت ہدایت یاب ہو جائے (حفیظؔ جالندھری)

جلد (13) بدن کی کھال' کسی کے چمڑے پر مارنا یعنی کوڑے لگانا' اس سے جلد کے معنی کوڑا' اور بطور فعل کوڑا مارنے کے بھی ہیں۔ کوڑے اور کوڑے مارنے کے مفہوم میں یہ مادہ صرف سورۃ النور میں چار مرتبہ استعمال ہوا ہے: فَاجْلِدُوْهُمْ (24:4) تم انہیں کوڑے مارو' ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً (24:4) اسّی کوڑے۔ باقی 9 دفعہ یہ مادہ قرآن میں کھال اور چمڑے کے معنی میں آیا ہے' جُلُوْدُھُمْ (39:23) ان کی کھالیں' دوزخیوں کے چمڑے گل جانے پر بدل دیئے جائینگے (4:56)' چمڑے کے خیمے (16:80)۔

اردو: جلد (بدن کی کھال' ہر چیز کا بیرونی خول)' مجلّد' جلاّد بمعنی کوڑے مارنے والا' مگر اردو میں اس سے وسیع تر مفہوم میں

مستعمل ہے (مثلاً قتل کرنے والا، سنگدل، ظالم) وغیرہ۔

۔ رنگیں لہو سے پنجۂ صیادؔ کچھ تو ہو خوں پر گواہ دامنِ جلاّد کچھ تو ہو (فیضؔ)
۔ قتل کی فکر رہا کرتی ہے اعداء کو عبث موت لکھی ہے ہماری اسی جلاّد کے ہاتھ (ناسخؔ)
۔ زار ہوں قید کی بے فائدہ تدبیریں ہیں جُھرّیاں جلدِ بدن کی مجھے زنجیریں ہیں (جلالؔ)

جلس (1) بیٹھنا، مجلس: بیٹھنے کی جگہ۔ قرآن: اَلْمَجٰلِسِ (58:11) مجلس کی جمع، اردو: جلسہ، جلوس، اجلاس، مجلس، مجالس، جلیس (ہم نشین، پاس بیٹھنے والا) وغیرہ۔

۔ یاد آجاتا ہے احباب کا جلسہ ارشدؔ جب فلک پر نظر آجاتے ہیں انجم مجھ کو (ارشدؔ)
۔ کوئی قاتل میں چلے جیسے شہیدوں کا جلوس خواب یوں بھیگتی آنکھوں کو سجانے نکلے (امجد اسلام امجدؔ)
۔ میری تعظیم نے مجلس سے نکالا مجھ کو اٹھتے اٹھتے نہ رہی بیٹھنے کی جا باقی (آتشؔ)

جلال (2) عظیم، قدر و منزلت میں بڑا، جو عظمت کی آخری حد پر ہو، یہ اللہ کا صفاتی نام ہے (55:27,78)۔ اَلْجَلُّ کے معنی مصحف کے غلاف کے بھی ہیں (بزرگی کے اعتبار سے)، پھر اسی بنا پر مصحف کو مجلّہ کہا جانے لگا (مفردات)، اردو میں لفظ مجلّہ عام کتاب یا رسالہ کے لیے بھی مستعمل ہے۔ اردو: جلال، جلالت، جلیل، مجلّہ، جل شانہ، وغیرہ۔

۔ شوکتِ سنجر و سلیم، تیرے جلال کی نمود فقرِ جنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب (اقبالؔ)
۔ اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل اس کی ادا دل فریب، اس کی نگہ دل نواز (اقبالؔ)

جلاء (5) منتشر ہونا، علیحدہ ہونا، واضح کرنا، ظاہر کرنا، قرآن: تَجَلّٰی (7:143) کوہ طور پر اللہ کے نور کے اظہار کا ذکر، دن کی روشنی کے ضمن میں (92:2)، یُجَلِّیْھَا (7:187) قیامت کے علم کے بارے میں، اَلْجَلَاءَ (59:3) وطن سے علیحدہ کر دینا، جلا وطن کر دینا۔ اردو: جلا (جلاوطن)، تجلّی، تجلّی، جلوہ، جَلی (ظاہر بمقابلہ خفی)، اُجالا، جَلوت (بمقابلہ خلوت)، جَلو وغیرہ۔

۔ خود تجلّی کو تمنّا جن کے نظّاروں کی تھی وہ نگاہیں نا امیدِ نورِ ایمن ہوگئیں (اقبالؔ)
۔ نہ مکاں میں نہ لامکاں میں کچھ جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے (امیرؔ)
۔ خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے (احمد رضاؔ)

جامد (1) جم جانا، جَمَدَ الماء: پانی جم گیا، منجمد چیز چونکہ بے حس و حرکت ہو جاتی ہے اس لیے الجماد سے زمین پر ہر وہ چیز مراد لی جانے لگی جو نشو و نما نہ پاتی ہو۔ قرآن: جَامِدَۃً (27:88) پہاڑوں کے ساکت و جامد ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

جمادی الاولیٰ اور جمادی الثانی مہینوں کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو یہ مہینے سخت سردی میں آتے تھے۔
اردو: جامد' انجماد' منجمد' جمادات' جمادی الاولیٰ' جمادی الثانی وغیرہ۔

لعل و گوہر ہیں ان لب و دنداں کے آگے دنگ — اک منجمد یہ قطرۂ نیساں ہے' اور وہ سنگ (انیسؔ)

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات — مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند (اقبالؔ)

جمع (129) اکٹھے کرنا' ہونا۔ قرآن: جَمَعَ (20:60) اُس نے اکٹھا کیا' جَمَعْنٰكُمْ (77:38) ہم نے تمہیں اکٹھا کیا' تَجْمَعُوْا (4:23) تم اکٹھا کرو' اِجْتَمَعُوْا (22:73) وہ اکٹھے ہو جائیں' جَامِعُ (3:9) اکٹھا کرنے والا' اَجْمَعِيْنَ (15:39) سب کے سب' اَلْجُمُعَةِ (62:9) روز جمعہ یعنی اجتماع (اکٹھے ہونے) کا دن۔ اردو: جمع' اجماع (ایک رائے پر سب کا اکٹھا ہونا)' اجتماع' اجتماعی' اجتماعیت' مجموعہ' مجامعت اور جماع' (لفظی معنی ہیں دو افراد کا اکٹھا ہونا' مجازی معنی: ہم بستری کرنا)' جماعت' جامع' جامعہ' جمعیّت' مجتمع' مجمع وغیرہ۔

تالیف نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں — مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا (غالبؔ)

سروقدوں کے پاؤں کی یوں ہی لگیں جو ٹھوکریں — خاک رہے گا مجتمع' ڈھیر مرے مزار کا (مصحفیؔ)

آہ! جب گلشن کی جمعیّت پریشاں ہو چکی — پھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا (اقبالؔ)

جمال (11) حُسنِ کثیر' جمیل: خوبصورت' کثرت کے معنی کا اعتبار کر کے ہر مجموعہ اشیاء کو جملہ (تمام) کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے الفاظ کے مجموعہ کو بھی جملہ (فقرہ) کہتے ہیں۔ مجمل: بہت سی ایسی چیزوں کا مجموعہ' جن کی الگ الگ تفصیل نہ دی گئی ہو' اسی مفہوم کی بنا پر ہر ایسے کلام کو بھی مجمل کہا جاتا ہے جو مختصر اور بغیر تفصیل کے ہو۔ عربی میں اونٹ کو جمل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اہلِ عرب اونٹوں کو اپنے لیے باعثِ عزت و فخر سمجھتے تھے' جیسا کہ آیت' وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ (16:6) میں بھی اشارہ ہے۔ قرآن: جَمِيْلٌ (12:18) اچھا' بہتر' اَلْجَمَلُ (7:40) اونٹ' جُمْلَةً (25:32) تمام کا تمام' مکمل۔
اردو: جمال' جمالیات' جمیل' جمیلہ' تجمّل' اجمل' اجمال' مجمل' جملہ وغیرہ۔

نمایاں ہو کے دکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا — بہت مدت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں (اقبالؔ)

وہ تھا چاند شامِ وصال کا' کہ تھا روپ تیرے جمال کا — مری روح سے مری آنکھ تک' کسی روشنی میں نہا گئے (امجد اسلام امجدؔ)

تیرے ابہام پہ ہوتی ہے تصدّق توضیح — میرے اجمال سے کرتی ہے تراوش تفصیل (غالبؔ)

یہ جملہ محلّات جو سنسان پڑے ہیں — پتھر کا کلیجہ کیے حیران کھڑے ہیں (اسمٰعیل میرٹھیؔ)

جما(1) کثرت، کسی چیز کی زیادتی۔عربی میں جَمَّۃُ الماء ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں بہت زیادہ مقدار میں پانی جمع ہو جاتا ہے اسی طرح الجم الغفیر کے معنی ہیں بڑا ہجوم۔قرآن میں جَمًّا (89:20) کثرت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اردو میں بھی جمِ غفیر کی ترکیب معروف ہے۔فرہنگ آصفیہ کے مطابق 'جمِ غفیر' لوگوں کا ایسا ہجوم ہے جس کی وجہ سے زمین دکھائی نہ دے۔

ے جہاتِ ستہ سے بزمِ جہاں ہے وسعت خواہ کہ ہے ہجومِ نشاط و سرور جمِ غفیر (ذوقؔ)

جنب(33) پہلو، جمع جنوب، رَجُل جنب: باہر کا آدمی یعنی اجنبی، اجتناب بمعنی پہلو تہی کرنا، جنابت (شرعی ناپاکی) سے مراد ایسی حالت ہے جو کسی فرد کو نماز، عبادت وغیرہ سے دور (پہلوتہی) کرنے کا باعث بنتی ہے۔عرب معاشرے میں کعبہ کی اہمیت کے حوالے سے جنبتِ الرّیحُ کا محاورہ رائج ہوا، اس سے مراد کعبہ کے پہلو کی طرف سے چلنے والی ہوا ہے۔اسی وجہ سے بحیرۂ احمر سے خشکی کی طرف چلنے والی ہوا کا نام الجنوب قرار پایا اور اسی نسبت سے اس سمت کو بھی الجنوب کہا جانے لگا۔چونکہ سعودی عرب میں کعبہ کی جنوبی سمت وہی ہے جو ایران اور برِصغیر کے ممالک کی ہے اس لیے سمت کا یہ نام (جنوب) ان ممالک میں بھی ہو بہو رائج ہو گیا۔قرآن: اَلْجَنْبِ (4:36) پہلو، جُنُوبِکُمْ (4:103) تمہارے پہلو، جَانِبِ (28:44) سمت، اِجْتَنِبُوا (22:30) تم دُور رہو، بچو، جُنُبًا (4:43) جنبی، جس پر غسل واجب ہو۔اردو: جانب، جنوب (سمت کا نام)، جانبین، جوانب، اجتناب، مجتنب، اجنبی، اجنبیت، جناب، جنبی، جنابت، جنبانی (سلسلۂ جنبانی یعنی تعلقات اور ہم نشینی کا سلسلہ) وغیرہ۔

ے لرزہ تھا تحت و فوق و جنوب و شمال میں سکّانِ غرب و شرق تھے بیمِ زوال میں (انیسؔ)

ے مری جانب سے غیروں نے لگایا، کچھ نہ کچھ ہو گا نہ آیا وہ تو اس کے دل میں آیا، کچھ نہ کچھ ہو گا (بہادر شاہ ظفرؔ)

ے جب نہ تھا سلسلۂ زلف سے مجھ کو سروکار عشق باعث تھا مری سلسلۂ جنبانی کا (مصحفیؔ)

ے جنّت سے عار، حور کی صحبت سے اجتناب کیا جانے بندگی کا صلہ مجھ کو کیا ملے (داغؔ)

جناح (9) بازو، پرندے کا پَر، قرآن میں بطور اسم اور فعل (بازو جھکانا، مائل ہونا) استعمال ہوا ہے مثلاً وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (8:61) 'اور اگر دشمن صلح و سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ' جَنَاحَ (17:24) بازو، اَجْنِحَۃٍ (35:1) جناح کی جمع بمعنی فرشتوں کے پر یا بازو۔اردو میں یہ لفظ ''ذوالجناح'' کے حوالے سے عوام تک میں معروف ہے۔ادبی سطح پر جناح کا لفظ فوج کے بازو (flank) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔انشاء اللہ خان انشاؔ نے آیت 35:1 کی نسبت سے اُولِی اَجْنِحَۃ بھی باندھا ہے۔

۔ پر ذوالجناح صاف دھویں سے نکل گیا　　بارود تھا کہ اُڑ کے کنویں سے نکل گیا (دبیرؔ)

۔ قلب و جناح و میمنہ و میسرہ تباہ　　گردن کشانِ اُمتِ خیر الورٰیؐ تباہ (انیسؔ)

۔ مرغانِ اُولی اَجنحہ مانندِ کبوتر　　کرتے ہیں سدا عجز سے غوں غوں مرے آگے (انشاءؔ)

جن (201) بنیادی معنی ڈھانپ لینا، چھپالینا۔ قرآن میں اس مادہ سے درج ذیل معانی میں الفاظ آئے ہیں:

ڈھانپ لینا: جَــنَّ (6:76/77) جب رات نے اُسے ڈھانپ لیا۔ ڈھال: جُــنَّةً (58:16) ڈھال بھی جسم کو ڈھانپ لیتی ہے۔ پیٹ کے اندر بچہ: اَجِنَّةٌ (53:32) بچہ بھی پیٹ میں چھپا ہوتا ہے۔ جِنّ، جنّات: اَلْـجِنِّ (55:33) جنّ، انسانی نظر سے پوشیدہ مخلوق، مَـجْـنُـوْنٍ (52:29) دیوانہ، جس پر جنّات کا اثر ہو۔ اَلْـجَـآنَّ (55:15) جنّ بحیثیت قوم۔ اژدھا جَـآنٌّ (28:31) یعنی جِن قسم کا سانپ۔ باغ یا جنت: اَلْـجَـنَّةَ: (2:35) بہشت، ایسا باغ جس کے گھنے ہونے کی بنا پر زمین چھپی ہوئی ہو۔ اردو: جنّت، جِناں، جنّ، جانّ (جنّ بطور قوم)، جنّات، جنون، مجنون وغیرہ۔

۔ ہر فکر سے ہے فقیرؔ آزاد　　مدّاحِ رسولِؐ انس و جاں ہے (افضل فقیرؔ)

۔ وہ حرفِ راز، کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جنوں　　خدا مجھے نفسِ جبرئیل دے تو کہوں (اقبالؔ)

۔ گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزار ندیاں　　گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا (اقبالؔ)

۔ بظاہر اس تقرر سے نئے فتنوں کے ساماں تھے　　زمین و آسماں، جنّ و ملائک سخت حیراں تھے (حفیظؔ جالندھری)

جوب (40) جواب دینا، دعا کا جواب دینا یعنی دعا سن لینا، دعا قبول کرنا۔ جَــوَابَ (7:82) جواب بطور اسم، اُجِـيْـبُ (2:186) میں جواب دیتا ہوں، اِسْـتَـجَابَ (3:195) اس نے قبول کرلیا، مُـجِـيْـبٌ (11:61) جواب دینے والا، دعا قبول کرنے والا، اللہ کا صفاتی نام۔ اردو: جواب، لاجواب، جوابی، اجابت (دعا کی قبولیت)، مستجاب (مقبول)، مجیب وغیرہ۔

۔ ساتھ شوخی کے کچھ حجاب بھی ہے　　اس ادا کا کہیں جواب بھی ہے (داغؔ)

۔ مقبول کوئی عرض گناہگار کی نہیں　　منہ دیکھتی ہیں میری دعائیں مجیب کا (بحرؔ)

۔ عجب نہیں ہے جو کھل جائے در اجابت کا　　تو ہاتھ اٹھا بھی دے وحشتؔ کہیں دعا کے لیے (وحشتؔ)

۔ میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی　　وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کردیگا (پروینؔ شاکر)

۔ بولے قریب جا کے شہِ آسماں جناب　　مضطر نہ ہو، دعائیں ہیں تم سب کی مستجاب (انیسؔ)

جودی (1) پہاڑ کا نام۔ قرآن کے مطابق (11:44) حضرت نوحؑ کی کشتی کوہِ جودی پر رکی تھی۔ کوہِ جودی کا نام اس حوالے سے دنیا کی ہر تہذیب اور ادب میں معروف ہے۔

۔ مدینے میں پہنچتے ہی ہوا محسوس یوں انورؔ سفینہ کوہِ جودی پر رکا ہو نوحؑ کا جیسے (افضال انورؔ)

جیاد (1) عمدہ، اعلیٰ، الجود سے ماخوذ ہے جس کے معنی ذخائر وغیرہ کو صَرف اور خرچ کرنے کے ہیں، رَجُلٌ جوّاد سے مراد سخی آدمی ہے، فَرس جوّاد: تیز رفتار عمدہ گھوڑا، جو دوڑنے میں اپنی پوری طاقت صرف کردے، گھوڑے کی تیز رفتاری کی صفت کو جودت اور سخاوتِ مال کو جُود کہا جاتا ہے، جیّد کے معنی کسی چیز کا عمدہ اور اعلیٰ ہونے کے ہیں، قرآن میں لفظ اَلْجِیَادُ (38:31) حضرت سلیمانؑ کے تیز رفتار عمدہ گھوڑوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اردو میں جُود، جودت، جوّاد، جیّد وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

۔ اگر رکھتے ہیں کچھ طبیعت میں جودت تو ہے سب سے ان کی بڑی یہ لیاقت (حالؔی)

۔ واہ! کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیراً نہیں، سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیراً (احمد رضاؔ)

۔ لاکھ ہاتھ اس کے ہیں دینے کے وہ ایسا ہے جوّاد ہم اسے بھولیں تو بھولیں وہ ہمیں رکھتا ہے یاد (نامعلوم)

جار (12) پڑوسی، ہمسایہ، حامی و مددگار، پناہ، پناہ دینا۔ قرآن: اَلْجَارِ (4:36) ہمسایہ، یُجَاوِرُوْنَكَ (33:60) وہ تمہارے پاس رہیں، مُتَجٰوِرٰتٌ (13:4) ایک دوسرے سے ملحقہ قطعاتِ زمین، یُجِرْكُمْ (46:31) وہ تمہیں پناہ دے گا، بچالے گا، فَاَجِرْهُ (9:6) پس اُسے پناہ دو۔ اردو: جوار (قرب و جوار)، مجاور (پاس رہنے والا) وغیرہ۔

۔ سمجھ رہے ہیں وہ یورپ کو ہم جوار اپنا ستارے جن کے نشیمن سے ہیں زیادہ قریب (اقبالؔ)

۔ ان کو گئے ہوئے تو اِک زمانہ ہوا مگر خوشبو ہے آج بھی مِرے قرب و جوار میں (ذوالفقارؔ)

۔ "قم باذن اللہ" کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکَن (اقبالؔ)

جائر (1) قرآن میں لفظ جَآئِرٌ (16:9) بمعنی ٹیڑھی راہ استعمال ہوا ہے، راہِ حق سے ہٹ جانے کے مفہوم کے پیشِ نظر عربی میں اَلْجَوْرُ بمعنی ظلم مستعمل ہے۔ اردو میں بھی لفظ 'جور' ظلم و ستم کے معنی میں معروف ہے۔

۔ آپ ہی جور کریں آپ ہی پوچھیں مجھ سے یہ تو فرمائیے ' ہے آج طبیعت کیسی (داغؔ)

جاوز (5) راستے کا وسط، کسی چیز کا وسط، کسی چیز کے وسط سے گزر جانا۔ اگر یہ گزرنا معروف ہو تو اسے جائز کہا جائیگا اور اگر مذموم یا ممنوع ہو تو تجاوز کہلائے گا۔ جائزہ بمعنی کسی چیز کے وسط کا پتہ لگانا اور مجاز وہ راستہ جس پر بہت زیادہ آمد و رفت ہو، ظاہری چیز جو اپنے وسط سمیت عیاں ہو، جوزا ایک بُرج کا نام جو وسطِ آسمان میں تصوّر کیا جاتا ہے (مفردات)۔

قرآن: جَاوَزَا (18:62) وہ دونوں گزر گئے' جَاوَزْنَا (10:90) ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے گزار دیا' نَتَجَاوَزُ (46:16) ہم ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے۔ اردو: جائز' جائزہ' تجویز' تجاوز' مجاز' مجوزہ' جواز' جوزہ' اجازت وغیرہ۔

ے واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے (اقبال)

ے کبھی اے حقیقتِ منتظَر' نظر آ لباسِ مجاز میں کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں (اقبال)

جوع (5) بھوک۔ قرآن: اَلْجُوْعِ (2:155) بھوک' تَجُوْعَ (20:118) تُو بھوکا رہے۔ اردو میں 'جوع الارض' کی ترکیب معروف ہے جو کسی قوم کی دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے کی ہوس کے حوالے سے مستعمل ہے۔ ادبی سطح پر لفظ ''جوع'' مفرد بھی استعمال ہوتا ہے۔

ے قحط میں مبتلا نہ کر اے چرخ کر رہا ہے جو المضاعف جوع (احمق)

جھد (41) کوشش کرنا' کسی کام کے خلاف پوری طاقت صرف کرنا' تکلیف یا مشقت اٹھانا' اجتہاد: انتہائی مشقت اٹھانے پر طبیعت کو مجبور کرنا' الجہاد: اللہ کے رستے میں کوشش کرنا۔ قرآن: جِهَادٍ (9:24) جہاد فی سبیل اللہ' اَلْمُجٰهِدُوْنَ (4:95) مجاہدین' جَاهَدٰكَ (31:15) وہ دونوں تمہارے ساتھ کوشش کریں' تمہیں مجبور کریں' جُهْدَهُمْ (9:79) ان کی مشقت۔ اردو میں جہد (جدوجہد)' جہاد' مجاہد' مجاہدین' مجاہدہ' اجتہاد' مجتہد وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ے یقیں محکم' عمل پیہم' محبت فاتحِ عالم جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں (اقبال)

جھر (16) کسی چیز کا پوری طرح ظاہر ہونا یا کرنا' سِرًّا وَّ جَهْرًا (16:75) پوشیدہ اور ظاہر' تَجْهَرْ (20:7) تو اونچی آواز میں بات کرے' فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً (4:153) انھوں نے کہا ہم اللہ کو ظاہری طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اردو: جہری نماز (ایسی نماز جس میں امام اونچی آواز میں قرأت کرتا ہے)' جوہر (کسی چیز کی وہ واضح علامت جو اس چیز کی پہچان ہو)' جواہر' جواہرات' جوہری وغیرہ۔

ے کتنے بے تاب ہیں جوہر مرے آئینے میں کس قدر جلوے تڑپتے ہیں مرے سینے میں (اقبال)

جھز (4) تیار کرنا' مہیّا کرنا' چاروں دفعہ سورۂ یوسف میں یہ لفظ رختِ سفر کی تیاری کے معنی میں استعمال ہوا ہے' بطور اسم: جَهَازِهِمْ (12:70) اُن کا سامان اور بطور فعل: جَهَّزَهُمْ (12:70) انہوں نے سامانِ سفر تیار کیا۔ اردو: جہیز (دلہن کا سامان)' جہاز (بنیادی طور پر بڑی کشتی کے لیے بولا جاتا تھا جو سامان وغیرہ کی ترسیل کے لیے استعمال ہوتی تھی بعد میں طیّارے کے لیے بھی بولا جانے لگا)' جہازی (جسامت اور حجم کے لحاظ سے بہت بڑی چیز)' تجہیز (میّت کو دفن کے لیے تیار کرنا) وغیرہ۔

ـ کچھ نہیں چاہیئے تجہیز کا اسباب مجھے   عشق نے کُشتہ کیا صورتِ سیماب مجھے   (ذوقؔ)

ـ بہا رہی تھی وہ سیلاب میں جہیز اپنا   بدن کی ڈوبتی کشتی سنبھالنے کے لیے   (محسن نقویؔ)

ـ کر حق سے دعا امتِ مرحوم کے حق میں   خطروں میں بہت، جس کا جہاز آ کے رکا ہے   (حالیؔ)

جھل (24) نادانی، لاعلمی، بے خبری کی کیفیت، عام طور پر یہ لفظ مذمت کے انداز میں بولا جاتا ہے مگر قرآن میں بغیر مذمت کے بھی استعمال ہوا ہے، جیسے یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ (2:273) یعنی کوئی ناواقف آدمی انکی خودداری کے سبب انہیں غنی سمجھ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن میں یہ لفظ مذمت کے طور پر بھی آیا ہے، مثلاً ظَلُوماً جَهُولاً (33:72) یعنی عام انسان بنیادی طور پر ظالم اور جاہل واقع ہوا ہے، اَلْجَاهِلِيَّةِ (5:50) زمانہ جاہلیت، اَلْجٰهِلُوْنَ (39:64) جاہل لوگ۔

اردو: جہل، جہالت، جاہل، جہلاء، جاہلیت، تجاہل، مجہول وغیرہ۔

ـ مجھ سے پوچھتے ہیں دَر سے اٹھا کر ہَے ہَے   کس تجاہل سے کہ یاں کون رہا کرتا تھا   (سالکؔ)

ـ سختیاں کرتا ہوں دِل پر، غیر سے غافل ہوں میں   ہائے کیا اچھی کہی، ظالم ہوں میں، جاہل ہوں میں   (اقبالؔ)

ـ نہ کر دیر کارِ نیک میں، کیا جانے کیا ہوگا   اگر اس کام میں کچھ عرصہ اے مجہول کھینچے گا   (بہادر شاہ ظفرؔ)

جھنم (77) قرآن میں یہ لفظ دوزخ کے معنی میں استعمال ہوا ہے (3:12)۔ اردو میں بھی لفظ جہنم اسی مفہوم میں معروف ہے۔

ـ عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی، جہنم بھی   یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے   (اقبالؔ)

جیب (3) گریبان۔ قرآن: جَيْبِكَ (27:12) تیرا گریبان، جُيُوْبِهِنَّ (24:31) ان (عورتوں) کے گریبان۔ اردو میں اس لفظ کے تلفظ اور معنی دونوں بدل گئے ہیں۔ تلفظ جَیب (بروزن غیب) سے جیب (بروزن سیب) ہو گیا ہے اور معنی گریبان سے بدل کر کھیسہ (pocket) ہو گئے ہیں، البتہ پرانے شعراء نے اس لفظ کو اکثر اس کے بنیادی معنی (گریبان) اور عربی تلفظ میں ہی استعمال کیا ہے۔

ـ اِک جَیب تھا جو نذر کیا تیری اے جنوں   لاؤں کہاں سے اب میں گریبان دوسرا   (مصحفیؔ)

ـ صحبتِ پیرِ روم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش   لاکھ حکیم سر بجیب، ایک کلیم سر بکف   (اقبالؔ)

تعداد مادہ: 47   تعداد الفاظ: 1368

ح

حُب (83) پیار، محبت، کسی چیز کو بہت زیادہ پسند کرنا۔ قرآن: حُبَّ (38:32) محبت یُحِبُّوْنَ (3:188) وہ پسند کرتے ہیں، اَحِبَّآءُ (5:18) پسندیدہ افراد، مُحِبّ کی جمع، مَحَبَّةً (20:39) محبت۔ اردو: حُب، محبت، محبوب، مُحِبّ، حبیب، اَحباب، اَحِبّاء وغیرہ۔

- میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیبؐ — یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا (احمد رضاؔ)
- منہ خشک ہوگیا خبر سن کر رقیب کا — سمجھا وصال کو مِرے ملنا حبیب کا (نامعلوم)
- خدا رکھے محبت نے کیے آباد دونوں گھر — میں انکے دل میں رہتا ہوں وہ میرے دل میں رہتے ہیں (داغؔ)
- رونقِ بزم ہے احباب کی شرکت گویا — آپ آئینگے تو محفل میں اجالا ہوگا (نامعلوم)
- بس خامہ خامِ نوائے رضاؔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا — ارشادِ احبّا ناطق تھا، ناچار اس راہ پڑا جانا (احمد رضاؔ)

حَب (12) دانہ، جمع حبوب، شکل وصورت سے مماثلت کی بنا پر بلبلۂ پانی کو حَباب السمآء کہا جاتا ہے۔ قرآن: اَلْحَبّ (6:95/96) گٹھلی، حَبًّا مُّتَرَاکِبًا (6:99/100) خوشے کے اندر ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے، حَبَّةٍ (2:261) خوشے کے دانے۔ اردو: حَبّہ (دانہ)، حَب، حبوب (دوائی کی گولیاں)، حَباب (پانی کا بلبلہ) وغیرہ۔

- مریضِ محبت پہ رحم اے طبیبو! — کہاں تک یہ حَب و سفوف و جوارش (احمقؔ)
- کنار کھول کے پڑا رہ گیا دریا — حَباب پھوٹ کے روئے، جو تم نہا کے چلے (نامعلوم)

حبس (2) روکنا، کھلانہ چھوڑنا۔ قرآن: مَایَحْبِسُهٗ (11:8) اس (عذاب) کو کس نے روک رکھا ہے، تَحْبِسُوْنَهُمَا (5:106) اِن دونوں کو گواہی کے لیے روک لو۔ اردو: حبس (قید، ہوا کے رُکنے سے گرمی اور گھٹن کی کیفیت)، محبوس (قیدی) وغیرہ۔

- میں نے اشکوں سے نعت خوانی کی — حبسِ الفاظ کا گلہ نہ رہا (افضال انورؔ)
- سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس — خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیّار (اقبالؔ)

حبل (7) رسی (111:5)، چونکہ انسانی جسم کی رگیں بھی رسیوں سے مشابہ ہوتی ہیں اس لیے قرآن نے شہ رگ کو حَبْلِ الْوَرِیْد (50:16) کہا ہے، حِبَالَهُمْ (26:44) حضرت موسیٰؑ کے مقابلے میں آنے والے جادوگروں کی رسیاں۔ اردو میں حبل الورید (شہ رگ)، حبل المتین (مضبوط رسی، تعلق) اور حبالۂ عقد جیسی تراکیب معروف ہیں۔

۔ مظلوم کی فریاد سنی اس کے خدا نے   کٹنے کو ستمگار کی ہے حبلِ ورید آج (ظفر علیخان)

حتم (1) جس کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہو' حَتْماً مَّقْضِيًّا (19:71) طے شدہ' حاتم (فیصلہ کرنے والا)۔اردو میں حتمی آخری' طے شدہ کے معنی میں مستعمل ہے۔حاتم طائی کی سخاوت کے حوالے سے یہ نام اردوادب میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے۔

۔ بخششِ مشرک نہیں ہوگی کبھی   فیصلہ حتمی ہے یہ قرآن کا (افضال انور)

۔ شکل ان کی دیکھ کر ہوتا ہے استغنا مجھے   یہ بخیل اس عہد کے ناسخ' کم از حاتم نہیں (ناسخ)

حجاب (8) روک' آڑ' پردہ' کسی کو کسی مقام یا چیز تک پہنچنے سے روکنا اور درمیان میں حائل ہو جانا' دربان کو اسی لیے حاجب کہا جاتا ہے۔قرآن: حِجَابٌ (41:5) پردہ' روک' مَحْجُوْبُوْنَ (83:15) اللہ اور انکے درمیان اس دن حجاب ہوگا۔ اردو: حجاب' حاجب (دربان)' محجوب (چھپا ہونا' شرمندہ ہونا' یعنی شرم سے منہ چھپا لینا) وغیرہ۔

۔ عشق بھی ہو حجاب میں حسن بھی ہو حجاب میں   یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر (اقبال)

۔ نکلنے کو ہیں وہ گھر سے ہجومِ خلق ہے دَر پر   کوئی سنتا نہیں ہے حاجبوں کے شورِ قدغن کو (سالک)

محجوب بمعنی شرمسار ہونا:

۔ ندامت سے ہوئے محجوب انکے کینہ ور سینے ۔   لگے کچھ صاف ہونے زنگ سے تاریک آئینے (حفیظ جالندھری)

محجوب بمعنی پوشیدہ:

۔ اِک جلوۂ محجوب سے روشن تھا مرا ذہن   وجدان یہ کہتا ہے وہی میرا خدا تھا (محسن نقوی)

حج (33) کسی کی زیارت کا قصد کرنا' ارادہ کرنا' اصطلاحاً خاص ایّام میں خاص لوازمات کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت وطواف کرنا۔حج چونکہ ایک سال کے بعد آتا ہے اس لیے اہل عرب کے ہاں ایک سال کو بھی حج کہنا معروف ہے۔بنیادی معنی (قصد کرنا) کے لحاظ سے واضح دلیل کو اَلْحُجَّة کہا جاتا ہے۔یہ دلیل بازی اگر دونوں طرف سے ہو تو اس کے معنی بحث وتکرار کے بھی لیے جاتے ہیں اور پھر اسی سے محاجة کے معنی باہم جھگڑا کرنے کے ہیں۔قرآن: فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ (2:158) جس نے حج بیت اللہ کا قصد کیا' اَلْحَآجِّ (9:19) حج کرنے والے' حاجی' ثَمٰنِيَ حِجَجٍ (28:27) آٹھ سال' حُجَّةٌ (4:165) دلیل' حَآجَّ (2:258) اس نے تکرار کی' اس نے جھگڑا کیا' حَاجَجْتُمْ (3:66) تم نے جھگڑا کیا۔اردو: حج' الحاج' حجاج' حاجی' حجت' احتجاج (زبردستی حجت کرنا)' ذوالحجہ وغیرہ۔

- آخر تو لائینگے کوئی آفت فغاں سے ہم   حجّت تمام کرتے ہیں آج آسماں سے ہم (سالکؔ)
- وہ زمیں ہے تو مگر اے خواب گاہِ مصطفےٰ   دید ہے کعبے کو تیری حجِ اکبر سے سوا (اقبالؔ)
- اب دلوں سے راحت وصبر وسکوں جانے کو ہے   احتیاج و احتجاج و اضطراب آنے کو ہے (ناظرؔ)

حجر (21) سخت پتھر' قرآن میں اس مادہ سے متعدد الفاظ مختلف معانی میں استعمال ہوئے ہیں۔ اَلْحَجَرَ (2:60) پتھر۔ حِجَارَۃً (8:32) حجر کی جمع' زیادہ پتھر۔ پتھروں سے دیوار بنا کر کسی جگہ کا احاطہ کرنے کو تحجیر اور ایسی جگہ کو حِجر کہا جاتا ہے 'اسی بنا پر قوم ثمود کی بستی کو قرآن میں اَلْحِجْرِ (15:80) کہا گیا ہے۔ دیوار کا اندرونی احاطہ (حِجر) چونکہ ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے (دیوار روک پیدا کرتی ہے) اس لیے حِجْرٌ (6:138/139) اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس کا کھانا شریعت نے منع کر دیا ہو۔ پتھر سے بنے مکان کو حجرۃ کہا جاتا ہے جس کی جمع اَلْحُجُرٰتِ (49:4) ہے' حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (25:53) مضبوط رکاوٹ۔ ماں کی گود کے لیے بھی قرآن میں حجر کا لفظ آیا ہے کہ ماں کی گود بھی بچے کے لیے پناہ گاہ ہوتی ہے' فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَاۗءِکُمْ (4:23) تمہاری بیویوں کی گودیوں میں۔ اردو میں حجر (حجرِ اسود' نقش کالحجر' کی ترکیب بھی معروف ہے)' حُجرہ' مُحَجر (حجرہ) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

- شجر رستے میں اِستادہ ہوئے تعظیم کی خاطر   حجر قدموں کے آگے بچھ گئے تسلیم کی خاطر (حفیظؔ)
- ہنوز اک پرتوِ نقشِ خیالِ یار باقی ہے   دلِ افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زِنداں کا (غالبؔ)
- مل گئے خاک میں کیا کیا نہ دفینانِ بزرگ   نہ وہ لوحیں' نہ وہ مُجَر' نہ مزاریں وہ رہیں (مصحفیؔ)

حجز (2) دو چیزوں کے درمیان روک اور حدِ فاصل' قرآن میں اسی معنی میں دو مقامات (27:61 اور 69:47) پر یہ مادہ استعمال ہوا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے حاجز (رکاوٹ بننے والی چیز) اور حجاز (سعودی عرب کا صوبہ) جیسے الفاظ معروف ہیں' مکہ اور مدینہ دونوں شہر حجاز میں واقع ہیں' اس علاقہ کو علاقہ نجد اور تہامہ کے درمیان واقع ہونے کے باعث ''حجاز'' کہا جاتا ہے۔ اردو ادب میں لفظ حجازی بمعنی ''عربی'' (عجمی کے متضاد کے طور پر) بھی مستعمل ہے۔

- عجمی خُم ہے تو کیا' مے تو حجازی ہے مری   نغمہ ہندی ہے تو کیا لَے تو حجازی ہے مری (اقبالؔ)
- یہ ہند کے فرقہ ساز اقبالؔ آزری کر رہے ہیں گویا   بچا کے دامن بتوں سے اپنا' غبارِ راہِ حجاز ہو جا (اقبالؔ)

حدب (1) بلندی' اونچائی۔ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (21:96) یعنی یاجوج ماجوج بلندیوں سے اتر رہے ہونگے۔ اردو میں

'محدّب' ایک خاص قسم کے شیشے کے نام کے طور پر معروف ہے جو درمیان سے ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

؎ میں کس کو اپنا کہوں اور کس کو بیگانہ ۔۔۔ دھواں دھواں ہے فضا شیشۂ محدب کی (خاطرغزنوی)

حـــــدث (36) نئی بات ہونا' کسی ایسی چیز کا وجود میں آنا جو پہلے موجود نہ ہو' بات کرنا۔ یہ مادہ قرآن میں مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ (2:76) کیا تم ان کو باتیں بتاتے ہو' فَحَدِّثْ (93:11) پس آپ ذکر کیا کریں' حَدِیْثُ (20:9) خبر' اَحَادِیْثَ (34:19) کہانیاں۔ شرعی اصطلاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول مبارک کو حدیث کہا جاتا ہے۔ اردو: حدیث' حدوث' تحدیث' احادیث' محدث' حادثہ' حادثات' حادث' حوادث وغیرہ۔

؎ میں نے روکا بھی نہیں اور وہ ٹھہرا بھی نہیں ۔۔۔ حادثہ کیا تھا جسے دل نے بھلایا بھی نہیں (اسلم انصاری)

؎ حادث ہے ذرّہ ذرّہ جہاں کا ولے' جہاں ۔۔۔ آئینہ خانہ ہے تری ذاتِ قدیم کا (سالک)

؎ ترے سینے میں ہے پوشیدہ رازِ زندگی کہہ دے ۔۔۔ مسلماں سے حدیثِ سوز و سازِ زندگی کہہ دے (اقبال)

؎ روکیں ہماری راہ حوادث کی کیا مجال ۔۔۔ رکھتے ہیں ربط صاحبِ لوح و قلم سے ہم (اقبال عظیم)

حد (18) دو چیزوں کے درمیان ایسی روک جو ان کو باہم ملنے سے روک دے۔ شرعی سزا کو حد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ جرم کے ارتکاب سے انسان کو روکتی ہے' قرآن میں اسی مادے سے چار مقامات پر دشمنی اور مخالفت کا بھی مفہوم ملتا ہے' یہ مفہوم بھی روکنے اور حد سے تجاوز کرنے کے اعتبار سے ہے۔ یعنی جو کوئی کسی دوسرے کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرے گا وہ اس کا دشمن ہوگا۔ حُدُوْدُ (4:13) اللہ کی قائم کی ہوئی حدیں' مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (58:22) جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرے' یُحَآدُّوْنَ (58:5) وہ مخالفت کرتے ہیں۔ اردو: حد' حدود' تحدید (حد مقرر کرنا)' محدود وغیرہ۔

؎ حد سے حد' حدِ گماں تک کوئی جاسکتا ہے ۔۔۔ ڈھونڈنے اس کو کہاں تک کوئی جاسکتا ہے (امجد اسلام امجد)

حدید (7) لوہا' سخت تیز' بعض کے نزدیک یہ بھی ''حد'' سے ہی مشتق ہے' کہ لوہا اپنی سختی کی بنا پر بہتر رکاوٹ (حد) ثابت ہوسکتا ہے۔ قرآن: اَلْحَدِیْدَ (57:25) لوہا' اَلْسِنَةٍ حِدَادٍ (33:19) تیز زبانیں۔ اردو: حدید' حدّاد (لوہار)' حِدّت (تیزی' صرف حرارت کی تیزی کے لیے معروف ہے) وغیرہ۔

؎ سوزشِ غم سے ہزاروں داغ جل جل کر پڑے ۔۔۔ ہوگیا میرا کفن' جامہ مگر حدّاد کا (ذوق)

؎ وحشتِ دل' کیوں نہ چوموں ہاتھ میں حدّاد کے ۔۔۔ مانتا ہے قیس بھی لوہا' مری زنجیر کا (نامعلوم)

؎ وہ لُو' وہ آفتاب کی حِدّت' وہ تاب و تب ۔۔۔ کالا تھا رنگ دھوپ سے دن کا مثالِ شب (انیس)

حدیقه (3) باغ، جمع حدائق۔ قرآن میں تین مرتبہ صرف حدائق (جمع) ہی آیا ہے۔ حَدَآئِقَ غُلْبًا (80: 30) گھنے باغ۔ اردو میں لفظ حدیقہ بمعنی باغ مستعمل ہے، لڑکیوں کے نام کے طور پر بھی معروف ہے۔

ـ ذرا دیکھو تو اس ذرّیتِ شیطاں کی تقسیمیں حدیقے اور جاگیریں، ممالک اور اقلیمیں (حفیظ جالندھری)

حذر (21) خطرناک چیز سے بچنا۔ قرآن: حَذَرَ (2:19) موت سے بچنے کو' تَحْذَرُوْنَ (9:64) تم بچتے ہو' حِذْرَكُمْ (4:71) تمہارا بچاؤ' حٰذِرُوْن (26:56) بچاؤ (دفاع) کرنیوالے۔ اردو: حذر، الحذر (بچو، پناہ مانگو) وغیرہ۔

ـ تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کر پوچھو حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے (غالب)

ـ الحذر! محکوم کی میّت سے' سوبار الحذر! اے سرافیلؑ! اے خدائے کائنات، اے جانِ پاک (اقبال)

حرب (11) جنگ، الحربہ بمعنی نیزہ۔ محاریب سے مراد بنی اسرائیل کی عبادت گاہیں ہیں جہاں وہ امورِ حرب سے متعلق مشورے بھی کرتے تھے۔ محراب: مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ، اس کی وجہ تسمیہ کے سلسلے میں کئی اقوال ہیں بعض کے نزدیک محراب شیطان اور خواہشاتِ نفس سے جنگ کی جگہ ہے۔ ایک رائے کے مطابق زمانہ اولیٰ میں عسکری مہمات کے دوران میں نماز پڑھتے ہوئے امام کے سامنے حربہ (نیزہ) بطور سُترہ گاڑ دیا جاتا تھا، جس کی وجہ سے امام کے کھڑا ہونے کی جگہ کو محراب کہا جانے لگا، قرآن میں محراب کا لفظ 4 دفعہ آیا ہے۔ 3 دفعہ حضرت زکریاؑ (19:11) اور ایک دفعہ حضرت داؤدؑ (38:21) کے حوالے سے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے ہاں یہ لفظ اسی مفہوم میں استعمال ہوتا تھا جس میں آجکل مسلمانوں کے ہاں ہوتا ہے اور یہ کہ ''محراب'' اور ''محاریب'' کی اصل ایک ہے۔ قرآن: اَلْحَرْبُ (47:4) جنگ، حَارَبَ (9:107) اس نے لڑائی کی، یُحَارِبُوْنَ (5:33) وہ جنگ کرتے ہیں، اَلْمِحْرَابَ (3:37) محراب، حضرت زکریاؑ کا محراب میں داخل ہونے کا ذکر، مَحَارِیْب (34:13) بنی اسرائیل کی عبادت گاہیں۔ اردو: حرب (دارالحرب)، حربہ (نیزہ)، محراب وغیرہ۔

ـ لیے حربوں کو بڑھا فوج کا انبوہِ کثیر فاتحہ پڑھ کے جواں مرد نے کھینچی شمشیر (انیس)

ـ سُرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے (اقبال)

ـ یہ مصرعہ لکھ دیا کس شوخ نے محرابِ مسجد پر یہ ناداں گر گئے سجدوں میں جب وقتِ قیام آیا (اقبال)

حرث (14) کھیتی، کھیتی باڑی کرنا، حارث: کسان۔ قرآن: اَلْحَرْثَ (2:71) کھیتی، حَرْثُكُمْ (2:223) تمہاری کھیتیاں

(بیویاں)' تَحْرُثُونَ (56:63) تم کھیتی باڑی کرتے ہو۔اردو میں حرث اور محروثہ (کھیتی باڑی والی زمین بمقابلہ غیر آباد زمین) وغیرہ الفاظ معروف ہیں' علاوہ ازیں حارث نام بھی رکھا جاتا ہے۔

ہوشیار اے صاحبِ دیں رہ میں شیطاں بھی تو ہے حرث حاصل گرچہ ہے' پر برقِ سوزاں بھی تو ہے (افضال انور)

حــرج (15) نقصان' تنگی' مضائقہ' اعتراض (اضطراب' بے اطمینانی اور شک کی کیفیت)۔قرآن: حَـرَجٌ (48:17) تنگی' مضائقہ' حَرَجًا (4:65) تنگی۔اردو میں حرج (مضائقہ)' حارج (تنگی پیدا کرنیوالا) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

شکوہ و شانِ مصنوعی مرے مقصد سے خارج ہے یہ زیور جسم و روحِ شعر کی صحت میں حارج ہے (حفیظ جالندھری)

حُـرّ (8) آزاد (عبد کی ضد)' تـحـریر: باندی یا غلام کو آزاد کرنا' تحریر بمعنی لکھنا بھی اسی سے ہے۔زمانۂ قدیم میں غلاموں کی آزادی (تحریر) بذریعہ نوشت ہوتی تھی' (سورۂ نور کی آیت 33 میں اس عمل کو کتـب کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے)۔اس لیے آزادی کے اس نوشتے کو تـحـریر کہا جانے لگا' بعد میں لفظ ''تحریر'' مطلق لکھائی کے معنی میں رائج ہوگیا۔قرآن: اَلْـحُـرُّ (2:178) آزاد' تَـحْرِيرُ (5:89) غلام آزاد کرنا' مُحَرَّرًا (3:35) آزاد کیا ہوا۔اردو میں حُر' حُریّت' اَحرار' تحریر (لکھائی)' محرّر وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا (غالب)

عام حریّت کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے اے مسلماں' آج تو اس خواب کی تعبیر دیکھ (اقبال)

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار (اقبال)

حَرّ (4) گرمی' تپش۔قرآن: اَلْحَرِّ (9:81) دھوپ کی گرمی' اَلْحَرُورُ (35:21) دھوپ (ظل بمعنی سایہ کی ضد)۔ اردو میں حرارت' حرارہ' اِحرار (گرم کرنا) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری کوکبِ قسمتِ امکاں ہے خلافت تیری (اقبال)

کچھ سوزِ دل اپنا کسی دل سوز کے آگے فرصت ہو تپِ غم کے حراروں سے تو کہیے (ذوق)

حـریـر (3) باریک اعلیٰ قسم کا کپڑا' ریشم کا کپڑا۔قرآن میں ''حریر'' کا ذکر تینوں دفعہ جنتیوں کے کپڑوں کے حوالے سے آیا ہے: وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (35:33,22:23)۔اردو میں لفظ حریر بالکل اسی معنی میں مستعمل ہے۔

فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری (اقبال)

سلسلۂ روز و شب تارِ حریرِ دو رنگ جس سے بناتی ہے ذات' اپنی قبائے صفات (اقبال)

حرس (1) پہرہ' نگرانی' چوکیداری' حارس بمعنی محافظ۔ آیت 72:8 میں لفظ حَرَساً نگرانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے بطور حاصل مصدر لفظ 'حراست' معروف ہے۔ اس کے لغوی معنی کسی کی نگرانی کرنے کے ہیں۔

ے قابو ہے جسے اپنی زباں پر اسے انوؔر　　　اندیشۂ تکذیب ہے نَے خوفِ حراست　　　(افضال انوؔر)

حرص (5) شدید آرزو' شدتِ طمع۔ قرآن: حَرَصْتَ (12:103) تو چاہے' حَرَصْتُمْ (4:129) تم چاہو' حَرِيْصٌ (9:128) شدید خواہش (مثبت معنی میں) کرنے والا۔ اردو: حرص' حریص (منفی معنی میں' طمع والا)' تحریص وغیرہ۔

ے منہ سے بس کرتے نہ' ہرگز یہ خدا کے بندے　　　گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا　　　(ذوقؔ)

ے حُبِّ دنیا نے جہاں مارا طمانچہ حرص کا　　　حق کی جانب سے وہیں آدم کا منہ پھر جائیگا　　　(بہادر شاہ ظفرؔ)

حرف (6) کسی چیز کا کنارہ' اطرافِ کلمہ یعنی کسی فقرے کے دونوں کناروں کو ''حروفِ ہجا'' کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے کسی کلمہ کی بنیادی اکائی کو حرف کہا جاتا ہے' جس کی جمع حروف ہے۔ انحراف اور تحرّف کے معنی کسی چیز سے کنارہ کرنا' یعنی ایک کنارے کی طرف جھک جانا اور تحریف کے معنی کسی چیز کو ایک طرف جھکا دینے یعنی ٹیڑھا کر دینے کے ہیں۔ حرّاف: (بہت زیادہ حروف و الفاظ ادا کرنیوالا) بہت زیادہ باتیں کرنیوالے کو کہتے ہیں' خاص طور پر یہ لفظ بحث و تکرار اور زبانی جھگڑا کرنے والے شخص کے لیے بولا جاتا ہے' اسکی مونث حرّافہ ہے۔ حریف بمعنی مدِ مقابل معروف ہے۔ یہ مفہوم بھی مادے کے بنیادی معنی (کنارہ) سے اخذ کیا گیا ہے' کسی چیز کے دونوں کنارے ایک دوسرے کے حریف (مدِمقابل) ہوتے ہیں' آجکل یہ لفظ عموماً دشمن کے معنی دیتا ہے۔ احتراف کے معنی کوئی پیشہ اختیار کرنے کے ہیں' یعنی کوئی ایسا ہنر اور فن جو کسی چیز کی بنیادی شکل و صورت میں تحریف (تبدیلی) کر دے (مفردات)۔ حرفت کا لفظ جو صنعت کا متبادل ہے اور ''صناعی'' کا دوسرا نام ہے اسی احتراف سے مشتق ہے۔ قرآن: حَرْفٍ (22:11) کنارہ' يُحَرِّفُوْنَ (4:46) وہ (کلام اللہ کو) بدل دیتے ہیں' مُتَحَرِّفاً (8:16) ایک سمت ہو جانے والا۔ اردو: حرف' حروف' حرّاف' حرّافہ' حریف' تحریف' اِنحراف' محرّف' منحرف' حرفت (صنعت و حرفت)' حرفہ وغیرہ۔

ے جور کے بعد ہے اب حرفِ تسلّی کیسا　　　اس سے فرمایئے جس کو وہ گھڑی یاد نہ ہو　　　(داغؔ)

ے نہ پیشہ و حرفہ سے انکار ان کو　　　نہ محنت مشقت سے کچھ عار ان کو　　　(حالیؔ)

ے عصائے موسویؑ تاویل اور تحریف کا مارا　　　درِ دولت پہ سجدہ ریز تھا قانون بے چارا　　　(حفیظؔ جالندھری)

ے اِک منحرف گواہ کی صورت' چراغِ شام　　　اس کی گلی میں رات مرا ہمسفر ہوا　　　(امجد اسلام امجدؔ)

ے آشنائی کا کسی سے کیجیے کیا اعتبار دم میں ہوجاتا ہے یاں انساں ہی انساں کا حریف (مصحفی)

حرق (9) کسی چیز کوگرم کرنا' احترق: جلانا اور حریق: جلاڈالنے والا' آگ۔قرآن: حَرِّقُوهُ (21:68) اُسے (حضرت ابراہیمؑ کو) جلاڈالو' عَذَابَ الْحَرِيقِ (3:181) آگ یا جلنے کا عذاب' لَنُحَرِّقَنَّه' (20:97) ہم ضرور اسے (سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کو) جلاڈالیں گے' فَاحْتَرَقَتْ (2:266) پس اُسے جلادیا۔اردو: حرقی توانائی (حرارت سے پیدا ہونے والی)' تپ محرقہ' حریق' احتراق وغیرہ۔

ے قمر ہی کیا ترے آگے محاق میں آیا کہ آفتاب بھی تو احتراق میں آیا (ناسخ)

ے نہ بن آیا تھا کچھ بھی روزِ اقدامِ سویق اس سے بھڑکنی تھی ابھی کچھ مدتوں نارِ حریق اس سے (حفیظ جالندھری)

حرك (1) حرکت دینا' ہلانا (سکون کی ضد ہے)۔قرآن: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ (75:16) آپ اپنی زبان مت ہلائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرمایا گیا کہ دورانِ وحی آپؐ کلام اللہ کو جلدی جلدی یاد کرنے کی کوشش میں اپنی زبانِ مبارک کو حرکت میں نہ لائیں۔اردو: حرکت' حرکات' محرک' متحرک' تحریک وغیرہ۔

ے منیرؔ اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے' یا کیا ہے کہ حرکت تیز تر ہے اور سفر آہستہ آہستہ (منیر نیازیؔ)

ے بے یقیں لہجہ' تنفس تیز' گھبرائے ہوئے عاشقوں کی حرکتیں مشکوک ہوتی ہیں سدا (افضال انورؔ)

ے پھر محرک ستم شعاری ہے پھر انہیں جستجو ہماری ہے (شیفتہؔ)

ے کہیں نہ جائے بتِ مہروش یہ ممکن ہے خلل پڑے' متحرک جو آفتاب نہ ہو (ذوقؔ)

حرم (80) یہ مادہ قرآن میں درج ذیل چار معانی میں استعمال ہوا ہے۔**حرام کرنا/ہونا:** حَرَّمَ (2:173) اس نے حرام کیا' حَرَامٌ (16:116) ممنوع۔**عزت دینا** : اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ (2:194) قابلِ عزت مہینہ۔**احرام باندھنا:** حُرُمٌ (5:95) احرام کی حالت۔**محروم کرنا/ہونا:** اَلْمَحْرُومِ (51:19) نادار' مفلس۔بنیادی طور پر حرم کے معنی روکنا ہے خواہ یہ روک یا ممانعت جبری ہو' عقلی ہو یا شرعی ہو۔شرعی اصطلاح میں حرام ہر وہ چیز ہے جسے استعمال میں لانے سے شرع نے منع کر دیا ہو' روک دیا ہو' حرم (خانہ کعبہ) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسکی حدود میں بہت سی چیزیں منع کر دی گئی ہیں جو عام دوسری جگہوں پہ ممنوع نہیں ہیں۔الشھر الحرام ' البیت الحرام اور المسجد الحرام کے نام بھی اسی فلسفے کی غمازی کرتے ہیں۔احرام باندھ کر بھی بہت سی چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں' اس لیے حج وعمرہ کے مخصوص لباس کو یہ نام دیا گیا ہے۔بعض چیزوں کی حرمت (ممانعت) چونکہ انکی عزت اور بلند

مرتبے کی بنا پر ہوتی ہے اس لیے احترام اور محترم جیسے الفاظ عزت سے متعلقہ معنی کے حامل بن گئے۔ اس تصور کی وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ کسی مسلمان مرد کے لیے اسکی تمام محرمات (ایسی عورتیں جن سے وہ نکاح نہیں کرسکتا) اس کے لیے گویا محترم اور قابل احترام (عزت) ہیں۔ اسی طرح اس مادہ (حــرم) کے بنیادی معنی کے مطابق ''محروم'' وہ ہے جس سے کوئی چیز روک دی گئی ہو یا منع کر دی گئی ہو۔ اردو: حرم، حرام، حرمت، محارم، مَحْرم (ایسا مرد اور ایسی عورت جو ایک دوسرے پر نکاح کی غرض سے مطلق حرام ہوں ایک دوسرے کے محرم ہیں۔ شریعت اسلامی میں ان کے باہمی اختلاط کی ایک حد تک اجازت ہے اس لیے عرف عام میں ''محرم'' کے معنی واقف اور ''نامحرم'' کے معنی ناواقف کے لیے جاتے ہیں)، محرمات، حریم (ممنوعہ علاقہ، گھر کا وہ حصہ جہاں ہر کسی کو جانے کی اجازت نہ ہو)، تحریم (حرام قرار دینا)، احرام، مُحرّم، احترام، محترم، محروم وغیرہ۔

- حرم رسوا ہوا پیرِ حرم کی کم نگاہی سے — جوانانِ تتاری کس قدر صاحبِ نظر نکلے (اقبالؔ)
- مری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں — غلغلہ ہائے الاماں بت کدۂ صفات میں (اقبالؔ)
- محارم سے کرو پرہیز اگر ایمان والے ہو — پیمبر تم میں ہے موجود، تم قرآن والے ہو (حفیظؔ جالندھری)
- جب ترے دامن میں پلتی تھی وہ جانِ ناتواں — بات سے اچھی طرح محرم نہ تھی جس کی زباں (اقبالؔ)

حزب (20) گروہ، جماعت، ایسی جماعت جس کے افراد میں عقائد اور اعمال کی ہم آہنگی پائی جائے۔ قرآن: حِزْبُ اللّٰہِ (58:22) اللہ کا گروہ، حِزْبُ الشَّیْطٰنِ (58:19) شیطان کا گروہ، اَلْحِزْبَیْنِ (18:12) دو گروہ، اَلْاَحْزَابُ (33:20) حزب کی جمع، زیادہ گروہ۔ اردو میں حزب (حزبِ اقتدار، حزبِ مخالف وغیرہ)، احزاب (غزوۂ احزاب) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

- مہیّا جو ہوا نعمت سمجھ کر شوق سے کھایا — عشاء کے بعد حزب اللہ نے آرام فرمایا (حفیظؔ جالندھری)

حزن (42) غم، طبیعت کی بے قراری جو غم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ قرآن: اَلْحُزْنِ (12:84) غم، وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ (7:49) اور تم غم نہیں کھاتے ہو، لَا تَحْزَنْ (9:40) آپ غم نہ کریں، اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ (12:13) مجھے خدشہ ہے۔

اردو: حزن (حزن و ملال)، حزیں (غمگین)، محزوں وغیرہ۔

- کبھی نہ ہم نے میاں مصحفیؔ کو خوش پایا — جب آئے بیٹھے، تو بیٹھے حزیں ہمارے پاس (مصحفیؔ)
- خدا نالہ نہ سنوائے کسی کو مجھ سے محزوں کا — برنگِ ابر پھٹ جائیگا پردہ چشم گردوں کا (بحرؔ)

حسب (109) شمار کرنا، ذہن میں لانا، گمان کرنا، محاسبہ کرنا۔ قرآن: اَلْحِسَابَ (10:5) شمار، گنتی، حَسِبْتُمْ (2:214) تم گمان کرتے ہو، یَحْسَبُوْنَ (7:30) وہ گمان کرتے ہیں، فَحَاسَبْنٰھَا حِسَاباً شَدِیْدًا (65:8) ہم نے اس کا سخت محاسبہ کیا (سخت حساب

لیا)، حُسْبَاناً (18:40) اللہ تعالیٰ کے محاسبہ کرنے کے ضمن میں، حَسِیْبًا (4:6) نگہبان (ہر وقت حساب یعنی خیال رکھنے والا)، حَسْبُنَا اللّٰهُ (3:173) یعنی اللہ ہمارا نگہبان ہے، ہمارے لیے کافی ہے۔ اردو: حساب، حسیب، احتساب، محتسب، محاسبہ، محاسب، حسب نسب (کسی کا نسب یعنی خاندان کی پشتیں شمار کرنا)، حسب (حسبِ حال، حسبِ آرزو) وغیرہ۔

؎ کر رہا تھا غمِ جہاں کا حساب — آج تم یاد بے حساب آئے (فیض)

؎ مہر و ماہ و انجم کا محاسب ہے قلندر — اَیّام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر (اقبالؔ)

؎ یہاں کسی کو بھی کچھ حسبِ آرزو نہ ملا — کسی کو ہم نہ ملے اور ہم کو تُو نہ ملا (ظفر اقبالؔ)

؎ ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں — ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات (اقبالؔ)

حسد (5) کسی مستحقِ نعمت سے اس نعمت کے چھن جانے کی خواہش کرنے کا نام حسد ہے۔ قرآن: حَسَدَ (113:5) وہ حسد کرے، یَحْسُدُوْنَ (4:54) وہ حسد کرتے ہیں، حَاسِدٍ (113:5) حسد کرنیوالا۔ اردو: حسد، حاسد، محسود، حسود وغیرہ۔

؎ جو حسد کسی کو تجھ پر ہو تو ہے یہ تیری خوبی — کہ جو تُو نہ خوب ہوتا، تو وہ کیوں حسود ہوتا (ذوقؔ)

؎ ہفتاد دو فریق حسد کے عدد سے ہیں — اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں (ذوقؔ)

حسرۃ (9) پشیمانی، ندامت، غم، کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے سے دل میں جو ملال اور پریشانی ہوتی ہے، اسے "حسرت" کہتے ہیں، اَلْحَاسِرُ نادم، عاجز، درماندہ، تھکا ہوا۔ قرآن: یَوْمَ الْحَسْرَۃِ (19:39) حسرت کا دن یعنی یوم قیامت، حَسَرٰتٍ (2:167) حسرت کی جمع، ندامتیں، حَسِیْرٌ (67:4) تھکا ہوا، مَحْسُوْرًا (17:29) تھکا ہارا، لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ (21:19) وہ تھکتے نہیں۔ اردو میں لفظ "حسرت" اسی مفہوم میں معروف ہے۔

؎ آنکھوں پہ پردے پڑ گئے حیرت سے زیرِ تیغ — حسرت ہی رہ گئی رخِ قاتل کی دید کی (امیرؔ)

؎ کہاں کا وصل، کیسی آرزو، اے دل وہ کہتے ہیں — نہ میں حسرت کروں پوری، نہ تُو ارمان پیدا کر (احسنؔ)

حس (6) پانا، حواس کی مدد سے کسی چیز تک پہنچنا، الحاسّہ اس قوت کو کہتے ہیں جس سے عوارضِ حسّیہ کا ادراک ہوتا ہے، اس کی جمع الحواس ہے۔ حِسٌّ: معمولی حرکت، خفی آواز۔ قرآن: اَحَسَّ (3:52) اس نے ادراک (محسوس) کیا، فَتَحَسَّسُوْا (12:87) پس تم اس کا ادراک کرو، اسے تلاش کرو، حَسِیْسَهَا (21:102) اس کی آہٹ، ایسی ہلکی آواز جسے بمشکل محسوس کیا جا سکے، اَحَسُّوْا (21:12) انہوں نے محسوس کیا، تَحُسُّوْنَهُمْ (3:152) تم انہیں ڈھونڈ (قتل کر) رہے تھے۔

اردو: حِس' احساس' حسّاس' حساسیّت' محسوس' محسوسات' حواس' حاسّہ وغیرہ۔

- بت بنایا آئینہ رُو نے مجھے دیکھ کر صورت کو' حِس جاتی رہی (تسلیم)
- اے دوست ہم نے ترکِ تعلق کے باوجود محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی (ناصر)
- ہوش و حواس' تاب و تواں سب داغ جا چکے اب ہم بھی جانے والے ہیں' سامان تو گیا (داغ)
- دوسروں کے درد کا احساس ہوتا ہے کسے ہنس دیا کرتے ہیں گل شبنم کو روتا دیکھ کر (نامعلوم)

حسم (1) کسی چیز کے نشان کو زائل کر دینا' مٹا دینا' کسی کو نیست و نابود کرنے کے معنی میں عربی میں قطعۂ فحسمہ' کہا جاتا ہے یعنی اسے قطع کیا اور اس کا نشان تک مٹا دیا' اسی بنا پر تلوار کو بھی حسّام (کاٹ کر نشان مٹانے والی) کہا جانے لگا۔ آیت 69:7 میں حُسُوْمًا سے مراد ایسی ہوا ہے جس نے قومِ عاد کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ اردو میں لفظ حسام بمعنی تلوار معروف ہے۔

- کرسی سے جلد اُٹھ کے پکارے شہِ انام بھیّا! ہمارے سر کی قسم روک لو حسام (انیس)

حسن (194) اچھا' خوبصورت' نیکی۔ قرآن: حَسُنَ (4:69) بہتر' اَحۡسَنۡتُمۡ (17:7) تم نے نیکی کی' حَسَنَةً (2:201) نیکی' بہتری' اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ (12:3) بہترین قصہ' مُحۡسِنٌ (2:112) نیک' نیکی کرنیوالا' اَلۡاِحۡسَانُ (55:60) نیکی' اَلۡمُحۡسِنٰتِ (33:29) نیک عورتیں۔ اردو: حُسن' حسنات' حسین' حَسن' حسنین' محسن' محاسن' احسان' تحسین وغیرہ۔

- ترکِ بیداد کی تم داد نہ چاہو مجھ سے کر کے احسان نہ احسان جتائے کوئی (داغ)
- کس حُسن سے حَسن کا جوانِ حسیں لڑا گِھر گِھر کے صورتِ اسدِ خشم گیں لڑا (انیس)
- نہ تڑپا میں تو اُن کے ہاتھ کی ہونے لگی تحسیں مری بے طاقتی سے بڑھ گئی توقیر قاتل کی (ذکی)

حشر (43) لوگوں کا جمع کرنا' لوگوں کی جماعت' قرآن: فَحَشَرَ (79:23) اس (فرعون) نے لوگوں کو اکٹھا کیا' حٰشِرِيۡنَ (7:111) لوگوں کو جمع کرنیوالے' حَشۡرٌ (50:44) روزِ قیامت لوگوں کو اکٹھا کرنا' تُحۡشَرُوۡنَ (2:203) تم (روزِ قیامت) اکٹھے کیے جاؤ گے' مَحۡشُوۡرَةً (38:19) حضرت سلیمانؑ کے لشکر میں پرندوں کا اجتماع۔ اردو: حشر' محشر' حشرات (ایسے کیڑے مکوڑے جو زمین میں اکٹھے رہتے ہیں انہیں حشرات الارض کہا جاتا ہے) وغیرہ۔

- یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے (اقبال)
- تکیہ وعدہ پہ ہے' سب چپکے پڑے ہیں تہِ خاک حشر کا دن جو نہ آیا تو قیامت ہو گی (شاد)

حصر (6) گھیرنا، روکنا۔ قرآن: حَصِیرًا (17:8) گھیرنے والا، اُحْصُرُوْ هُمْ (9:5) تم انہیں گھیرو، فَاِنْ اُحْصِرْ تُمْ (2:196) تو اگر تم گھیرے جاؤ، حَصُوْرًا (3:39) گھیرا ہوا، مراد تقوٰی سے گھرا ہوا ہے، یعنی تقوٰی کے سبب عورتوں سے بچنے والا۔ اردو میں حصار (گھرا ہوا، قلعہ) حصیر، حصر، محاصرہ، محاصر، محاصرین، محصور، انحصار، منحصر وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

۔ منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید — نا اُمیدی اس کی دیکھا چاہیے (غالبؔ)

۔ آدمی واں بھی حصارِ غم میں ہے محصور کیا — اُس ولایت میں بھی ہے انساں کا دل مجبور کیا (اقبالؔ)

حصل (1) لغوی معنی کسی چیز کا چھلکا الگ کر کے گودہ نکالنے کے ہیں، جیسے کان کے پتھروں سے سونا نکالنا یا بھوسے سے گندم کے دانے نکالنا۔ حُصِّلَ (100:10) یعنی قیامت کے دن سینوں سے بھید نکال کر عیاں کر دیئے جائیں گے۔ حوصلۃ الطیر کے معنی ہیں پرندے کا پوٹا۔ اسی سے اس مادہ میں انسان کی مخفی ہمت اور جرأت کے معنی بھی آ گئے ہیں۔ اردو: حاصل، محاصل، محصول، حصول، تحصیل، استحصال (زبردستی حاصل کرنا)، حوصلہ وغیرہ۔

۔ مرغِ دل سے میرے ہو، صیّاد کیونکر مطمئن — بند آنکھیں ہیں مگر ہے حوصلہ پرواز کا (امیرؔ)

۔ کچھ شوخ کر دیا ہے چھیڑوں سے ہم نے تم کو — کچھ حوصلے ہمارے تم نے بڑھا دیئے ہیں (وحشتؔ)

۔ دل سے ہوائے کشتِ وفا مٹ گئی کہ واں — حاصل سوائے حسرتِ حاصل نہیں رہا (غالبؔ)

حصن (18) قلعہ، مضبوط چار دیواری کے اندر کا علاقہ۔ قرآن: مُحَصَّنَةٍ (59:14) قلعہ بند بستی، حُصُوْنُهُمْ (59:2) ان کے قلعے۔ قرآن میں نکاح کرنے والے مردوں کے لیے مُحْصِنِیْنَ (5:5) اور منکوحہ عورتوں کے لیے اَلْمُحْصَنٰتُ (4:25) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ گویا مُحْصَن ایسا فرد ہے جو اپنے نفس اور شیطانی وساوس سے بچاؤ کے لیے مضبوط قلعے میں محفوظ بیٹھا ہے اور شہوانی وساوس کے خلاف نکاح اسے ایک حِصْن یعنی قلعے کا کام دیتا ہے۔ اَحْصَنَتْ (21:91) اس (حضرت مریمؑ) نے اپنی عصمت کی حفاظت کی، تَحَصُّنًا (24:33) پاکدامن رہنا۔ اردو میں یہ مادہ معروف نہیں البتہ ادبی سطح پر حصنِ حصین (بمعنی مضبوط قلعہ) استعمال ہوتا ہے۔

۔ یہ اُس حصنِ حصیں کی اوّلیں بنیادِ محکم تھی — عبارت جس سے پشتی بانیٔ اولادِ آدم تھی (حفیظؔ جالندھری)

حضر (25) موجود ہونا، سامنے ہونا، عربی میں اس کے لغوی معنی شہر میں اقامت کے ہیں اور اس معنی میں یہ البدو کی ضد ہے۔ قرآن: حَضَرَ (2:180) موت کا سامنے ہونا، حَضَرُوْهُ (46:29) جب وہ (جنّ) آپ کے پاس حاضر ہوئے، یُحْضَرُوْنَ

(23:98) وہ میرے پاس حاضر ہوں' مُحۡضَرًا (3:30) موجود' حاضر' اَلۡمُحۡضَرِیۡنَ (28:61) حاضرین۔ اردو میں حاضر' حاضری' حاضرات' محضر (حاضر ہونے کی جگہ) محاضر' حضور' حضرت' حضر (سفر کی ضد) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

دشمن ہمارے واسطے تکلیف کیوں کریں ہم آپ اپنے قتل کا محضر بنائیں گے (داغؔ)

ریت کے ٹیلے پہ وہ آہو کا بے پروا خرام وہ حضر بے برگ وساماں' وہ سفر بے سنگ ومیل (اقبالؔ)

رفتہ و حاضر کو گویا پا بپا اُس نے کیا عہدِ طفلی سے مجھے پھر آشنا اُس نے کیا (اقبالؔ)

حط (2) کسی چیز کو بلندی سے نیچے اتارنا' سواری وغیرہ سے کوئی چیز اتار کر نیچے رکھنا۔ آیات 2:58 اور 7:161 میں حِطَّة کے معنی گناہ اتار دینے کے ہیں۔ اردو میں اس مادے سے لفظ ''انحطاط'' معروف ہے۔

عالمِ انحطاط میں بھی ہے اک سہارا بڑا حضورؐ کی نعت (افضال انورؔ)

حظ (7) حصہ' نصیب۔ قرآن میں حَظِّ (4:11) اور حَظًّا (5:13) مقرر شدہ حصہ کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ اردو میں حظ کے معنی لطف اور مزہ کے ہیں۔ لہٰذا حظ' حظ اٹھانا' محظوظ ہونا وغیرہ الفاظ ومحاورات اردو میں معروف ہیں۔

میں اور حظِّ وصل' خدا ساز بات ہے جاں نذر دینی بھول گیا اضطراب میں (غالبؔ)

دبدبہ بھی ہو' مصائب بھی ہوں' توصیف بھی ہو دل بھی محظوظ ہوں' رقت بھی ہو تعریف بھی ہو (انیسؔ)

حفظ (44) دل میں کسی بات کو یاد رکھنا' اس کی ضد نِسۡیَانُ ہے۔ محفوظ وہ بات ہے جو اچھی طرح سے دل نشیں ہو جائے۔ اس کے علاوہ عام چیزوں کو سنبھالنے اور سنبھال کر رکھنے کے لیے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ قرآن: حٰفِظُوۡنَ (12:12) دھیان رکھنے والے' نگرانی کرنے والے' حَفِیۡظٌ (11:57) اللہ کا صفاتی نام' ہر چیز کی حفاظت کرنیوالا' حٰفِظُوۡا (2:238) تم (نمازوں کی) حفاظت کرو' حٰفِظٰتٌ (4:34) عصمت کی حفاظت کرنے والی عورتیں' حَافِظٌ (86:4) حفاظت کرنے والا۔ اردو: حفظ' حافظ' حفاظ' حافظہ' تحفظ' محافظ' محافظت' محفوظ' حفاظت' حفیظ' الحفیظ (بمعنی الامان)' حفظان وغیرہ۔

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو ملک و دولت ہے فقط حفظِ حرم کا اک ثمر (اقبالؔ)

ہے موجِ بحرِ عشق' وہ طوفاں کہ الحفیظ بے چارہ مشتِ خاک تھا انسان بہہ گیا (ذوقؔ)

حق (287) سچ' مطابقت اور موافقت' وہ چیز یا عمل جو مقتضائے حکمت کے مطابق ہو۔ ''حقیقت'' وہ ہے جسے ثبات ہو اور جس کا وجود ثابت (مستحکم) ہو۔ قرآن: حَقَّ (22:18) ثابت ہو گیا (عذاب)' اَلۡحَقَّ (2:42) سچ (بمقابلہ باطل)' اَلۡحَآقَّةُ

(69:1) سچ مچ ہونے والی۔ اردو: حق، ناحق، حقوق، حقائق، حقانیت، تحقیق، تحقیقات، محقق، مستحق، استحقاق، حقیقت، حقا (سچ ہے)، حقّہ (جواہرات رکھنے کی ڈبیا)۔ اس لیے کہ یہ ڈبیا شکل اور سائز میں زیور کی شکل اور سائز سے مطابقت رکھتی ہے، تمبا کو والے "حقے" کا نام جواہرات کی ڈبیا کے نام سے بطور استعارہ لیا گیا ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

ـ مرے لہجے میں غرور آیا تھا اُسے حق تھا کہ شکایت کرتا (پروین شاکر)

ـ اپنا حق شہزاد ہم چھینیں گے مانگیں گے نہیں رحم کی طالب نہیں بیچارگی، جیسی بھی ہے (شہزاد)

ـ مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا حقّا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا (درد)

ـ حقیقت ایک ہے ہر شے کی نوری ہو کہ ناری ہو لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دل چیریں (اقبال)

حکم (210) کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنا، حاکم: فیصلہ کرنیوالا۔ حَکَم: ماہر فیصلہ کرنیوالا، حکمت: بہتر فیصلہ اور بہتر فیصلہ کرنے کی مہارت یعنی دانائی۔ قرآن: حَکَمَ (40:48) اس نے فیصلہ کیا، حَکَمْتَ (5:42) تو فیصلہ کرے، اَلْحُکْمُ (6:57) فیصلہ، اَلْحٰکِمِیْنَ (12:80) فیصلہ کرنے والے، اَلْحُکَّامِ (2:188) حاکم کی جمع، اَلْحِکْمَةَ (2:269) دانائی، حَکِیْمٌ (8:71) بہت اچھا فیصلہ کرنیوالا، دانا، مُحْکَمَةٌ (47:20) مضبوط، پختہ۔ اردو: حُکم، حَکَم، حکیم، حاکم، حکام، حکومت، حاکمیت، اَحکام، احکامات، حکمت، محکم، محکوم، محکمہ (محکمہ دراصل فیصلہ کرنے کی جگہ کو کہا جاتا ہے، جیسے عدالت یا دربار۔ لیکن آجکل حکومت کے ہر شعبے کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے)، استحکام، تحکم وغیرہ۔

ـ پر تیری تصویر قاصد گریۂ پیہم کی ہے آہ! یہ تردید میری حکمتِ محکم کی ہے (اقبال)

ـ خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر پھر سلا دیتی ہے اُس کو حکمراں کی ساحری (اقبال)

ـ اے خردمند سن! ہم بھی دو بھائی تھے، وہ جو حاکم بنے ہم جو رسوا ہوئے
وہ اُدھر لعل و گوہر میں تُلتے رہے، ہم اِدھر لعل و گوہر اُگلتے رہے (سجاد باقر رضوی)

حلف (13) قسم، قسم کھانا، وعدہ کرنا، وہ قسم جس کے ذریعہ ایک دوسرے سے عہد کیا جائے۔ حلیف وہ افراد یا فریقین ہیں جنھوں نے باہمی تعاون کا عہد و پیمان کیا ہو۔ قرآن: حَلَفْتُمْ (5:89) تم وعدہ کرو، تم قسم کھاؤ، یَحْلِفُوْنَ (9:96) وہ قسمیں کھاتے ہیں، حَلَّافٍ (68:10) بہت زیادہ قسمیں کھانے والا۔ اردو: حلف، حلف نامہ، حلیف (جسکے ساتھ دوستی کا عہد ہو) حلفی، حلفیہ وغیرہ۔

۔ مدینے کے یہودی بھی ہمارے دوست ہیں سارے ابھی خاموش بیٹھے ہیں وہ حلفِ صلح کے مارے (حفیظ جالندھری)

۔ حلیفوں میں تمہارے ہیں یہودی اور کافر بھی حمایت میں مسلمانوں کی ہیں کمزور و لاغر بھی (حفیظ جالندھری)

حلق (2) جانور کا گلا کاٹنا (ذبح کرنا)' حَلَقَہٗ: اس نے اسے ذبح کر ڈالا۔ حَلق :وہ جگہ جہاں سے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے۔ پھر یہ لفظ مطلق کاٹنے کے معنی میں اور خصوصاً بال کاٹنے کے معنی میں بھی بولا جانے لگا۔ قرآن میں یہ مادہ بال کاٹنے ہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے' تَحۡلِقُوۡا (2:196) تم بال کٹواؤ' مُحَلِّقِیۡنَ (48:27) بال کٹوانے والے۔ اردو میں حلق کے معنی ''گلے'' کے ہیں' جہاں سے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے' البتہ حلق بمعنی بال کاٹنا اردو میں مستعمل نہیں ہے۔

۔ سخت جانی اِسکو کہتے ہیں کہ میرے حلق پر خنجر اس سفّاک کا مڑ مڑ گیا' رُک رُک گیا (نامعلوم)

حلق (گلے) کی دائرہ نما شکل کی مناسبت سے ہر گول چیز کو بھی حلقہ کہا جاتا ہے' خاص طور پر کان وغیرہ میں بطور زیور ڈالے جانے والے ''حلقے'' تو بہت معروف ہیں۔ پرانے زمانے میں غلاموں کی شناخت کے لیے ان کے کانوں میں حلقے ڈال دیئے جاتے تھے۔ اردو میں ''حلقہ بگوش'' کی ترکیب اسی رواج کی مرہون منت ہے۔ اسی طرح زنجیر کی ہر کڑی بھی گول ہونے کے باعث حلقہ کہلاتی ہے۔

۔ آنکھوں سے ہوئے جا کر ہم حلقہ بگوش اس کے جب زلف کے حلقوں سے رخسار نظر آیا (مصحفی)

۔ بسکہ ہوں غالبؔ اسیری میں بھی آتش زیرِ پا موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا (غالبؔ)

دائرہ بنا کر بیٹھے ہوئے افراد کے اجتماع کو بھی ''حلقہ'' کا نام دیا گیا اور پھر استعارۃً اشتراکِ مقاصد کی بنا پر کسی خاص علاقے یا مختلف افراد کے خاص گروہ کو بھی (مکانی حدود کا لحاظ کیے بغیر) ''حلقہ'' کہا جانے لگا' جیسے حلقۂ انتخاب' حلقۂ احباب وغیرہ۔

۔ حلقہ کیے بیٹھے رہو اس شمع کو یارو کچھ روشنی باقی تو ہے ہر چند کہ کم ہے (فیضؔ)

حلقوم (1) اس کے معنی بھی ''حلق'' یعنی گلے کے ہیں۔ بعض اہل لغت کے نزدیک حلق بیرونی گلا ہے اور حلقوم اندرونی گلا۔ آیت 56:83 میں لفظ اَلۡحُلۡقُوۡم عالم نزع کی کیفیت کے حوالے سے آیا ہے۔ یعنی اس لمحے کا تصور کرو جب جان حلق میں پھنسی ہوگی۔ اردو میں لفظ ''حلقوم'' معروف ہے۔

۔ پدر تھا مطمئن بیٹے کے چہرے پر بحالی تھی چھری حلقومِ اسمٰعیلؑ پر چلنے ہی والی تھی (حفیظ جالندھری)

۔ جس گھڑی قاتل کے تھا حلقومِ بسمل ہاتھ میں دیکھتا تھا وہ بھی لے دامانِ قاتل ہاتھ میں (مصحفی)

حـل (51) کسی چیز کی گرہ کھولنا' کسی جگہ اتر نا یار ہنا' کسی چیز کا جائز ہونا۔ ان تینوں معانی میں اس مادہ سے مختلف الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔ گرہ وغیرہ کھولنا: وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ (20:27) میری زبان کی گرہ کھول دے' وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا (5:2) جب تم (احرام) کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ **کسی جگہ اتر نا یار ہنا:** جب کوئی شخص کسی جگہ پہنچ کر اپنا سامان کھولتا ہے تو اُس جگہ پر منزل کرنا' اتر نا اور رہنا مراد لیا جاتا ہے مثلاً اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ (13:31) آفت ان کے گھروں کے قریب اترے' ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (22:33) پھر اس کے پہنچنے کی جگہ بیت العتیق ہے۔ **کسی چیز کا جائز ہونا:** احرام کھولنے کی نسبت سے رَجُلٌ حلال اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس پر سے احرام یا حج کی پابندیاں یعنی وقتی حرمتیں ختم ہو جائیں۔ اس نسبت سے بعد میں حلال کا لفظ حرام کے مقابلے میں بولا جانے لگا۔ قرآن میں بھی یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کی ضد کے طور پر استعمال ہوئے ہیں جیسے آیت 16:116 میں حلال بمقابلہ حرام آیا ہے' اُحِلَّتْ لَكُمْ (5:1) تمہارے لیے جائز (حلال) کر دیے گئے۔ آیت 4:23 میں حَلَآئِلُ کے معنی ''بیویوں'' کے ہیں جو حلیلہ کی جمع ہے۔ ایک دوسرے کے لیے ''حلال'' ہونے کی بنا پر خاوند کو حلیل اور بیوی کو حلیلہ کہا جاتا ہے۔ یہ وجہ تسمیہ دوسرے دو معانی (رہنے اور کھولنے) کے اعتبار سے بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی ایک ساتھ رہنے اور ایک دوسرے کے لیے ستر کھولنے کے اعتبار سے۔ اردو: میں اس مادے سے متعدد الفاظ مندرجہ بالا تینوں معانی میں مستعمل ہیں۔

گرہ کھولنا: حل (مشکل حل ہونا' مائع میں حل ہونا کہ یوں بھی حل ہونیوالی چیز کی بندش کھل جاتی ہے)' بخل' محلول' حلول' تحلیل وغیرہ۔

؎ اِک بات اگر مجھ کو اجازت ہو تو پوچھوں — حل کر نہ سکے جس کو حکیموں کے مقالات (اقبالؔ)

اتر نا یار ہنا: محل (مقام' غیر معمولی طور پر بڑا گھر)' محلّہ' محلات وغیرہ۔

؎ اے التفاتِ یار مجھے سوچنے تو دے — مرنے کا ہے مقام یا جینے کا ہے محل (عابدؔ)

؎ دل نے اک اینٹ سے تعمیر کیا تاج محل — تو نے اِک بات کہی لاکھ فسانے نکلے (امجد اسلام امجدؔ)

جائز ہونا: حلال' حلال کرنا (ذبح کرنا) حلالہ' حِلّت وغیرہ۔

؎ خونِ عُشاق ہے کیوں مذہبِ خوباں میں حلال — دیّت اس خون کی شاید نہیں اسلام کے بیچ (مصحفیؔ)

حلم (21) نفس اور طبیعت کا ضبط' عقل' متانت' سنجیدگی۔ یہ اس مادے کے بنیادی معانی ہیں' ان معانی میں پندرہ مقامات پر حلیم

اور حلیماً کے الفاظ قرآن میں استعمال ہوئے ہیں' ان میں گیارہ مقامات پر یہ لفظ اللہ کے صفاتی نام کے طور پر آیا ہے۔ مثلاً آیت 4:12 میں۔ اس کے علاوہ دو مرتبہ حضرت ابراہیمؑ (9:114,11:75) اور ایک مرتبہ حضرت اسماعیلؑ (37:101) کو بھی حَـلِیْم کے لقب سے ملقب فرمایا گیا ہے۔ دو مرتبہ (24:58,59) بچوں کے سنِ بلوغت کو پہنچنے کے لیے اَلْحُلُمَ کا لفظ استعمال ہوا ہے' اس لیے کہ بچے کے مقابلے میں بالغ آدمی زیادہ عقل و متانت والا ہوتا ہے۔ چونکہ ''بدخوابی'' بلوغت کی علامت ہے اس لیے اسے احتلام کہا جاتا ہے۔ ایسے خواب کو عربی میں حُلم کہتے ہیں جو کہ عام خواب کے لیے بھی مستعمل ہے۔ قرآن میں خواب کے معانی میں یہ لفظ 4 دفعہ استعمال ہوا ہے۔ اَحْلَامُهُـمْ (52:32) ان کے خواب۔ آیت 11.87 میں حضرت شعیبؑ کی قوم کے لوگوں کا یہ فقرہ نقل ہوا ہے: اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْد کہ ہاں جی! پوری قوم میں ایک آپ ہی تو نیک اور عقل مند ہیں۔

اردو: حلم' حلیم (حلیم ایک سالن کا نام بھی ہے جس کا اس مادے سے تعلق نہیں' یہ اصل میں ''لحیم'' تھا یعنی ''گوشت والا'' مگر غلط العوام ہونے کی وجہ سے 'حلیم' مشہور ہو گیا) 'احتلام وغیرہ۔

؎ مگر وہ منبعِ حلم و صفا خاموش رہتا تھا دعائے خیر کرتا تھا جفا و ظلم سہتا تھا (حفیظ جالندھری)

؎ فلاحی ریاست کی خود انحصاری حلیم اپنی' نان اپنا' اپنی نہاری (ضمیر جعفری)

حمد (68) تعریف کرنا' خاص طور پر اللہ کی مدح و ثنا۔ قرآن: اَلْحَمْدُ (1:1) خاص تعریف' اللہ کی ثناء' يُحْمَدُوْا (3:188) وہ چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے' اَلْحٰمِدُوْنَ (9:112) تعریف کرنے والے' مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (17:79) قابل تعریف مقام' ارفع و اعلیٰ مرتبہ' حَمِيْدٌ (14:8) سراہا گیا' اللہ کا صفاتی نام' اَحْمَدُ (61:6) حضرت عیسیٰؑ نے پیشین گوئی کی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ﷺ ہو گا۔ محمد ﷺ: بکثرت قابلِ ستائش خصلتوں والا' جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے۔ خاتم النبیین ﷺ کا اسمِ مبارک محمّد (ﷺ) قرآن میں چار مقامات (48:29,47:2,33:40,3:144) پر آیا ہے۔

اردو: حمد' تحمید' حمید' محمد' احمد' حامد' محمود' حماد وغیرہ۔

؎ جس طرح ملتے ہیں لب نامِ محمدؐ کے سبب کاش ہم مل جائیں سب نامِ محمدؐ کے سبب (پروین شاکر)

؎ ترانے حمدِ باری کے ہوئے جاری زبانوں پر درود و نعت نغمہ بن کے گونجے آسمانوں پر (حفیظ جالندھری)

حمر (6) سرخ رنگ' گدھا بھی اپنے سرخی مائل رنگ کی وجہ سے عربی میں حمار یا حمیر کہلاتا ہے۔ قرآن میں اس مادہ سے اَلْحِمَارِ (62:5)' اَلْحَمِيْرِ (31:19) اور حُمُرٌ (74:50) کے الفاظ گدھے کے معنی میں آئے ہیں۔ جبکہ ایک مقام پر لفظ حُمْرٌ (35:27) بمعنی سرخ رنگ استعمال ہوا ہے۔ اردو: حمار (گدھا)' احمر (بہت زیادہ سرخ)' حُمیر ا (سرخ رنگ والی عورت'

حضرت عائشہؓ کا لقب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عام طور پر آپؓ کو "حُمیرا" کہہ کر بلایا کرتے تھے)، الحمراء وغیرہ۔

؎ زردار بے وقوف بھی دانا میں ہو شمار — بے زر ہو عقل مند بھی سمجھیں اُسے حمار (نامعلوم)

؎ یہ سیمیں بدن اور شفق رنگ عارض — کہ گل ہائے احمر ہیں شاخِ سمن میں (اختر شیرانی)

حمل (64) بوجھ اٹھانا، عربی میں ظاہری بوجھ حِمل اور خفی بوجھ حَمل کہلاتا ہے۔ قرآن: حَمَلَ (20:111) اس نے بوجھ اٹھایا، یَحْمِلُوْنَ (6:31) وہ اٹھاتے ہیں، حَمْلَهُنَّ (65:4) ان کے پیٹ کا حمل (بوجھ)، حَمُوْلَة (6:142/143) بوجھ لادا گیا، یعنی جسیم جانور جو بوجھ اٹھانے کے کام آتے ہیں۔ اردو: حمل، حامل، حاملہ، حمّال (بوجھ اٹھانے والا، قلی)، حمّالہ، حمالہ، حاملان، حملہ (یکدم بوجھ ڈالنا)، حمائل، احتمال، (بیشک، شبہ، گمان، گنجائش: یہ اردو میں اس لفظ کے اضافی معنی ہیں)، محمل، تحمل، متحمل، محمول وغیرہ۔

؎ ہے حاملانِ عرش سے رتبہ بڑھا ہوا — خُدّامِ بارگاہِ رسالت پناہ کا (سالک)

؎ مجھ کو ہے اس سے احتمالِ وفا — نہ غلط ہو مرا قیاس کہیں (داغ)

؎ یہ کہا تھا کہ نہ کرنا کبھی ان سے شکوہ — تجھ سے اے دل نہ ہوا، صبر و تحمل نہ ہوا (داغ)

حَمّ (26) گرم کرنا، حَمِیَ بمعنی گرم ہونا۔ قرآن: اَلْحَمِیْم (56:54) بہت گرم، حَامِیَةٌ (101:11) جلتی ہوئی آگ، یَحْمُوْمٍ (56:43) دھواں اور ہر گرم چیز۔ طبعی اور ظاہری گرمی کے علاوہ اس مادہ کے بعض الفاظ جذبات کی گرمی اور انسانی طبیعت کے جوش و خروش کے اظہار کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً حَمِیْمٌ (41:34) بمعنی دوست (جس کی محبت میں گرمجوشی پائی جائے) اور حَمِیَّةَ (48:26) غیرت کی گرم جوشی۔ غیرت وغیرہ کی بنا پر ممنوع قرار دی جانیوالی چیز کو بھی حَمِیَ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ حَامٍ (5:103) اہلِ عرب کے ہاں اس اونٹ کو کہا جاتا تھا جس کو (ایک عقیدے کے مطابق) سواری کے لیے ممنوع کر دیا جاتا تھا۔ اردو: حمیّت، حامی، حمایت، حمایتی، حمّام (گرم پانی سے نہانے کی جگہ) وغیرہ۔

؎ ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا — درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا (اقبال)

؎ مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر — حمیّت نام تھا جس کا، گئی تیمور کے گھر سے (اقبال)

؎ حمّام کی طرف جو گیا بہرِ غسل تو — یاں اشکِ گرم نے مرے دریا سمو دیا (مصحفی)

حناجر (2) گلا (حنجرہ کی جمع)۔ آیات 40:18،33:10 میں یہ لفظ خوف کے مارے کلیجا گلے میں آجانے کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں گلے کے اندرونی زیریں حصہ کو حنجرہ کہا جاتا ہے، اسی کی جمع حناجر ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

؎ لب پہ آیا جب محمد مصطفےٰؐ کا نام پاک — حنجرہ میٹھا ہوا، ٹھنڈا ہوا سینہ مرا (افضال انور)

حنیفا (12) سب سے کٹ کر یکسوئی کے ساتھ ایک طرف ہو جانا' مراد ہے سچا' اور موحّد مسلمان۔ قرآن میں یہ لفظ 12 میں سے 8 دفعہ حضرت ابراہیمؑ کے لیے استعمال ہوا ہے (3:67)۔ اس کے علاوہ حَنِیۡفًا (30:30) اور حُنَفَآءَ (22:31) کے الفاظ بعض دوسرے حوالوں کی نسبت سے بھی آئے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ اپنے معانی و مفہوم کی ادائیگی کے لیے مستعمل نہیں۔ البتہ لفظ ''حنیف'' بطور نام ہمارے ہاں مستعمل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی نسبت سے فقہی مسلک کے نام کے طور پر ''حنفی'' اور ''حنفیہ'' وغیرہ الفاظ بھی اردو میں معروف ہیں۔ دینِ ابراہیمیؑ کو قران نے مِلّتِ حنیف کا نام دیا ہے (2:135)۔ اس حوالے سے اردو میں بھی ''دینِ حنیف'' کی ترکیب رائج ہے۔

؎ عرب میں آمنہؓ مشہور تھا نام اس عفیفہ کا اسی کی گود گہوارہ بنی دینِ حنیفہ کا (حفیظ جالندھری)

نوٹ: اس شعر میں ''دین حنیفہ'' کی ترکیب کا تعلق آیت 2:135 کے الفاظ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ حَنِیۡفًا سے ہے' نہ کہ امام ابوحنیفہؒ کے مسلک سے۔

حنین (1) مکہ اور طائف کے درمیان وادی کا نام جہاں فتح مکہ کے بعد شوال 8ھ میں مسلمانوں اور قبیلہ بنی ہوازن کے درمیان جنگ ہوئی جو اسلامی تاریخ میں غزوۂ حنین کے نام سے معروف ہے' قرآن کے الفاظ یَوۡمَ حُنَیۡنٍ (9:25) میں اس جنگ کی طرف اشارہ ہے۔ اردو میں یہ نام اسی غزوہ کے حوالے سے معروف ہے۔

؎ صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق' صبر حسینؓ بھی ہے عشق معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق (اقبالؔ)

حوت (5) مچھلی۔ قرآن: صَاحِبِ الۡحُوۡتِ (68:48) مچھلی والے یعنی حضرت یونسؑ جنہیں مچھلی نے نگل لیا تھا (37:142)' حِیۡتَانُهُمۡ (7:163) ان کی مچھلیاں' اس آیت میں اصحابِ سبت کا ذکر ہے۔ اردو میں یہ لفظ اپنے حقیقی معنی میں مستعمل نہیں البتہ ایک برج کے نام کے طور پر معروف ہے۔ یعنی برجِ حوت جس کی ہیئت مچھلی سے مشابہ تسلیم کی گئی ہے۔

؎ ماہ نے چھوڑ دیا ثور سے جانا باہر زہرہ نے ترک کیا حوت سے کرنا تحویل (غالبؔ)

حاجة (3) ضرورت' اس چیز کی ضرورت جسکی دل میں چاہت ہو۔ قرآن: حَاجَةً (40:80,12:68 اور 59:9)۔

اردو: حاجت' حوائج' حاجات' احتیاج' محتاج وغیرہ۔

؎ اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد (اقبالؔ)

؎ میں بلبلِ نالاں ہوں اِک اجڑے گلستاں کا تاثیر کا سائل ہوں' محتاج کو داتا دے (اقبالؔ)

۔ مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہیے — بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے (غالبؔ)

۔ اب دلوں سے راحت وصبر وسکوں جانے کو ہے — احتیاج و احتجاج و اضطراب آنے کو ہے (ناظرؔ)

حَور (9) پلٹنا، پھرنا، اسی سے مـحـور مشتق ہے جس پر کوئی چیز گھومتی ہے۔ قرآن: یَـحُـوْرَا (84:14) وہ پلٹے گا، تبادلہ گفتگو، قرآن میں تَحَاوُر (58:1) کہا گیا ہے کہ مکالمے میں کلام باہم ایک دوسرے کی طرف لوٹایا جاتا ہے، اسی سے ''محاورہ'' کا لفظ مشتق ہے، یُحَاوِرُہٗ (18:34) وہ اس سے مصروفِ کلام تھا۔ حَوَارِی سے مراد ایسا ساتھی ہے جو ہر وقت کسی کے پاس موجود رہے۔ یعنی اس کے اردگرد پھرتا رہے، اس کی جمع اَلْحَوَارِیُّوْنَ (3:52) اور اَلْحَوَارِیّٖنَ (5:111) قرآن میں آئی ہے۔

اردو میں محور، حواری، محاورہ وغیرہ الفاظ مستعمل ومعروف ہیں۔

۔ حسن کا مصدر، عشق کا محور — ذاتِ محمدؐ خیر سراسر (افضال انورؔ)

۔ اپنے دشمن سے میں بے وجہ خفا تھا محسنؔ — میرے قاتل تو میرے اپنے حواری نکلے (محسن نقویؔ)

۔ شعر میں یوں محاورہ باندھو — حسن بڑھ جائے اور مضمون کا (افضال انورؔ)

حُـور (4) جنت کی عورتیں، خوبصورت عورتیں، حُـور جمع ہے، اسکی واحد حـوراء ہے۔ قرآن میں چاروں مقامات پر حُـور (44:54) ہی استعمال ہوا ہے، اسکا واحد قرآن میں نہیں آیا۔ اردو میں لفظ حور (جمع) بطور واحد استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ حور کی جمع کے طور پر اردو میں حوروں اور حوریں کے الفاظ معروف ہیں۔

حُور بطور واحد:

۔ میں جو کہتا ہوں کہ ہم لیں گے قیامت میں تجھے — کس رعونت سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حور نہیں (غالبؔ)

حُور بطور جمع:

۔ صورتوں میں خوب ہوں گی شیخ گو حورِ بہشت — پر کہاں یہ شوخیاں، یہ طور، یہ محبوبیاں (درؔ

حُور کی اردو جمع:

۔ اِن پری چہروں سے لیں گے خُلد میں ہم انتقام — قدرتِ حق سے یہی حوریں اگر واں ہو گئیں (غالبؔ)

درج ذیل شعر میں شاعر نے ''حور'' کا عربی واحد ''حوراء'' بھی استعمال کیا ہے۔

۔ صفائی ہے مجھے منظور اسیرؔ اپنے مضامین کی — سیاہی میں کروں ضم غازۂ رخسارِ حوراء کو (امیرؔ

حاش (2) لغوی معنی دور ہونے کے ہیں، قرآن میں دو مقامات پر حَـاشَ لِـلّٰه (12:31,51) استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی

ہیں ''اللہ اس سے بہت دور ہے'' مراد یہ ہے کہ ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔ اردو: حاشا' (حاشا و کلا) 'تحاشا (بے تحاشا)' حاشیہ۔ (دوری کے معنی میں حاشیہ سے مراد کنارہ لیا جاتا ہے)' حاشیہ بردار (کسی اہم شخصیت کے حواری جو ہمہ وقت اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں)' حاشیہ چڑھانا (محاورہ بمعنی مبالغہ کرنا' لفظی معنی: کتاب کے صفحہ کے کنارے پر کسی عبادت یا لفظ کی وضاحت رقم کرنا) وغیرہ۔

؎ روایات پر حاشیہ اک چڑھانا قسم جھوٹے وعدوں پہ سو بار کھانا (حالؔی)

؎ کیا حور کی باتوں پہ لبھاوے ہے تُو مجھ کو حاشا کہ مجھے آرزوئے حُور ہو اے شیخ (مصحفؔی)

؎ گرایا خاک پر لاشے پہ لاشا دستِ حیدرؓ نے یہ جنگل کاٹ ڈالا بے تحاشا دستِ حیدرؓ نے (حفیظؔ جالندھری)

حاط (28) گھیرنا' الحائط: دیوار' جو کسی جگہ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہو۔ ''احتیاط'': ایسے وسائل بروئے کار لانا جن کے سبب کسی مُضر چیز سے بچاؤ ممکن ہو۔ قرآن: اَحَاطَ: (17:60) اس نے گھیرا' اَحَاطَتْ (2:81) وہ گھیر لے' وَلَا یُحِیطُوْنَ (2:255) وہ احاطہ نہیں کر سکتے' مُحِیطٌ (2:19) گھیرنے والا۔ اردو: احاطہ' حیطہ' محیط' احتیاط' محتاط وغیرہ۔

؎ اے دل تجھے دشمن کی بھی پہچان کہاں ہے تو حلقۂ یاراں میں بھی محتاط رہا کر (محسن نقوؔی)

؎ تو ہے محیطِ بیکراں' میں ہوں ذرا سی آب جُو یا مجھے ہم کنار کر' یا مجھے بے کنار کر (اقباؔل)

حال (26) کسی چیز کا متغیر ہونا' بدلتے رہنا' پھرنا۔ قرآن: لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا (18:108) وہ (جنتی) جنت میں (اپنی حالت میں) تبدیلی کی خواہش نہیں کریں گے۔ آیت وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا (17:77) میں تحویل کے معنی بھی بدلنے کے ہیں' اسی بنا پر عربی میں ''سال'' کے لیے اَلْحَوْلِ (2:240) کا لفظ استعمال ہوتا ہے کہ سال کے وقفے میں وہی موسم' وہی زمانہ پھر کر دوبارہ آ جاتا ہے۔ حول کے معنی اردگرد کے بھی ہیں' حَوْلِ الْعَرْشِ (39:75) عرش کے گرد' مَا حَوْلَكُمْ (46:27) تمہارے اردگرد' اسی سے حول کے معنی کسی چیز کو بدل دینے کی قدرت رکھنے کے بھی ہیں' جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہ اصل قدرت اور طاقت کا مالک اللہ کے سوا کوئی نہیں' اس بنا پر حِیْلَةً (4:98) کے معنی ایسی تدبیر یا ذریعہ کے ہیں جس کے استعمال سے کسی چیز پر قدرت حاصل ہو جائے۔ آیت (13:13) میں شَدِیْدُ الْمِحَالِ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ مراد ہے۔

حال کے ایک اور معنی رکاوٹ پیدا کرنے کے بھی ہیں یعنی کسی چیز کا اس طرح سے اپنی جگہ بدلنا کہ کسی کے سامنے آ جائے' حائل اسی سے مشتق ہے۔ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ (11:43) اور دونوں (حضرت نوحؑ اور آپؑ کے بیٹے) کے درمیان موج حائل

ہوگئی۔اردو میں اس مادہ سے متعدد الفاظ مختلف معانی میں آئے ہیں۔

حال یا حالت: انسان کی وہ کیفیت ہے جو جسم اور مال کے اعتبار سے تبدیل ہوتی رہتی ہے' اس کیفیت کو حال یا حالت کہتے ہیں۔ اگر چہ کسی کا حال زمانے کی نشاندہی نہیں کرتا مگر ماضی اور مستقبل کے مقابلے میں یہ لفظ (حال) موجودہ کیفیت (فعل حال) کو ظاہر کرنے کے لیے بھی مستعمل ہے' حال کی جمع احوال بھی اردو میں معروف ہے۔

ے میرے پاس سے وہ گزرے' مرا حال تک نہ پوچھا میں یہ کیسے مان جاؤں کہ وہ دور جاکے روئے (سیف)

ے بڑے خلوص سے احوال پوچھنے کے لیے گزر گئی شبِ فرقت تو مرے یار آئے (زیدی)

رکاوٹ پیدا کرنا یا درمیان میں آجانا: دو چیزوں کے درمیان آنے والی چیز کے لیے حائل کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

ے اُدھر شرم حائل اِدھر خوف مانع نہ وہ دیکھتے ہیں' نہ ہم دیکھتے ہیں (داغ)

اردگرد: حول (اردگرد) ''مَا'' کے اضافے سے ''ماحول'' اور حوالی (حول کی جمع) کا استعمال اردو میں معروف ہے۔ اردو میں ''حویلی'' کا لفظ ''حوالی'' ہی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

ے دارالشفاء' حوالئ بطحا میں چاہیے نبضِ مریض' پنجۂ عیسٰیؑ میں چاہیے (اقبال)

ے عجیب خوف مسلط تھا کل حویلی پر ہوا چراغ جلاتی رہی ہتھیلی پر (محسن نقوی)

تدبیر یا ذریعہ: اردو میں لفظ حیلہ عام طور پر کسی مقصد کے لیے منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے کے مفہوم میں مستعمل ہے' جیسے:

ے اے کہ تجھ کو کھا گیا سرمایہ دارِ حیلہ گر شاخِ آہو پر رہی صدیوں تلک تیری برات (اقبال)

ے زمامِ کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا طریقِ کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی (اقبال)

تاہم عام تدبیر' وسیلہ یا بہانہ کے معنی میں بھی ''حیلہ'' کا استعمال اردو میں ملتا ہے' مثلاً:

ے ربط کے سیکڑوں حیلے ہیں محبت نہ سہی ہم ترے ساتھ کسی اور بہانے لگ جائیں (فراز)

ے دشمن سے بات کرنے کا حیلہ ملا اُنہیں اسکو جواب دیتے ہیں میرے سوال کا (سالک)

تبدیلی یا تحویل: تحویل میں دینا' حوالے کرنا۔ حوالہ' حوالہ دار' (حوالدار) وغیرہ۔ تحویل کے معنی عربی میں بدلنے کے ہیں' مگر اردو میں سپردگی (حوالے کرنا) کے معنی میں مستعمل ہے۔ حوالہ (custody) کے معنی بھی تبدیلی سے ہی ماخوذ ہیں یعنی ایک چیز کی ملکیت یا حالت بدل دینا۔ کسی حتمی یا مستقل چیز کے ساتھ کسی تغیر پذیر چیز کے تقابل کو بھی حوالہ (reference) کہا جاتا ہے۔

لفظ ''محال'' کے معنی اردو میں ناممکن کے لیے جاتے ہیں۔ مراد ایسی حقیقت ہے جس میں تبدیلی نہ ہوسکتی ہو۔اسی طرح ''بحال'' (ب+حال) کے معنی کسی چیز کو اس کی اصلی حالت میں لے آنے کے ہیں۔

ے اس کو نہ پا سکے تھے جب' دل کا عجیب حال تھا — اب جو پلٹ کے دیکھئے' بات تھی کچھ محال بھی (پروین شاکر)

ے یہ سب کچھ میں بیاں کرتا نہایت لطف لے لے کر — تواریخی و قرآنی حوالے ساتھ دے دے کر (حفیظ جالندھری)

حیران (1) کسی کام سے بہکنا' متردد ہونا' حَیۡرَانَ (6:71) حیران۔اردو میں حیران' حیرانی' حیرت' تحیّر وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ے تابِ نظارہ نہیں آئینہ کیا دیکھنے دوں — اور بن جائیں گے تصویر جو حیراں ہونگے (مومن)

ے ظاہر ہوا نگاہِ تحیّر سے رازِ عشق — ان کی نظر سے گر گئے' اپنی نظر میں ہم (ذکی)

ے آنکھ اب کس سے تحیّر کا تماشا مانگے — اپنے ہونے پہ بھی ہوتی نہیں حیرت ہم کو (امجد اسلام امجد)

ے میں تری حیرتِ معصوم کے صدقے یہ نہ پوچھ — موت کیوں درد کا درماں نظر آتی ہے مجھے (اختر)

علامہ اقبال نے اس شعر میں ''حیرتی'' بھی باندھا ہے:

ے حیرتی ہوں میں تری تصویر کے اعجاز کا — رخ بدل ڈالا ہے جس نے وقت کی پرواز کا

حاص (5) کسی چیز سے بچنے کے لیے ایک طرف ہو جانا' کسی کے اچانک وار سے بچنے کا انداز۔قرآن: مَحِيۡصٍ (14:21)' مَحِيۡصًا (4:121) بچنے کی جگہ' جائے پناہ۔اردو میں اس مادہ سے حیص اور تمحیص کے الفاظ مستعمل ہیں مثلاً حیص بیص اور بحث و تمحیص' بمعنی بحث و تکرار۔حیص اور تمحیص کے لغوی معنی بھی دوران گفتگو کسی کے اعتراض (زبانی وار) سے تحفظ کرنے کے ہیں۔

ے رب کی توحید ہے مرا ایماں — بحث و تمحیص میں نہیں کرتا (افضال انور)

حاض (4) کسی مائع چیز کا بہہ نکلنا' جاری ہونا' حیض: عورت کو ماہواری کا خون بہنا۔قرآن: اَلۡمَحِيۡضِ (2:222) عورتوں کی ماہواری' لَمۡ يَحِضۡنَ (65:4) جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آیا۔اردو میں حیض اور حائضہ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے دین میں نرمیاں ہیں کیا انور — حائضہ پر نہیں ہے فرض نماز (افضال انور)

حیف (1) فیصلہ کرنے میں ایک طرف جھک جانا' انصاف نہ کرنا' ظلم کرنا۔آیت 24:50 میں لفظ يَحِيۡفَ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔اردو میں کلمۂ تاسّف کے طور پر ''حیف'' کا لفظ بولا جاتا ہے۔کبھی مطلق افسوس کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ے کھیل لڑکوں کا سمجھتے تھے محبت کے تئیں — ہے بڑا حیف ہمیں اپنی بھی نادانی کا (میر)

ے رشک کہتا ہے کہ اسکا غیر سے اخلاص' حیف! — عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا (غالب)

حین (35) کوئی خاص مدت، وقتِ مقررہ۔ قرآن: حِیۡنٍ (2:36) بطور عام وقت، حِیۡنَ الۡبَاۡسِ (2:177) لڑائی کا وقت، آیت 12:35 میں حین سال یا سال کے معنی دیتا ہے، حِیۡنَئِذٍ (56:84) خاص وقت۔ اردو میں 'حین' (تاحینِ حیات) اور احیاناً (وقتاً فوقتاً) معروف ہیں۔

؎ میں رہوں طیبہ میں تاحینِ حیات　　دفن بھی ہو جاؤں بعد از وفات　　(افضال انور)

حَیّ (185) زندہ، الحیاۃ بمعنی زندگی۔ قرآن: یَحۡیٰی مَنۡ حَیَّ (8:42) جو زندہ رہا، وہ زندہ رہا، تَحۡیَوۡنَ (7:25) تم زندہ رہو، حَیَّوۡكَ (58:8) وہ آپ کو زندہ رہنے کی دعا دیتے ہیں، تَحِیَّةٍ (4:86) سلام کرنا، شرعی اصطلاح میں ''السلام علیکم'' کہنے کو تحیّہ کہتے ہیں، اَلۡحَیٰوۃِ (2:86) زندگی، یَحۡیٰی (3:39) ایک پیغمبرؑ کا نام، حضرت یحییٰؑ کا نام قرآن میں 5 مقامات پر آیا ہے، معنی زندہ رہنے والا، قرآن میں حیات کا لفظ قوّتِ نامیہ کے لیے بھی آیا ہے، یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا (57:17) اس نے زمین کی موت کے بعد اسے زندہ کیا، یعنی پانی سے نباتات اُگائے، اَلۡحَیُّ (2:255) زندہ۔ اللہ کا صفاتی نام۔ اردو: حَیّ، اَحیاء (حی کی جمع، زندہ لوگ)، اِحیاء (زندہ کرنا)، حیات، تحیّت (السلام علیکم کہنا اور اس کا جواب دینا)، حیوان (زندگی والا) وغیرہ۔

؎ دفترِ ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات　　تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات　　(اقبالؔ)

؎ اُنؐ پر درود، جنؐ کو حجر تک کریں سلام　　اُنؐ پر سلام، جن کو تحیّت شجر کی ہے　　(احمد رضاؔ)

حیاء (4) بری باتوں یا عادتوں سے متنفر ہو کر انہیں چھوڑ دینا، شرم کرنا، جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو معنی وہ ہوں گے جو اللہ کے شایانِ شان ہوں۔ قرآن میں دو مقامات پر اسکی نسبت اللہ کی طرف (33:53،2:26)، ایک مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (33:53) اور ایک جگہ (28:25) پر مدین کی اس بچی کی طرف ہے جو اپنے والد کے کہنے پر حضرت موسیٰؑ کو بلانے گئی تھی۔ اردو میں لفظ حیاء، شرم اور جھجک کے معنی دیتا ہے۔

؎ خالی نہیں ہے ان کی شرارت سے شرم بھی　　جو کچھ بچی ادا سے وہ شوخی حیاء میں ہے　　(داغؔ)

؎ نیچی نظروں کی شرم و حیاء پر درود　　اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام　　(احمد رضاؔ)

تعداد مادہ: 71　　تعدادِ الفاظ: 2020

خ

خبث(16) بری چیز' ناپاک' خراب چیز۔قرآن: خَبُثَ (7:58) خراب زمین کے مفہوم میں' اَلْخَبِيْثُ (5:100) ناپاک' یہاں یہ لفظ بمقابلہ طیّب استعمال ہوا ہے' اَلْخَبِيْثٰتُ (24:26) بدکردار عورتیں' اَلْخَبٰٓئِثَ (21:74) برے اعمال۔

اردو میں خبث' خبیث' اخبث' خبائث' خباثت وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ے مشیت ہے کہ اب طاقت کا وہ بھی امتحاں کر لے — مشیت کے مقابل خبثِ باطن کو عیاں کر لے (حفیظ جالندھری)

ے مجاہد مسکرایا اور اس خودسر کا سر کاٹا — بڑے اَظلم' بڑے اخبث' بڑے اکفر کا سر کاٹا (حفیظ جالندھری)

ع دھواں بن کر خباثت چہرۂ تاریک پر چھائی (حفیظ جالندھری)

خبر(52) کسی معاملے کی حقیقت کو جاننا۔قرآن: خُبْرًا (18:68) حقیقت کا علم' خَبَرٍ (27:7) نئی بات' خبر' اَخْبَارَکُمْ (47:31) تمہاری خبریں' خَبِيْرٍ (11:1) جاننے والا' اللہ کا صفاتی نام۔اردو: خبر' اخبار' اخبارات' خبیر' مخبر' مخبری وغیرہ۔

ے اللہ رے سادگی' انہیں اتنی نہیں خبر — میّت پہ آکے پوچھتے ہیں' ان کو کیا ہوا؟ (اسیرؔ)

ے حضرتِ ناصح نے پی کر یہ اچھی چال کی — محتسب سے جا ملے' رندوں کے مخبر ہو گئے (داغؔ)

خبط (1) پاگل بنانا' قرآن میں لفظ یَتَخَبَّطُ (2:275) مخبوط الحواس شخص کے لیے استعمال ہوا ہے۔اردو میں خبط' خبطی' مخبوط وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ع دیوانے ترے خبطی کہلاتے ہیں جہاں میں (مصحفیؔ)

ع کیا ہے رنج و غم نے آج مخبوط الحواس اس کو (حفیظ جالندھری)

ختم(8) کسی چیز کو چھپا دینا' ڈھانپ دینا' کسی چیز کو اس طرح بند کر دینا کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ نکل سکے' عام طور پر یہ مادہ مہر لگا دینے کا مفہوم دیتا ہے' کسی چیز کے آخری سرے تک پہنچ جانا۔قرآن: خَتَمَ (2:7) اس نے مہر لگا دی' نَخْتِمُ (36:65) ہم مہر لگا دیں گے' خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (33:40) خاتم النبیین' مَخْتُوْمٍ (83:25) مہر بند' مہر شدہ۔اردو: ختم' خاتَم' خاتِم' اختتام' اختتامیہ' مختتم' خاتمہ' مختوم وغیرہ۔

ے موت کو سمجھے ہیں غافل' اختتامِ زندگی — ہے یہ شامِ زندگی' صبحِ دوامِ زندگی (اقبالؔ)

خدّ(2) زمین کا گڑھا، انسان کا رخسار۔ قرآن میں ایک مقام پر اَلْاُخْدُوْدِ (85:4) خندقوں اور دوسرے مقام پر خَدَّ (31:18) انسانی رخسار کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں انسانی چہرے کے نقوش کے لیے خدّ و خال کی ترکیب معروف ہے۔

ـ جس روز سے دیکھا ہے یہی سوچ رہا ہوں   اس شخص کے ملتے ہیں خدو خال کسی سے   (نامعلوم)

ـ پہلے سے خدّ و خال، نہ پہلے سے ہیں خیال   ہم کتنے ایک سال کے اندر بدل گئے   (نامعلوم)

خدع(5) دھوکا دینا۔ قرآن: یَخْدَعُوْنَ (2:9) وہ دھوکا دیتے ہیں، یُخٰدِعُوْنَ (2:9) وہ دھوکا دینا چاہتے ہیں، جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہوگی، جیسے خَادِعُهُمْ (4:142)، تو معنی وہ ہونگے جو اللہ کے شایانِ شان ہیں یعنی اللہ تعالیٰ انھیں ان کی دھوکہ بازی کی سزا دینے والا ہے۔ اردو میں یہ مادہ معروف تو نہیں البتہ ادبی سطح پر خدع اور خدّاعی جیسے الفاظ دھوکہ دہی وغیرہ معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔

ـ مدینے کے یہودی بدتریں تھے اس زمانے میں   دغابازی میں، حرب و خدع میں، حیلے بہانے میں   (حفیظ جالندھری)

ـ بنو عامر بہت مشہور تھے نجدی قبائل میں   دغابازی و خدّاعی تھی خاص ان کے خصائل میں   (حفیظ جالندھری)

خرب (2) کسی جگہ، عمارت وغیرہ کو اجاڑ دینا، غیر آباد کر دینا۔ قرآن: خَرَابِهَا (2:114) اسکی غیر آبادی، تخریب، یُخْرِبُوْنَ (59:2) وہ خراب کرتے ہیں۔ اردو میں خَراب، خَرابات، تخریب، مخرب، خرابہ وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ـ آپ تو تھیں ہی، پر اس کا بھی کیا خانہ خَراب   دردؔ اپنے ساتھ آنکھیں دل کو بھی لے ڈوبیاں   (میر درد)

ـ جا کے پی آئے وہاں، آتے ہی توبہ کر لی   اس قدر دور ہے مسجد سے خَرابات ہی کیا   (داغؔ)

ـ قصور وار، غریب الدیار ہوں لیکن   ترا خرابہ فرشتے نہ کر سکے آباد   (اقبالؔ)

ع   ہر نئی تعمیر کو لازم ہے تخریبِ تمام   (اقبالؔ)

خرج(182) باہر نکلنا، اپنی حالت یا مستقر سے ظاہر ہونا، خرج کا لفظ دخل کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔ اسی طرح خراج سے مراد وہ رقم ہے جو اپنی دولت سے نکال کر کسی دوسرے کو دے دی جائے۔ شرعی اصطلاح میں مُسلم حکومت کی غیر مسلم رعایا سے حکومتی زمین پر لیے جانے والے ٹیکس کو بھی خراج کہتے ہیں۔ قرآن: خَرَجَ (19:11) وہ نکلا، یَخْرُجُوا (5:22) وہ نکل جائیں، اِخْرَاجِ (9:13) نکالنے کا عمل، مَخْرَجاً (65:2) نکلنے کی جگہ، خَرجاً، خَرَاجُ (23:72) رقم، رقم ادا کرنا، ٹیکس دینا۔ اردو: خارج، خارجی، خارجہ، خَرج (خَرج بگڑ کر اردو میں خَرچ بن گیا ہے مگر اس کی جمع اخراجات ہی مستعمل ہے) اخراج

اخراجات، خروج، مخرج، خراج (ٹیکس)، استخراج، تخریج، خوارج وغیرہ۔

؎ نگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے خراج کی جو گدا ہو، وہ قیصری کیا ہے (اقبالؔ)

خرطوم (1) سونڈ، ہاتھی کی سونڈ، قرآن میں لفظ خُرطُوم (68:16) بمعنی کافر کی تھوتھنی (حقارت اور مذمت کے لیے) استعمال ہوا ہے۔ خرطوم سوڈان کے دارلحکومت کا نام بھی ہے، شہر کی وجہ تسمیہ اس کے محل وقوع سے عیاں ہے۔ خرطوم شہر دریائے نیل ارزق (Blue Nile) کے بائیں (جنوبی) کنارے پر واقع ہے جو پانی کے بہاؤ کے موافق سمت شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر نیل ابیض (White Nile) سے جاملتا ہے۔ دو دریاؤں کے درمیان ایک لمبا قطعہ زمین جو شہر کی سمت سے بتدریج تنگ ہوتا جاتا ہے، ہاتھی کی سونڈ سے مشابہ ہے۔ اسی وجہ سے شہر کا نام خرطوم مشہور ہوا (اردو دائرہ معارف)۔ اردو میں ہاتھی کی سونڈ کے لیے خُرطوم کا لفظ ادبی سطح پر مستعمل ہے۔

؎ وہ مہروش پشتِ فیل پر ہے اور اسکی خُرطوم آب افشاں عجب ہے تشبیہہ جلوہ گر، ہے فلک پہ بجلی، زمیں پہ باراں (نصیرؔ)

خرق (4) کسی چیز کو پھاڑنا، کوئی خلاف حقیقت چیز گھڑ لینا، یعنی روایت اور معمول کے خلاف عمل کرنا۔ قرآن: خَرَقَهَا (18:71) اس نے اسے (کشتی کو) پھاڑ ڈالا، خَرَقُوا (6:100) انہوں نے گھڑ لیا، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ (17:37) یقیناً تو زمین کو نہیں پھاڑ سکتا۔ اردو: خرقہ (فقیروں کا چغہ جو عموماً پھٹا پرانا ہوتا ہے۔ اس کی دوسری وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایسا لباس کپڑے کے مختلف ٹکڑوں کو جوڑ کر تیار کیا جاتا ہے)، خرق، خرقِ عادت (خلاف معمول عمل، معجزہ، کرامت) وغیرہ۔

؎ ہو رہا ہے ایشیا کا خرقۂ دیرینہ چاک نوجواں اقوامِ نو دولت کے ہیں پیرایہ پوش (اقبالؔ)

؎ نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں (اقبالؔ)

؎ نہیں ہے صوفیوں کی بات خالی خرقِ عادت سے انہیں پہ سج گیا ہے التیام و خرق کا جوڑا (انشاءؔ)

خزن (13) کسی چیز کو خزانے میں محفوظ کر دینا، کسی چیز کی بہت احتیاط سے حفاظت کرنا۔ قرآن میں یہ مادہ خزانہ اور پاسبان (حفاظت پر مامور فرد) دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ خَزَآئِنِ (12:55) خزانے، خزانہ کی جمع، خٰزِنِيْنَ (15:22) ذخیرہ کرنیوالے، خَزَنَةِ جَهَنَّمَ (40:49) جہنم کے داروغے۔ اردو: خزانہ، خزینہ، خزائن، خازن، خزانچی، مخزن (انگریزی لفظ magazine مخزن ہی کی بدلی ہوئی شکل ہے)۔ اردو میں اس مادے سے کوئی لفظ بمعنی داروغہ یا پاسبان استعمال نہیں ہوتا۔

؎ سنا خازنِ علمِ دیں جس بشر کو لیا اس سے جا کر خبر کو، اثر کو (حالیؔ)

ـ آنکھوں سے برستے ہیں دُرِ اشکِ تمنّا سینہ ہے ترا مخزنِ آلامِ جدائی (داغؔ)

ـ تمنّا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں (اقبالؔ)

ـ ہجر کی چوٹ عجب سنگ شکن ہوتی ہے دل کی بے فیض زمینوں سے خزانے نکلے (امجد اسلام امجدؔ)

خسر (65) نقصان اٹھانا وغیرہ۔ قرآن: خَسِرَ (10:45) نقصان اٹھایا' خُسْرًا(65:9) بہت بڑا نقصان' گھاٹا' خَسَارًا (17:82) گھاٹا' اَلْخٰسِرُوْنَ (2:27) نقصان اٹھانیوالے' تَخْسِيْرٍ (11:63) نقصان' اَلْمُخْسِرِيْنَ (26:181) نقصان اٹھانے والے۔ اردو: خسارہ' خسارت' خاسر وغیرہ۔

ـ ہارنے میں اک انا کی بات تھی جیت جانے میں خسارہ اور ہے (پروین شاکرؔ)

ـ اہلِ دانش کے فوائد کی تو کیا بات مگر غور سے دیکھو تو عاشق بھی خسارت میں نہیں (شیفتہؔ)

خسف (8) چاند کو گرہن لگنا' کسی چیز کا زمین میں دھنس جانا (گرہن کے وقت چاند بھی زمین کے سائے میں چھپ جاتا ہے)۔ قرآن: خَسَفَ الْقَمَرُ(75:8) چاند گہنا جائے' خَسَفْنَا (28:81) ہم نے زمین میں دھنسا دیا' يَخْسِفَ(16:45) وہ زمین میں دھنسا دے۔ اردو میں چاند گرہن کے لیے خسوف کا لفظ معروف ہے' نمازِ خسوف: چاند گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز۔

ـ ایسے مہِ دو ہفتہ کو رنجِ خسوف ہو دوراں کا اعتبار نہیں اے فلک' دریغ! (مومنؔ)

خشع (17) گڑگڑانا' عاجزی کرنا' جھک جانا' ڈرنا' آواز کا دھیما ہونا۔ قرآن: خُشُوْعاً (17:109) عاجزی' خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ (20:108) آوازیں پست ہو جائیں' خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ (68:43) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہونگی' اَلْخٰشِعِيْنَ (2:45) ڈرنے والے (اللہ سے)۔ اردو میں خشوع' تخشع وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ ہے لذتِ رکوع و سجود اس کے واسطے پڑھتا ہے جو نماز خشوع و خضوع کے ساتھ (افضال انورؔ)

ـ وہ تخشّع' وہ تضرّع' وہ رکوع اور وہ سجود وہ تذلّل' وہ دعائیں' وہ قیام اور وہ قعود (انجمؔ)

خشی (48) خوف' ڈر' خاص طور پر وہ خوف جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل پر ہو۔ قرآن: خَشِیَ (50:33) وہ ڈرے' يَخْشَوْنَ (4:77) وہ ڈرتے ہیں' خَشْيَةً (4:77) خوف۔ اردو میں خشیت بمعنی ڈر معروف ہے جیسے خشیّتِ الٰہی۔

ـ جھکے رب کے جو آگے غیر کے آگے نہیں جھکتا برأت خوف و غم سے ہے خشیت حق تعالیٰ کی (افضال انورؔ)

خصّ (4) خاص کرنا' خاص (امتیازی) برتاؤ کرنا' مکان کی دیوار میں شگاف کو خصاص البیت کہا جاتا ہے' اس لیے کہ وہ جگہ

پوری دیوار میں خاص ہوتی ہے۔ شگاف (خصاص البیت) کی نسبت سے یہ لفظ خستہ حالی کے معنی بھی دیتا ہے۔

قرآن: خَصَا صَةٌ (59:9) فقر، احتیاج، یَخْتَصُّ (2:105) وہ خاص کرتا ہے، خَآصَّةً (8:25) خاص طور پر، خالصتاً۔

اردو: خاص، خاصیت، خصوصیت، خصوصیات، خصائص، مخصوص، خواص، خاصہ، خاصان، تخصیص، خصوص (علی الخصوص، بالخصوص)، خصوصی، خاصا (اچھا خاصا)، خصوصاً، مختص وغیرہ۔

- اے خاصۂ خاصانِ رُسلؑ وقتِ دعا ہے — اُمت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے (حالی)
- سب آفتیں بُری ہیں پر الفت علی الخصوص — سب غم ہیں سخت پر غمِ الفت علی الخصوص (بہادر شاہ ظفر)
- غم موجود ہے آنسو بھی ہیں، کھا تو رہا ہوں پی تو رہا ہوں — جینا اور کسے کہتے ہیں اچھا خاصا جی تو رہا ہوں (حفیظ جالندھری)

خصم (18) جھگڑنا، امام راغب کے نزدیک خصم کے لغوی معنی کنارہ کے ہیں اور مخاصمت کے معنی کسی چیز کو کناروں سے پکڑ کر کھینچنا اور گھسیٹنا کے ہیں۔ اس بنا پر ہر کنارے پر الگ فریق کے تصوّر سے کھینچا تانی اور جھگڑے کا مفہوم نکلتا ہے، اسی لیے قرآن میں خَصْمٰنِ (38:22, 22:19) مخالف فریقین کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ خَصِیْمٌ (16:4) جھگڑنے والا، اَلْخِصَامِ (2:204) جھگڑالو، یَخِصِّمُوْنَ (36:49) وہ جھگڑا کریں، تَخْتَصِمُوْا (50:28) تم جھگڑو۔ اردو: خصم بمعنی دشمن (خصم سے مراد خاوند بھی لیا جاتا ہے، یہ مقامی زبان میں اس لفظ کے نئے معنی کی ترویج ہے)، خصومت، مخاصمت، خصیم وغیرہ۔

- بنے خصم، جو تھے عزیز اور برادر — نفاق اہلِ قبلہ میں پھیلا سراسر (حالی)
- یہ دینی دشمنی تھی اور نہ دنیاوی خصومت تھی — نہ جھگڑا جاہ وثروت کا، نہ خطرے میں حکومت تھی (حفیظ جالندھری)

خضر (8) سبز رنگ، قرآن: خَضِرًا (6:99) سبزہ، اَلْاَخْضَرِ (36:80) سرسبز، خُضْرٍ (12:43) سبز رنگ کا، مُخْضَرَّةً (22:63) سبزے والی۔ اردو: حضرت خضر علیہ السلام۔ آپؑ کا اصل نام بلیا بن ملکان تھا۔ آپؑ جہاں بیٹھتے تھے وہ جگہ سرسبز ہو جاتی تھی اس لیے آپؑ کو خضر کہا جانے لگا۔ (اردو دائرہ معارف)، خضرا، گنبد خضرا، اخضر وغیرہ۔

- پہنائے کائنات میں بس ایک ہی تو ہے — ایسی ضیاء کہ گنبدِ خضرا کہیں جسے (نامعلوم)
- تھا چرخِ اخضری پہ رنگ آفتاب کا — کھلتا ہے جیسے پھول چمن میں گلاب کا (نامعلوم)
- خضرؑ بھی بے دست و پا، الیاسؑ بھی بے دست و پا — میرے طوفاں یم بہ یم، دریا بہ دریا، جُو بہ جُو (اقبالؔ)

خضع (2) عاجزی کرنا، آواز کو پست اور دھیما کرنا، لفظ خضوع عموماً خشوع کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ایک مقام

پر لہجے کے دھیمے پن کے لیے تَخْضَعْنَ (33:32) اور دوسرے مقامات پر عجز کے معنی میں آیا ہے۔ خٰضِعِیْنَ (26:4) عاجزی کرنے والے۔ اُردو میں لفظ خضوع' عام طور پر خشوع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

؎ خم گردنیں تھیں سب کی خضوع و خشوع میں　　سجدوں میں چاند تھے' مہ نو تھے رکوع میں　(انیسؔ)

خطأ(22) غلطی' نادرست' صحیح سمت سے پھر جانا۔ قرآن: خَطَأً (4:92) غلطی سے اَلْخٰطِئِیْنَ (12:29) غلط کار لوگ' خَطٰیٰکُم (2:58) تمہارے گناہ۔ اردو: خطا' خطا کار' خطا ہونا (نشانہ وغیرہ چوک جانا)' خاطی وغیرہ۔

؎ تم کو چاہا تو خطا کیا ہے بتا دو مجھ کو　　دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھ کو　(داغؔ)

؎ دکھانا پڑے گا مجھے زخمِ دل　　اگر تیر اس کا خطا ہو گیا　(حالیؔ)

خطب(12) باہم گفتگو کرنا' خطبہ' تقریر' وعظ۔ قرآن: اَلْخِطَابِ (38:23) بات چیت' فَصْلَ الْخِطَابِ (38:20) فیصلہ کن بات' لَا تُخَاطِبْنِیْ (11:37) تو مجھ سے بات نہ کر' خَاطَبَهُمُ (25:63) ان سے بات کرے' خِطْبَةِ (2:235) عورت کو نکاح کا پیغام دینا۔ اردو: خطاب (تقریر' اعزازی نام جس سے عام طور پر کسی شخص کو مخاطب کیا جاتا ہے)' تخاطب' مخاطب' خطابت' خطیب' خطبہ' خطبات وغیرہ۔

؎ افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر　　کرتے ہیں خطاب آخر' اٹھتے ہیں حجاب آخر　(اقبالؔ)

؎ اللہ رے چشمِ یار کی معجز بیانیاں　　ہر اک کو ہے گماں کہ مخاطب ہمیں رہے　(نامعلوم)

خط(1) لکیر' دھاری' زمین کا وہ حصہ جس کو لکیر (علامتی' طبعی' فرضی) لگا کر مخصوص کر لیا جائے خطة کہلاتا ہے۔ اختط الوجہ کے معنی ہیں چہرہ کا دھاری دار ہونا یعنی ڈاڑھی کے بال آنا (المنجد)' چونکہ لکھائی بھی بنیادی طور پر مختلف قسم کی لکیروں پر مشتمل ہوتی ہے' اس لیے خط کے معنی لکھنا اور لکھائی کے بھی لیے جاتے ہیں۔ قرآن: لَا تَخُطُّهٗ (29:48) آپؐ اس کو نہیں لکھتے۔ اردو دائرہ معارف اسلام کے مطابق ابتدائی طور پر کتابت کی سطر (لکیر) کے لیے لفظ 'خط' استعمال ہوتا تھا' بعد ازاں کتابت (لکھائی) کے لیے بھی معروف ہو گیا' خط کے بنیادی معنی (لکیر) کی مناسبت سے اردو میں اس لفظ کے مزید معانی بھی رائج ہو گئے۔ اردو: خِطّہ (خاص علاقہ)' خط' (تحریر' چٹھی اور نوخیز ڈاڑھی) خطوط' خطّاط' خطّاطی' مخطوطہ وغیرہ۔ خط بمعنی ڈاڑھی سے خط آنا' خط رکھنا' سبزہ خط وغیرہ الفاظ و محاورات بھی اردو میں معروف ہیں۔

- سبزۂ خط سے ترے کاکلِ سرکش نہ دبا — یہ زمرّد بھی حریفِ دمِ افعی نہ ہوا (غالبؔ)
- ہیں خطِ تقدیر سے تحریر سب پیشانیاں — پیش آتی ہیں وہی باتیں جو ہیں پیش آنیاں (نامعلوم)
- لکھا جاتا نہیں حرفِ تمنّا — خطوں میں خط کشیدہ رابطے ہیں (عطاءالحق قاسمی)
- خطوں میں جس قدر ہوتی ہیں وہ باتیں ادھوری ہیں — مری جاں اس طرح کی سب ملاقاتیں ادھوری ہیں (عطاءالحق قاسمی)
- حاجت نہیں اے خطۂ گل شرح و بیاں کی — تصویر ہمارے دلِ پُر خوں کی ہے لالہ (اقبالؔ)

خفّ (17) ہلکا ہونا' خفیف: ہلکا' اس کا متضاد ثقیل ہے' اس مادہ کا اطلاق حقیقی اور استعاراتی دونوں معانی پر ہوتا ہے' یعنی کسی چیز کے حقیقی وزن کا ہلکا ہونا اور کسی ذات کے معنوی وزن (عزت وغیرہ) کا ہلکا ہونا' اس لحاظ سے خفت کے معنی بے عزتی کے ہونگے۔ قرآن میں یہ مادہ دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ حقیقی وزن کا ہلکا ہونا: تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا (16:80) یعنی جانوروں کی کھالوں سے بنے ہوئے گھروں (خیموں) کا وزن تمہارے لیے ہلکا ہوتا ہے۔ معنوی وزن کا ہلکا ہونا: فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ (2:86) ان پر سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا' تَخۡفِيۡفٌ (2:178) رعایت' لَا يَسۡتَخِفَّنَّكَ (30:60) تمہیں وہ ہلکا نہ پائیں' عزت ووقار کے لحاظ سے۔ اردو میں خِفّت' تخفیف' خفیف' مُخفّف' استخفاف وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

- نامہ بر خفّت اٹھائے واں سے آیا کس قدر — آنکھ اُٹھ سکتی نہیں اب نامہ بر کے سامنے (نامعلوم)
- تخفیف دی نہ اس کو گریباں نے ایک دن — دستِ جنوں گلے کا مرے ہار ہی رہا (مصحفی)

خفی (34) پوشیدہ ہونا' قرآن: خُفۡيَةً (7:55) اللہ کو چپکے چپکے پکارنے کے لیے' طَرۡفٍ خَفِيٍّ (42:45) چور نظروں سے دیکھنا' يَسۡتَخۡفُوۡنَ (4:108) وہ چھپتے ہیں' تُخۡفُوۡهُ (2:284) تم پوشیدہ رکھو۔ اردو میں اخفاء' خفی' خفیہ' مخفی وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

- مجھ سے تو سوزِ آہ کا اخفاء نہ ہو سکا — اے دل تُو داغِ غم کو چھپا گر چھپا سکے (مصحفی)
- خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے — دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے (احمد رضا)
- کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی — جگنو میں جو چمک ہے وہ پھول میں مہک ہے (اقبالؔ)

خلد (87) ہمیشہ رہنا' دوام ہونا۔ قرآن: عَذَابَ الۡخُلۡدِ (10:52) ہمیشہ رہنے والا عذاب' خَالِدًا (4:14) ہمیشہ رہنے والا' يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ (50:34) ہمیشگی کا دن' مُخَلَّدُوۡنَ (56:17) ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہنے والے۔ اردو: خالد (ہمیشہ رہنے والا' نام)' خلد بمعنی ہمیشہ رہنے والا گھر یعنی جنت وغیرہ۔

ء نکلنا خلد سے آدمؑ کا سنتے آئے ہیں لیکن بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے (غالبؔ)

ء پھر کیا ہوا جوٗ یاں وہ ہمارے نہ ہو سکے واں مانگ لیں گے خلد میں ان کو خدا سے ہم (مؤلّف)

خلص (31) صاف ہونا' پاک ہونا (آمیزش وغیرہ سے) ۔قرآن: اَ لدِّیْنُ الْخَالِصُ (39:3) خالص دین' خَالِصَۃً (2:94) خالص طور پر' مُخْلَصًا (19:51) کسی ایک کے ساتھ خالص ہوکر رہنے والا۔اردو: اخلاص' تخلّص ' خلاصہ' خلاصی' خالص' خلوص' مخلِص' مخلَص' تخلیص' استخلاص وغیرہ۔

ء مجھ سے ملنا ہے اگر' ملیے خلوصِ دل سے آپ ظاہر کا جتاتے ہیں یہ کیسا اخلاص (داغؔ)

ء میں نے مخلص بھی بن کے دیکھ لیا لوگ سمجھے مجھے کہ پاگل ہے (مؤلّف)

خلط (6) دو یا دو سے زائد چیزوں کا جمع کرنا اور ملا دینا۔قرآن: اَلْخُلَطَآءِ (38:24) کاروبار وغیرہ کے ساجھی' خَلَطُوْا (9:102) ملے جُلے' تُخَالِطُوْھُمْ (2:220) انھیں ساتھ ملالو' اِخْتَلَطَ (6:146) ملا ہوا۔اردو: اختلاط (میل جول)' خلط (خلط ملط)' مخلوط وغیرہ۔

ء ظاہر تو اختلاط کی باتیں ہوا کریں دل میں اگر نہیں ہے محبت ' نہیں سہی (داغؔ)

ء یا رب اس اختلاط کا انجام ہو بخیر تھا ان کو ہم سے ربط' مگر اس قدر کہاں (حالیؔ)

خلع (1) اتار دینا' کپڑے اتارنا' جوتا اتارنا' گھوڑے کا ساز وسامان اتارنا وغیرہ۔قرآن میں حضرت موسیٰؑ کے بارے میں فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ (20:12) کے الفاظ آئے ہیں۔یعنی کوہِ طور کے دامن میں آپؑ کو حکم ہوا کہ اپنے جوتے اُتار دیجیے۔ اُردو: خلع (منکوحۃ عورت کا جامۂ نکاح کو اتار دینے کا مطالبہ)' خلعت (اہم شخصیت کا اترا ہوا لباس' اسی بنا پر ہر قیمتی لباس کو بھی خلعت کہہ دیا جاتا ہے) وغیرہ۔

ء انھیں قدموں کا تصدّق تھا کہ ممتاز ہوئے اسی سرکار کے خلعت سے سرافراز ہوئے (انیسؔ)

خلف (53) پیچھے آنا' جانشین بننا۔قرآن: خَلَفَ (19:59) بعد میں آیا' خَلَفْتُمُوْنِیْ (7:150) تم نے میری جانشینی کی' خَلْفَكُمْ (36:45) تمہارے پیچھے' اَلْخَوَالِفِ (9:87) پیچھے رہ جانے والی عورتیں' خَلِیْفَۃً (38:26) جانشین' خِلْفَۃً (25:62) ایک دوسرے کے قائم مقام۔اردو: خلف (ناخلف)' اخلاف' خلیفہ' خلافت وغیرہ۔

ء کیا اخلاف نے اسلاف کے اوصاف کو زائل رہِ حق چھوڑ کر سب بت پرستی پر ہوئے مائل (حفیظ جالندھری)

ء تا خلافت کی بِنا دنیا میں ہو پھر استوار لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر (اقبالؔ)

اختلاف (72) مخالف ہونا' الگ ہونا' ایک طریقہ سے ہٹ کر دوسرا طریق کار اختیار کرنا۔ اس لفظ کا تعلق بھی دراصل "خلف" کے مادے سے ہی ہے۔ آیت 10:6 میں رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے (ایک دوسرے کا قائم مقام بننے) کے لیے "اختلاف" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ خلف میں اختلاف کے معنی اس طرح پیدا ہوئے کہ خلافت تبھی ہوگی جب اصل نہیں ہوگا۔ اس طرح دونوں میں اختلاف ٹھہرا۔ اندھیرا اور روشنی آپس میں مختلف ہیں' کیونکہ اان میں سے ایک دوسرے کا خلیفہ بن سکتا ہے۔ یعنی ان میں سے ایک کے ہوتے ہوئے دوسرے کی موجودگی محال ہے۔ قرآن: فَاخْتُلِفَ (11:110) مخالفت کی گئی' لَاتُخْلِفُ (3:194) تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اردو: اختلاف' اختلافی' خلاف' مخالف' مخالفت' مخالفانہ' مختلف وغیرہ۔

؎ مرے خلاف سہی ' کچھ فیصلہ تو کرو — یہ گو مگو کی اذیّت تو جان لے لے گی (نامعلوم)

؎ مختلف ہیں یار سے یار' آشنا سے آشنا — عشق نے ڈالا ہے تیرے' سب دلوں میں اختلاف (نامعلوم)

خلق (251) پیدا کرنا' طبعی اشیاء کی تخلیق جن کا تعلق ظاہر سے ہو خَلق کہلاتی ہے' جب کہ باطنی خصوصیات یعنی عادات وخصائل کی تخلیق کے لیے خُلق بولا جاتا ہے' گویا ایک صورت کی تخلیق ہے دوسری سیرت کی۔ قرآن: خَلَقَ (2:29) اللہ نے پیدا کیا' خَلَقَكَ (82:7) اس نے تجھے پیدا کیا' خُلُقٍ (68:4) اخلاق' خَالِقُ (40:62) پیدا کرنے والا۔ اس کے علاوہ قرآن میں یہ مادہ خود ساختہ کلام' یعنی جھوٹ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے اِختِلَاق' (38:7) گھڑی ہوئی بات۔ اسی مادہ سے لفظ خَلَاق بمعنی حصہ بھی عربی میں مستعمل ہے۔ امام راغب کے نزدیک خَلَاقٍ (2:102) ایسی فضیلت یا خصوصیت ہے جس کا حقدار انسان اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں (اخلاق) کی بنا پر ٹھہرتا ہے۔ اردو میں خلاق بمعنی حصہ اور اختلاق (من گھڑت چیز) استعمال نہیں ہوتے' البتہ خَلق' خالق' خلاّق' تخلیق' مخلوق' خلائق' 'خَلقت' خِلقت' خُلق' اخلاق' خلیق وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ تمدّن آفریں خلاّقِ آئینِ جہانداری — وہ صحرائے عرب ' یعنی شتربانوں کا گہوارا (اقبالؔ)

؎ ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں — فقط یہ بات کہ پیرِ مغاں ہے مردِ خلیق (اقبالؔ)

؎ کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے — پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اُٹھا دو (اقبالؔ)

؎ ہم نہ ہوتے تو کسی اور کے چرچے ہوتے — خلقتِ شہر تو کہنے کو فسانے مانگے (فرازؔ)

خلّة (6) دوستی' محبت۔ قرآن: خُلَّةٌ (2:254) دوستی' خِلَالٌ (14:31) دوستی' خَلِيلًا (4:125) دوست' اَلْاَخِلَّآءُ (43:67) خلیل کی جمع یعنی احباب۔ اردو: خلیل (حضرت ابراہیمؑ کا لقب خلیل اللہ یا خلیل معروف ہے)' خلّت بھی بمعنی دوستی اردو میں مستعمل ہے۔

؎ وہ سکوتِ شامِ صحرا میں غروبِ آفتاب جس سے روشن تر ہوئی چشمِ جہاں بینِ خلیلؑ (اقبالؔ)

؎ جس کی خُلّت سے بنے حضرتِ صدیقؓ اکبر جس کی طاعت سے بنے حضرتِ فاروقِؓ اعظم (افضل فقیر)

خَلّ (7) درمیان، اندر، دو چیزوں کے درمیان کشادگی اور فاصلہ۔ قرآن: خِلٰلَ الدِّیَارِ (17:5) شہروں کے اندر، خِلٰلَهَا (17:91) اس کے اندر، خِلٰلَكُمْ (9:47) تمہارے درمیان۔ اردو: خلل (دو چیزوں کے درمیان حائل ہونا، دخل اندازی کرنا)، خلال (خلل کی جمع، جیسے دانتوں کے درمیان خلال کرنا۔ وضو کرتے ہوئے ڈاڑھی میں انگلیاں پھیرنے کو بھی خلال کہا جاتا ہے) وغیرہ۔

؎ دکھاؤں گا تجھے زاہد اس آفتِ جاں کو خلل دماغ میں تیرے ہے پارسائی کا (سوداؔ)

؎ ہے اگر ارزاں تو یہ سمجھو اجل کچھ بھی نہیں جس طرح سونے سے جینے میں خلل کچھ بھی نہیں (اقبالؔ)

خلا (28) خالی ہونا، گزرنا، گزر رہنا، تنہائی میں ہونا۔ قرآن: خَلَا (2:76) تنہائی، خَلَوْا (33:38) گزرے ہوئے، اَلْخَالِيَةِ (69:24) گذشتہ، تَخَلَّتْ (84:4) خالی ہو جائے۔ اردو: خالی، خلاء، خلوت، تخلیہ، خلیہ وغیرہ۔

؎ ہر تمنّا دِل سے رخصت ہو گئی اب تو آجا، اب تو خَلوت ہو گئی (نامعلوم)

؎ وہ جس کو بزم میں مہمانِ عام بھی نہ کہا کسے بتائیں وہ خَلوت میں خاص کتنا تھا (پروینؔ)

؎ خلا میں رنگ جمانے سے کیا ملا اس کو وہ چاند تھا تو کسی گھر اتر گیا ہوتا (عباس تابشؔ)

؎ دل بھی کیسی شے ہے دیکھو پھر خالی کا خالی گرچہ اس میں ڈالے میں نے آنکھیں بھر بھر خواب (سعد اللہ شاہ)

خمر (7) چھپانا، چھپانے والی چیز، قرآن میں 6 مقامات پر شراب کے لیے لفظ خَمر (2:219) آیا ہے۔ (شراب "خمر" اس معنی میں ہے کہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے) اور ایک دفعہ عورتوں کی ایسی چادروں کے معنی میں لفظ بِخُمُرِهِنَّ (24:31) استعمال ہوا ہے جو بدن کو ڈھانپ لیں۔ اردو میں اس مادہ سے خمار، خمیر، تخمیر، مخمور وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ دولھا بنے ہوئے تھے، اجل تھی گلے کا ہار جاگے وہ ساری رات کے، وہ نیند کا خمار (انیسؔ)

؎ یہ کیسا نشہ ہے؟ میں کس عجب خمار میں ہوں تو آکے جا بھی چکا ہے میں انتظار میں ہوں (منیر نیازیؔ)

؎ تہجد میں ہوئے مشغول ادھر رحمٰن کے بندے اُدھر مخمور ہو کر سو گئے شیطان کے بندے (حفیظؔ جالندھری)

خمس (8) پانچ (اسم عدد)۔ قرآن: خَمْسَةٌ (18:22) پانچ، اَلْخَامِسَةُ (24:7) پانچویں دفعہ، خُمُسَهٗ (8:41) اس کا پانچواں حصہ، خَمْسِيْنَ (29:14) پچاس۔ اردو میں خمس، خمسہ، مخمس (ایسی نظم جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں) وغیرہ الفاظ

معروف ہیں۔

ے دے ڈالو تم بھی خمسِ سخن جلد اے نسیم ہر مالدار پر ہے زکوٰۃِ خزانہ فرض (نسیم)

ے حواسِ خمسہ، دوری میں جو اس کی منتشر ہونگے فراقِ دوستاں ہم سے، نصیبِ دشمناں ہو گا (آتش)

ے تصنیفِ مسدّس میں رہا ششدر و قاصر تھے پانچ حواس ایک مُخمّس پہ نہ قادر (مرزا دبیر)

مخمصة (2) بھوک (9:120, 5:3)۔قرآن میں دونوں مقامات پر یہ لفظ بھوک کے معنی میں استعمال ہوا ہے، مگر اردو میں یہ بھوک کے معنی میں معروف نہیں ہے۔ فرہنگ آصفیہ کے نزدیک ''مخمصہ'' کے لغوی معنی بھوک کے ہیں، لیکن مجازاً اس سے مراد ایسا غم والم ہے جس سے انسان کا دل بے قرار ہو جائے۔ یعنی بکھیڑا، جھمیلا۔ اردو میں لفظ ''مخمصہ'' اسی معنی میں معروف ہے۔

ے ہے طرفہ مخمصے میں کئی دن سے مصحفی پوچھو تو کوئی، کچھ بھی یہ بیمار کھائے گا (مصحفی)

شاعر نے کمال مہارت سے اس شعر میں ''مخمصہ'' کے دونوں معانی (الجھن اور بھوک) سمو دیئے ہیں، جبکہ درج ذیل شعر میں یہ لفظ صرف الجھن اور بکھیڑا کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔

ے عجب مخمصے میں ہوں جورِ فلک سے حوادث کے تیروں کا سینہ نشاں ہے (میر)

خِنزِیر (5) سؤر: قرآن میں سؤر کے حرام ہونے کے سلسلے میں اَلْخِنزِیرِ (5:3) اور اَلْخَنَازِیرَ (5:60) کے الفاظ آئے ہیں۔ اردو میں سؤر کے لیے لفظ خنزیر معروف ہے۔

ے یہ اپنی ذات کو اشراف بھی تسلیم کرتے تھے مگر گرگ وسگ و خنزیر کی تعظیم کرتے تھے (حفیظ جالندھری)

خنق (1) لغوی معنی گلا گھونٹنا کے ہیں۔ قرآن میں اَلْمُنْخَنِقَةُ (5:3) سے مراد وہ جانور ہے جو گلا گھونٹنے سے مر جائے، عربی میں الخناق اس رسی کو کہتے ہیں جس سے کسی کا گلا گھونٹا جائے۔ اردو میں لفظ ''خناق'' ایک بیماری کے نام کے طور پر معروف ہے جس کی وجہ سے گلے میں تکلیف ہو جاتی ہے۔

ے لوٹی لب و رخسار کی پیری نے چمک سب خنّاق نے تقریر کے جوہر کو مٹایا (افضال انور)

خوض (12) پانی میں اترنا، پانی کے اندر چلے جانا، بطور استعارہ اس مادے میں کسی کام میں مشغول ہونے کے معنی بھی آ گئے ہیں۔ قرآن میں تمام مقامات پر اس مادے سے مختلف الفاظ ''فضول مشغولیت'' کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً خَوْضِ (52:12) ، خَاضُوْا (9:69) ، یَخُوضُوْنَ (6:68)۔ اردو میں ''غور وخوض'' کی ترکیب معروف ہے۔

؎ جو دل میں تھا سو آیا بے ساختہ زباں پر عادت ذرا نہیں ہے مجھے غور و خوض کی (افضال انور)

خوف (124) ڈر، خطرے کا اندیشہ۔ قرآن: خَوْفٌ (2:38) ڈر، خَافُوْا (4:9) وہ ڈرے، اَخَافُ (6:15) میں ڈرتا ہوں، خَآئِفًا (28:18) ڈرا ہوا، تَخَوُّفٍ (16:47) متفکر حالت۔ اردو: خوف، خائف وغیرہ۔

؎ مجھے شادابیٔ صحنِ چمن سے خوف آتا ہے یہی انداز تھا جب لٹ گئی تھی زندگی میری (ظہیر کاشمیری)

؎ مگر جب آزمائش آ پڑی یہ قوم گھبرائی ہوئی باطل سے خائف اور راہِ حق سے کترائی (حفیظ جالندھری)

خول (3) مال و متاع حاصل کرنا۔ قرآن میں اس مادہ سے خَوَّلْنٰکُمْ (6:94/95) اور خَوَّلَہٗ (39:49) کے صیغے مال و متاع کمانے وغیرہ کے مفہوم میں ہی استعمال ہوئے ہیں۔ امام راغب کے نزدیک اس مادہ کے بنیادی معنی کسی کو ایسی چیز عطا کرنا کے ہیں جو اسے محفوظ (خول کے اندر) کر دے یا ایسی چیز جس کی حفاظت (خول کے اندر رکھنے) کی ضرورت پڑے۔ چنانچہ عربی میں اس مادے کا اطلاق نوکر چاکر اور مال و متاع پر بھی ہوتا ہے اور اسی مفہوم کی بنا پر کسی چیز کے بیرونی حصار کو بھی خول کہتے ہیں جو اس چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ (لفظ "خول" کے یہ معنی اردو میں بھی معروف ہیں)۔ مال و دولت کے حوالے سے عربی میں "خال" اس امتیازی نشان (طرۂ امتیاز) کو بھی کہا جاتا ہے جس سے کسی کی خوشحالی نظر آئے۔ "امتیازی نشانی" کے مفہوم کے لحاظ سے بدن پر سیاہ تل کو اور جانوروں کو ڈرانے کے لیے کھیت میں لٹکائے جانے والے کپڑے کو بھی "خال" کہا جاتا ہے (مفردات)۔ اردو: خال (بمعنی بدن کا تل)، خدوخال، خال و خد، خول وغیرہ۔ بدن پر "خال" چونکہ کہیں کہیں ہی نظر آتا ہے اس لیے کم یاب چیز کے لیے اردو میں "خال خال" کا محاورہ معروف ہے۔

؎ عجب حیرت میں ہوں جب سے نظر ہ خالِ لب آیا کہ منہ تیرا عدم ہے اور عدم میں نقطہ کب آیا (ذوق)

؎ جس روز سے دیکھا ہے یہی سوچ رہا ہوں اس شخص کے ملتے ہیں خدوخال کسی سے (نامعلوم)

؎ ہے صرف ہم کو، ترے خال و خد کا اندازہ یہ آئینے تو ہیں حیرت میں ڈالنے والے (دانش)

؎ خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ کرتے ہیں اشکِ سحر گاہی سے جو ظالم وضو (اقبال)

خال (5) ماں کا بھائی، ماموں، خَالَۃ: ماں کی بہن، خالہ۔ قرآن: بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ (33:50) آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں، اَخْوَالِكُمْ (24:61) تمہارے ماموں۔ اُردو میں بھی ماں کی بہن کے لیے "خالہ" ہی کا لفظ معروف ہے۔

؎ فرمان ہے خدا کے حبیبِ لبیبؐ کا مر جائے ماں تو خالہ کی خدمت زیادہ کر (افضال انور)

خان (16) خیانت کرنا' امام راغب کے نزدیک خیانت اور نفاق کے الفاظ ہم معنی ہیں' مگر ''خیانت'' کا لفظ عہد و امانت کا پاس نہ کرنے پر' جبکہ ''نفاق'' دین اور ایمانیات میں خیانت کے متعلق بولا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مفہوم کے اعتبار سے خفیہ طور پر عہد شکنی کرنا اور امانت کے بارے میں کسی کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانا ''خیانت'' کے زمرے میں آتا ہے۔ قرآن: خِیَانَةً (8:58) فریقِ مخالف کی عہد شکنی مراد ہے' خَآئِنَةَ (40:19) نگاہوں کی خیانت' خَوَّانٍ (22:38) خیانت کرنیوالا' مبالغے کا صیغہ' فَخَانَتٰهُمَا (66:10) ان دونوں عورتوں نے خیانت کی' اَلْخَآئِنِیْنَ (8:58) خیانت کرنیوالے۔ اردو: خیانت' خائن وغیرہ۔

؎ تلاطم تھا جہاں میں بدعت و غصب و خیانت کا چلن بس اک مدینے ہی میں تھا صدق و دیانت کا (حفیظ جالندھری)

خاب (5) ناکام رہنا۔ قرآن: خَابَ (14:15) ناکام ہوا' خَآئِبِیْنَ (3:127) ناکام ہونے والے۔ اردو: خائب' عام طور پر خائب و خاسر بولا جاتا ہے۔

؎ یہ سب ہے عفو و احسانِ خدائے قادر و ناصر کیا ہے جس نے حملہ آوروں کو خائب و خاسر (حفیظ جالندھری)

خیر (197) بھلائی' وہ چیز جو سب کو مرغوب ہو' یہ دنیا کا مال و متاع بھی ہو سکتا ہے اور توشۂ آخرت بھی۔ لفظ استخارہ کے لفظی معنی طلبِ خیر کے ہیں' اور اختیار سے مراد بہتر چیز کو طلب کر کے کر گزرنا ہے یا ایسا کام کرنا جسے انسان بہتر خیال کرتا ہو۔ اسی طرح بہتر کام کا انتخاب کر کے اسے کرنے والے کو ''مختار'' کہا جاتا ہے۔ قرآن: خَیْرٌ لَّکُمْ (2:54) تمہارے لیے بہتر ہے' خَیْرًا (2:180) مال' اِخْتَارَ (7:155) اس نے انتخاب کیا' یَتَخَیَّرُوْنَ (56:20) وہ بہتر خیال کر کے اپنائیں' اَلْخِیَرَةُ (33:36) اختیار' اَلْخَیْرٰتِ (2:148) بھلائیاں' خَیْرٰتٌ (55:70) بہتر عورتیں۔ اردو: خیر' خیرات' اخیار' اختیار' مختار' مخیّر وغیرہ۔ اردو کا محاورہ ''خیر سلّا'' عربی ترکیب ''خیر و صلاح'' کی بگڑی ہوئی شکل ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

ع سدھارو خیر سلّا سے کہیں دم داب کر بھاگو (سوزؔ)

؎ رہنے لگے ہو تم بھی پریشاں مری طرح تم کو تو اپنے دل پہ بڑا اختیار تھا (نامعلوم)

؎ وہ جو تھا نہ میرے بس میں نہ ہزار بار ہوتا مرے دل پہ تو الٰہی مرا اختیار ہوتا (افضال انور)

خیط (3) دھاگا' قرآن میں دو دفعہ تاریکئ شب اور مطلعِ سَحر کو استعارۃً کالے اور سفید دھاگے سے تعبیر کیا گیا ہے (2:187) سَمِّ الْخِیَاطِ (7:40) درزی کی سوئی کا ناکہ۔ اردو میں لفظ خیّاط (درزی) معروف ہے۔

۔ کل سراپا دیکھتے ہی جامۂ دلبر کی قطع   جی میں آیا چوم لیجے ہاتھ بس خیّاط کا   (بہادرشاہ ظفرؔ)

خیل (9) امام راغب کے نزدیک الخیال کے معنی تصوّر اور ایسی شبیہہ کے ہیں جو خواب یا آئینہ میں نظر آئے' التخییل ہر وہ تصوّر ہے جو انسان اپنے ذہن میں سوچتا ہے۔ نفس انسانی میں چونکہ ذاتی فضائل اور انا کے تصوّرات زیادہ ہوتے ہیں جو انسان میں تکبر پیدا کرتے ہیں' اس لیے الخیلاء کے معنی تکبر کے بھی لیے جاتے ہیں۔ تکبر کی بنا پر الخیل بمعنی گھوڑا بھی معروف ہے' کیونکہ گھوڑا اعربوں کے نزدیک فخر اور بڑائی کی علامت تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انسان گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے اندر نخوت وغرور محسوس کرتا ہے' جبکہ خود گھوڑے کے انداز ورفتار میں بھی غرور وتکبر کا انداز پایا جاتا ہے۔ عربی میں خیل کا لفظ عمومی طور پر گھوڑے اور سوار کے مجموعے کے لیے بولا جاتا ہے (مفردات)۔ قرآن میں یہ مادہ ایک جگہ یُخَیَّلُ (20:66) خیال کرنے کے معنی میں' 3 جگہوں پر مُخْتَالٍ (31:18)' مُخْتَالاً (4:36) کی شکل میں متکبر شخص کے معنی میں اور 4 مقامات پر اَلْخَيْلِ (8:60) گھوڑے کے معنی میں آیا ہے۔ اردو: خیل (رسالہ' گروہ)' سرخیل' خیال' خیالی' تخیّل' تخیلی' متخیّلہ (قوت متخیّلہ) وغیرہ۔ مطلق غرور وتکبر کے معنی میں اس مادہ سے کوئی لفظ اردو میں معروف نہیں۔

تخیّل اور خیال کے معنی میں:

۔ آیا ہی تھا خیال کہ آنکھیں چھلک پڑیں   آنسو کسی کی یاد کے کتنے قریب تھے   (نامعلوم)

۔ الٹ جائیں گی تدبیریں' بدل جائیں گی تقدیریں   حقیقت ہے' نہیں میرے تخیّل کی یہ خلّاقی   (اقبالؔ)

گھڑسوار قافلہ کے معنی میں:

۔ رستے میں گر نہ ٹھہرے تو تم بھی جاملو گے   گزرا ابھی ہے یاں سے خیل وحشم تمہارا   (حالیؔ)

گروہ کے معنی میں:

۔ خیلِ خوباں سے ایک میں بھی نہیں   آپ کے حسنِ لاجواب کے رنگ   (حسرتؔ موہانی)

۔ ایسے عاشق ہر جگہ ہیں خیل خیل   عاشقی بدنام ہے جن کے طفیل   (محرومؔ)

خیام (1) خیمے کی جمع (55:72)' خیّام: پیشہ ور خیمے سینے والا۔ اردو: خیمہ' خیام (خیمہ کی جمع)' پیش خیمہ: ہراول دستے کا وہ خیمہ جو پڑاؤ کی جگہ پر لشکر کے پہنچنے سے پہلے نصب کر دیا جاتا ہے۔

ـ تلوار کیا گری مرے دشمن کے ہاتھ سے | میں مسکرا کے خیمۂ یاراں میں آ گیا | (افتخار عارفؔ)
ـ کہاں تک روؤں اسکے خیمے کے پیچھے؟ قیامت ہے | مری قسمت میں یارب کیا نہ تھی دیوار پتھر کی | (غالبؔ)
ـ تم نے لوٹے بے نوا صحرا نشینوں کے خیام | تم نے لوٹی کشتِ دہقاں، تم نے لوٹے تخت وتاج | (اقبالؔ)
ـ نہ جانے کیسی قیامت کا پیش خیمہ ہیں | یہ الجھنیں تری بے انتساب آنکھوں میں | (افتخار عارفؔ)

تعداد مادہ: 49 تعداد الفاظ: 1482

د

دبّ (18) رینگنا' آہستہ آہستہ چلنا۔قرآن: دَآبَّۃٍ (2:164) زمین پر (موجود) چلنے پھرنے والے مختلف حیوانات اور حشرات الارض۔ اَلدَّوَآبِّ (35:28) دابہ کی جمع۔ پرانے زمانے میں فوج کے لیے ایک خاص قسم کی بنائی گئی گاڑی کو اس کی آہستہ رَوِی کی وجہ سے ''دبـابـہ'' کہا جاتا تھا۔ یہ بکتر بند گاڑی تھی جو فوجیوں کو دشمن لشکر کے تیروں سے بچ کر ان کے قریب (قلعے کی فصیل وغیرہ تک) پہنچنے میں مدد دیتی تھی۔ پرانے زمانے کی منجنیق کو بھی سست رفتاری سے رینگنے کی بنا پر یہی نام دیا گیا۔اسی طرح سخت زمین پر چلنے سے پیدا ہونے والی قدموں کی آواز کے لیے ''دبدبہ'' کا لفظ بولا جانے لگا جو اس نوعیت کی تمام آوازوں سے ممتاز ہونے کے سبب رفتہ رفتہ گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز کے لیے مخصوص ہو گیا۔ پھر عرب معاشرے میں گھوڑے کی خصوصی اہمیت اور گھوڑے کے مالک کی امتیازی حیثیت کی وجہ سے شان' رعب اور جلال کا مفہوم بھی چپکے سے اس لفظ میں در آیا۔ اردو میں لفظ ''دبدبہ'' مطلق رعب اور جلال کے معنی میں بولا جاتا ہے۔اس کے علاوہ ''رعب وداب'' کی ترکیب بھی معروف ہے۔

؎ کیا دبدبۂ نادر' کیا شوکتِ تیموری — ہو جاتے ہیں سب دفتر غرقِ مئے ناب آخر (اقبالؔ)

؎ نہتوں پر عیاں کرنے کو رعب وداب کی صورت — اٹھا طوفان کی صورت' بڑھا سیلاب کی صورت (حفیظؔ جالندھری)

دُبر (35) پشت' ہر چیز کا پچھلا حصہ۔ ہر چیز کا ماخذ' اصل' جڑ۔قرآن: دُبُرٍ (12:25) پشت' مُدْبِرِیْنَ (9:25) پیٹھ پھیرنے والے' دَابِرُ (6:45) اصل' وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ (74:33) اور رات کی قسم جب وہ پیٹھ پھیرے' یعنی جب رات ڈھل جائے' لڑائی میں پیٹھ پھیرنے اور رات کے ڈھلنے کے مفہوم سے لفظ ادبار آخری وقت' انجام اور زوال کے معانی بھی دیتا ہے۔

اردو: دُبر (پشت)' ادبار (زوال' مشکل وقت) وغیرہ۔

؎ گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے — فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے (حالؔی)

؎ کام کچھ کسب و ہنر آتا نہیں ادبار میں — زنگ سے جوہر عیاں ہوتے نہیں شمشیر کے (نامعلوم)

تدبیر (9) اس لفظ کا مادہ بھی دُبر ہی ہے' یعنی انجام پر نظر رکھتے ہوئے کسی کام میں غور وفکر کر کے اس کا بہتر انتظام کرنا۔قرآن: یُدَبِّرُ الْاَمْرَ (32:5) اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین تک تمام امور کی تدبیر فرماتا ہے' اَلْمُدَبِّرٰتِ (79:5) کائناتی امور کی تدبیر کرنے والے فرشتے' اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ (4:82) کیا وہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔اردو: تدبر' تدبیر' مُدبّر وغیرہ۔

؎ تدبیر میرے عشق کی، کیا فائدہ طبیب اب جان ہی کے ساتھ یہ آزار جائیگا (امیرؔ)

؎ کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تو نے وہ کیا گردوں تھا تُو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا (اقبالؔ)

مدثّر (1) چادر اوڑھنے والا (74:1)۔اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو اس لقب سے مخاطب فرمایا گیا ہے۔قرآن کی 74 ویں سورۃ کا نام بھی اَلمدثّر ہے۔اردو میں ہمارے ہاں ایک نام کے طور پر بھی لفظ ''مدثر'' معروف ہے۔

؎ امت کے گناہوں کو کملی میں چھپا لیں گے آقاؐ ہیں مرے انورؔ، مزّمل و مُدَّثر (افضال انورؔ)

دخل (126) کسی جگہ، عمارت وغیرہ کے اندر آنا، جانا۔یہ خرج (باہر نکلنے) کی ضد ہے۔قرآن: دَخلَ (3:37) وہ اندر آیا، دَخلُوا (5:61) وہ اندر آئے، اُدْخُلِی (27:44) داخل ہو جاؤ، دَخلتُمْ (4:23) جن عورتوں سے تم نے دخول کیا۔

اردو: دخل، داخل، ادخال، دخول، داخلہ، دخیل، مداخلت وغیرہ۔اردو میں محاورۃً کسی معاملہ میں اختیار کے لیے بھی ''دخل'' کا لفظ بولا جاتا ہے۔

؎ یاں کے سفید و سیاہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اتنا ہے رات کو رو رو صبح کیا اور صبح کو رو رو شام کیا (میرؔ)

دخان (2) دھواں، تخلیق کائنات سے پہلے کا دھواں (41:11) جو مادہ کی اولین صورت تھی، روز قیامت کا دھواں (44:10) جو عذاب کی صورت میں چھا جائے گا۔اردو: دخان، دخانی (دھویں سے متعلق، بھاپ کے انجن کے لیے لفظ ''دخانی'' استعمال ہوتا ہے)۔وغیرہ

؎ بھر گیا ایسا ہمارے نالۂ دل کا دھواں بس جہازِ گنبدِ گردوں دخانی ہو گیا (اسیرؔ)

؎ کس کی طاقت ہے کہ لاوے لب تلک یاں آہِ گرم یہ وہ مجلس ہے کہ جس میں بے دخاں جلتی ہے شمع (مصحفیؔ)

درجة (20) منزل، منزلِ رفیع (اعلیٰ مقام، اونچی جگہ)۔قرآن: دَرَجَة (9:20) اعلیٰ مقام، دَرَجٰتٌ (8:4) درجہ کی جمع، اعلیٰ مقامات، سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (68:44,7:182) ہم انھیں منزل بہ منزل (آہستہ آہستہ) ایک خاص جگہ یا حالت میں لے آئینگے۔درجہ کی بہترین مثال سیڑھیاں ہیں کہ تبدیلی منزل اور رفعت دونوں خصوصیات سیڑھیوں میں پائی جاتی ہیں۔یعنی ایک منزل (جگہ، حالت) کے بعد دوسری منزل پہلی منزل سے بلند تر اور آہستہ آہستہ غیر محسوس انداز سے حتمی منزل کی طرف رواں دواں۔یہی استدراج اور بتدریج کا مفہوم ہے۔عربی میں تہ در تہ کپڑے یا کاغذ کو بھی درج کہا جاتا ہے۔اسی سے مجازاً کسی مراسلے یا کتاب کے الفاظ کو بھی مندرجہ یا مندرجات کہا جانے لگا اور پھر کسی کاغذ میں کوئی عبارت لکھنے کے لیے اندراج کرنا یا درج کرنا کے محاورات بھی مستعمل ہو گئے (مفردات از امام راغب)۔اردو: درجہ، درجات، بتدریج، تدریجاً، مندرجہ، مندرجات، اندراج۔دُرّاج (تیتر، یہ لفظ تیتر کے لیے اس کی رفعتِ پرواز کے سبب مخصوص ہوا)، استدراج (غیر نبی سے رونما ہونے والا خرقِ

عادت عمل)۔ اس کے علاوہ ایسے عذاب کو بھی ''استدراج'' کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ڈھیل سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے باعث کسی قوم یا فرد پر درجہ بدرجہ مسلط ہو۔

؎ آگے مجھ کامل کے ناقص ہے کمالِ مدّعی — درمیاں ہے فرق استدراج اور اعجاز کا (ناسخ)

؎ تھا جو ناخوب 'بتدریج وہی خوب ہوا — کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر (اقبالؔ)

؎ درّاج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں — حیرت میں ہے صیّاد' یہ شاہیں ہے کہ دُرّاج (اقبالؔ)

دُرّ (1) موتی' چمکدار۔ دُرِّیٌّ (24:35) چمکدار۔ اردو میں لفظ دُرّ بمعنی موتی معروف ہے۔

؎ ہر سنگ ریزہ نور سے دُرِّ خوش آب تھا — لہریں جو تھیں کرن تو بھنور آفتاب تھا (انیسؔ)

اس مادہ میں ''ایک چیز سے دوسری چیز کے پیدا ہونے'' اور ''کثرت'' کے دو مفاہیم ایک ساتھ پائے جاتے ہیں۔ جیسے بادل سے بارش یا چراغ سے روشنی۔ قرآن میں مِدْرَارًا تین مقامات (71:11,11:52,6:6) پر کثیر مقدار میں بارش کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں مدارت کا لفظ' رحمت' شفقت' نوازش وغیرہ کی کثرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جس کی جمع مدارات ہے۔

؎ اب وہ الطاف نہیں ہم پہ عنایات نہیں — بات یہ کیا ہے کہ پہلی سی مدارات نہیں (اقبالؔ)

درس (8) پڑھنا' پڑھانا' کسی عبارت کو متواتر پڑھتے رہنا۔ قرآن: دَرَسُوْا (7:169) انھوں نے پڑھا' تَدْرُسُوْنَ (3:79) تم پڑھتے ہو۔ اردو: درس' دروس' تدریس' مدرّس' مدرسہ' مدارس وغیرہ۔

؎ درس و تدریس کے چرچے جو ہیں گھر گھر جاری — ہیں یہ جمعیّتِ خاطر ہی کی باتیں ساری (آزادؔ)

ادریسؑ (2) ایک عظیم المرتبت نبیؑ کا نام' (21:85,19:56)۔ بعض اہل لغت کے نزدیک اس لفظ کا تعلق بھی درس کے مادے سے ہی ہے۔ ہمارے ہاں لفظ ''ادریس'' بطور اسم پیغمبر اور بطور عام نام معروف ہے۔

؎ ماورائے فہم ہے اُنؐ کا مقام — آدمؑ و ادریسؑ و عیسیٰؑ کے امام (افضالؔ انور)

درك (11) پانا' سمجھنا' امام راغب کے مطابق درك دراصل درج کا ہم معنی لفظ ہے' لیکن درج میں منزل بہ منزل اوپر چڑھنے کا مفہوم پایا جاتا ہے' جب کہ درك کے معنی منزل بہ منزل نیچے اترنے کے ہیں۔ عربی میں درجات الجنة اور درکات النّار کے محاورات بھی استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن میں اَلدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (4:145) کا بھی یہی مفہوم ہے' سمندر کی گہرائی کو بھی

درك کہا جاتا ہے۔اسی طرح کسی چیز کی گہرائی میں اتر کر اس کی تہ تک پہنچنے کو ادراك کہتے ہیں۔آیت 6:103/104 میں تُدرِكُ اور یُدرِكُ دو الفاظ اسی معنی میں آئے ہیں۔یعنی انسانی نظر اللہ تعالیٰ کا ادراک نہیں کر سکتی، جب کہ اسے (اللہ کو) نظروں کا خوب ادراک ہے۔اسی طرح کسی کا پیچھا کر کے اسے پکڑ لینے کا مفہوم بھی اس لفظ میں موجود ہے (26:61)۔آیت 7:38 میں لفظ اِدّارَکُوا اہل جہنم کے جہنم میں داخلے کے لیے استعمال ہوا ہے، مطلب یہ کہ جب ''سب ایک دوسرے کو پالیں گے۔بعد میں آنیوالے پہلے آنے والوں میں مل جائیں گے''۔یعنی سب اس میں داخل ہو جائیں گے، تَدارَكَ (68:49) پالینا، فریاد رسی کرنا، ازالہ کرنا، یعنی کسی چیز تک پہنچ کر اس میں موجود خرابی کو دور کر دینا۔اردو: درک، ادراک، تدارک (ازالہ کرنا) وغیرہ۔

؎ مرے لیے ہے فقط زورِ حیدریؓ کافی ترے نصیب فلاطوں کی تیزیٔ ادراک (اقبالؔ)

؎ حد سے زیادہ جور و ستم خوشنما نہیں ایسا سلوک کر جو تدارک پذیر ہو (میرؔ)

درهم (1) ایک قدیم سکے کا نام (12:20)، بعض اہل لغت کے نزدیک یہ لفظ عربی نہیں بلکہ معرب ہے۔اردو میں لفظ درہم معروف ہے، بلکہ اس کا عوامی تلفظ درم بھی مستعمل ہے۔

؎ کل تک جنھیں خدائی کے دعوٰی کا تھا خمار بکتے ہیں آج درہم و دینار کے لیے (افضالؔ انور)

؎ اپنے کِیسے سے نہ دام اور نہ درم دیتے ہیں جب وہ خالق ہمیں دیتا ہے تو ہم دیتے ہیں (انیسؔ)

دراية (29) جاننا، سمجھ سے معلوم کرنا، ایسی معرفت جو حیلہ اور تدبیر سے حاصل ہو۔قرآن: مَآ اَدرِیُ (46:9) مجھے کیا معلوم، مَا اَدرٰكَ (69:3) تم کیا جانو، یُدرِیكَ (33:63) تم جانتے ہو۔اردو میں لفظ درایت کسی چیز کا پورا شعور حاصل کرنے، عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کے مفہوم میں اور علم الحدیث کی مشہور اصطلاح کے طور پر معروف ہے۔کسی حدیث کو روایت کی کسوٹی پر جانچنے کے علاوہ عقل اور منطق کے معیار پر پرکھنے کو اصطلاح میں درایت کہا جاتا ہے۔

؎ درایت کے سورج پہ ابر آرہا تھا شہادت کا میدان دھندلا رہا تھا (حالیؔ)

دعا (212) پکارنا۔قرآن: دَعَا (3:38) اُس نے پکارا، اَدعُوا (12:108) میں پکارتا ہوں، یَدعُونَ (10:66) وہ پکارتے ہیں، الدُّعَآءِ (3:38) پکار، دعا۔اردو: دعا، داعی، ادّعا، دعوت، دعوٰی، دعاوی، مدّعی، مدّعا وغیرہ۔

؎ دبا کے قبر میں سب چل دیئے، دعا نہ سلام ذرا سی دیر میں یہ کیا ہو گیا زمانے کو (قمر جلالویؔ)

ـ بخش دے اس بتِ سفّاک کو اے داورِ حشر　　خون ہی مجھ میں نہ تھا' خون کا دعوٰی کیسا　(داغؔ)

ـ نہ پوچھو عہدِ الفت کی' بس اک خوابِ پریشاں تھا　　نہ دل کو راہ پر لائے نہ دل کا مدّعا سمجھے　(فیضؔ)

ـ دل مدّعی کے حرفِ ملامت سے شاد ہے　　اے جانِ جاں یہ حرف ترا نام ہی تو ہے　(فیضؔ)

دفع (9) ہٹانا' دور کرنا۔قرآن: دَفۡعُ (22:40) دور کرنا' دَافِعٍ (52:8) دُور کرنیوالا' اِدۡفَعۡ (23:96) ہٹاؤ' اِدۡفَعُوۡا (3:167) دُور کرو' دفاع کرو۔ اگر یہ مادہ اِلٰـی کے ساتھ آئے تو معنی ''حوالے کرنا'' ہوں گے' جیسے دَفَـعۡتُـمۡ اِلَیۡهِـمۡ (4:6) تم انھیں دے دو۔اردو: دفع' دفعہ' دفعتہً' دفعیّہ' دافع' دفیع' دفاع' مدافعت وغیرہ۔

ـ کہا راہِ خدا میں تم کو لڑنے کی اجازت ہے　　خدا کے دشمنوں کو دفع کرنے کی اجازت ہے　(حفیظؔ جالندھری)

ـ وہ حق سے پھیر لینا چاہتے ہیں تم کو جبریّہ　　تمہیں پر فرض ہے اب یورشِ بے جا کا دفعیّہ　(حفیظؔ جالندھری)

دکّ (7) ریزہ ریزہ کردینا' زمین کو کوٹ کر برابر کردینا۔قرآن: دُکَّـتِ الۡاَرۡضُ دَکًّـا دَکًّـا (89:21) جب زمین کو کوٹ کر ہموار کردیا جائیگا' دَکَّآءَ (18:98) ہموار ٹیلہ۔اردو: دکان (ایسی جگہ جسے بیٹھنے کے لیے ہموار کیا گیا ہو) عربی میں دکان ''ک'' کی تشدید کے ساتھ ''ہموار چبوترہ'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اردو میں عام طور پر بغیر تشدید کے معروف ہے اور معنی ہیں خرید وفروخت والی جگہ۔فرہنگ آصفیہ کے مطابق عربی میں ''ک'' تشدید کے ساتھ ہے جب کہ فارسی میں تشدید کے بغیر۔ اردو میں دونوں طرح مستعمل ہے۔

''ک'' کی تشدید کے ساتھ:

ـ جیسے دکاّنِ شیشہ گر میں بَیل　　وقت ' یوں دل کی کارگاہ میں ہے　(امجد اسلام امجدؔ)

''ک'' کی تشدید کے بغیر:

ـ زاہد کو روزِ حشر پڑی امتحان کی　　پیرِ مغان نے خُلد میں جا کر دکان کی　(داغؔ)

ـ کھلونوں کی دکانو! راستہ دو　　مرا بچہ گزرنا چاہتا ہے　(اظہار شاہینؔ)

دلّ (7) ایسی چیز جس کے ذریعے کسی دوسری چیز کی معرفت حاصل ہو۔قرآن: هَـلۡ اَدُلُّكَ (20:120) کیا میں تمہیں نہ بتاؤں' نَدُلُّكُمۡ (34:7) ہم تمہیں بتائیں' دَلِيۡلًا (25:45) حجت' دلیل۔اردو: دال' دلیل' دلائل' استدلال' دلاّل (لفظی معنی ''بہت دلیلیں دینے والا' معروف معنی فریقین کے مابین سودا کرانے والا۔ ہمارے ہاں لفظ ''دلاّل'' مخصوص منفی مفہوم میں بھی مستعمل ہے۔اس بنا پر عوام

میں لفظ "دَلّہ" بطور گالی معروف ہو چکا ہے)، مدلّل وغیرہ۔

؎ خود ہے میرا حال میرے حالِ برہم پر دلیل　　دال آنسو خونِ دل پر، خونِ دل غم پر دلیل　　(نامعلوم)

دمغ (1) دماغ پھوڑ دینا، کسی کا سر کچل کر اُس کا بھیجا نکال دینا۔ فَیَدۡمَغُہٗ (21:18) وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے۔ اردو میں لفظ دماغ بمعنی مغز اور بھیجا (بطور اسم) نیز ذہانت، سوچ وغیرہ کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

؎ وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا　　یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا، دماغ تھا　　(دردؔ)

دینار (1) ایک سکہ کا نام، یہ غیر عربی (رومی) لفظ ہے، جو عربی نے اپنایا ہے۔ قرآن میں بِدِیۡنَارٍ (3:75) ایک ہی دفعہ استعمال ہوا ہے۔ دینار اردو میں بھی معروف اور مستعمل ہے۔

؎ عجب برسات کا عالم ہے بیلا روز بٹتا ہے　　ہمیشہ مینہ برستا ہے یہاں دینار و درہم کا　　(نامعلوم)

جناب حفیظؔ جالندھری قاتلِ حضرت حمزہؓ (وحشی) کے بارے میں فرماتے ہیں:

؎ ابھی مکے میں جانا تھا، ابھی دینار ملنے تھے　　ابھی سارے جہاں سے لعنتوں کے ہار ملنے تھے

دنــو (141) قریب، گھٹیا، چھوٹا، تھوڑا۔ قرآن میں یہ مادہ ان دونوں معانی (قریب اور گھٹیا) میں استعمال ہوا ہے۔ قریب کے معنی: قِنۡوَانٌ دَانِیَۃٌ (6:99/100) قریب قریب گچھے، دَنَا (53:8) وہ قریب ہو گیا، یُدۡنِیۡنَ (33:59) قریب کر لیں، اپنے اوپر اوڑھ لیں، اَلدُّنۡیَا (3:185) دنیا، آخرت کے مقابلے میں قریب جہان۔ کم اور گھٹیا کے معنی: اَدۡنٰی (2:61) کم درجے کی، یہاں ادنیٰ خیر کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے، اَدۡنٰی (58:7) کم تعداد میں، یہاں یہ لفظ "اکثر" کے مقابلے استعمال ہوا ہے۔ اردو: دنیا (ادنیٰ کی مونث)، دنی (حقیر)، ادنیٰ (گھٹیا) وغیرہ۔

؎ صد سالہ دورِ چرخ تھا، ساغر کا ایک دور　　نکلے جو میکدے سے تو دنیا بدل گئی　　(گستاخؔ)

؎ گھر اس کا بگاڑا ہے دلہن جس کی بنی ہے　　اک دانے پہ گر جائے، یہ دنیا وہ دَنی ہے　　(شمیمؔ)

؎ تھی دَنی جس کی طبیعت اس نے کی دنیا کی میل　　اہلِ تقویٰ جو کہ تھا سو اہلِ دیں کا ہو رہا　　(مصحفیؔ)

؎ ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے یہ اس کے عشق کا　　مر گیا ہوں اور مرنے کا گماں ہوتا نہیں　　(بیخودؔ)

داؤد (16) ایک عظیم المرتبت پیغمبرؑ کا نام۔ بنی اسرائیل کے بادشاہ اور پیغمبرؑ جو حضرت سلیمانؑ کے والد تھے (27:16)، بطور معجزہ لوہا آپؑ کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا جس سے آپؑ زرہیں بنایا کرتے تھے (34:11)۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق داؤد عبرانی لفظ

ہے اور اس کے معنی محبوب وعزیز کے ہیں' بعض روایات کے مطابق حضرت داؤدؑ کی آواز بڑی مسحور کن تھی' اسی بنا پر "لحنِ داؤدی" کی ترکیب اردو میں معروف ہے۔

ے دلِ آہنی جب ہوا موم اس کا ہم الفت کو اعجازِ داؤد سمجھے (ذوقؔ)

دائــــرہ (6) محیط' کاغذ یا زمین پر گول لکیر' حلقہ نما لکیر پر حرکت' چکر کاٹنے والی چیز۔ اس کی جمع دوائر ہے' عربی میں گردشِ زمانہ (بدقسمتی) کو بھی دائرہ کہا جاتا ہے۔ قرآن: تَدُوْرُ (33:19) آنکھوں کا گھومنا مراد ہے' تُدِيْرُوْنَهَا (2:282) تم اسے پھیراتے ہو' اَلدَّوَآئِرَ (9:98) گردشِ زمانہ' بدقسمتی۔ اردو: دائرہ' دَور' دوران' دَورہ' دوارہ' دَیر' مدار (ستاروں کے دورہ کرنے کی' گھومنے کی جگہ' مجازاً طے شدہ' ٹھہرائی ہوئی چیز یا بات) مداری' مدیر' ادارہ' ادارت' اداریہ' وغیرہ ان سب الفاظ میں مرکز سے منسلک ہونے اور منسلک رہتے ہوئے حرکت (کام) کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

ے سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں (میر حسنؔ)

ے اے خدا اب ترے فردوس پہ حق ہے میرا تو نے اس دور کے دوزخ میں جلایا ہے مجھے (احمد ندیم قاسمیؔ)

ے اُگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ' ویرانی تماشا کر مدار اب کھودنے پہ گھاس کے ہے میرے درباں کا (غالبؔ)

دار (49) منزل' گھر' جگہ۔ اس کی جمع دیار ہے' مجازاً یہ لفظ شہر' علاقہ بلکہ پوری دنیا کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن: اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ (6:32) آخرت کا گھر' دَارِكُمْ (11:65) تمہارا گھر' اَلدِّيَارِ (17:5) دار کی جمع۔ اردو: دار' دارین' دیار وغیرہ۔

ے بنی ہاشم ہنسی میں بات اُڑا کر ہو گئے راہی علیؓ کو ہو گئی حاصل مگر دارین کی شاہی (حفیظؔ جالندھری)

ے اہلِ دیارِ عشق کی الٹی سمجھ تو دیکھ جاتا ہے جب کہ دل' تو یہ کہتے ہیں آ گیا (سالکؔ)

دولة (2) پھرنا' گھومنا۔ دولة اور دائــرة اگرچہ ہم معنی الفاظ ہیں مگر دائــرة عام طور پر مکروہ یا منحوس چیز کے لیے جب کہ دولة محبوب چیز کے لیے بولا جاتا ہے۔ قرآن: دُوْلَةً (59:7) گردشِ مال وزر' نُدَاوِلُهَا (3:140) ہم اسے پھیراتے ہیں۔ مال وزر اور حکومت کو اس لیے "دولت" کہتے ہیں کہ یہ مختلف ہاتھوں میں پھرتے رہتے ہیں۔ اردو: دولت' دُوَل (دولت کی جمع)' متداول (رائج) وغیرہ۔

ـ سر کو پٹکا ہے کبھو' سینہ کبھو کوٹا ہے ہم نے شبِ ہجر کی دولت سے مزا لوٹا ہے (نامعلوم)

ـ کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ' پڑے اس بلا میں مری بلا میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں (احمد رضاؔ)

دام (9) ہمیشہ رہنا' کسی چیز یا شخص کا ایک حالت پر لمبا عرصہ رہنا۔ قرآن: دَامَتُ (11:107) جب تک زمین اور آسمان قائم رہیں' دَامُوا (5:24) جب تک وہ رہیں' دَآئِمٌ (13:35) ہمیشہ ایک سار ہنے والا' دَآئِمُوْنَ (70:23) قائم رہنے والے۔ اردو: دائم' دوام' مدام' مداومت' دائمی وغیرہ۔

ـ حرفِ مطلب کہا نہیں جاتا بات ان سے مدام ہوتی ہے (داغؔ)

ـ دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں (غالبؔ)

دون (144) بغیر' خلاف' الگ' علاوہ وغیرہ۔ دُوْنَ الْجَهْرِ (7:205) بغیر اونچی آواز کے۔ فارسی میں ''بدون'' اسی معنی میں معروف ہے جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔

ـ ہر جا گل و گلزار کا عالم ہے گو دنیائے دوں تیرے بدوں بھائے کسے (افضال انورؔ)

دھر (2) زمانہ' مدتِ عالم' ابتدائے آفرینش سے لیکر اختتام تک کا عرصہ' مجازاً طویل زمانہ اور عالمِ دنیا کا عرصۂ حیات۔ آیت 45:24 میں دھر کے معنی نظامِ کائنات اور آئینِ فطرت کے ہیں۔ جبکہ آیت 76:1 میں اس سے مراد ابتدائے آفرینش سے جاری و ساری عرصہ اور وقت ہے۔ اردو: دہر (عالم' دنیا اور زمانہ اس کی جمع دہور ہے)' دہریہ (زمانے یعنی قوانین فطرت کو خدا ماننے والا) وغیرہ۔

ـ قدم انساں کا راہِ دہر میں تھرّا ہی جاتا ہے چلے کتنا ہی کوئی بچ کے ٹھوکر کھا ہی جاتا ہے (جوشؔ)

ـ دہر میں عیشِ دوام آئیں کی پابندی سے ہے موج کو آزادیاں' سامانِ شیون ہو گئیں (اقبالؔ)

دَین (6) قرض' قرآن: تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ (2:282) جب تم قرض کا معاملہ کرو' دَيْنٍ (4:11) قرض۔ اردو میں بھی دَین بمعنی قرض مستعمل ہے۔

ـ کٹ جائیں پیاسے حلق' ادا سر سے دَین ہو اب سلسبیل پر کہیں پہنچیں تو چین ہو (انیسؔ)

دِین (94) جزا' قانون' طریقہ' شریعت' مذہب۔ قرآن: لَمَدِيْنُوْنَ (37:53) سزا کے مفہوم میں' دِيْنِ الْمَلِكِ (12:76)

بادشاہ کا قانون؛ دِینِ الُحَقِّ (61:9) سچا دین؛ اللہ کا دین۔ اردو میں لفظ دین بمعنی مذہب؛ شریعت؛ قانون وغیرہ مستعمل ہے۔

ے ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی   جس کو ہو دین و دل عزیز؛ اسکی گلی میں جائے کیوں (غالبؔ)

تعداد مادہ : 30   تعداد الفاظ: 972

ذ

ذبح (9) چیرنا، پھاڑنا، شق کرنا۔ اصطلاحاً حیوانات کے حلق کو خاص طریقے سے قطع کرنا۔ قرآن: فَذَبَحُوهَا (2:71) پس انھوں نے اسے ذبح کیا، اَذْبَحُكَ (37:102) میں تجھے ذبح کرتا ہوں، يُذَبِّحُونَ (14:6) وہ ذبح کریں۔

اردو: ذبح، ذبیح، ذبیحہ، مذبوح، مذبح (ذبح خانہ) وغیرہ۔

ے سر بوقتِ ذبح میرا ان کے زیرِ پائے ہے　　کیا نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے　(ذوقؔ)

ذبذب (1) معنوی طور پر کسی چیز کا معلّق ہونا، فیصلہ واضح نہ ہونا۔ مُذَبْذَبِينَ (4:143) اس سلسلے میں وہ تذبذب میں ہیں، اردو میں تذبذب، مذبذب وغیرالفاظ معروف ہیں۔

ے میں تیرا نام لے کے تذبذب میں پڑ گئی　　سب لوگ اپنے اپنے عزیزوں کو رولیے　(پروینؔ شاکر)

ے یہاں مظلوم انسانوں کا یہ عزمِ فدا کاری　　وہاں تھی ظالموں پر اک تذبذب کی رداطاری　(حفیظؔ جالندھری)

ذخر (1) کسی چیز کو حاصل کرنا، چھپا رکھنا۔ تَدَّخِرُونَ (3:49) تم جمع کرتے ہو۔ عربی "ذ" بعض صورتوں میں تشدید کی وجہ سے "د" میں بدل جاتی ہے۔ چنانچہ یہاں تَدَّخِرُونَ کی "د" اصل میں "ذ" ہی ہے۔ اردو: ذخیرہ، ذخائر، ذخار وغیرہ۔

ے وہ قومیں جو سب راہیں طے کر چکی ہیں　　ذخیرے ہر اک جنس کے بھر چکی ہیں　(حالؔی)

ذرّہ (6) انتہائی چھوٹی جسامت کی چیز (99:7)۔ اردو میں ذرّہ، ذرّات وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں، اردو لفظ "ذرا" (تھوڑا سا وقت) کا تعلق بھی اسی ذرّہ سے ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

ے اوپری دل سے بپا گریہ و زاری رکھنا　　آخری وقت ذرا شرم ہماری رکھنا　(داغؔ)

ے ضمیرِ لالہ میں روشن چراغِ آرزو کر دے　　چمن کے ذرّے ذرّے کو شہیدِ جستجو کر دے　(اقبالؔ)

ذرّیت (32) نسل، اولاد۔ قرآن: ذُرِّيَّةً (3:38) اولاد، ذُرِّيَّتِي (14:37) میری اولاد، ذُرِّيَّتِهِمْ (6:87) ان کی اولادیں۔ اردو میں لفظ ذرّیت بمعنی اولاد معروف ہے۔

ے ذرا دیکھو تو اس ذرّیتِ شیطاں کی تقسیمیں　　حدیقے اور جاگیریں، ممالک اور اقلیمیں　(حفیظؔ جالندھری)

ذراع (5) ہاتھ، کہنی سے لیکر درمیانی انگلی کے سرے تک کی لمبائی کے برابر ایک پیمانہ، جس سے چیزوں کی لمبائی ناپی جاتی ہے، یہ لفظ طول کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن: سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا (69:32) ستر ہاتھ لمبائی، ذِرَاعَيْهِ (18:18) اس کے ہاتھ، آیات 29:33 اور 11:77 میں ذَرْعًا "کوتاہ دستی" کے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی کسی چیز پہ دسترس نہ ہونا۔ اردو میں اس مادہ سے ذریعہ، ذرائع وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔ یعنی ایسی چیز جس کے توسّط سے مقصد تک ہاتھ پہنچے۔

ؔ سو پشت سے ہے پیشۂ آباء سپہ گری کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہیں مجھے (غالبؔ)

ذرو (3) بنیادی معنی کسی چیز کا بلند تر اور اونچا حصہ، پھیلا دینا، بکھیر دینا، نشر و اشاعت کرنا۔ آیات 18:45 اور 51:1 میں یہ مادہ بکھیرنے کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ اردو میں ادبی سطح پر ذروۂ سنام (سب سے اونچی چوٹی) مستعمل ہے۔ اقبالؔ نے درج ذیل شعر میں لفظ "ذروہ" پہاڑ کی چوٹی کے معنی میں استعمال کیا ہے:

ؔ تو کہاں ہے اے کلیمِ ذروۂ سینائے علم تھی تری موجِ نفس بادِ نشاط افزائے علم

ذقن (3) ٹھوڑی، اَلْاَذْقَانِ (36:8,17:107,109) ٹھوڑیاں، ذقن کی جمع۔ قرآن میں تینوں مقامات پر یہ مادہ بطور جمع ہی استعمال ہوا ہے۔ اُردو غزل میں محبوب کی ٹھوڑی میں قدرتی گڑھے کو "چاہِ ذقن" کہا جاتا ہے۔ اس حوالے سے لفظ "ذقن" اردو میں معروف ہے۔

ؔ ہے نازِ حسن سے جو فروزاں جبینِ یار لبریز آبِ نور سے ہے چاہِ ذقن تمام (حسرتؔ)

ؔ اے عزیزو! آج میرا دل نہ ڈوبا جائے کیوں اپنے یوسف کا مجھے چاہِ ذقن یاد آ گیا (ناسخؔ)

ذکر (274) یاد کرنا، نصیحت، نصیحت کرنا وغیرہ۔ قرآن: اَلذِّكْرِ (3:58) ذکر بمعنی قرآن، تَذْكِرَةٌ (74:54) نصیحت کی چیز، تَذَكَّرُوْنَ (6:152/153) تم نصیحت پکڑتے ہو، مُدَّكِرٍ (54:15) نصیحت پکڑنے والا۔ (یہاں پہ "ذ" تشدید کی وجہ سے "د" میں تبدیل ہوگئی ہے)۔ اردو: ذکر، ذاکر، ذاکرہ، ذاکرین، ذاکرات، اذکار، تذکر، تذکرہ، تذکیر (نصیحت)، مذاکرہ، مذکور، مذکورہ، مذاکرات وغیرہ۔

ؔ ذکر اس کا ہی سہی، بزم میں بیٹھے ہو فرازؔ درد کیسا ہی اٹھے، ہاتھ نہ دل پر رکھنا (فرازؔ)

ؔ جھلکتا ہے یہ جن کا خون ان پھولوں کی سرخی میں انھیں کے ذکر سے آغاز ہو جشنِ بہاراں کا (مؤلفؔ)

؎ نامہ بر یہ تو کہی بات پتے کی تو نے ذکر اس بزم میں رہتا تو ہے اکثر اپنا (بیخودؔ)

؎ بے تابیوں سے چھپ نہ سکا ماجرائے دل آخر حضورِ یار بھی مذکور کر دیا (حسرتؔ)

؎ عذرِ ستم سے بس مجھے نادم نہ کیجیے اس تذکرے کو چھوڑیئے' جو کچھ ہوا ہوا (داغؔ)

ذکر (18) نرمرد۔قرآن: اَلذَّکَرُ (3:36) مرد اَلذُّکُورَ (42:49) اور اَلذُّکْرَانَ (26:165) ذکر کی جمع ہے۔

اردو: ذکر' ذکور' مذکر' تذکیر (تذکیر و تانیث) وغیرہ۔

؎ تھے اناث و ذکور و پیر و جواں جس کے سحرِ خطاب سے مسحور (خروشؔ)

؎ مذکر ''ہی'' کو کہتے ہیں' مونث ''شی'' کو کہتے ہیں مگر حضرت مخنث ہیں نہ ''ہیوں'' میں نہ ''شیوں'' میں (اکبر الہ آبادی)

ذکی (1) تیز فہم ہونا' ذبح کرنا۔ذَکَّیتُمْ (5:3) تم ذبح کرو۔امام راغب کے مطابق اس مادے کے معنی آگ' حرارت اور ذہانت کے ہیں اور تذکیہ کے لغوی معنی کسی زندہ جسم کی گرمیٔ حیات خارج کرنے کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں ایک خاص طریقہ (ذبح) سے حیات زائل کرنے کو تذکیہ کہتے ہیں۔مذکّی کے معنی تجربہ کار' ذہین اور دانشمند شخص کے ہیں۔

اردو میں اس مادہ سے ذکی' ذکاء' ذکاوت وغیرہ الفاظ ذہانت اور فطانت وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہیں۔

؎ ہر ادا سے تری پیدا ہے محبت کیسی نیلی آنکھوں سے ٹپکتی ہے ذکاوت کیسی (اقبالؔ)

؎ ظفرؔ آدمی اس کو نہ جانیے گا' ہو وہ کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکاء جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی' جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا (بہادر شاہ ظفرؔ)

ذلّ (29) کمزوری' رسوائی' مقہور ہو جانا (قہر اور زور کے آگے جھک جانا)' کسی کی سختی اور منہ زوری کا ٹوٹ جانا۔قرآن: اَلذُّلِّ (42:45) کمزوری' آیت 17:24 میں الذُّل سے مراد ایسی نرمی اور کمزوری ہے جو اپنے اختیار و ارادہ سے اپنائی جائے اور یہ محمود سمجھی جاتی ہے' اَذِلَّةٍ (5:54) نرم مزاج' ذِلَّةٌ (7:152) رسوائی' اَذِلَّةٌ (3:123) کمزور' بے سروسامان' ذَلُولٌ (2:71) کام میں جتا ہوا بیل یعنی جو اپنی کمزوری کی بنا پر غلام بن گیا ہو اور خدمت پر مجبور ہو۔آیات 67:15 اور 16:69 میں یہ مادہ مسخر کرنے یا ہونے کے معنی دیتا ہے۔اردو: ذِلّت' ذلیل' تذلیل' ذلالت' مذلّت' تذلّل وغیرہ۔

؎ کس طرح آہ' خاکِ مذلّت سے میں اٹھوں افتادہ تر جو مجھ سے مرا دستگیر ہو (میرؔ)

؎ اس نقشِ پا کے سجدے نے کیا کیا کِیا ذلیل میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا (مومنؔ)

؎ اگرچہ مالِ دنیا ہاتھ بھی آیا حریصوں کے تو دیکھا ہم نے کس کس ذلّت و خواری سے ہاتھ آیا (بہادر شاہ ظفرؔ)

ذمّة(2) امان، عہد، ضمانت، پناہ۔ سورۃ التوبہ کی آیات 8 اور 10 میں یہ مادہ ''معاہدۂ امان'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
اردو: ذمہ، ذمہ داری، ذمّی (مسلم ملک میں غیر مسلم رعایا کا فرد جس کے حقوق کی حفاظت اسلامی حکومت کے ذمہ ہو) وغیرہ۔

ع سمجھتے تھے ذمّی و مسلم کو یکساں ۔ نہ تھا عبد و حُر میں تفاوت نمایاں (حالؔی)

ذم (3) برائی، عیب، مذمت، بعض اہل لغت کے نزدیک ذمہ بھی اسی مادے سے ہے اور اس سے مراد ہر وہ معاہدہ ہے جس کا توڑنا باعثِ مذمت ہو۔ قرآن: مَذْمُومٌ (68:49) مَذْمُوماً (17:18) لائقِ مذمت۔ اردو: ذم، مذموم، مذمت، ذمیمہ وغیرہ۔

ع بتوں اور دیوتاؤں کی مذمّت جرم تھی گویا ۔ ہوا وہ شور و شر برپا، قیامت آ گئی گویا (حفیظؔ جالندھری)

ع مٹانا چاہتا ہے وہ روایاتِ قدیمہ کو ۔ بُھلانا چاہتا ہے وہ خیالاتِ ذمیمہ کو (حفیظؔ جالندھری)

ع ستمِ یار کا ہم کرتے گلہ، استغفار ! ۔ مدح کی جس کی، پھر اس شخص کی ذم کیا کرتے (قلقؔ)

ذنب (39) گناہ، جرم، معصیت۔ قرآن: ذَنْبٌ (26:14) جُرم، ذَنْبِكَ (12:29) تمہارا گناہ، ذُنُوبِكُمْ (3:31) تمہاری خطائیں۔ اردو: ذنب، مذنب، مذنبین وغیرہ۔

ع شافعِ محشر پناہِ مذنبین ۔ اے سراپا رحمتہ للعالمینؐ (اقبال عظیم)

ذُو، ذی (111) صاحب، والا۔ قرآن میں: ذُو (2:280)، ذَا (5:106)، ذِیْ (81:20)، ذَوِیْ (2:177)، ذَاتِ (50 23) وغیرہ الفاظ اسی مفہوم میں آئے ہیں۔ اردو: ذُو، ذی، ذوی، ذات (عین شے) وغیرہ۔

ع دے ایسے لال سب کو زمانے میں کردگار ۔ ذی قدر، ذی شعور و سخن فہم و ذی وقار (انیسؔ)

ع پھر حشر کے ساماں ہوئے ایوانِ ہوس میں ۔ بیٹھے ہیں ذوی العدل، گنہگار کھڑے ہیں (فیضؔ)

ع قاصد کو اس نے جاتے ہی رخصت کیا تھا لیکن ۔ بد ذات ماندگی کے بہانے سے رہ گیا (مصحفیؔ)

ذوق (64) مزہ، چکھنا، تھوڑی سی چیز کھانا (زیادہ کھانے کے لیے لفظ اکل استعمال ہوتا ہے)۔ قرآن: ذَاقُوا (6:148/149) انھوں نے چکھا، ذُقْ (44:49) تو چکھ، فَلَنُذِيقَنَّ (41:27) پس ہم چکھائیں گے، ذَآئِقَةُ (29:57) مزہ۔
اردو: ذائقہ، ذوق، مذاق وغیرہ۔

ع برا نہ مان مرے حرف زہر زہر سہی ۔ میں کیا کروں کہ یہی ذائقہ زبان کا ہے (محسن نقوی)

ـ اگر کچھ آشنا ہوتا مذاق جُبّہ سائی سے   تو سنگِ آستانِ کعبہ جاملتا جبینوں سے   (اقبالؔ)

ـ نشانِ منزلِ جاناں ملے' ملے نہ ملے   مزے کی چیز ہے یہ ذوقِ جستجو میرا   (وحشتؔ)

ذھب(56) اس مادے کے بنیادی معنی دو ہیں' چلے جانا اور حسن وتازگی' اسی سے لفظ مذھب کے لغوی معنی جانے کی جگہ' راستہ اور طریقہ کے ہیں۔ اس کے دوسرے معنی یعنی حسن وتازگی کے اعتبار سے عربی میں سونے (قیمتی دھات) کو ذھب کہا جاتا ہے' جانے اور زائل ہونے کے معنی میں یہ مادہ قرآن میں 48 جبکہ سونے اور زیورات کے معنی میں 8 مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ذَھَبُوا (12:15) وہ چلے گئے' ذَھَبَ (11:74) زائل ہوگیا' ذَاھِبٌ (37:99) جانے والا' یُذْھِبْنَ (11:114) زائل کریں' اَلذَّھَبِ (3:14) سونا۔ اردو: مذہب (دین)' تذہیب (سنہری کرنا' سونے کا پانی چڑھانا)' مذہّب (تذہیب شدہ) وغیرہ۔ ہمارے ہاں لفظ ''ذوہیب'' (سونے کی ڈلی) لڑکوں کے نام کے طور پر معروف ہے۔ لیکن غلطی سے اسے ''زوہیب'' لکھ دیا جاتا ہے جس سے یہ لفظ بے معنی ہوجاتا ہے۔

ـ قوم مذہب سے ہے' مذہب جو نہیں تم بھی نہیں   جذبِ باہم جو نہیں' محفلِ انجم بھی نہیں   (اقبالؔ)

ـ وصف جب میں نے کیے تیرے سنہری رنگ کے   خود بخود ہر صفحۂ دیواں مذہّب ہوگیا   (ناسخؔ)

تعداد مادہ: 18   تعداد الفاظ: 657

ر

راس (18) سر، ہر چیز کا اوپر والا اور اعلیٰ حصہ، کسی چیز کا اصل حصہ۔ قرآن: اَلرَّأسُ (19:4) سر، مجازاً سر کے بال، رَأسِیْ (12:36) میرا سر، رُءُوسُ الشَّیٰطِیْنِ (37:65) شیاطین کے سر، رُءُوسُ اَموَالِکُمْ (2:279) تمہارے اصل اموال (سود کے مقابلے میں اصل زر کے لیے استعمال ہوا ہے)۔ اردو: رئیس (بڑے سر والا، سردار)، ریاست، راس المال (اصل زر)، فرہنگ آصفیہ کے مطابق اردو میں ''راس'' (سر) خصوصاً مویشیوں کی تعداد کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ''ایک راس بھینس''۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ''فی کس'' کے لیے انگریزی میں "per head" کا محاورہ استعمال ہوتا ہے۔

ؔ عملِ خیر سے نہ بہکا مجھے، او! ابلیس ۔۔۔ یہی کونین کا مالک ہے یہی راس و رئیس (نامعلوم)

ؔ وہ آسودہ قوموں کا راس البضاعت ۔۔۔ وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت (حالیؔ)

رافۃ (13) مہربانی، شفقت، رحمت۔ قرآن: رَاْفَۃٌ (24:2) نرمی، شفقت، رَءُوفٌ (3:30) مہربان، اللہ کا صفاتی نام۔ اردو: رافت، رؤف وغیرہ۔

ؔ مسلماں تھے علمبردار آزادی و رافت کے ۔۔۔ منافق تھے شریکِ کار فتنے اور آفت کے (حفیظؔ)

ؔ ہے سلام حق کے حبیبؐ پر، وہ حسین بھی ہیں عظیم بھی ۔۔۔ سبھی انبیاء کے امام بھی، وہ رؤف بھی ہیں رحیم بھی (افضال انورؔ)

رای (329) دیکھنا، غور و فکر کرنا، غور کر کے ایک رائے قائم کرنا۔ رایۃ عربی میں اس علامت کو کہتے ہیں جو دیکھنے (کسی جگہ یا مقام کی پہچان) کے لیے نصب کی گئی ہو۔ قرآن: رَاٰ (6:76) اس نے دیکھا، اَلَمْ تَرَ (4:44) کیا تو نے دیکھا نہیں؟ یَرَوْنَ (2:165) وہ دیکھتے ہیں، رِءْیًا (19:74) منظر یا ظاہری حالت، لِنُرِیَہٗ (17:1) تاکہ ہم اسے دکھائیں، اَلرُّءْیَا (12:43) خواب، اَرَءَیْتَکُمْ (6:40) بھلا بتاؤ تو تم کیا دیکھتے ہو، تمہاری کیا رائے ہے۔ اردو: ریا (دکھاوا)، ریاکاری، رایت (جھنڈا، دیکھنے کو نصب کی گئی علامت)، رویت (رویتِ ہلال)، رؤیا (خواب، جیسے رویائے صادقہ)، رائے، مرأۃ (آئینہ، دیکھنے کی چیز، جیسے مرأۃ العروس)، مرئی (وہ چیز جو نظر آ سکے)، غیر مرئی (وہ چیز جو نظر نہ آتی ہو) وغیرہ۔

ؔ گھوڑوں کی لیں سواروں نے باگیں، علم بڑھا ۔۔۔ رایت بڑھا، کہ سروِ ریاضِ ارم بڑھا (انیسؔ)

ؔ مری زندگی ریا ہے، مگر اس کا غم ہی کیا ہے ۔۔۔ کہ ابھی بچا ہوا ہے مرا دامِ پاکبازی (اقبالؔ)

رَبّ (981) پالنے والا۔ قرآن: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (1:1) تمام جہانوں کا پالنے والا' رَبِّكَ (12:42) تمہارا آقا۔ اس آیت میں لفظ ''رب'' انسان کیلئے استعمال ہوا ہے' رَبَّہٗ (12:41) اس کا آقا' یعنی بادشاہ' رِبِّیُّوْنَ (3:146) خدا والے' اہل کتاب کے مشائخ' رَبَآئِبُكُمُ (4:23) تمہاری سوتیلی اولاد۔ وہ اولاد جو پہلے شوہر سے ہو اور دوسرے شوہر کے زیر تربیت ہو یا پہلی بیوی سے ہو اور دوسری بیوی کی گود میں پرورش پا رہی ہو' اسے ربیب (لڑکا) اور ربیبة (لڑکی) کہا جاتا ہے (تربیت پانے کے اعتبار سے)' اس کی جمع ربائب ہے۔ رُبَمَا (15:2) بہت زیادہ' چونکہ تربیت نشو و نما اور بڑھوتی کا باعث بنتی ہے' اس لیے رُب بمعنی تکثیر بھی استعمال ہوتا ہے (مفردات)۔ بعض اہل لغت کے نزدیک رُبَمَا (15:2) میں لفظ رُب اس مادے سے نہیں ہے بلکہ یہ بطور حرف استعمال ہوا ہے۔ اردو: رب' ربانی' ربوبیت' ارباب' مربّی' تربیت (کھلانے پلانے اور پالنے کا عمل) وغیرہ۔

- جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی — لکھ دیجیو یا رب اسے قسمت میں عدو کی (غالبؔ)
- اے خدا شکوۂ اربابِ وفا بھی سن لے — خُوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلا بھی سن لے (اقبالؔ)
- ہوئی ہے تربیت آغوشِ بیت اللہ میں تیری — دلِ شوریدہ ہے لیکن صنم خانے کا سودائی (اقبالؔ)

ربط (5) گھوڑوں کو باندھنا' باندھنا' رباط الفرس: گھوڑے کو محفوظ جگہ پر باندھنا' رباط الجیش: لشکر کو کسی خاص جگہ متعین کرنا' رباط: چھاؤنی۔ قرآن: رِبَاطِ الْخَیْلِ (8:60) گھوڑوں کو باندھنا' پالنا' رَابِطُوْا (3:200) بندھے رہو' رَبَطْنَا (18:14) ہم نے باندھا' یہاں دلوں کو مضبوط کرنے کے معنی میں ہے' آیت 8:11 میں بھی یَرْبِطَ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو: ربط' ارتباط' رابطہ' مربوط وغیرہ۔

- ملت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ — پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ (اقبالؔ)
- وہ بھی تو آدمی ہیں جن سے تمہیں ہے ربط — کیا شکوہ تم سے رویئے اپنے نصیب کا (قائمؔ)
- ربط و ضبطِ ملّتِ بیضا ہے مشرق کی نجات — ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر (اقبالؔ)

ربع (22) چار' چوتھا' ربیع سال کا چوتھا موسم' ربیعة: چار کونوں والی ڈبیہ۔ قرآن: اَلرُّبُعُ (4:12) چوتھائی' رُبٰعَ (4:3) چار' اَرْبَعَ (24:8) چار' اَرْبَعِیْنَ (2:51) چالیس' رَابِعُهُمْ (18:22) اُن کا چوتھا۔ اردو: ربع مسکوں (دنیا کا چوتھا حصہ جو آباد ہے)' ربیع (موسم' فصل کا نام)' مربع' رابعہ' ربیعہ (نام)' رباعی وغیرہ۔

ـ سر ہی سر پر عاشقوں کے چار سو جائے نگاہ ربع مسکوں سے زیادہ وہ گلی آباد ہے (سالکؔ)

ـ سرسبز کشتِ دل ہے محمدؐ کے عشق میں کیا اس زمیں میں کام ہے ربیع و خریف کا (داغؔ)

ـ گیا ہو جب اپنا ہی جیوڑا نکل کہاں کی رباعی ' کہاں کی غزل (میر حسنؔ)

ربوہ (18) بلند جگہ یا ٹیلہ' اسی سے ''ربا'' ہے جس کے معنی بڑھنے اور بلند ہونے کے ہیں' اصل سرمایہ پر جو زائد رقم وصول کی جاتی ہے اسے الربا یا ربٰوا (سود) کہا جاتا ہے۔ جو چیز کسی سطح کے اوپر آ کر نمایاں ہو جائے اسے راب کہتے ہیں۔

قرآن: رَبْوَةٍ (23:50) بلند ٹیلہ' رَبَتْ (22:5) بڑھی' یَرْبُوْا (30:39) وہ بڑھیں' رَابِیاً (13:17) نمایاں نظر آنے والی' اَلرِّبٰو (2:275) شرعی اصطلاح میں ربٰو سے مراد سود ہے' اسی حوالے سے ''ربٰو'' اردو میں بھی مستعمل ہے۔

ـ محبت دے ریا سے پاک یارب منافع دے ربٰو سے پاک یارب (افضال انورؔ)

رجز (10) اضطراب' شاعری کی ایک بحر کا نام بھی رجز ہے۔ اس بحر کے ردھم اور صوتی آہنگ میں اضطرابی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اصطلاحاً ''رجزیہ شاعری'' ایسی شاعری کو کہا جاتا ہے جو لشکریوں میں اضطراب اور غیظ و غضب پیدا کر کے انھیں جنگ پر ابھارے' رجز سے عذاب اور نجاست بھی مراد لی جاتی ہے' یعنی ایسا عذاب جو کسی کو اضطراب میں مبتلاء کر دے اور ایسا گناہ کا کام (نجاست) جس کا نتیجہ وبال اور عذاب ہو۔ قرآن: الرِّجْزُ (7:134) عذاب' اَلرُّجْزَ (74:5) نجاست۔ اردو: رجز' بحرِ رجز' رجزیہ شاعری وغیرہ۔

ـ شہادت کے رجز پڑھتا ہوں میدانِ شہادت میں رجز پڑھتا ہوا بڑھتا ہوں ارمانِ شہادت میں (حفیظؔ جالندھری)

رجس (10) نجاست' غلاظت۔ قرآن: رِجْسٌ (5:90) ناپاکی' رِجْسِهِمْ (9:125) ان کی نجاست۔ اردو میں لفظ رجس ادبی سطح پر معروف ہے۔

ع ناسخؔ تمام رجسِ تناسخ سے پاک ہے (ناسخؔ)

رجع (104) واپس آنا' پلٹنا' کسی چیز کا اپنے اصل منبع کی طرف لوٹنا۔ آیت 86:11 میں رجع سے مراد بارش ہے' جس میں اس سائنسی عمل کی طرف اشارہ ہے جس کے تحت سمندر کا پانی بادل کی صورت اختیار کرتا ہے اور پھر بارش کی شکل میں اپنے منبع کی طرف پلٹتا ہے۔ قرآن: رَجَعَ (7:150) وہ واپس آیا' تُرْجَعُوْنَ (10:56) تم لوٹائے جاؤ گے ' رٰجِعُوْنَ (2:46) پلٹنے والے' مَرْجِعُهُمْ (10:70) ان کا پلٹنا۔ اردو: رجوع' راجع' رجعت' مرجع (پلٹنے کی جگہ)' مراجعت' ترجیع (پلٹنے کا عمل)' ترجیع

بند نظم: ایسی نظم جس کے ہر بند کے بعد ایک ہی شعر بار بار دہرایا جائے۔ ''ترجیع فی الاذان'': اذان میں کلمات کو دہرانا۔

ے نہیں ہے مرجعِ آدم اگر خاک کدھر جاتا ہے قدِ خم ہمارا (نامعلوم)

ے قریش اب ہار کر خالی کیے جاتے تھے وادی کو جبل کی سمت راجع تھے صحابہؓ لے کے ہادیؐ کو (حفیظ جالندھری)

رجل (58) پاؤں، پاؤں پر (پیدل) چلنے والا آدمی، شخص (مرد)۔ قرآن: رَجُلٌ (11:78) شخص، مرد، رَجُلَینِ (5:23) دو اشخاص، رِجَالًا (2:239) پیدل چلتے ہوئے، اَرْجُلٌ (7:195) رجل کی جمع یعنی پاؤں، اَرْجُلُھُمْ (5:33) ان کے پاؤں۔ اردو: رجال (جیسے قحط الرجال)، رجولیت (مردانہ پن، قوتِ باہ وغیرہ)، اسماء الرجال (علم الحدیث کے تحت راویوں کے ناموں کی تفصیل) وغیرہ۔

ے رجال اور اسانید کے جو ہیں دفتر گواہ ان کی آزادگی کے ہیں یکسر (حالیؔ)

رجم (14) پتھر مارنا، سنگسار کرنا، لعنت کرنا، دھتکارنا، المراجمة: ایک دوسرے کو پتھر مارنا، مجازاً ایک دوسرے کو گالیاں دینا اور تکرار کرنا۔ قرآن: اَنْ تَرْجُمُوْنِ (44:20) یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو، اَلْمَرْجُوْمِیْنَ (26:116) سنگسار کئے ہوئے، اَلرَّجِیْمِ (3:36) دھتکارا ہوا، رَجْمًا بِالْغَیْبِ (18:22) اندھیرے میں پتھر مارنا، اٹکل پچو اندازے سے بات کرنا۔ اردو: رجیم (شیطان رجیم)، رجم (شرعی حد کے حوالے سے سنگسار کرنے کا عمل) وغیرہ۔

ے حفظ میں رکھ ربّ رحمٰن و رحیم گھات میں بیٹھا ہے شیطانِ رجیم (افضال انورؔ)

رجاء (22) امید، گمان، کنارہ، رجا البئر: کنویں کا کنارہ، جمع ارجاء۔ دراصل رجاء ایسے گمان کو کہتے ہیں جس سے خوشی حاصل ہونے کی امید ہو۔ اس معنی کی وجہ سے اس مادہ میں خدشے اور خوف کا مفہوم بھی شامل ہو گیا ہے کیونکہ جب کسی محبوب چیز کے حصول کی امید ہو گی تو اس کے ضائع یا خطا ہونے کا خوف بھی ہو گا۔ چنانچہ بعض مفسرین نے آیت 71:13 میں لَا تَرْجُوْنَ کے معنی لَاتَخَافُوْنَ کئے ہیں۔ ارجوان ایک قسم کا (سرخ) رنگ ہے جو رجاء (امید) کی طرح فرحت بخش ہوتا ہے۔ عربی میں ''ارجواں'' کا دوسرا تلفظ ''ارغوان'' بھی ہے۔ قرآن: تَرْجُوْآ (28:86) تو امید کرے، یَرْجُوْنَ (35:29) وہ امید رکھیں، اَرْجِهْ (7:111) اسے روک لو یعنی اسے امید پر رکھو، امید دلاتے رہو، مَرْجُوًّا (11:62) ہونہار، جس کے روشن مستقبل کی امید ہو، اَرْجَآئِهَا (69:17) اس کے کنارے۔ اردو: رجاء، رجائیت (امید دلانے کا عمل)، ارغواں (سرخ رنگ) وغیرہ۔

ے تھی آس تو تھا خوف بھی ہمراہ، رجاء کے اب خوف ہے مدت سے دلوں میں نہ رجاء ہے (حالیؔ)

ے کہیں ارغواں اور کہیں لالہ زار جُدی اپنے موسم میں سب کی بہار (میر حسنؔ)

رحب(4) جگہ کی وسعت، مـرحبـا: رَحَبَتُ لَكَ الدَّارُ مَرْحَبًا (یہ جگہ آپ کے لیے کشادہ ہے) کا مخفف۔قرآن: رَحُبَتْ (9:25) زمین کی کشادگی،مَـرْحَبًـا (38:60) کشادگی۔اردو میں مرحبا کلمۂ استقبال(خوش آمدید اور کلمۂ تحسین) کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

استقبال کے معنی:

؎ جو آؤں سامنے ان کے تو مرحبا نہ کہیں جو جاؤں واں سے کہیں کو تو خیر باد نہیں (غالبؔ)

بطور کلمہ تحسین:

؎ آفریں طغیانِ وحشت ،مرحبا جوشِ جنوں وہ یہ کہتے ہیں کہ کیونکر جائیں دیوانہ کے پاس (شیفتہؔ)

؎ آفریں داغؔ تجھے ،خوب نبھائی تُو نے مرحبا! کوچۂ دلدار سے مرکر نکلا (داغؔ)

؎ آ گئی آپ کو مسیحائی مرنے والوں کو مرحبا کہیے (داغؔ)

رحیق (1) خالص شراب، قرآن میں یہ لفظ(83:25) جنت کے خالص مشروب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اُردو میں لفظ رحیق معروف ہے۔

؎ ساقئ اربابِ ذوق،فارسِ میدانِ شوق بادہ ہے اس کا رحیق،تیغ ہے اس کی اصیل (اقبالؔ)

؎ چند ٹکڑے چاند کے باقی ہیں اس کی یاد گار ہے انہیں کے دم سے اب لطفِ رحیقِ زندگی (ظفر علیخانؔ)

رحل(4) کوچ کرنا،اونٹ کا کجاوہ،سفر کا سامان۔راحلة سواری کے جانور کو کہا جاتا ہے اور رحلت کے معنی سفر کے ہیں۔ قرآن: رَحْـلِ (12:70) سامانِ سفر، رِحْـلَةَ (106:2) سفر۔اردو: رحلت، راحیل، راحیلہ، رحیل، مرحلہ (لغوی معنی: ایک دن کا سفر)، مراحل، رِحل: قرآن مجید رکھنے کی ''رحل'' جو اونٹ کے کجاوے سے مشابہ ہوتی ہے۔

؎ میری لوحِ دل پہ کندہ سالِ رحلت ہے ترا اور ہر آنسو مرا تابوتِ میّت ہے ترا (نادرؔ)

؎ سنتا ہوں سرنگوں تھے فرشتے مرے حضور میں جانے اپنی ذات کے کس مرحلے میں تھا (دانشؔ)

؎ جرس ہوں،نالہ خوابیدہ ہے میرے ہر رگ و پے میں یہ خاموشی مری وقتِ رحیلِ کارواں تک ہے (اقبالؔ)

رحم(327) شفقت کرنا،عورت کا پیٹ (بچہ دانی)۔ایک ہی رحم سے پیدا ہونے کے اعتبار سے قریبی رشتوں کے لیے بھی یہ لفظ (47:22) بولا جاتا ہے۔اسی بنا پر اپنے اقرباء سے اچھا سلوک کرنے کو ''صلہ رحمی'' کہتے ہیں۔قرآن: رَحِـمَ (11:119) اس

نے رحمت کی، رَحۡمَةٌ (2:178) مہربانی، شفقت، اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ (1:2) اللہ کے صفاتی نام، اَلۡاَرۡحَامِ (3:6) ماؤں کے پیٹ، اَرۡحَامَكُمۡ (47:22) تمہاری قرابت داریاں۔ اردو: رحمت، رحم، ارحم، رحمٰن، رحیم، صلہ رحمی، قطع رحمی، ترحم، مرحوم، مرحومہ وغیرہ۔

۔ داغِ عصیاں تو کسی طور نہ چھپتے امجدؔ ڈھانپ لیتی نہ اگر چادرِ رحمت ہم کو (امجد اسلام امجدؔ)

۔ رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر (اقبالؔ)

۔ ہے دل شوریدۂ غالبؔ طلسم پیچ و تاب رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل میں ہے (غالبؔ)

رَدّ (60) لوٹنا، لوٹانا، اسی رستے پر پلٹنا جس پر سے کوئی آیا ہو۔ کسی کا ایمان سے کفر کی حالت پر لوٹ جانا۔

قرآن: رَدَّاللّٰهُ (33:25) اللہ نے لوٹا دیا، رَدَّهَا (21:40) اس کا لوٹانا، مَرَدَّ (13:11) لوٹنے کی جگہ، مَرۡدُوۡدِ (11:76) لوٹایا گیا، رد کیا گیا۔ اردو: رد کرنا، ارتداد، مرتد، مردود، متردّد وغیرہ۔

۔ متردّد ہے دل کہوں نہ کہوں پوچھتے ہیں وہ مدّعا میرا (آزادؔ)

۔ کھائے ادھر سے زخم، جو کی اس طرف نظر کس کس کا وار رد کریں دیکھیں کدھر کدھر (نامعلوم)

ردف (3) پیچھے آنا، گھوڑے وغیرہ پر ایک آدمی کے پیچھے دوسرے آدمی کا سوار ہونا۔ قرآن: رَدِفَ (27:72) پیچھے لگی ہوئی، اَلرَّادِفَةُ (79:7) پیچھے آنے والی، مُرۡدِفِيۡنَ (8:9) ایک دوسرے کے پیچھے آنیوالے۔ اردو: ردیف (غزل یا قصیدہ کے ہر شعر کے مصرعہ ثانی کے آخر میں بار بار دہرائے جانے والے الفاظ۔ چونکہ ایک غزل کے تمام اشعار ردیف کی وجہ سے آپس میں ہم آہنگ ہوتے ہیں، اس لیے حلیف اور دوست کو بھی ''ہم ردیف'' کہا جاتا ہے)، مترادف (ہم معنی لفظ)، مترادفات وغیرہ۔

۔ بدل کر قافیہ لکھوں غزل اک اور ظفرؔ مگر ردیف ہو ساری یونہی برابر کی (بہادر شاہ ظفرؔ)

۔ ہمیں پیشِ نظر جب گوشمالی ہو حریفوں کی مدد کرتے رہے ہو تم ہمیشہ ہم ردیفوں کی (حفیظؔ جالندھری)

رذل (4) حقیر، ذلیل، کمینہ ہونا۔ قرآن: اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ (16:70) ذلت والی عمر، مراد بڑھاپا، اَلۡاَرۡذَلُوۡنَ (26:111) حقیر لوگ، اَرَاذِلُنَا (11:27) ہم میں سے حقیر لوگ۔ اردو: رذیل، اراذل (رذیل کی جمع)، رذالت وغیرہ۔

۔ آخر شغال تھا، نہ دبکنے کی خو گئی خلعت پہن کے بھی نہ رذالت کی بو گئی (انیسؔ)

۔ نہ شفقت ان کو بچوں سے نہ ہمدردی ضعیفوں سے اراذل سے انھیں دل بستگی، نفرت شریفوں سے (حفیظؔ جالندھری)

رزق (123) نصیب، روزی، اُخروی نعمتوں کا فیضان۔ قرآن: رِزۡقِ (2:60) اللہ کی عطا کردہ نعمتیں، اَلرَّزَّاقُ (51:58)

روزی دینے والا' اللہ کا صفاتی نام' یُـرْزَقُوْنَ (3:169) وہ نعمتیں دیئے جاتے ہیں' انہیں رزق دیا جارہا ہے۔ اردو: رزق' رزّاق' رزّاقی' رازق وغیرہ۔

ے خاک اور خوں کا رزق کیے ہیں' کتنے رنگ اور کتنے نقش صفحۂ جاں پر تب جا کر یہ اک تصویر ابھاری ہے (امجد اسلام امجد)

ے اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاجِ ملوک اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا وجم (اقبال)

ر س خ (2) پکا' پختہ ہونا۔ قرآن: الرَّاسِـخُوْنَ فِی الْعِلْم (4:162،3:7) وہ لوگ جو علم میں پختہ ہوں۔ اردو میں راسخ' رسوخ وغیرہ الفاظ مستعمل ہے۔

ے نہ ہوتا اس طرح گم کردہ منزل کارواں اپنا ہمارا عزمِ راسخ گر امیر کارواں ہوتا (احمق)

ر س ل (514) آہستہ اور نرمی سے چل پڑنا' بھیجنا' بھیجا ہوا (پیغام یا فرد)۔ قرآن: اَرْسَـلَ (9:33) اس نے بھیجا' رَسُـوْلٌ (2:87) لغوی معنی بھیجا ہوا' مراد پیغمبر' نبی' اَلرُّسُلِ (5:19) رسول کی جمع' رِسَالَۃَ (7:79) بھیجی ہوئی چیز' پیغام۔

اردو: رسول' رُسل (رسول کی جمع)' رسالت' اَرسال (رَسل کی جمع)' رسالہ' رسائل' اِرسال (بھیجنا) وغیرہ۔

ے ہم ایسے اہلِ نظر کو قبولِ حق کے لیے اگر رسول نہ ہوتے' تو صبح کافی تھی (جوش)

ے نہ فقہ نہ منطق نہ حکمت کا رسالا ہے اس فنِ محبت کا نسخہ ہی نرالا ہے (میر حسن)

ے نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا (احمد رضا)

ر ش د (19) ہدایت۔ قرآن: اَلرُّشْدُ (2:256) ہدایت' رَشِیْدٌ (11:78) ہدایت یافتہ' نیک' مُرْشِدًا (18:17) ہدایت دینے والا۔ اردو: رشد' رشید' ارشد' راشد' ارشاد (اردو میں یہ لفظ اضافی طور پر حکم اور فرمان وغیرہ کے معنی میں بھی معروف ہے)' مرشد وغیرہ۔

ے بات کا زخم ہے تلوار کے زخموں کے سوا کیجیے قتل مگر منہ سے کچھ ارشاد نہ ہو (داغ)

ے مکمل ہو گیا اب سلسلہ رشدو ہدایت کا شہنشاہِ رسل' نورالہدیٰ تشریف لے آئے (اقبال عظیم)

ے عجب ہیں یہ مرشدانِ خود بیں' خدا تری قوم کو بچائے بگاڑ کر ترے مسلموں کو' یہ اپنی عزت بنا رہے ہیں (اقبال)

ر ص د (6) انتظار میں ہونا' گھات میں رہنا' ستاروں کا مشاہدہ کرنا وغیرہ۔ قرآن: رَصَـدًا (72:9) گھات میں لگا ہوا' مَرْصَدٍ (9:5) گھات کی جگہ۔ اردو: رصد' رصد گاہ' مترصّد وغیرہ۔

ے کہ جن کی رصد کے یہ باقی نشاں ہیں وہ اسلامیوں کے منجّم کہاں ہیں (حالی)

ے حضرت کے حکم کا مترصّد ہے جاں نثار ارشاد یہ ہوا کہ دیا تم کو اختیار (انیس)

رضع (11) بچے کو دودھ پلانا۔ قرآن: اَلرَّضَاعَةَ (2:233) دودھ پلانے کا عمل، مُرْضِعَةٍ، اَرْضَعَتْ (22:2) یعنی قیامت کے زلزلے کی وجہ سے دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو چھوڑ دے گی۔ اردو: رضاعت، رضاعی وغیرہ۔

ے تھا اک سادہ سے گھر میں دولتِ کونین کا وارثؐ رضاعی ماں حلیمہؓ تھی، رضاعی باپ تھا حارث (حفیظ جالندھری)

رضی (73) راضی ہونا۔ قرآن: رَضِیَ اللّٰهُ (5:119) اللہ راضی ہو گیا، رِضْوَانٌ (3:15) خوشنودی، مَرْضَاتِیْ (60:1) میری رضا۔ اردو: رضا، رضی، رضیہ، رضوان (خوشنودی، جنت کے دربان کا نام)، راضی، مرضی وغیرہ۔

ے میں اس کی دسترس میں ہوں مگر وہ مجھے میری رضا سے مانگتا ہے (پروین شاکر)

ے رضواں! ارم میں جی ہی نہ بہلے تو کیا علاج مانا کہ سب ہے کوچۂ دلدار کی طرح (سالک)

رطب (2) تر، تازہ، گیلا، پکی ہوئی کھجوروں کے لیے خاص طور پر رطب بولا جاتا ہے۔ قرآن: رُطْبٍ (6:59) تر، گیلا۔ رُطَبًا (19:25) پکی ہوئی تازہ کھجوریں۔ اردو: رطب، راطب (گھوڑے کے لیے تازہ گھاس وغیرہ)، رطوبت، مرطوب وغیرہ۔

ے ہوا میں ابھی تک نہیں کچھ غبار رطوبت لگی اڑنے بن کر بخار (بینظیر شاہ)

ے تری نظر میں ہیں تمام میرے گذشتہ روز و شب مجھ کو خبر نہ تھی کہ ہے، علم نخیلِ بے رطب (اقبال)

رعب (5) ہیبت، دہشت۔ قرآن: اَلرُّعْبَ (59:2) خوف، ہیبت، رُعْبًا (18:18) رُعب، ہیبت۔ اردو: رعب، مرعوب وغیرہ۔

ے منظور رعبِ حسن کا ہے امتحاں اسے یوں بات پوچھتا تھا وہ بیداد فن کہاں (سالک)

ے سینۂ افلاک سے اٹھتی ہے آہِ سوز ناک مردِ حق ہوتا ہے جب مرعوبِ سلطان و امیر (اقبال)

رعد (2) بادل کی گرج، کڑک، روایتاً ایک فرشتے کا نام جو بادلوں کو چلاتا ہے۔ قرآن میں دو مقامات پر لفظ رَعْد (13:13، 2:19) بادل کی گرج کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں لفظ رعد بادل کی گرج اور فرشتے کے نام کے طور پر مستعمل ہے۔

ے گرجا جو رعد ابر سے بجلی نکل پڑی محمل میں دم جو گھٹ گیا لیلیٰ نکل پڑی (انیس)

رعایۃ (6) لحاظ کرنا، رعایت کرنا۔ قرآن: فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا (57:27) پھر انھوں نے اس کا پاس نہ کیا جیسا کہ اس کا حق تھا، رٰعُوْنَ (23:8) وہ پاس کرتے ہیں، رَاعِنَا (2:104) ہمارا لحاظ کیجیے۔ اہلِ عرب میں یہ لفظ محاورۃً اس وقت بولا جاتا تھا جب کسی کی خاص توجہ درکار ہوتی تھی۔ چونکہ منافقین اس لفظ کے تلفظ کو بدل کر اس کے معنی مسخ کرنے کی کوشش کرتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے استعمال کو منع فرما دیا۔ اردو میں اس مادہ سے رعایت، مراعات وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

؎ دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقت بیباک عدل اس کا تھا قوی لوثِ مراعات سے پاک (اقبالؔ)

رعی (4) حیوانوں کی حفاظت کرنا، خواہ غذا کے ذریعے سے ہو یا ان کی حفاظت وغیرہ کے حوالے سے۔ قرآن: اَلْمَرْعٰی (87:4) چارہ، سبزہ اَلرِّعَآءُ (28:23) چرواہے، وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ (20:54) اور تم اپنے جانوروں کو چراؤ۔ اردو: راعی، رعیّت، رعایا وغیرہ۔

؎ یہ سنتے ہی تھرّا گیا گلہ سارا کہ راعیؑ نے للکار کر جب پکارا (حالیؔ)

؎ ضرورت نہیں یہ کہ فرمانروا ہوں رعیّت ہوں وہ، خواہ کشور کشا ہوں (حالیؔ)

؎ کج کلاہی پہ نہ جائیں کہ یہ سب آپ کی نذر شہِ خوباں ہمیں بس اپنی رعایا جانیں (افتخار عارفؔ)

رغب (8) حرص کرنا، توقع رکھنا، لو لگانا، یہ مادہ متضاد معنی میں مستعمل ہے، عن کے ساتھ آئے تو بے رغبتی اور انحراف کے معانی دیتا ہے۔ قرآن: تَرْغَبُوْنَ (4:127) تم رغبت رکھتے ہو، فَارْغَبْ (94:8) پس تم رغبت اختیار کرو، متوجہ ہو، رٰغِبُوْنَ (9:59) رغبت کرنے والے، اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ (19:46) کیا تو مجھے میرے خداؤں سے منحرف کرنے والا ہے، وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ (2:130) اور کون ملت ابراہیمؑ سے انحراف کرے گا۔ اردو: رغبت، ترغیب، راغب، مرغوب وغیرہ۔

؎ مرغوبِ طبع ہے یہ زمینِ فلک جناب سوئے گا اس کی خاک پہ فرزندِ بُوترابؓ (انیسؔ)

رغم (1) کسی کو ذلت کے ساتھ خاک میں ملا دینا، مراغمة: باہم ناراض ہونا اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنا، آیت 4:100 میں مُرٰغَمًا سے مراد پناہ گاہ ہے۔ اردو میں اس مادہ سے ترکیب ''علی الرغم'' مستعمل ہے۔

؎ سپہ سالار عتبہ جنگ کے ارمان میں نکلا علی الرّغم ابوجہل آپ خود میدان میں نکلا (حفیظؔ جالندھری)

؎ علی الرّغم دنیا پھر اس بار بھی ہم ڈٹے ہیں ترے سامنے اے زمانے (امجد اسلام امجدؔ)

رفرف (1) درخت کے سبز پتے، مرغزار، مرغزار سے مشابہ ایک سبز رنگ کا کپڑا۔ آیت 55:76 میں سبز قالین مراد ہیں، روایتاً عالمِ بالا کی ایک نورانی سواری کا نام جو نبی کریم ﷺ کو معراج کے موقع پر پیش کی گئی۔ اردو میں لفظ رفرف اسی حوالے سے مستعمل ہے۔

؎ براق و رفرف و دُلدل مہیّا اور وہؐ پیدل خدائی بھر کا جزوِ کل مہیّا اور وہؐ پیدل (حفیظؔ جالندھری)

حضرت حسینؓ کے گھوڑے کے بارے میں میر انیسؔ کا شعر:

؎ فرفرنفس کی آتی تھی نتھنوں سے جب صدا کہتے تھے لوگ سب کہ ہے رفرف یہ بادپا (انیسؔ)

نوٹ: اس شعر میں شاعر نے ''صنعتِ مقلوب'' کا اہتمام کیا ہے۔ ''فرفر'' کو الٹا لکھیں تو ''رف رف'' بنتا ہے۔

رفع (29) بلند کرنا، اٹھانا۔ قرآن: رَفَعَ (6:165/166) بلند کیے، بلندی درجات مراد ہے، رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (94:4) ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا، رَافِعَةٌ (56:3) بلند کرنے والی، رَفِيْعُ (40:15) اللہ کا صفاتی نام، بلند کرنے والا، مَرْفُوْعَةٍ (56:34) بلند و بالا۔ اردو: رفع (بلند کرنا، تکلیف رفع کرنا)، رفیع، رافع، مرفوع، رفعت، مرتفع، ترفع، ارتفاع وغیرہ۔

؎ کوئی تدبیر بتا رفعِ تردّد کے لیے دیتی ہے اب تو پریشانی خاطر آزار (سالکؔ)

؎ تھا اس کے ارتفاع میں کرسی کا سب جو طور سُکّانِ عرش دیکھتے تھے عرش کو بہ غور (انیسؔ)

؎ جس کے آگے سرِ سروراں خم رہے اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

رفق (5) دوست ہونا، مصاحبت میں رہنا، بنیادی طور پر یہ مفہوم مرفق بمعنی کہنی سے مستعار ہے۔ رفق الناقة: اونٹنی کی کہنی کو باندھ دیا گیا، جس رسی سے اونٹ کا گھٹنا باندھا جاتا ہے اسے رفاق کہا جاتا ہے، الرّفقةُ: ہم سفر جماعت (یہ نام یا تو ارکانِ جماعت کے باہم تعلق کی رسی میں بندھے ہوئے ہونے کی وجہ سے ہے یا اکٹھے چلنے سے ان کی کہنیوں کے ملنے کے اعتبار سے، جیسے ایک ساتھ چلنے والوں کے لیے شانہ بشانہ کا محاورہ بولا جاتا ہے)۔ الرفقة (جماعت) میں سے ہر فرد ایک دوسرے کا رفیق (ساتھی) کہلاتا ہے۔ ارتفق: کہنی سے ٹیک لگانا، مرتفق: تکیہ، جس پر ٹیک لگائی جائے۔ قرآن: اَلْمَرَافِقِ (5:6) کہنیاں، مُرْتَفَقًا (18:29) پناہ گاہ، رَفِيْقًا (4:69) ساتھی۔ اردو: رفاقت، رفیق، رفقاء، مرفق (کہنی) وغیرہ۔

؎ نہ یار، نہ آشنا، نہ مشفق، نہ رفیق کہیے تو یہ درد اپنا کس سے کہیے (مصحفیؔ)

؎ اب اُس نے بھی اپنا لیے دنیا کے قرینے سائے کی رفاقت سے بھی ڈرتا تھا جو اِک شخص (محسن نقویؔ)

؎ گردانے دامنوں کو قبا کے وہ گل عذار مرفق تک آستینوں کو اُلٹے بہ صد وقار (انیسؔ)

رقب (24) غلام ہونا، نگرانی کرنا، بنیادی معنی گردن سے متعلق ہیں۔ رقبة عربی میں اس فرد کو کہتے ہیں جس کی گردن غلامی میں پھنسی ہو، نگرانی کرنے کے اعتبار سے یہ مادہ انتظار کے معنی بھی دیتا ہے۔ قرآن: رَقَبَةٍ (4:92) غلام، اَلرِّقَابِ (9:60) رقبة کی جمع، غلامان، رَقِيْبٌ (11:93) نگہبان، لَا يَرْقُبُوْا (9:8) وہ نگہبانی نہ کریں۔ یعنی لحاظ نہ کریں، فَارْتَقِبْ (44:10) پس انتظار کرو۔ اردو: رقیب (نگران، مدمقابل)، رقابت (دشمنی)، مِرقب (دوربین)، رقبہ (غلام)۔ رقبہ بمعنی غلام اگرچہ اردو میں معروف نہیں لیکن انیسؔ نے اپنے درج ذیل شعر میں لفظ "رقاب" (رقبہ کی جمع) باندھا ہے:

؎ روح الامینؑ نے دی یہ صدا تھام کر رکاب بسم اللہ اے خدیوِ زماں مالکِ رقاب

''نعمتِ غیر مترقبہ'' سے مراد ایسی نعمت ہے جس کی امید نہ ہو یعنی جس کا انتظار نہ کیا گیا ہو۔ اسی طرح لفظ ''مراقبہ'' بھی اسی مادہ سے ہے۔ یعنی سب علائق کو چھوڑ کر پوری یکسوئی سے کسی خیال پر توجہ مرکوز کرنا (مخصوص تصور کی نگہبانی یا انتظار کرنا)۔

؎ خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا قدرت ہے مراقبے میں گویا (اقبالؔ)

؎ رقابت علم و عرفاں میں غلط بینی ہے منبر کی کہ وہ حلاّج کی سولی کو سمجھا ہے رقیب اپنا (اقبالؔ)

؎ میں مضطرب ہوں وصل میں خوفِ رقیب سے ڈالا ہے تجھ کو وہم نے کس پیچ و تاب میں (غالبؔ)

؎ عجب طرزِ رقیبانہ ہے خلقِ شہر کی تابشؔ اُسے بھی کچھ نہیں کہتی، مرا بھی مان رکھتی ہے (عباس تابشؔ)

رقد(2) خوشگوار ہلکی نیند سونا، مرقد: سونے کی جگہ، قرآن: رُقُوْدٌ (18:18) سوئے ہوئے، مَرْقَدِ نَا (36:52) ہماری سونے کی جگہ، یعنی قبریں۔ اردو میں لفظ مرقد (بمعنی قبر) معروف ہے۔

؎ فرہاد کے مرقد سے یہ آتی ہیں صدائیں برباد کسی شخص کی محنت نہیں جاتی (داغؔ)

رقة(1) باریکی، کاغذ کی طرح پتلی اور نرم چیز جس پر لکھا جائے۔ آیت 52:3 میں رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بمعنی کاغذ اور دفتر استعمال ہوا ہے، امام راغب کے نزدیک دل کی نرمی کو بھی رقت کہا جاتا ہے جس کی ضد قساوت ہے۔ اردو میں اس مادہ سے رقّت اور رقیق وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ جوش آیا تھا رونے کا مگر تھام کے رقّت اِس کان میں فرمائی اذاں، اُس میں اقامت (انیسؔ)

؎ کر دیا ہے مجھ کو دو باتوں نے، اس کی بے حواس حد رقیق القلب ہوں میں کر اسی سے تو قیاس (مصحفیؔ)

رقم(3) لکھنا، گاڑھا خط۔ قرآن: مَرْقُوْمٌ (83:9,20) لکھی ہوئی، اَلرَّقِيْمِ (18:9) لکھی ہوئی تختی جو اصحاب کہف کے مدفن پر نصب تھی۔ اردو: رقم، راقم، مرقوم وغیرہ۔

؎ اے نامہ بر اس کا نہ یہ اندازِ رقم تھا معلوم ہوا ہاتھ میں دشمن کے قلم تھا (داغؔ)

؎ اے محمدؐ کے جگر بند، امام ابن امام لوحِ محفوظ پہ مرقوم ہے صابر ترا نام (انیسؔ)

رقی(5) اوپر چڑھنا، راق: اوپر چڑھنے والا، مراد جادوگر، قرآن: رَاقٍ (75:27) جھاڑ پھونک کرنیوالا، تَرْقٰی، رُقِيِّكَ (17:93) آسمان پر چڑھنا وغیرہ، اَلتَّرَاقِیَ (75:26) روح، جان جو موت کے وقت پرواز کر جاتی ہے۔ اردو: ترقی، ارتقاء، رقیہ وغیرہ۔

؎ رتبے کو اوج، نخلِ ترقی، مراد پر گویا علیؑ کھڑے ہیں مہیّا جہاد پر (انیسؔ)

؎ رقصِ نشتر ہو چکا اب ضربتِ کاری بھی دیکھ ارتقائے زندگی کی تیز رفتاری بھی دیکھ (سردار جعفریؔ)

ر ک ب (15) سوار ہونا وغیرہ' لغوی معنی کسی حیوان کی پیٹھ پر سوار ہونے کے ہیں' مگر عام سواری کے لیے بھی معروف ہے۔

قرآن: آیت 40:79 میں تَرۡکَبُوۡا جانوروں پر سواری کے لیے اور آیت 29:65 میں رَکِبُوۡا کشتی میں سواری کے لیے استعمال ہوا ہے۔ جب کہ آیت 43:12 میں تَرۡکَبُوۡنَ جانوروں اور کشتی دونوں کی سواری کے لیے آیا ہے۔ آیت 8:42 میں اَلرَّکۡبُ سے مراد قافلہ ہے۔ سوار ہونے کی رعایت سے اس مادہ میں ایک چیز کو دوسری کے اوپر سلیقے سے رکھنے کے معنی بھی شامل ہیں۔ چنانچہ آیت 6:99/100 میں حَبًّا مُّتَرَاکِبًا کی ترکیب فصل کے سٹوں یا پھلوں میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانوں کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ جبکہ آیت 82:8 میں ر ک ب سے انسانی جسم کی ''ترکیبِ عنصری'' مراد ہے۔ اس مفہوم کے لحاظ سے شعوری طور پر کسی عمل کے کرنے کے معنی میں لفظ ارتکاب استعمال ہوتا ہے' جو اردو میں فعلِ مکروہ کے حوالے سے مخصوص ہو چکا ہے۔

؎ تمکین سے دیکھے جو کبھی آئینہ جھک کر وہ مرتکبِ شرم و حیا ہو نہیں سکتا (سالکؔ)

؎ میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا سیماب تھا ارتکابِ جُرمِ الفت کے لیے بے تاب تھا (اقبالؔ)

آیت 59:6 میں لفظ خیل (گھوڑے) کے ساتھ لفظ رکاب آیا ہے۔ اس سے بعض مفسرین نے اونٹ مراد لیے ہیں جو قرونِ اولیٰ میں اہلِ عرب کی ایک بہت اہم سواری تھی۔ اردو میں اس مادہ سے رکب' راکب' مُرکب (سواری' گھوڑا)' رکاب (گھڑ سوار کے پاؤں رکھنے کی جگہ' ''ہم رکاب'': ساتھ ہونا)' ترکیب' ارتکاب' مرتکب' مرکب وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

؎ نباہے چلو فتنۂ حشر کو بھی ہوا ہے ابھی ہم رکاب اوّل اوّل (داغؔ)

؎ تڑپتا' لوٹتا' آدھا زمیں میں دب گیا مُرکب کسی نے یہ نہیں دیکھا مگر مرکب گیا مُرکب (حفیظؔ جالندھری)

؎ اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ (اقبالؔ)

ر ک ز (1) لغوی معنی گاڑنا' دفن کرنا۔ رکاز کے معنی دفینہ کے ہیں' جبکہ مرکز نیزہ یا جھنڈا وغیرہ گاڑنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ مدفون چیز چونکہ نظروں سے اوجھل ہوتی ہے اس لیے مخفی چیز اور دھیمی آواز یا آہٹ کو بھی رکز کہا جاتا ہے۔ آیت 19:98 میں رِکۡزًا کے معنی آہٹ ہی کے ہیں۔ اردو: ارتکاز (کسی چیز کا ایک جگہ جمع ہو جانا)' مرکز' مرتکز' مرکوز وغیرہ۔

؎ اپنے مرکز کی طرف مائلِ پرواز تھا حسن بھولتا ہی نہیں عالم تری انگڑائی کا (عزیزؔ)

؎ قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے خدائی (اقبالؔ)

ر ک ع (13) جھکنا' منہ کے بل جھکنا۔ رکوع: شرعی اصطلاح کے مطابق نماز کا ایک اہم رکن۔ قرآن: اَلرُّکَّعِ (2:125) رکوع

کرنے والے،یَرْکَعُوْنَ (77:48) وہ رکوع کرتے ہیں،رٰکِعُوْنَ (5:55) رکوع کرنیوالے۔اردو: رکوع، رکعت، رکعات وغیرہ۔

؎ قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے　　اس کو کیا سمجھیں یہ بے چارے دو رکعت کے امام　　(اقبالؔ)

رکن (4) کسی چیز کا وہ حصہ جس کے سہارے وہ قائم ہو، ستون۔استعارۃً رکن کے معنی طاقت اور قوت کے بھی لیے جاتے ہیں۔اور اسی نسبت سے اس مادہ میں کسی کے عزم و ارادے اور یقین کے مخالف سمت میں جھک جانے کے معنی بھی شامل ہو گئے ہیں۔ قرآن: رُکْــن (11:80) ستون، مضبوط عمارت، آیت 51:39 میں یہی لفظ لشکر (طاقت کے سرچشمہ) کے معنی دے رہا ہے وَلَا تَــرْکَــنُوا (11:113) آپ ان کی طرف مت جھکیں، تَــرْکَــنُ اِلَیْهِمْ (17:74) یعنی آپ شاید ان کی طرف کچھ جھک جاتے۔اردو: رکن، ارکان، اراکین، رکنیت وغیرہ۔

؎ تب شہادت دیں گے اپنے جسم کے ارکان سب　　جِلد، آنکھیں، دل، دماغ و دست و پا اور کان سب　　(مؤلف)

رمز (1) ہلکی سی آواز (سے بات کرنا)، ہر وہ کلام جو اشارۃً ہو، رمز کہلاتا ہے۔آیت 3:41 میں لفظ رَمْــزًا اسی مفہوم میں آیا ہے۔اردو: رمز، رموز وغیرہ۔

؎ آ بتاؤں تجھ کو رمزِ آیۂ اِنَّ الْمُلُوْكَ　　سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادوگری　　(اقبالؔ)

؎ ہم پہ وارفتگیٔ ہوش کی تہمت نہ دھرو　　ہم کہ رمّازِ رموزِ غمِ تنہائی ہیں　　(فیضؔ)

رمضان (1) عربی کیلنڈر کا 9واں مہینہ، ماہِ صیام۔رمضان رمض سے مشتق ہے جس کے معنی تپش اور جلانے کے ہیں۔شَهْرُ رَمَضَانَ (2:185) ماہِ رمضان۔اردو: میں لفظ رمضان ماہِ صیام کے نام کے طور پر معروف ہے۔لڑکوں کا نام بھی رکھا جاتا ہے۔

؎ طبعِ آزاد پہ قیدِ رمضاں بھاری ہے　　تمہی کہہ دو یہی آئینِ وفاداری ہے　　(اقبالؔ)

رم (2) یہ مادہ متضاد معانی کا حامل ہے: کسی چیز کی اصلاح کرنا اور کسی چیز کا بوسیدہ ہو جانا۔الرَّمیم (51:42) بوسیدہ اور بے کار چیز، رَمِیْمٌ (36:78) یعنی گلی سڑی ہڈیاں۔اردو میں اس مادہ سے مرمت، ترمیم وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ ہے اب بھی وقت زاہد، ترمیمِ زہد کر لے　　سوئے حرم چلا ہے انبوہِ بادہ خواراں　　(فیضؔ)

شیفتہؔ نے درج ذیل شعر میں آیت 36:78 کے حوالے سے لفظ 'رمیم' بھی استعمال کیا ہے:

؎ اب جستجو ہے اُن کو ہماری تو کیا حصول　　باقی نہیں اثر بھی عظامِ رمیم کا

رُمّان (3) انار، آیات 6:99/100,141/142 اور 55:68 میں لفظ رُمّــان ایک پھل (انار) کے نام کے طور پر استعمال ہوا ہے۔اردو میں لعلِ رمّانی اور یاقوتِ رمّانی وغیرہ تراکیب معروف ہیں جو بمطابق فرہنگ آصفیہ ایک قیمتی سرخ موتی کا نام ہے۔یہ

موتی انار کے دانے کے مشابہ ہوتا ہے۔

ے ظفرؔ اس کے لبِ رنگین سے ہم کام رکھتے ہیں کہاں کا لعلِ رمّانی ہے یا قوتِ یمن کس کا (بہادر شاہ ظفرؔ)

رمی (9) پھینکنا' دور سے مارنا' تہمت لگانا۔ مرام بمعنی نشانہ لگنے کی جگہ' ہدف۔ قرآن: رَمٰی (8:17) اس نے پھینکا' تَرۡمِیۡهِمۡ (105:4) وہ (پرندے) ان پر پھینکتے' یَرۡمِ (4:112) وہ تہمت لگائے' یَرۡمُوۡنَ (24:4) وہ تہمت لگاتے ہیں۔ اردو: رمی جمار (حُجاج کا شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا عمل)' بے نیلِ مرام (ناکام' بغیر ہدف حاصل کیے) وغیرہ۔

ے یوں بہار آئی ہے اس بار کہ جیسے قاصد کوچۂ یار سے بے نیلِ مرام آتا ہے (فیضؔ)

روح (57) یہ کثیر المعانی مادہ ہے' راح کے معنی ہوا کا چلنا اور محسوس ہونا۔ ہوا چونکہ زندگی' خوشی' حرکت اور قوت کی علامت ہے اس لیے اس مادے سے ماخوذ تمام الفاظ میں یہ معانی پائے جاتے ہیں۔ قرآن میں لفظ روح انسانی روح (17:85)' جبرائیل امین (26:193)' حضرت عیسیٰؑ (4:171) اور قرآن (42:52) کے لیے آیا ہے۔ رَوۡحٌ (56:89) راحت، رَوۡحِ اللہ (12:87) اللہ کی رحمت' رَیۡحَان (55:12) خوشبو جو انسان کے لیے باعثِ راحت ہوتی ہے' رِیح (10:22) چلتی ہوئی ہوا' اَلرِّیٰحُ (18:45) ہوائیں۔ آیت 34:12 میں رَوَاحُهَا سے مراد سفر میں شام کے اوقات کی منزل ہے' شام کے وقت مویشیوں کے گھر آنے کو راحۃ کہا جاتا ہے' تُرِیۡحُوۡن (16:6) تم مویشیوں کو شام کے وقت گھر لاتے ہو۔ ''نمازِ تراویح'' کا نام بھی اسی مادہ سے مشتق ہے' اس نماز میں ہر چار رکعت کے بعد جو وقفہ کیا جاتا ہے اسے ترویحہ کہتے ہیں جس کی جمع ''تراویح'' ہے۔ اردو میں اس مادہ سے رُوح' ارواح' روحانی' روحانیت' راحت' استراحت' ریحان' تراویح' ریح (ہوا) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے نہ آثارِ عشرت' نہ سامانِ راحت نشاں سے ہوئے بے نشاں کیسے کیسے (داغؔ)

ے صدموں میں علاجِ دلِ مجروح یہی ہے ریحاں ہے یہی' راح یہی' روح یہی ہے (انیسؔ)

ے روح کے اندر جتنے دیئے ہیں' سب ہی جلا لو آج کی رات جاگنے والو! آج کی شب کا لمحہ لمحہ بھاری ہے (امجد اسلام امجدؔ)

رود (140) چاہنا' خواہش کرنا۔ کسی چیز کی طلب میں بار بار آمد و رفت کرنا (مفردات)۔ ارادہ کا لفظ بھی اسی سے مشتق ہے۔ یُرِیۡدُ اللّٰہُ (3:176) کے معنی اللہ کا فیصلہ اور حکم ہے۔ اگر اس مادہ کے بعد عن آئے تو ارادہ سے پھیر دینا مراد لیا جاتا ہے (12:26,32)۔ عربی محاورہ اَرۡوَدَ فِی السَّیۡر کے معنی ہیں' وہ سفر میں پُرسکون رفتار سے چلا' اسی نسبت سے لفظ رُوَیۡدًا (86:17) مہلت

اور نرمی کے معنی میں آیا ہے۔ اردو: ارادہ، ارادت، مراد، مُرید وغیرہ۔

۔ کیوں راہ کے منظر میں اُلجھ جاتی ہیں آنکھیں جب دل میں کوئی اور ارادہ بھی نہیں ہے (امجد اسلام امجد)

۔ مرا منہ کفن سے کھولا، مجھے دیکھ کر وہ بولے یہ نیا لباس کیوں ہے، یہ کہاں کے ہیں ارادے (قمر جلالوی)

۔ واعظ کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبٰی بھی چھوڑ دے (اقبالؔ)

۔ مُریدِ سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق (اقبالؔ)

روضة(2) ایسا خوش نما باغ جس میں پانی بھی بہتا ہو۔ قرآن: رَوْضَةٍ (30:15) جنت کا باغ، رَوضٰتِ (42:22) جنت کے باغات۔ اردو دائرہ معارف اسلام کے مطابق سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کی وجہ تسمیہ اس شہر کا باغوں میں گھرا ہوا ہونا ہے، عربی میں الرّیاضة کے معنی کسی سے بکثرت کام لینے کے بھی ہیں، جس سے متعلقہ فرد میں اس کام کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ قرآن میں یہ لفظ اس مفہوم میں استعمال نہیں ہوا۔ اردو: روضہ، ریاض (باغ، محنت)، ریاضت وغیرہ۔

۔ وہ جو گیت تم نے سنا نہیں، مری عمر بھر کا ریاض تھا مرے درد کی تھی وہ داستاں، جسے تم ہنسی میں اڑا گئے (امجد اسلام امجد)

۔ اک اک رسولِ حق کی لحد کا چراغ تھا جس پر علیؑ نے کی تھی ریاضت، وہ باغ تھا (انیسؔ)

۔ جس طور ہمیں کوچۂ جاناں سے نکالا آدم کو نہ یوں روضۂ رضواں سے نکالا (شہیدیؔ)

۔ میری صورت تُو بھی اک برگِ ریاضِ طور ہے میں چمن سے دور ہوں، تو بھی چمن سے دور ہے (اقبالؔ)

۔ غور سے سن تو رضاؔ، کعبہ سے آتی ہے صدا میری نظروں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو (احمد رضاؔ)

روم(1) قدیم سلطنتِ روم مراد ہے، ساتویں صدی عیسوی کے پہلے عشرے میں اہلِ روم، جنگ میں ایرانیوں سے مغلوب ہو گئے، آیت 30:2 میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ اردو میں لفظ روم تاریخی اور علامتی حوالے سے معروف ہے۔

۔ نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا سُنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے، وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا (اقبالؔ)

رهب(12) ڈر، خوف۔ ایسا خوف جس میں اضطراب شامل ہو۔ رهبانیة: اللہ تعالٰی سے ڈرتے ہوئے لذّاتِ دنیا کو چھوڑ دینا۔ قرآن: اَلرَّهْبِ (28:32) خوف، یَرْهَبُوْنَ (7:154) وہ خوف کریں، اَلرُّهْبَانِ (9:34) راہب لوگ، دنیا کی لذتوں سے بے نیاز لوگ، رَهْبَانِیَّةً (57:27) رہبانیت، ترکِ دنیا کا فعل۔ اردو: راہب، رہبان، رہبانی، رہبانیت، ترہیب (خوف) وغیرہ۔

۔ کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی تری نگاہ میں ہے ایک، فقر و رہبانی (اقبالؔ)

۔ نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں نہ پروا ہے ابرار و احرار کی واں (حالیؔ)

رھــن (3) کسی معاملے میں بطورِ ضمانت گروی رکھی ہوئی چیز۔قرآن میں رَھِیــنٌ (52:21) رَھِیــنَۃٌ (74:38)، رِھــنٌ (2:283) تین الفاظ اسی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔اردو: رہن رہین مرہون وغیرہ۔

ؔ گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روز گار لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا (غالبؔ)

ؔ رکھتا پھروں ہوں خرقہ و سجّادہ رہنِ مے مدت ہوئی ہے دعوتِ آب و ہوا کیے (غالبؔ)

ریب (35) شک، اضطراب، بے چینی۔قرآن: رَیْبَ (2:2) شک، اِرْتَابُوْآ (24:50) وہ شک کرتے ہیں، مُرِیْبٍ (14:9) شک والا۔اردو: ریب، لا ریب، بے ریب وغیرہ۔

ؔ شام ہے لاریب دیباچہ کتابِ صبح کا صبح ہے اک دفترِ بے معنی و بے اعتبار (نظیرؔ)

ؔ کسی کو کیا خبر کیوں خیر و شر پیدا کیے تُو نے کہ جو کچھ ہے خدائی میں وہ ہے بے ریب وشک تیرا (داغؔ)

تعداد مادہ: 58 تعداد الفاظ: 3152

ز

زبد (3) جھاگ، مکھن۔قرآن میں ایک ہی آیت (13:17) میں 3 دفعہ یہ لفظ پانی کے جھاگ کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔اردو میں لفظ زبدہ (زبدۃ الحکماء وغیرہ) معروف ہے' زبیدہ ہمارے ہاں خواتین کا معروف نام بھی ہے' زبیدہ کے لغوی معنی متھانی کے ہیں جس کے ذریعے دودھ سے مکھن نکالا جاتا ہے۔

ہو اگر پسند پی کو' کسی توتلے کی لکنت — وہی حاصلِ فصاحت ' وہی زبدہ' بلاغت (افضال انور)

زبور (11) آسمانی کتاب کا نام جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔زبور کے لغوی معنی ''جلی اور گاڑھے خط میں لکھی گئی کتاب کے ہیں۔'' (زبر بمعنی لکھنا' نقل کرنا' زبیر اس کی تصغیر ہے)۔قرآن: زَبُوْرًا (4:163) زبور' اَلزُّبُرِ (35:25) صحیفے' زُبُرًا (23:53) ٹکڑے' زُبَرَ (18:96) لکھی ہوئی تختیاں۔اردو میں لفظ ''زبور'' الہامی کتاب کے نام کے طور پر معروف ہے۔

زبور اس قوم کو بخشی گئی لیکن نہ یہ مانی — یہ اپنی حمد کرتی تھی بجائے حمدِ ربّانی (حفیظ جالندھری)

زجاج (2) فانوس' زُجَاجَةٍ (24:35) شیشے کا ایسا خول جس کے اندر دیا جلایا جاتا ہے۔اردو میں لفظ زجاج اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر — تیرا زجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ (اقبالؔ)

زجر (6) جھڑکنا' اونچی آواز کے ساتھ دھتکارنا۔قرآن: زَجْرَةٌ (37:19) پھٹکار' اَلزَّاجِرٰتِ (37:2) جھڑکنے والے' مُزْدَجَرٌ (54:4) جھڑک۔اردو: زجر (جھڑک)' زجر و توبیخ' زجر و ملامت وغیرہ۔

بتوں کے جرمِ الفت پر ہمیں زجر و ملامت ہے — مسلماں بھی خدا لگتی نہیں کہتے ' قیامت ہے (حفیظ جالندھری)

زرع (12) کھیتی' اُگنا' اُگانا۔قرآن: زَرْعٍ (14:37) سبزہ' زُرُوْعٍ (44:26) کھیتیاں' اَلزُّرَّاعَ (48:29) کسان' کھیتی کاشت کرنے والا۔تَزْرَعُوْنَ (12:47) تم کاشت کرتے ہو۔اردو: زراعت' زرعی' مزرع' مزروعہ' مزارع وغیرہ۔

یہ دنیا جو ہے مزرعِ آخرت — فقیری میں ضائع کرو اسکو مت (حالیؔ)

مالک ہے یا مزارعِ شوریدہ حال ہے — جو زیرِ آسماں ہے وہ دھرتی کا مال ہے (اقبالؔ)

یہ انصارِ رسول اللہ خوش تھے فقر و فاقے میں — زراعت پر لگے رہتے تھے یثرب کے علاقے میں (حفیظ جالندھری)

زعم (17) دعوٰی، دعوٰی کرنا، ایسی بات نقل کرنا جس میں جھوٹ کا احتمال ہو، اسی لیے قرآن میں مذمت کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے (64:7)۔ سردار اور رئیس کو عربی میں زعیم کہا جاتا ہے۔ زعیم کے اصل معنی ذمہ دار کے ہیں (12:72)، زَعَمْتُمْ (62:6) تم نے دعوٰی کیا، بِزَعْمِهِمْ (6:136) اُن کے خیال یا دعوٰی کے مطابق۔ اردو: زعم، زعیم، زعماء وغیرہ۔

؎ آج آیا ہے ہمیں بھی ان اڑانوں کا خیال　　جن کو تیرے زعم میں بے بال و پر کرتے رہے　(پروینؔ شاکر)

؎ سالکؔ خبر نہیں کہ پسِ مرگ کیا بنے　　چھوٹے ہیں اپنے زعم میں ہجرِ بتاں سے ہم　(سالکؔ)

زف (1) تیز چلتے ہوئے کسی کی طرف آنا، عربی میں زف العروس کے معنی ہیں دلہن کو شوہر کے روبرو پیش کرنا، اس میں سرعت کا تعلق چلنے سے نہیں بلکہ پیش کرنے والوں کے وفورِ شوق سے ہے (امام راغب)۔ آیت 37:94 میں یَزِفُّوْن کا ترجمہ ہے "وہ اس کی طرف دوڑے آئیں گے" اردو میں شبِ زفاف کی ترکیب معروف ہے۔

؎ نہ دخلِ غیر نہ احساس میں کمی کوئی　　شبِ زفاف سے کمتر شبِ فراق نہیں　(افضال انورؔ)

زقوم (3) ایک درخت کا نام، تھوہر کا درخت۔ قرآن کے مطابق زقّوم جہنم کے ایک درخت کا نام ہے جس کا ذائقہ نہایت کڑوا ہے، دوزخی اپنی بھوک مٹانے کے لیے اسی کو کھانے پر مجبور ہوں گے (56:52,44:43,37:62)۔ اردو میں اسی مفہوم میں یہ لفظ معروف ہے۔

؎ پس ازمرگ دوزخ ٹھکانا ہے جن کا　　حمیم آب و زقّوم کھانا ہے جن کا　(حالیؔ)

؎ کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہنچا ذوقؔ ورنہ　　شجرِ زقوم دوزخ میں بھی خشک دُود ہوتا　(ذوقؔ)

زکریا (7) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام، آپؑ نے حضرت مریمؑ کی کفالت کی تھی (3:37)۔ ہمارے ہاں نہ صرف بطورِ اسمِ پیغمبر لفظ زکریا (عام طور ساکن "ک" کے ساتھ) معروف ہے، بلکہ عام مسلمان اپنے بچوں کا نام بھی رکھتے ہیں۔

؎ یہ طے ہونا تھا مریمؑ کی کفالت کس کو دی جائے　　تمنا سب کو تھی لیکن خدا کو زکریاؑ بھائے　(مؤلّف)

زکوۃ (59) لغوی معنی پاک کرنا، اصطلاحی مفہوم میں مال کا وہ خاص حصہ جو بطور شرعی فریضہ مستحقین کو دیا جاتا ہے۔ قرآن: اَزْکٰی (18:19) بہت صاف ستھرا، اَلزَّکٰوۃَ (31:4) زکوٰۃ، اصطلاحی مفہوم میں زکوٰۃ کا لفظ قرآن میں 32 مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ اردو: زکوٰۃ، تزکیہ، مزکّی (پاک کرنیوالا) وغیرہ۔

؎ دنیا بھری پڑی ہے مناظر سے حسن کے　　ہو دل کا تزکیہ جو نظارہ کرے کوئی　(کیفیؔ)

ے دستِ دولت آفریں کو مُزدیوں ملتی رہی   اہلِ ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکات (اقبالؔ)

ے مزکّی و مبلّغ ، صاحبِ امّ الکتاب اُمّی   نبیؐ داعی الی اللہ، راہنمائے شیخ و شاب اُمّی (حفیظؔ جالندھری)

زلزلۃ(6) زمین کا کانپنا، کسی چیز کا ہلنا، اضطراب۔ اس لفظ میں تکرارِ حروف تکرارِ معنی پر دلالت کرتا ہے (امام راغب)۔ قرآن: زَلْـزَلَةَ (22:1) روزِ قیامت زمین کا ہلنا، زُلْـزِلُـوْا، زِلْـزَالاً (33:11) یعنی جنگِ خندق کے دوران میں مسلمان (بطور آزمائش) خوب جھنجوڑ ڈالے گئے۔ قران پاک کی ایک سورۃ(99) کا نام بھی ''زلزال'' ہے جس میں زلزلۂ قیامت کا ذکر ہے۔ اردو میں اس مادہ سے زلزلہ، تزلزل، متزلزل وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے بے سبب زلزلہ عالم میں نہیں آتا   بے تاب کوئی تہِ خاک تڑپتا ہو گا (میرؔ)

ے میخانے کی بنیاد میں آیا ہے تزلزل   بیٹھے ہیں اسی فکر میں پیرانِ خرافات (اقبالؔ)

زمر (2) چھوٹی جماعت یا مختصر گروہ، قرآن مجید کی 39ویں سورۃ کا نام۔ زُمر کی جمع زمرہ ہے۔ قرآن میں لفظ زُمَرًا گروہ کے مفہوم میں دو دفعہ (39:71,73) استعمال ہوا ہے۔ اردو میں لفظ ''زمرہ'' معروف ہے۔

ے اہلِ ورع کے حلقہ میں ہر چند ہوں ذلیل   پر عاصیوں کے زمرہ میں، میں برگزیدہ ہوں (غالبؔ)

مـزّمّـل (1) کپڑے میں لپٹا ہوا۔ آیت 73:1 میں نبی کریم ﷺ کو اس نام سے مخاطب فرمایا گیا ہے۔ ہمارے ہاں لفظ مزّمّل حضور ﷺ کے اسم مبارک اور بطور عام نام بھی معروف ہے۔

ے حشر کی گرمی میں ہم کو یا خدا   سایۂ دامانِ مزّمّلؐ ملے (افضال انورؔ)

زمھـریـر (1) سردی کی شدت، قرآن کی آیت (76:13) میں یہ لفظ اسی مفہوم میں آیا ہے۔ اردو ادب میں لفظ ''زمہریر'' جہنم کے ایک حصے کے نام کے طور پر معروف ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ جہنم کا وہ مقام انتہائی سرد ہوگا۔

ے بھڑکی تھی آگ گنبدِ چرخِ اثیر میں   بادل چھپے تھے سب کرۂ زمہریر میں (انیسؔ)

زنـــی (9) بدکاری کرنا، اصطلاحاً عقدِ شرعی کے بغیر مرد و عورت کے تعلقات کے عمل کو اسلام میں ''زنا'' کہا جاتا ہے۔ قرآن میں اس مادہ سے مختلف الفاظ بدکاری، بے حیائی، فحاشی وغیرہ معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ اَلـزِّنٰی (17:32) فحاشی، بے حیائی، اَلزَّانِیْ (24:2) زنا کرنیوالا۔ اردو: زنا، زانی، زانیہ وغیرہ۔

ے زنا و فحش کاری سے بڑی ان کو ارادت تھی   شرابیں پی کے ننگے ناچنے کی عام عادت تھی (حفیظؔ جالندھری)

زوج (81) جوڑا، خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک۔ قرآن: اَلْاَزْوَاجَ (43:12) جوڑے، زَوْجٍ (4:20) بیوی، زَوْجِهَا (58:1) اس کا خاوند۔ اردو: زوج، ازواج، زوجہ، ازدواج، ازدواجی، تزویج (نکاح کرنا) وغیرہ۔

ے مذاقِ دوئی سے بنی زوج زوج اٹھی دشت و کہسار سے فوج فوج (اقبالؔ)

ے عباس دیکھتے ہیں جو زوجہ کا اضطرار ہوتا ہے تیرِ غم جگرِ ناتواں سے پار (انیسؔ)

ع ان فضائل پہ مجھے خواہشِ تزویج بھی ہے (اقبالؔ، حضرت بلالؓ کی زبان سے)

زود (2) سامان، زادِراہ۔ قرآن میں اسی معنی میں دو دفعہ آیت 2:197 میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے زادِراہ، زادِسفر وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے آخرت میں عمل نیک ہی کام آئیں گے پیش ہے تجھ کو سفر، زادِ سفر پیدا کر (امیرؔ)

زُور (4) جھوٹ۔ قرآن: الزُّوْرِ (22:30)، زُوْرًا (25:4) جھوٹ۔ اردو: زور، تزویر وغیرہ۔

ے بندوں کی جان لیتے ہیں کس مکروزُور سے اللہ کی پناہ بتوں کے فتور سے (سالکؔ)

ے لگایا بدر کے میدان میں کفار نے ڈیرا یہاں تدبیر کی تزویر کو تقدیر نے گھیرا (حفیظ جالندھریؔ)

زار (1) دیکھنا۔ قرآن: زُرْتُمُ (102:2) تم نے دیکھا۔ اردو: زائر، زائران، زائرین، زیارت، مزار (زیارت گاہ) وغیرہ۔

ے زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمت ہے لحد میری کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی (اقبالؔ)

ے ہوئے مر کے ہم جو رسوا، ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا (غالبؔ)

ے یہ زائرانِ حریمِ مغرب، ہزار رہبر بنیں ہمارے ہمیں مگر ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں (اقبالؔ)

زال (4) کسی کا اپنی مخصوص جگہ سے ہٹ جانا۔ قرآن: زَالَتَا، تَزُوْلَا (35:41) وہ دونوں (زمین و آسمان) اپنی جگہ سے ہٹ جائیں، زَوَالٍ (14:44) اپنی جگہ سے ہٹنا۔ اردو: زائل، زوال وغیرہ۔

ے بس یک بہ یک جہاں میں اندھیرا سا چھا گیا دن بھی ڈھلا نہ تھا کہ زوال اُن پہ آ گیا (نامعلوم)

زھد (1) بے رغبت ہونا، آیت 12:20 میں زَاهِدِيْنَ کے معنی ہیں بے رغبت لوگ جنھیں مذکورہ معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اردو میں "زہد" عام طور پر گناہ سے بے رغبتی کے مفہوم میں بولا جاتا ہے، اسی لحاظ سے زاہد کے معنی متقی اور پرہیزگار کے لیے جاتے ہیں، اس بنیادی مفہوم کے ساتھ اردو میں زہد، زاہد، زاہدانہ، زہاد وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ـ زاہد، نہ خود پیو، نہ کسی کو پلا سکو کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی (غالبؔ)

ـ حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں میں کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ (اقبالؔ)

زھـــرہ(1) پھول، سرسبزی وشادابی، حسن وزیبائش، بنیادی معنی: حُسن، روشنی اور صفائی۔ قرآن میں یہ لفظ(20:131) دنیا کی زیب وزینت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اردو میں لفظ ''زہرہ'' کے معنی حسن وخوبصورتی کے ہیں، لڑکیوں کا نام بھی رکھا جاتا ہے۔سورج کے نو سیاروں میں سے ایک سیارہ اردو میں زہرہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ زمین سے دوسرے سیاروں کی نسبت زیادہ روشن نظر آتا ہے۔اردوادب میں ''زہرہ جبین'' کی ترکیب اسی حوالے سے معروف ہے۔

ـ ہوش اُڑا دیتا ہے ان زہرہ جبینوں کا جمال خود وہ کیا ہوگا انھیں ہوش میں لانے والا (نامعلوم)

زیتون (7) ایک درخت جس کے پھل سے تیل نکلتا ہے۔قرآن میں ایک دفعہ لفظ زَیْت (24:35) بمعنی تیل اور 6 دفعہ لفظ زَیْتُوْن (6:99/100) درخت کے نام کے طور پر استعمال ہوا ہے۔اردو میں لفظ زیتون اس مفہوم میں معروف ہے۔

ـ امن کا پیغام ہے، پرچم سفید فاختہ کی چونچ اور زیتوں کی شاخ (افضال انورؔ)

زاد(61) اضافہ ہونا، کسی چیز کا مقدار، حجم وغیرہ میں ضرورت سے بڑھ جانا۔قرآن: زِیَادَةٌ(10:26) زیادہ، مَزِیْدٍ (50:30) اور بھی زیادہ، یَزِیْدُوْنَ(37:147) وہ زیادہ ہوتے ہیں۔اردو: زائد، زیاد، زیادہ، زیادتی، مستزاد، زوائد، مزید وغیرہ۔

ـ فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ (حالیؔ)

ـ مقامِ شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں انہیں کا کام ہے یہ، جن کے حوصلے ہیں زیاد (اقبالؔ)

زیـــد(1) ایک مشہور صحابی کا نام، حضرت زیدؓ واحد صحابی اور اس امت کے واحد فرد ہیں جن کا نام قرآن میں (33:37) آیا ہے، لغوی اعتبار سے اس لفظ کا تعلق بھی مندرجہ بالا مادہ (زاد) سے ہی ہے۔حضرت زیدؓ کا نام بطور صحابی اور بحیثیت خادم رسول اللہ ﷺ اردو حلقہ میں بھی معروف ہے۔ہمارے ہاں یہ لفظ عام نام کے طور پر بھی جانا پہچانا ہے۔

ـ وہی زیدؓ ابن حارثؓ، خادمِ خاصِ رسولؐ اللہ غلامِ زر خریدِ حسن و اخلاصِ رسولؐ اللہ (حفیظؔ جالندھری)

زیـــن(46) آرائش، زیبائش۔قرآن: زَیَّـنَ (6:43) اس نے خوبصورت بنادیئے، زَیَّـنُـوْا (41:25) انہوں نے اسے خوبصورت بنایا، زِیْـنَةً (10:88) خوبصورتی۔اردو میں زَین، زینت، مزیّن، تزئین، زِین (گھوڑے کی پشت پر باندھی جانے والی خاص طرز کی نشست جو گھوڑے اور سوار دونوں کے لیے باعث زینت ہوتی ہے۔) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے وہ زیب و زَین زِین کی، وہ ساز کی پھبن زیور سے جیسے ہوتی ہے آراستہ دلہن (انیسؔ)

ے تزئیں جودی وفا نے، تو میرے لہو کی چھینٹ بوٹی سی ایک دامنِ قاتل پہ بن گئی (نامعلوم)

تعداد مادہ: 26 تعداد الفاظ: 349

س

سال (128) پوچھنا' استفسار کرنا۔ قرآن: سَاَلَ سَآئِلٌ (70:1) پوچھا ایک پوچھنے والے نے' اَسْئَلُكُمْ (11:51) میں تم سے پوچھتا ہوں' سُؤَالِ (38:24) سوال' مَسْئُوْلاً (25:16) پوچھا جانے والا۔ اردو: سوال' سوالات' سائل' مسئول' مسئلہ' مسائل وغیرہ۔

؎ اب ہم ہیں اور مدینے کی گلیوں کے روز وشب — اس در کے سائلوں کا کوئی اور گھر کہاں (اقبال عظیم)

؎ یہ مسائلِ تصوف ' یہ ترا بیان غالبؔ — تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا (غالبؔ)

؎ تُو اِدھر اُدھر کی نہ بات کر' یہ بتا کہ قافلہ کیوں لُٹا — مجھے رہزنوں سے غرض نہیں' تری رہبری کا سوال ہے (نامعلوم)

سبا (2) زمانہ ماضی کی ایک قوم کا نام (34:15) 'قوم سبا جنوبی عرب کے علاقے کی ایک تجارت اور زراعت پیشہ قوم تھی۔ اس قوم کا زمانہ عروج 1100 ق م سے شروع ہوا اور وہ ایک ہزار سال تک پورے علاقے پر حکومت کرتی رہی۔ ملک سبا کا دارالحکومت موجودہ یمن کے دارالحکومت صنعاء سے 55 میل شمال مشرق کی طرف واقع تھا (تفہیم القرآن)۔ سورۃ النمل میں ملکۂ سبا کا حضرت سلیمانؑ کے پاس حاضر ہو کر ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے (27:22)۔ اردو میں قوم سبا کا نام تاریخی اور قرآنی حوالے سے معروف ہے۔

؎ اک تخت اور میرے برابر وہ شاہ زاد — لگتا ہے آج رات میں شہرِ سبا میں ہوں (پروینؔ شاکر)

؎ کل اک نگارِ شہرِ سبا نے بہ لطفِ خاص — مجھ سے فقیر کو بھی سلیمان کر دیا (فرازؔ)

سبّ (2) گالی دینا۔ انگشتِ شہادت کو عربی میں سبابہ کہا جاتا ہے' کیونکہ کسی کو گالی دیتے وقت عام طور پر اس انگلی کے ساتھ اشارہ کیا جاتا ہے' جیسا کہ انگشتِ شہادت کو تسبیح کے وقت اوپر اٹھانے کی بنا پر مُسبّحة کہتے ہیں (مفردات)۔

قرآن میں اس مادہ سے وَلَا تَسُبُّوا' يَسُبُّوا (6:108/109) کے الفاظ گالی وغیرہ کے معنی میں آئے ہیں۔ اردو میں سَبّ و شتم (گالی گلوچ) کی ترکیب معروف ہے۔

؎ برا کسی کا نہ سوچا کبھی شہِ دیں نے — نہ سب وشتم کسی نے کبھی سنا اُن سے (افضال انورؔ)

سبب (9) ذریعہ' سامان وغیرہ' ذریعہ کے حوالے سے سبب رسّی کے معنی بھی دیتا ہے۔ قرآن: سَبَبًا (18:84) ساز و سامان'

اَلْاَسْبَابَ (40:36) سبب کی جمع، سَبَبٍ (22:15) رسّی۔اردو: سبب، اسباب، مسبب وغیرہ۔ ''اسباب'' اگرچہ جمع ہے لیکن سازوں سامان کے معنی میں یہ لفظ اردو میں عموماً بطور واحد آتا ہے، جیسا کہ میر تقی میرؔ نے درج ذیل شعر میں باندھا ہے:

؎ آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا (میرؔ)

؎ مسبب کے اسباب دیکھو ذرا کہ قدرت میں اس کی ہے کیا کیا بھرا (حسنؔ)

؎ سبب ہر ایک مجھ سے پوچھتا ہے میرے رونے کا الٰہی ساری دنیا کو میں کیسے راز داں کرلوں (نامعلوم)

سبت (9) بنی اسرائیل کا مقدس دِن، ہفتے کا دن (انگریزی Sabbath)، کام کاج سے چھٹی کا دِن، اسی سے سُبَاتًا کے معنی راحت کے ہیں، یعنی حرکت و عمل کو چھوڑ کر آرام کرنا۔قرآن: اَلسَّبْتِ (2:65) ہفتے کا دن، سَبْتِهِمْ، لَا یَسْبِتُوْنَ (7:163) یوم سبت کے معنی میں، سُبَاتاً (78:9) آرام کا وقت۔اردو میں لفظ ''سبت'' اسی تلفّظ اور مفہوم کے ساتھ معروف ہے۔

؎ علاوہ اس کے روزِ سبت بھی باہر نہ آئیں گے لڑائیں گے ہمیں لیکن وہ خود زد پر نہ آئیں گے (حفیظؔ جالندھری)

سبح (48) پانی میں تیرنا، تیز چلنا، کسی گول چیز کا لڑھکتے ہوئے حرکت کرنا، اللہ کی تعریف کرنا۔اس معنی کی بنا پر اس لفظ میں اللہ تعالیٰ کی قولی، فعلی اور قلبی یعنی ہر قسم کی عبادات کا مفہوم پایا جاتا ہے۔قرآن: سَبَّحَ (57:1) اس نے اللہ کی تسبیح کی، یَسْبَحُوْنَ (36:40) وہ تیرتے ہیں، یعنی اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں گردش کررہے ہیں، سُبْحٰنَ (27:8) کلمہ حمد۔
اردو: سبحان، سُبحہ (دانوں والی تسبیح)، تسبیح (اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نیز دانوں والی تسبیح)، سبّاح (تیراک) وغیرہ۔

؎ غیرِ کوثر کسی دریا کا میں سبّاح نہیں بیشۂ شیرِ خدا بن کہیں سیّاح نہیں (ناسخؔ)

؎ پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو جو مشکل ہے تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑونگا (اقبالؔ)

؎ وقتِ آخر سُبحہ گردانی کی کچھ حاجت نہیں خود بخود منکا مِری گردن کا ڈھلکا جائے ہے (معروفؔ)

سبط (5) نواسہ، پوتا، اولاد۔قرآن: اَلْاَسْبَاطِ (3:84)، اَسْبَاطاً (7:160) سبط کی جمع۔اردو: سبط، اسباط، سبطین وغیرہ۔

؎ جو دشت کہ آرام گہہ سبطِ نبیؐ ہے اُس دشت کو لاکھوں ابھی آباد کریں گے (جوہرؔ)

سبق (37) آگے بڑھنا، گزرا ہوا، کسی عبارت کو پڑھتے ہوئے آگے بڑھنا۔قرآن: سَابِقُوْا (57:21) تم آگے بڑھو، اَلسّٰبِقُوْنَ (9:100) سبقت لے جانے والے، وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ (56:60) اور ہم ایسے نہیں کہ ہم سے کوئی سبقت لے جائے۔ سَبَقَ (8:68) جو پہلے گزر چکا، سَبَقَتْ (10:19) وہ بات جو پہلے طے ہوچکی ہے۔اردو: سبق، اسباق، سبقت، سابق، سابقہ، سباق

(سیاق وسباق) وغیرہ۔

؎ کبھی جوشن تو کبھی صدر کشادہ کاٹا جب چلی ضربتِ سابق سے زیادہ کاٹا (انیسؔ)

؎ سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفےٰؐ سے مجھے کہ عالمِ بشریّت کی زد میں ہے گردوں (اقبالؔ)

سبیل (176) وہ راستہ جس پہ سہولت سے چلا جا سکے۔ راستہ چونکہ منزل پر پہنچنے کا ذریعہ ہوتا ہے اس لیے مطلق وسیلہ یا ذریعہ کو بھی سبیل کہا جاتا ہے۔ قرآن: فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ (4:75) اللہ کے راستہ میں سَبِیۡلُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ (6:55) مجرمین کا راستہ، طریقہ، سُبُلَ (5:16) سبیل کی جمع، راستے۔ اردو: سبیل، سبل وغیرہ۔ لفظ ''سبیل'' کے دوسرے معنی برائے ثواب پانی وغیرہ پلانے کا انتظام کرنے کے بھی ہیں، یہ مفہوم دراصل قرآنی ترکیب ''فی سبیل اللہ'' سے ماخوذ ہے۔ اس کے علاوہ اردو میں ''برسبیل'' کی ترکیب بھی معروف ہے۔

؎ ہے مجھ کو تجھ سے تذکرۂ غیر کا گلہ ہر چند برسبیلِ شکایت ہی کیوں نہ ہو (غالبؔ)

؎ بہتے اشکوں سے شعاعوں کی سبیلیں پھوٹیں چبھتے زخموں سے فن نقش نگاری نکلے (محسن نقویؔ)

؎ وہ دانائے سبل، ختم الرسلؐ، مولائے کل جس نے غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادئ سینا (اقبالؔ)

ستة (8) بمعنی چھ (7:54) سِتِّیۡنَ (58:4) ساٹھ۔ (تفصیل سدس کے ذیل میں ملاحظہ ہو)۔

ستر (3) پردہ، چھپانا۔ قرآن: سِتۡرًا (18:90) آڑ، پردہ، مَسۡتُوۡرًا (17:45) چھپا ہوا۔ اردو: ستر، سُترہ (وہ چیز جس سے آڑ لی جائے، اصطلاحاً نمازی کے آگے کھڑی کی جانیوالی لکڑی جو گزرگاہ کو بند کرنے کی علامت ہوتی ہے)، مستور، مستورات (عورتیں یعنی قابلِ ستر)، ستارہ (پردہ، وہ کپڑا جس سے کسی چیز کو ڈھانپا جائے) وغیرہ۔

؎ سوز بانوں پر بھی خاموشی تجھے منظور ہے راز وہ کیا ہے ترے سینے میں جو مستور ہے (اقبالؔ)

سجد (92) فروتنی اور عاجزی کرنا، اصطلاحاً اللہ کے آگے ایک خاص انداز میں جھکنا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لیے سجدہ اختیاری اور جمادات ونباتات وحیوانات کے لیے سجدہ تسخیری (13:15) کا حکم ہے۔ قرآن: سَجَدَ (15:30) انہوں نے سجدہ کیا، تَسۡجُدَ (38:75) تو سجدہ کرے، اَلسُّجُوۡدِ (22:26) سجدہ کی جمع، اَلۡمَسۡجِدِ (48:25) سجدہ کرنے کی جگہ۔ اردو: سجدہ، سجود، ساجد، ساجدہ، سجاد، سجّادہ (بہت زیادہ سجدے کرنے والی، گدی، مصلّٰی)، مسجود، مسجد، مساجد، اسجد وغیرہ۔

؎ کیا ساجد کو شیدا جس نے مسجودِ حقیقی پر جھکایا عبد کو درگاہِ معبودِ حقیقی پر (حفیظؔ جالندھری)

دورِ حاضر ہے حقیقت میں وہی عہدِ قدیم   اہلِ سجادہ ہیں یا اہلِ سیاست ہیں امام   (اقبالؔ)

سجل(4) امام راغب کے نزدیک یہ لفظ فارسی سے معرب ہے اور اس کی اصل "سنگِ گل" ہے۔ یعنی وہ مٹی جو آگ میں پک کر پتھر بن جائے۔ زمانہ قدیم میں مٹی کی پختہ کی ہوئی تختیوں پر لکھنے کا رواج تھا ایسی تختی کو عربی میں السجل کہا جاتا تھا۔ اس معنی میں یہ لفظ قرآن (21:104) میں بھی استعمال ہوا ہے۔ قومِ حضرت لوطؑ پر عذاب کے طور پر جو پتھر برسائے گئے تھے انہیں آیت 11:82 میں سِجِّيل اور آیت (51:33) حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ یعنی مٹی کے پتھر قرار دیا گیا ہے۔ اس سے امام راغب کے مذکورہ مؤقف کی توثیق ہوتی ہے۔ اردو میں اگرچہ سجل، سجیل وغیرہ الفاظ مستعمل نہیں ہیں مگر فارسی الفاظ سنگ (پتھر) اور گِل (مٹی) معروف ہیں۔

سنگ دل کیوں نہ کہیں بت کدے والے مجھ کو   میں نے پتھر کا پرستار نہ ہونا چاہا   (حفیظؔ جالندھری)

تربیتِ عام تو ہے جوہرِ قابل ہی نہیں   جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں   (اقبالؔ)

سحاب(11) بادل، اصل معنی کھینچنے کے ہیں (54:48)۔ بادل کو سحاب اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہوا اسے کھینچ کر لاتی اور لے جاتی ہے یا وہ خود پانی کو کھینچ کر لاتا ہے۔ قرآن: اَلسَّحَابَ (13:12) بادل، سَحَابًا (7:57) بادل، يُسْحَبُوْنَ (40:71) وہ کھینچے جاتے ہیں، انہیں کھینچا جاتا ہے۔ اردو میں لفظ "سحاب" بمعنی بادل معروف ہے۔

گو سراپا کیفِ عشرت ہے شرابِ زندگی   اشک بھی رکھتا ہے دامن میں سحابِ زندگی   (اقبالؔ)

سِحر (60) جادو۔ قرآن: سِحْر (6:7) جادو، سَاحِرٌ (10:2) جادوگر، مَسْحُوْرًا (17:47) وہ شخص جس پر جادو ہوا ہو، اَلْمُسَحَّرِيْنَ (26:153) وہ لوگ جن پر جادو ہوا ہو۔ اردو: سحر، ساحر، ساحرہ، مسحور وغیرہ۔

وہ سحر مدعا طلبی میں نہ کام آئے   جس سحر سے رواں ہو سفینہ سراب میں   (غالبؔ)

وابستہ دلبروں کے خاموش ہیں ہمیشہ   اِن ساحروں نے ایسے منہ عاشقوں کے باندھے   (میرؔ)

شام آئی خامشی کا جال پھیلائے ہوئے   ساحرہ بیٹھی ہے کالے بال بکھرائے ہوئے   (حفیظؔ جالندھری)

سَحَر (3) صبح، رات کا آخری حصہ جب سفیدیٔ صبح نمودار ہوتی ہے۔ قرآن: سَحَرٍ (54:34) رات کا آخری حصہ اَلْاَسْحَارِ (3:17) سَحَر کی جمع۔ اردو: سَحَر، سَحَری وغیرہ۔

تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں   تو جواں ہے گردشِ شام و سَحَر کے درمیاں   (اقبالؔ)

اسحاق (17) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام (11:71)۔ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسحاقؑ، جو حضرت اسماعیلؑ کے بعد پیدا ہوئے۔ حضرت یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے تھے جن کی اولاد سے چلنے والی نسل کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں لفظ اسحاق پیغمبر کے نام کے طور پر بھی معروف ہے اور عام نام بھی رکھا جاتا ہے۔

ے خدا نے دیدیا اسحاقؑ سا فرزند سارہ کو مرادِ دل بر آئی مل گیا دل بند سارہ کو (حفیظ جالندھری)

ساحل (1) پانی (سمندر، دریا وغیرہ) کا کنارہ (20:39)۔ قواعد کی رو سے یہ لفظ فاعل ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ "ساحل" پانی کو محدود کرنے والا ہوتا ہے۔ اردو میں ساحل، سواحل، ساحلی وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے آنے والے کسی طوفان کا رونا روکر ناخدا نے مجھے ساحل پہ ڈبونا چاہا (حفیظ جالندھری)

سخر (16) مذاق اڑانا، ہنسی اڑانا۔ قرآن: سَخِرُوا (6:10) انہوں نے مذاق اڑایا، لَا یَسْخَرْ (49:11) وہ (گروہ) مذاق نہ اڑائے، یَسْخَرُوْنَ (9:79) وہ مذاق اڑاتے ہیں۔ اُردو: تمسخر، مسخرہ وغیرہ۔

ے تمسخر ساتھیوں کے اور غیروں کے ستم سہنا مگر از ابتداء تا انتہا ثابت قدم رہنا (حفیظ جالندھری)

ے کہیں ان کی صحبت میں گانا بجانا کہیں مسخرہ بن کے ہنسنا ہنسانا (حالی)

سخّر (26) ماتحت بنانا، کسی خاص مقصد کی طرف کسی کو زبردستی لے جانا۔ قرآن: سَخَّرَ (13:2) اس نے تسخیر کیا، سَخَّرْنٰهَا (22:36) ہم نے انہیں تمہارے بس میں دیا، مُسَخَّرٰتٍ (7:54) وہ (جمع) مسخّر ہیں۔ اردو: مسخّر، تسخیر وغیرہ۔

ے سرمۂ تسخیر سے ہم خود مسخّر کیوں نہ ہوں آنکھ کی پتلی جو تھی جادو کا پتلا ہو گیا (مومنؔ)

سدّ (6) دیوار، آڑ۔ بنیادی معنی کسی شگاف کو پُر کر دینا، اَمرٌ سَدِیدٌ: حقیقت کے بارے میں جو خلا رہ گیا ہو اسے بھرنے والا عمل، ٹھوس عمل۔ قرآن: قَوْلًا سَدِیْدًا (4:9) یعنی نہایت متوازن، ٹھوس اور سیدھی بات جس سے کوئی کمی، تشنگی باقی نہ رہے، سَدًّا (36:9) دیوار، اَلسَّدَّیْنِ (18:93) دو دیواریں، سَدِیْدًا (33:70) پختہ۔ اردو: سدّ، سدِّ راہ، سدِ سکندر، سدِّ باب، مسدود وغیرہ۔

ع اک اک قدم پہ ضعف و نقاہت ہے سدِّ راہ (انیسؔ)

ے ناکوں پہ چوکیاں تھیں، جزیروں میں اہتمام مسدود ہو گئی تھی سبیلِ خط و پیام (انیسؔ)

ے اپنی راہ مسدود کر دے گا یہی بڑھتا ہجوم یہ نہ سوچا ہر کسی کو راستہ دیتے ہوئے (ریاض مجیدؔ)

سِدرہ (4) بیری کا درخت۔ اس درخت کا سایہ گھنا ہوتا ہے اس لیے قرآن مجید میں اس کا ذکر جنت کے آرام اور اس کی نعمتوں

کے لیے بطور مثال کیا گیا ہے(56:28) سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى (53:14) سے مراد بیری کا وہ درخت ہے جو کسی مخلوق کی حریمِ ذات تک پہنچ کی آخری حد کی علامت ہے۔اردو ادب میں سدرۃ المنتہٰی اور طائرِ سدرہ کی تراکیب مستعمل ہیں۔

ایک ناوک نے اس کی مژگاں کے طائرِ سدرہ تک شکار کیا (میرؔ)

پا نہیں سکتا وہ میرے رتبۂ پرواز کو اڑتے اڑتے طائرِ سدرہ کا دم چڑھ جائے ہے (مصحفیؔ)

سدس (5) [ستة (8)] چھ' چھٹا' سدس کی آخری ''سین'' کو ''تا'' سے بدل کر سِدت اور پھر درمیانی ''دال'' کو ''تا'' سے بدل کر ستّ بنا' اور پھر اس سے ستّون' ستّین وغیرہ الفاظ بھی بنے۔قرآن: اَلسُّدُسُ (4:11) چھٹا' سَادِسُهُمْ (18:22) ان میں سے چھٹا' سِتَّةِ (11:7) چھ' سِتِّيْنَ (58:4) ساٹھ۔اردو میں اس مادے سے صرف مسدس کا لفظ معروف ہے' جس سے مراد ایسی نظم ہے' جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں جیسے مسدّسِ حالی۔

مسدّس ' رباعی ' قصیدہ ' غزل مرے ہاں سبھی وقفِ نعتِ نبیؐ (افضال انورؔ)

سرب (4) نشیبی علاقہ' نشیب کی طرف جانا۔قرآن: سَرَبًا (18:61) سرنگ کی طرح (نشیب میں) راستہ بنا لینے کے مفہوم میں' سَارِبٌ (13:10) کسی راستے پر اپنی مرضی سے چلنے والا' سَرَابًا (78:20) اڑتی ہوئی ریت سَرَابٍ (24:39) دھوکا۔ خیالی چیز جو بظاہر نظر آئے مگر حقیقت میں کچھ نہ ہو۔اس سے مراد صحرا کے مسافر کو گرم دوپہر کے وقت دور سے نظر آنے والا پانی ہے جو حقیقت میں پانی نہیں ہوتا۔اردو میں لفظ ''سراب'' بمعنی دھوکا معروف ہے۔

ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے (میرؔ)

سربال (3) لباس' قرآن میں تینوں جگہوں پر بطور جمع سَرَابِيْل (14:50,16:81) آیا ہے۔اردو دائرہ معارفِ اسلام (جلد 10) کے مطابق لفظ سربال (لباس) نے عوامی سطح پر آ کر پہلے ''سروال'' اور بعد میں ''شروال'' کی شکل اختیار کر لی۔پھر ''شروال'' فارسی میں آ کر ''شلوار'' بن گیا اور فارسی سے اسی تلفظ کے ساتھ اردو نے اپنا لیا۔اب اردو میں شلوار ایک عوامی لفظ ہے۔

وہ پہنو کوٹ اور پتلون' یہ شلوار رہنے دو سفر مغرب کا ہے تو مشرقی اقدار رہنے دو (مؤلّف)

سراج (4) دیا' چراغ۔بعض علمائے لغت کے نزدیک یہ فارسی لفظ ''چراغ'' کا معرب ہے۔قرآن میں (25:61) چاروں مقامات پر لفظ سَرَاج سورج کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔اردو میں لفظ سراج بمعنی چراغ معروف ہے۔''سراج'' اور ''سورج'' کی صوتی و معنوی مماثلت بھی لائق توجہ ہے۔

ے سراجِ نورِ حق، ماحیِ باطل جس کی پیشانی زمین و آسمان و ماہ و انجم جس سے نورانی (حفیظ جالندھری)

سرادق(1) دیواریں، خیمے (18:29)۔ اردو دائرہ معارف اسلام (جلد 10: لفظ سرای) کے مطابق سَرَادِق فارسی لفظ "سرادہ" کے اسم تصغیر "سرادک" سے لیا گیا ہے۔ "سرادہ" کے معنی عمارت یا مسکن وغیرہ کے ہیں۔ اس کے ساتھ "ک" تصغیر کے لیے بڑھایا گیا ہے۔ "سرادہ" سے ہی اردو لفظ "سرائے" بنا ہے جس کے معنی عمارت یا مہمان خانہ کے ہیں۔ مولانا احمد رضا خان صاحب نے درج ذیل شعر میں "سرادق" بھی باندھا ہے اگرچہ یہ لفظ اردو میں معروف نہیں۔

ے جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام (احمد رضا)

ے وصل کی شب تھے سرائے دل میں کیا کیا ذوق و شوق صبح کے ہوتے ہی سب رخصت مسافر ہو گئے (داغ)

سَرّ (6) خوش ہونا۔ قرآن: سُرُوْرًا (76:11) خوشی، مَسْرُوْرًا (84:9) خوش، اَلسَّرَّآء (3:134، 7:95) خوشحالی، تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ (2:69) جو دیکھنے والوں کو اچھی لگے۔ اردو: سرور، مسرور، مسرّت وغیرہ۔

ے بنے ہو بزم میں ساقی تو یہ خیال رہے کسے سرور نہ آیا، کسے سرور آیا (داغ)

ے ہر مسرت سے سر گرانی ہے کیا یہی عالمِ جوانی ہے (عطاء الحق قاسمی)

سِرّ (32) راز، چھپی ہوئی بات۔ قرآن: سِرًّا (14:31) راز، تُسِرُّوْنَ (16:19) تم چھپاتے ہو، اِسْرَارَھُمْ (47:26) ان کے راز۔ اردو: سِرّ، اَسرار وغیرہ۔

ے عالمِ آب و خاک و باد، سِرِّ عیاں ہے تو کہ میں وہ جو نظر سے ہے نہاں، اس کا جہاں ہے تو کہ میں؟ (اقبال)

ے زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اَسرارِ حیات یہ کبھی گوہر، کبھی شبنم، کبھی آنسو ہوا (اقبال)

سریر (6) تخت۔ قرآن: سُرُرٍ (15:47)، سُرُرًا (43:34) سریر کی جمع۔ اردو میں سریر (تخت) معروف ہے۔

ے سریرِ سلطنت پہ بیٹھتے آتا ہے ننگ اس کو ترے کوچے سے ہے جو خاکسار اٹھا ہوا آیا (بہادر شاہ ظفر)

سرع (23) جلدی کرنا، تیزی کرنا وغیرہ۔ قران: سَرِیْعُ (3:19) تیز، نُسَارِعُ (23:56) ہم جلدی کرتے ہیں، سَارِعُوْا (3:133) جلدی کرو، اَسْرَعُ (10:21) بہت تیز۔ اردو: اسراع (رفتار)، سریع، سرعت وغیرہ۔

ے یہ سارا واقعہ ایسا سریع و بے تحاشا تھا زمین آئینۂ حیرت فلک عبرت تماشا تھا (حفیظ جالندھری)

ے چشمِ سیاہ، دیدۂ آہو پہ طعنہ زن سرعت یہ تھی کہ بھولتے تھے چوکڑی ہرن (انیس)

سرف (23) انسان کا کسی کام میں حد اعتدال سے تجاوز کر جانا' عرف عام میں اخراجات میں تجاوز کے بارے میں بولا جاتا ہے' یعنی فضول خرچی۔ قرآن: وَلَا تُسۡرِفُوۡا (7:31) اور فضول خرچی نہ کرو' اَسۡرَفُوۡا (39:53) جو لوگ حد اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں' مُسۡرِفٌ (40:28) فضول خرچ۔ اردو: اسراف' مسرِف (فضول خرچ) وغیرہ۔

۔ کفایت غریبوں کی ٹکسال ہے — جو مُسرِف ہے آخر وہ کنگال ہے (حالؔی)

سرق (9) چوری کرنا۔ قرآن: سَرَقَ (12:77) اس نے چوری کی' اَلسَّارِقُ' اَلسَّارِقَةُ (5:38) چور مرد' چور عورت۔ اردو: سرقہ' مسروقہ وغیرہ۔

۔ شکرِ خدا کہ سرقہ کی حد سے بعید ہوں — ہر مرثیے میں موجدِ طرزِ جدید ہوں (مرزا دبیؔر)

۔ سینچی ہوئی لہو سے بس تیری کیاریاں ہیں — مسروقہ دولتوں پر سرمایہ داریاں ہیں (انند نرائنؔ)

سرمد (3) پے در پے' لگاتار رہنے والی مدت۔ قرآن میں دو مقامات پر سَرۡمَدًا (28:71,72) اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ امام رازی کے نزدیک اصل مادہ سرد (34:11) ہے جس کے معنی زرہوں کے آہنی حلقوں کے ہیں۔ زرہ چونکہ آہنی حلقوں کے پے در پے تسلسل سے بنتی ہے اس لیے اس مادہ میں تسلسل وغیرہ کے معنی بھی آ گئے۔ اسی سرد میں م داخل کر کے مبالغہ کا فائدہ حاصل کیا گیا ہے۔ اُردو: سرمد' سرمدی وغیرہ۔

۔ ہوائیں پے بہ پے اِک سرمدی پیغام لاتی تھیں — کوئی مژدہ تھا جو ہر گوشِ گل میں کہہ سناتی تھیں (حفیظؔ جالندھری)

سری (7) رات کو چلنا' سفر کرنا' کسی چیز کا جاری ہونا۔ قرآن: اَسۡرٰی (17:1) نبی کریم ﷺ کے سفر معراج کا ذکر' اَسۡرِ (20:77) رات کو سفر کرو' سَرِیًّا (19:24) جاری چشمہ۔ اردو: ساری (جاری و ساری)' سرایت وغیرہ۔

۔ کی کششِ دل نے مری ان میں سرایت — ہمسائے میں سنتے ہیں کہ وہ آئے ہوئے ہیں (مرزؔا)

سطح (1) کسی چیز کا اوپر والا ہموار حصہ۔ سُطِحَتۡ (88:20) زمین ہموار کی گئی۔ اردو میں سطح' سطحی وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

۔ پتھر نہ پھینک' دیکھ ذرا احتیاط کر — ہے سطحِ آب پر کوئی چہرہ بنا ہوا (شہزاؔد)

۔ دیکھنے میں تو ایک ہے دریا — سطح پر وہ نہیں جو تھاہ میں ہے (امجد اسلام امجؔد)

سطر (16) سیدھی لکیر' قطار' اگرچہ اس کا اطلاق ہر چیز کی قطار پر ہوتا ہے' مگر عربی میں عام طور پر کتاب میں لکھے گئے حروف کی قطار کو سطر کہتے ہیں۔ اسی سے لفظ سطر میں ''لکھنے'' کے معنی بھی شامل ہو گئے۔ قرآن: مَسۡطُوۡرًا (33:6) لکھا ہوا'

یَسۡطُرُوۡنَ (68:1) وہ لکھتے ہیں، مُسۡتَطَر (54:53) لکھا ہوا، اَسَاطِیۡرُ (6:25) اسطورہ (کہانی) کی جمع، لکھی ہوئی تفصیل، مراد کہانیاں، قصے، مُصَیۡطِرٍ (88:22) نگہبان، الۡمُصَیۡطِرُوۡنَ (52:37) مُصَیۡطِرُ (نگہبان) کی جمع۔ عربی میں اگر "ط" سے پہلے "س" آئے تو اسے عام طور پر "ص" لکھا جاتا ہے مگر ایسی "ص"، "س" ہی پڑھی جاتی ہے۔ لہٰذا مصیطر دراصل مسیطر ہی ہے۔ امام راغب کے نزدیک کسی چیز کی حفاظت کے لیے سطر کی طرح سیدھے کھڑے رہنے کے تصور سے مسیطر کے معنی نگہبان کے لیے جانے لگے ہیں۔ تلوار بھی سطر اور لکیر کی طرح کاٹتی ہے اس لیے اسے بھی عربی میں السّطر اور چھوٹی چھری کو ساطورہ کہا جاتا ہے۔ اردو: سطر، سطور، اُسطور، اسطورہ، اساطیر، مسطر (سیدھی لکڑی جس سے کاغذ وغیرہ پر لکھنے کے لیے لکیریں لگائی جاتی ہیں)، مسطری (اہل حرفہ، کاریگر۔ اردو میں مسطری کے بجائے اب "ت" سے مستری لکھا جاتا ہے)، ساطور (چھری) وغیرہ۔ عربی/اردو لفظ "اسطورۃ" (بمعنی کہانی) کے ساتھ انگریزی لفظ "story" کی صوتی اور معنوی مماثلت لائق توجہ ہے۔

ے کیفیتِ چشم اس کی رقم کرنے کو ہم نے مسطر میں لگائے ہیں رگِ تاک کے ڈورے (مصحفی)

ے تُو ہو بعد از مرگ بھی گر اے محبت دست گیر استخواں سے ہو مری دستہ تری ساطور کا (نامعلوم)

سطو (1) کسی کو سختی سے پکڑنا وغیرہ۔ یَسۡطُوۡنَ (22:72) یعنی جو اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر لوگوں کو سناتے ہیں قریب ہے کہ ان پر منکرین حملہ کر دیں، یعنی وہ ان پر سختی کریں۔ اردو میں لفظ سَطوَت کے معنی رعب اور دبدبہ کے ہیں جو کسی شخصیت کے غالب ہونے کی وجہ سے قائم ہوتا ہے۔

ے سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں (اقبالؔ)

سعد (2) خوش نصیبی، برکت، حصولِ خیر میں قدرتِ الٰہی کا مددگار ہونا۔ سعادت کی ضد شقاوت ہے، قرآن: سَعِيۡدٌ (11:105) سعید بمقابلہ شقی (بدبخت)، سُعِدُوۡا (11:108) یعنی جو لوگ بابرکت اور خوش نصیب ہوں گے۔ مراد ہیں اہل جنت۔ المساعدۃ: کارِ خیر میں مدد کرنا۔ ساعد: بازو یا کلائی (بازو بھی مدد اور تعاون کی علامت ہے)۔ اردو: سعد، سعید، سعادت، مسعود، سعود، سعدیہ، اسعد، ساعد (بازو)، نامساعد وغیرہ۔

ے مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

ے کعبۂ دین وایماں کے دونوں ستون ساعدَینِ رسالت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

ے خونِ بسمل سے ہے اس ساعدِ نازک پہ بہار تم نے گو پھینک دیا ہاتھ سے خنجر اپنا (مصحفی)

سعی (30) کوشش، کوشش کرنا، بھاگنا، مناسک حج کے حوالے سے "سعی" کا لفظ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کے مفہوم

کے لیے مخصوص ہے۔ قرآن: سَعٰی (53:39) اس نے "کوشش" کی' فَاسْعَوْا (62:9) بھاگ کر آؤ' سَعْيًا (2:260) دوڑتے ہوئے۔ اردو میں سعی کا لفظ اسی تلفظ اور مفہوم میں معروف ہے' خاص طور پر "کوشش" کے معنی میں اکثر استعمال ہوتا ہے۔

؎ دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا (غالبؔ)

سفر (12) بنیادی معنی پردہ اٹھانے اور کسی چیز کو ظاہر کرنے کے ہیں۔ کسی رنگ کا ظاہر ہونا، جیسے اَسْفَرَ (74:34) صبح کا روشن ہونا' مُسْفِرَةٌ (80:38) سفید' روشن۔ اسفر ایسی کتاب کو کہتے ہیں جو حقائق کو بے نقاب کرتی ہو' اس کی جمع اَسْفَارًا (62:5) ہے' کتاب کے مفہوم کی بنا پر اس مادہ میں لکھنے کے معنی میں بھی آ گئے ہیں۔ سَفَرَةٍ (80:15) لکھنے والے۔ سفر کے دوسرے معنی منتشر کر دینا' بکھیر دینا اور جھاڑ و دینا کے بھی ہیں۔ اسی سے مسافت طے کرنے کو سَفَرٍ (5:6)، اس کے فاعل کو مسافر' کسی خاص مہم پر بھیجے گئے شخص کو سفیر اور سفیر بھیجنے کے عمل کو سفارت کہا جاتا ہے۔ لفظ سفیر کے بارے میں ایک رائے یہ بھی ہے کہ ایسا شخص چونکہ فریقین کے درمیان صلح کرانے کے لیے ان کے دلوں کی بات ایک دوسرے پر ظاہر کر کے معاملے کو صاف کرنے میں مدد دیتا ہے اس لیے اسے سفیر کہا جاتا ہے۔ اردو: سفر' مسافر' مسافرت' سفیر' سفارت وغیرہ۔

؎ آواز دے کے دیکھ لو شاید وہ مل ہی جائے ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائیگاں تو ہے (منیر نیازیؔ)

؎ لہو روتا ہے دل' جب پوچھتے ہیں آشنا رستے تم اپنے ساتھ اپنا ہم سفر لے کر نہیں آئے (نامعلوم)

؎ وہ رات کا بے نوا مسافر' وہ تیرا شاعر' وہ تیرا ناصرؔ تری گلی تک تو ہم نے دیکھا تھا' پھر نہ جانے کدھر گیا وہ (ناصر کاظمیؔ)

؎ سوئے گردوں نالۂ شب گیر کا بھیجے سفیر رات کے تاروں میں اپنے راز داں پیدا کرے (اقبالؔ)

سفك (2) خون ریزی کرنا' ہر سیال چیز کا بہانا' آنسو بہانا۔ قرآن: لَا تَسْفِكُوْنَ (2:84) تم خون ریزی نہیں کرو گے' يَسْفِكُ (2:30) وہ خون ریزی کرے گا۔ اردو میں "سفّاک" بمعنی ظالم اور "سفّاکی" بمعنی ظلم بولا جاتا ہے۔

؎ غمزہ بھی ہو سفّاک' نگاہیں بھی ہوں خوں ریز تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا (داغؔ)

سفل (10) نیچے والا ہونا' ذلیل ہونا' یہ علوّ کی ضد ہے' پست' حقیر۔ قرآن: اَسْفَلَ (95:5) بہت پست' اَلسُّفْلٰى (9:40) پست' سَافِلَهَا (11:82) اس کی پستی۔ اردو: اسفل' سفلہ پن' سفلی (سفلی جذبات)' سفال (مٹی' پستی سے متعلق) وغیرہ۔

؎ اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے (غالبؔ)

؎ کس منہ سے کرے حاضریٔ در کی گزارش یہ اسفل و ارذل کہ گنہگار بڑا ہے (افضال انورؔ)

سفینۃ(4) کشتی۔ یہ لفظ تین دفعہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے واقعہ کے سلسلے میں سورۃ الکہف کی آیات 71 اور 79 میں اور ایک دفعہ آیت 29:15 میں اصحابِ نوحؑ کے حوالے سے آیا ہے۔ اردو میں لفظ سفینہ بمعنی کشتی معروف ہے۔

؎ رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک ترا سفینہ کہ ہے بحرِ بیکراں کے لیے (اقبالؔ)

؎ بچا لیا مجھے طوفاں کی موج نے ورنہ کنارے والے سفینہ مرا ڈبو دیتے (نامعلوم)

سفہ(11) شخصیت کا ہلکا پن، کم عقلی، نادانی۔ قرآن: سَفِهَ (2:130) اس نے بے وقوف بنایا، سَفَاهَةٍ (7:66,67) حماقت، اَلسُّفَهَآءَ (4:5) بطور جمع نادان لوگ۔ اردو: سفیہ، سفیہانہ، سفاہت وغیرہ۔

؎ کیا زور تیرا اور تری ضرب، او ذلیل! تعریف اپنی خود، یہ سفاہت کی ہے دلیل (انیسؔ)

؎ جہالت کو بڑا غرّہ تھا اپنے زور و طاقت پر سفیہانہ وسائل پر، قبائل کی حماقت پر (حفیظؔ جالندھری)

سقر (4) جہنم، تین دفعہ سورۃ المدثر کی آیات 27،26 اور 42 میں اور ایک دفعہ آیت 54:48 میں سقر بمعنی جہنم آیا ہے۔ اردو میں لفظ ''سقر'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

؎ دی تیغ نے صدا کہ ارادہ کدھر کا ہے چلّائی موت، چل یہی رستہ سقر کا ہے (انیسؔ)

ایک روایت کے مطابق محمد بن قاسمؒ اندرونِ سندھ راجہ داہر کے خلاف مصروف پیکار تھے، گرمی زوروں پر تھی، کسی طویل مہم سے کیمپ میں واپسی پر گھوڑے سے اترتے ہوئے بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا ''هٰـذِهٖ نَارٌ مِّنْ نَّارِ سَقَر'' (یہ جہنم کی گرمی کی سی گرمی ہے) سالارِ اعظم کا یہ فقرہ لشکر میں اسقدر مشہور ہوا کہ اس جگہ کا نام ہی ''سقر'' پڑ گیا جو بعد میں مقامی لوگوں کی زبان پر آیا تو ''سکھر'' بن گیا۔

سقط(8) کسی چیز کا اوپر سے نیچے گرنا، ختم ہونا وغیرہ۔ قرآن: فَاَسْقِطْ (26:187) پس تو گرا دے، سَاقِطًا (52:44) گرنے والا۔ اردو: ساقط، سقوط (سقوطِ بغداد)، اسقاط (اسقاطِ حمل) وغیرہ۔

؎ بہت قابض ہے خوانِ نعمتِ مغرب کو حلوہ بھی عجب کیا مشقِ ہضم اسکی سقوطِ انتہا کر دے (نامعلوم)

سقف(4) چھت، ہر چھت والی جگہ (مسقف) کو عربی میں سقیفۃ کہا جاتا ہے۔ قرآن: اَلسَّقْفِ (52:5) چھت، سَقْفًا (21:32) چھت۔ اردو: سقف، مسقّف وغیرہ۔

۔ یہ سقفِ کہن ہے ابھی تک نئی اسے دیکھتی یوں ہی دنیا گئی (اسماعیل میرٹھی)

۔ گرنے سے تھم گیا یہ فلک میری آہ سے دیکھو تو کیا ستون تہِ سقفِ کہن لگا (بہادر شاہ ظفر)

سقم (2) بیماری، سَقِيمٌ (37:89,145) بیمار۔ اردو میں سقم (نقص)، سقیم وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

۔ سقم و غلط کو نہیں دخل تیرے شعر میں مصحفی جو کچھ لکھا تو نے وہ سب ہے صحیح (مصحفی)

سقی (25) پانی وغیرہ پلانا۔ قرآن : سَقٰى (28:24) اس نے پانی پلایا، سُقُوا (47:15) انھیں پلایا جائے گا، اِسْتَسْقٰى (2:60) اس نے پینے کا پانی مانگا، اَلسِّقَايَةَ (12:70) جام، پینے کا برتن۔ اردو: ساقی، سقا (پانی پلانے والا)، سقائی، استقاء (نماز استسقاء، یعنی بارش کی دعا کے طور پر پڑھی جانے والی نماز)، مرضِ استسقا (پیاس کی بیماری) وغیرہ۔

۔ یہ سعادت حورِ صحرائی تری قسمت میں تھی غازیانِ دیں کی سقائی تری قسمت میں تھی (اقبال)

۔ زہر دے کر مرا ساقی وہ مرے پاس رہا مزے لیتا رہا رگ رگ میں اثر ہونے تک (نامعلوم)

۔ پیاس بجھتی نہیں مستسقیِ الفت کی ترے سوکھ جاتے ہیں کنویں، ہوتے ہیں دریا خالی (آتش)

پشتو میں "سقاوہ" کے معنی ذخیرۂ آب کے ہیں۔ یہ عربی لفظ سقایہ سے بگڑ کر بنا ہے، پنجاب کے بعض علاقوں میں غسل خانہ کو "سقاوہ" بولتے ہیں (کتاب: اردو میں پشتو کا حصہ)۔

سکت (1) ٹھہرنا، رکنا، خاموش ہو جانا۔ قرآن: وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ (7:154) اور جب موسیٰؑ کا غصہ جاتا رہا۔ اردو: سکوت (خاموشی)، سکتہ (عبارت میں وقفہ)، ساکت، مسکت وغیرہ۔

۔ شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو (اقبال)

۔ نثر بے سجع نہیں، نظم معلاّ موزوں کہیں سکتہ نہیں آ سکتا کجا ناموزوں (انیس)

سکر (7) نشے کی حالت، سکرًا: نشے کی چیز۔ قرآن: سَكَرًا (16:67) نشہ آور، سَكْرَةُ الْمَوْتِ (50:19) موت کی بے ہوشی، **سُکٰرٰی (4:43)** نشے میں مدہوش۔ اردو: سُکر، مسکرات وغیرہ۔

۔ کٹ مرا ناداں خیالی دیوتاؤں کے لیے سُکر کی لذّت میں تو لُٹوا گیا نقدِ حیات (اقبال)

۔ نسل، قومیّت، کلیسا، سلطنت، تہذیب، رنگ خواجگی نے خوب چن چن کر بنائے مسکرات (اقبال)

سکن (44) حرکت کے بعد ٹھہر جانا، کسی جگہ رہائش اختیار کر لینا، اسی سے رہائش کو مسکن کہا جاتا ہے۔ قرآن: سِكِّيْنًا (12:31)

چھری، چھری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ مذبوح کی حرکت کو سکون سے بدل دیتی ہے، اَسْکِنُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ (65:6) ان کو وہاں ٹھہراؤ جہاں تم خود رہائش پذیر ہو، لِیَسْکُنَ (7:189) تاکہ وہ تسکین پائے، اَلسَّکِیْنَةَ (48:4) اطمینانِ قلب، مَسٰکِنُ (9:24) مسکن (گھر) کی جمع۔ اردو: سکون، سکونت، ساکن، ساکنان، سکینہ، سُکّان، مسکن، مساکن، مسکّن (سکون آور دوا)، تسکین وغیرہ۔

ے اے ہمالہ داستاں اس وقت کی کوئی سنا مسکنِ آبائے انساں جب بنا دامن ترا (اقبالؔ)

ے غافل آداب سے سکّانِ زمیں کیسے ہیں شوخ و گستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں (اقبالؔ)

مسکین (25) نادار، جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ بعض اہل لغت کے نزدیک اس کا مادہ بھی سکون ہی ہے۔ اس مفہوم میں مسکین وہ ہے جس پر فقر محتاجی اور ناداری نے تعطل اور جمود طاری کر دیا ہو۔ مسکنة: عاجزی اور ذلت۔ قرآن: اَلْمِسْکِیْنَ (17:26) مسکین، اَلْمَسٰکِیْنِ (2:83) مسکین کی جمع، اَلْمَسْکَنَةُ (2:61) ذلت۔ اردو: مسکین، مساکین، مسکنت وغیرہ۔

ے مسکن جہاں تھا، دل زدہ مسکیں کا ہم تو واں کل دیر میرؔ، میرؔ پکارے، نہیں ہے اب (میرؔ)

سلب (1) کسی سے کوئی چیز چھین لینا۔ یَسْلُبْھُمُ (22:73) یعنی اگر مکھی بتوں سے کوئی چیز چھین لے تو وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اردو میں لفظ ''سلب'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

ے اس ملک میں ہیں سلب خدا کے سب اختیار حاشا کہ ربِ کعبہ نہیں ہند میں قدیر (ظفر علیخانؔ)

سلح (4) جنگی ہتھیار۔ قرآن کی ایک ہی آیت (4:102) میں چار دفعہ اَسْلِحَتَکُمْ اور اَسْلِحَتَھُمْ استعمال ہوا ہے۔ اردو میں سلاح، اسلحہ، مسلّح وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے بظاہر تیر بھی ایسے ہی، ایسی ہی کمانیں تھیں سلاحِ جنگ کیا بس دل ہی دل، جانیں ہی جانیں تھیں (حفیظ جالندھریؔ)

سَلسبیلا (1) جنت کا ایک چشمہ (76:18)۔ اردو میں لفظ سلسبیل مستعمل ہے۔

ے مجھے فریفتۂ ساقیٔ جمیل نہ کر بیانِ حور نہ کر، ذکرِ سلسبیل نہ کر (اقبالؔ)

سلسل (3) متواتر، اس مادہ میں تکرارِ حرفی تکرارِ معنی کا باعث ہے، کسی چیز کا بار بار وقوع پذیر ہونا۔ سلسلہ بمعنی زنجیر بھی اسی سے مشتق ہے، سلسل البول ایک بیماری کا نام ہے، یعنی بار بار پیشاب آنا ہے۔ قرآن: سِلْسِلَةٍ (69:32) زنجیر، اَلسَّلٰسِلُ (40:71)، سَلٰسِلَا (76:4) سلسلہ کی جمع زنجیریں۔ اردو: سلسلہ، سلاسل، تسلسل، مسلسل وغیرہ۔

ے کب کسی موڑ پر ہم اکیلے رہے' یار آتے رہے آزماتے رہے
اِک تسلسل سے یوں عمر بھر خون کے گھونٹ پیتے رہے' زخم کھاتے رہے (مؤلّف)

ے باز آیا نہ ستمگر ستمِ پیہم سے ختم یہ سلسلۂ دورِ تسلسل نہ ہوا (داغ)

سلط (39) غلبہ حاصل کرنا' سلطان کے معنی غلبہ کے ہیں' جبکہ بطور فاعل یہ لفظ صاحبِ اقتدار یا دشاہ کے معنی بھی دیتا ہے۔ قرآن: یُسَلِّطُ (59:6) وہ غلبہ عطا کرتا ہے' لَسَلَّطَهُمْ (4:90) وہ انھیں غلبہ دیتا' سُلْطٰن (55:33) غلبہ' طاقت' سُلْطٰنٍ (7:71) دلیل قاطع' سُلْطَانِيَهْ (69:29) میری سلطنت۔ اردو: سلطان' سلاطین' سلطانی' سلطنت' تسلّط' مسلط وغیرہ۔

ے سلطانیِ جمہور کا آتا ہے زمانہ جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے' مٹا دو (اقبالؔ)

ے تسلّط ہے ملکوں پہ امن واماں کا نہیں بند رستہ کسی کارواں کا (حالیؔ)

سلف (8) پہلے گزر جانے والا۔ سُلفہ: مہمان کو کھانے سے پہلے پیش کی جانے والی چیز۔ قرآن: سَلَفَ (4:22) جو گزر چکا' اَسْلَفْتُمْ (69:24) جو تم نے پہلے کمایا۔ اردو: سلف' اَسلاف (پہلے گزرے ہوئے لوگ' مراد آباء واجداد) وغیرہ۔

ے حیدریؓ فقر ہے' نَے دولتِ عثمانیؓ ہے تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے (اقبالؔ)

ے سرزمیں دِلّی کی مسجودِ دلِ غم دیدہ ہے ذرّے ذرّے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے (اقبالؔ)

سلک (12) راستہ پر چلنا' سلک: راستہ' ایک چیز کا دوسری چیز کے اندر چلے جانا' وہ دھاگا جس میں موتی پروئے جاتے ہیں۔ سالک: راستہ چلنے والا۔ قرآن: سَلَكَ (20:53) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین میں راستے بنائے' اُسْلُكْ (28:32) تو اپنا ہاتھ گریباں میں داخل کر' فَسَلَكَهٗ (39:21) زمین سے چشمے جاری ہونے کے معنی میں' فَاسْلُكُوْهُ (69:32) اسے زنجیر میں پرودو' باندھ دو۔ اردو: سلوک' سالک' مسلک' مسالک' سلک (دھاگا' سلسلہ' قطار) مُنسلک وغیرہ۔

ے اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود سلکِ درِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

ے تھک کے سالکؔ کس لیے بیٹھے ہو' منزل دور ہے راہ میں تھمتے نہیں ہیں سالکان کوئے دوست (سالکؔ)

ے عین شغلِ مے میں پیشانی ہے تیری سجدہ ریز کچھ ترے مسلک میں رنگِ مشربِ مینا بھی ہے (اقبالؔ)

سلم (184) ظاہری وباطنی آفات سے محفوظ رہنا' ہونا' سلامتی وغیرہ۔ قرآن میں بہت سے مفاہیم میں اس مادے سے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے اَلسَّلٰمُ (59:23) اللہ کا صفاتی نام' تُسَلِّمُوْا (24:27) تم سلام کرو' اَسْلَمَ (6:14) اس نے سر

تسلیم خم کیا' اَلْاِسْلَامُ (3:19) اسلام بطور دین' اَلْمُسْلِمِیْنَ (33:35) مسلمان لوگ (جمع)' سُلَّمًا (6:35) سیڑھی۔ سلّم ہر وہ چیز ہے جو کسی بلند مقام تک پہنچنے کا وسیلہ ہوتا کہ زمینی خطرے سے سلامتی حاصل ہو سکے۔ اردو: اسلام' اسلم' سلیم' تسلیم' مُسْلِم: مسلمان' سلامتی' سلامت' مسلّم ' مسلمہ' سلام' سالم وغیرہ۔

۔ جب تواضع سے جھکے' خجلت سے دشمن کٹ گیا تیغ کا خم جانتے ہیں ہم خمِ تسلیم کو (نامعلوم)

۔ آؤ اب تسلیم کرلیں' تو نہیں تو میں سہی کون مانے گا کہ ہم میں بے وفا کوئی نہیں (فرازؔ)

۔ مرا تو اس کے نظارے سے ایماں تازہ ہوتا ہے خدا رکھے سلامت' اس عدوئے دین وایماں کو (وحشتؔ)

سلیمان (17) ایک عظیم المرتبت پیغمبر کا نام۔ حضرت سلیمانؑ' حضرت داؤدؑ کے فرزند تھے (38:30)' وہ پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی' ان کی بادشاہی انسانوں' جنوں' ہواؤں' چرند پرند سب مخلوق پر محیط تھی (21:81)۔ اردو ادب میں حضرت سلیمانؑ کی شاہانہ شوکت و سطوت تلمیحی حیثیت رکھتی ہے۔

۔ اک کھیل ہے اورنگِ سلیماں مرے نزدیک اک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے (غالبؔ)

سلو (3) ہر ایسی چیز جو انسان کے لیے باعثِ تسلی ہو لفظ سَلْوٰی اسی مادہ سے مشتق ہے۔ قرآن میں تین مقامات (7:160,2:57, 20:80) پر بنی اسرائیل کے لیے سلوٰی بطور ایک نعمت نازل فرمانے کا ذکر آیا ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ بٹیر نما پرندے تھے جو ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل کی خیمہ گاہوں میں آجاتے تھے۔ وہ لوگ ان پرندوں کو حسبِ منشاء آسانی سے پکڑ سکتے تھے۔ یہ ان کے لیے واقعی ایک نعمتِ غیر مترقبہ تھی' خصوصاً جب وہ مصر سے نکل کر بے یار و مددگار صحرائے سینا میں خیمہ زن تھے اور ہزاروں کی اس آبادی کے لیے لق و دق صحرا میں اشیائے خورد و نوش مہیّا کرنے کا کوئی مستقل انتظام بھی نہیں تھا۔ اسی مادہ سے سلوان و التسلی مشتق ہے جس کے معنی اطمینان اور راحت کے ہیں (امام راغب)۔ اردو میں بنی اسرائیل کے حوالے سے ''من وسلوٰی'' قرآنی تلفظ اور مفہوم میں معروف ہے۔ لفظ ''تسلی'' بھی عام بولا اور سمجھا جاتا ہے۔

۔ یہی وہ قوم ہے جس کیلئے نعمت کے مینہ برسے کہ اترے من وسلوٰی ان کی خاطر آسماں پر سے (حفیظؔ جالندھری)

۔ ہنسا ہنسا کے شبِ وصل اشکبار کیا تسلّیاں مجھے دے دے کے بیقرار کیا (داغؔ)

۔ جھوٹی تسلّیوں سے نہ بہلاؤ' جاؤ جاؤ جاؤ ' کہ تم نہیں ہو مرے اختیار میں (حفیظؔ جالندھری)

سامری (3) حضرت موسیٰؑ کی قوم کا ایک منافق شخص۔ اس شخص کو جب بھی موقع ملا اس نے قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ سورہ طٰہٰ کی آیات 87,85 اور 95 میں اسی حوالے سے اس کا ذکر آیا ہے۔ ''سامری'' ایک روایتی کردار کے طور پر اردو ادب میں بھی معروف ہے۔

؎ وہ دشمن ہیں کہ نیرنگِ ستم سے بول اٹھتے ہیں ہمیں بھی دیکھنا ہے اس نگاہِ سامری فن کو (سالکؔ)

؎ نہ سلیقہ مجھ میں کلیمؑ کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیلؑ کا میں ہلاکِ جادوئے سامری، تو قتیلِ شیوۂ آزری (اقبالؔ)

سمع (185) سُننا، قوتِ سامعہ، کبھی اس سے مراد کان بھی ہوتے ہیں۔ قرآن: سَمِعْنَا (2:93) ہم نے سنا، اَسْمَعُ (20:46) میں سنتا ہوں، اَلسَّمْعَ (67:23) قوت سماعت، کان، اَلسَّمِيْعُ (8:61) سننے والا۔ اردو: سمع، سماعت، سامع، سامعہ، سامعین، سمیع، سمعیہ، سمعی، مسموع وغیرہ۔

؎ ٹپک رہا ہے سماعت میں کچھ نہ کچھ امجدؔ غمِ حیات کا سم ہے کہ رس، نہیں معلوم (امجد اسلام امجدؔ)

؎ یہ داستاں وہ ہے، جہاں تک کہ سامعین سنتے رہے تو آنکھوں سے آنسو رواں رہے (سالکؔ)

سمّ (4) تنگ سوراخ، زہرِ قاتل، گرم ہوا جو زہر کی طرح بدن کے اندر سرایت کر جاتی ہے۔ قرآن: سَمِّ الْخِيَاطِ (7:40) سوئی کا ناکہ، نَارِ السَّمُوْمِ (15:27) بے دھویں کی آگ، عَذَابَ السَّمُوْمِ (52:27) لُو کا عذاب، فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ (56:42) گرم ہوا اور کھولتے پانی میں۔ اردو: مسام (بدن کی جلد کے باریک سوراخ)، بادِ سموم (گرم ہوا)، سم (زہر)، مسموم (زہر خوردہ) وغیرہ۔

ع یاں ہر بُنِ مسام سے خونابہ ہے رواں (انشاءؔ)

؎ مرا عیش غم، مرا شہد سَم، مری بود ہم نفسِ عدم ترا دل حرم، گروِ عجم، ترا دیں خریدۂ کافری (اقبالؔ)

؎ جب سَن سے فوجِ کفر پر وہ جنگجو چلی گویا سمومِ قہرِ خدا، چار سُو چلی (انیسؔ)

؎ نہ اس مکتب میں جاتا میں، نہ یوں مسموم ہو جاتا جو اب معلوم ہے کاش ان دنوں معلوم ہو جاتا (حفیظؔ جالندھری)

سمی (71) موسوم کرنا، نام رکھنا۔ قرآن: اِسْمَ اللّٰهِ (5:4) اللہ کا نام، هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (22:78) اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا، مُسَمًّى (6:2) معلوم، متعین۔ اردو: اسم، مُسمّٰی، مسمات، مسمّی (نام رکھنے والا)، بسم اللہ (تسمیہ کا مخفف) اردو میں بطور محاورہ بھی بولا جاتا ہے۔ بسمل (تازہ ذبح کیا ہوا نیم جان تڑپتا ہوا جانور۔ یعنی اس کی گردن پر بسم اللہ پڑھ کر چھری چلائی گئی ہے)، اسامی وغیرہ۔

ـ قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے   دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے   (اقبالؔ)

ـ جب کہا میں نے کہ لو مرتا ہوں میں   بولے بسم اللہ اچھی بات ہے   (داغؔ)

ـ اسم تیرا بامسمّیٰ، ضرب تیری بے پناہ   دیوِ استبداد کی گردن ہے اور تیری کمند   (ظفر علیخانؔ)

ـ آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ   صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا   (اقبالؔ)

سماء(310) بلندی، کسی بھی چیز کا بالائی حصہ آسمان۔ قرآن: اَلسَّمَآءِ (2:19) آسمان، سَمٰوٰتٍ (2:29) سماء کی جمع۔ اردو میں سما، سماوی، سماوات وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ـ ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے   میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تُو سما سکے   (دردؔ)

ـ غمِ دل آفتِ سماوی ہے   زندگی موت کے مساوی ہے   (محرومؔ)

ـ وہ کون سا آدم ہے کہ تو جس کا ہے معبود   وہ آدمِ خاکی کہ جو ہے زیرِ سماوات   (اقبالؔ)

سنبلة(5) خوشہ، گندم کا سٹہ۔ قرآن: سَنَابِلَ، سُنْبُلَةٍ، (2:261) خوشے، خوشہ، سُنبُلٰتٍ (12:43,46) خوشے، سُنبُلِهٖ (12:47) اس کے سٹے یا خوشے۔ اردو میں لفظ "سنبل" فارسی کی وساطت سے آیا ہے۔ فارسی میں یہ ایک خاص خوشبودار گھاس یا پودے کا نام ہے۔ اس پودے کے ریشے نہایت نرم و ملائم ہوتے ہیں، اس وجہ سے اردو شاعری میں محبوب کی زلفوں کو اکثر "سنبل" سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔

ـ سنبل کو پریشان کیا بادِ صبا نے   جب باغ میں باتیں تری زلفوں کی چلائیں   (مصحفیؔ)

سند(1) وہ چیز جس کے ذریعے آدمی سہارا لے۔ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ (63:4) ایسی لکڑیاں جو دیوار کے سہارے کھڑی کر دی گئی ہوں۔ اردو: مسند (سہارا لگانے کی چیز، تکیہ وغیرہ)، سند (سہارا، معتمد، معتبر، قابلِ اعتماد دلیل، ثبوت وغیرہ)، مستند، اسناد وغیرہ۔

ـ سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا   مستند ہے میرا فرمایا ہوا   (میرؔ)

ـ وہی غوّاص ہیں جو ڈوب کر ابھریں نہ دریا سے   نہیں ہے عشق میں ان کی سند جو پار اترتے ہیں   (وحشتؔ)

ـ باغِ جہاں سے صورتِ شبنم چلے گئے   کیا کیا کلاہ و مسند و پرچم چلے گئے   (امجد اسلام امجدؔ)

ـ صاحبِ فخرِ دلداریٔ وَالضُّحٰی زیب و زَینِ سرِ مسندِ مَا قَلٰی
جب وہ پوچھیں رضا، ہو نچھاور عطا، ہوگا محشر میں یہ بھی غلام آپؐ کا   (مؤلف)

سُندس (3) اعلیٰ قسم کا باریک ریشمی کپڑا' ماہرینِ لسانیات اس لفظ کو معرّب بتاتے ہیں۔ قرآن میں تینوں جگہوں (76:21,44:53,18:31) پر جنتیوں کے اعلیٰ لباس کے ضمن میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ اردو میں بھی یہ لفظ اسی حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ نیز برِصغیر کے اندر ہر دور میں اس نام کا کپڑا مقامی طور پر پایا جاتا رہا ہے۔

؎ رہیں گے خلد میں دائم اگر سوزِ دروں والے   تو پھونکیں گے وہاں بھی سندسِ اعراف کا جوڑا (انشاء)

تسنیم (1) جنت کے ایک چشمے کا نام۔ قرآن میں (83:27) یہ لفظ اسی حوالے سے آیا ہے۔ اردو میں لفظ "تسنیم" اسی تلفّظ اور اسی معنی کے ساتھ مستعمل ہے۔

؎ آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی   کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی (اقبالؔ)

سِنّ (6) دانت۔ آیت 5:45 میں دو دفعہ یہ لفظ دانت کے معنی میں آیا ہے۔ بعض ماہرین لغت کے نزدیک درج ذیل دو قرآنی الفاظ بھی اسی مادے سے مشتق ہیں: مَسْنُونٍ (15:26,28,33) سڑا ہوا کیچڑ اور یَتَسَنَّهُ (2:259) ایسا پانی جس کا رنگ اور ذائقہ وغیرہ تبدیل ہو چکا ہو۔ امام راغب کے مطابق السّنّ کے معنی دانت کے ہیں اور اس کی جمع اسنان ہے۔ سن الحدید کے معنی ہیں لوہے کو تیز کرنا (دانت کی طرح)' جس پتھر سے لوہے کو تیز کیا جاتا ہے اسے مِسن کہا جاتا ہے۔ السنان (بھالا) خاص طور پر اس لوہے کو کہا جاتا ہے جو نیزے کے آگے لگا ہوتا ہے۔ سننت الحجر کے معنی ہیں "میں نے پتھر پر پتھر رکھ کر رگڑا"۔ اس طرح پتھر گھسنے سے (پانی ڈال کر) جو مرکب نکلتا ہے اس کو "سنین" کہتے ہیں۔ جب یہ مرکب قدرے سخت ہو جاتا ہے تو اسے مسنون کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سَنّ الماء کے معنی ہیں "پانی متغیر ہو گیا"۔ ان آراء کے مطابق یہ ایک کثیر المعانی مادہ ہے۔ اس مادہ سے اردو میں سان (دھار تیز کرنے کا پتھر)' سنان (بھالا) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ دے کے احساسِ زیاں ترا لہو گرما دے   فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے (اقبالؔ)

؎ قریش مکہ تو کیا چیز ہیں دیووں سے لڑ جائیں   سنانِ نیزہ بن کر سینۂ باطل میں گڑ جائیں (حفیظؔ جالندھری)

سُنّة (16) طریقہ' راستہ' دستور' قانون۔ قرآن: سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ (8:38) پہلوں کا دستور' سُنَّةِ اللّٰهِ (35:43) اللہ کا قانون' سُنَن (3:137) سنة کی جمع۔ اردو: سنت (اصطلاحاً نبی کریم ﷺ کا طریقہ)' مسنون (اصطلاحاً سنت عمل)' سنن (سنت کی جمع) وغیرہ۔

؎ رونے سے اور نوحہ و ماتم سے فائدہ   ہم زندہ کر سکیں جو نہ سنّت حسینؓ کی (ظہورؔ)

سَنَة (19) سال۔ قرآن: سَنَةٍ (22:47) یعنی اللہ کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے' سِنِیْنَ (30:4) سَنَة کی جمع۔

اردو: سَن (سال)، سنین (بطور جمع)، سِن، مُسِن (سال خوردہ، زیادہ عمر کا) وغیرہ۔

؎ خدا دراز بتِ ناداں تیرا سِن تو کرے　　ستم کے تُو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے　　(نامعلوم)

؎ وہ کم سِنی میں کھیل بھی کھیلیں گے تو یہی　　مٹی کے تیغ و ناوک و خنجر بنائیں گے　　(داغؔ)

؎ کچھ مرگ و زیست، عاشقِ غم دیدہ کی نہ پوچھ　　یاں عمر بھاگتی ہے سنین و شہور سے　　(سالکؔ)

؎ عمریں بھی ہیں قلیل کچھ ایسے مُسِن نہیں　　دونوں کا ہے شباب، یہ مرنے کے دن نہیں　　(انیسؔ)

سوء (160) بُرا ہونا، معیوب بات کرنا، ہر وہ چیز جو انسان کو غم میں مبتلاء کردے، عورت یا مرد کی شرمگاہ اور لاش کو بھی سؤۃ کہا جاتا ہے۔

قرآن: سَآءَ (29:4) اس نے بُرا کیا، سُوْءَ الْعَذَابِ (2:49) بُرا عذاب، اَلسَّیِّاٰتِ (4:18) بطور جمع، بُرائیاں، سَوْءَ ۃَ (5:31) لاش، سَوْاٰتِکُمْ (7:26) تمہاری شرمگاہیں۔ اردو: سُو (علماءِ سُو، سُوءِ ظن) وغیرہ۔

؎ کل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں　　یہ سوءِ ظن ہے ساقیؐ کوثر کے باب میں　　(غالبؔ)

ساح (4) فراخ جگہ، زمین پر سفر کرنا، اسی سے ہمیشہ سفر کرنے والے کو عربی میں سائح یا سیّاح کہتے ہیں۔ قرآن: بِسَاحَتِهِمْ (37:177) ان کا صحن، یعنی کھلی جگہ، سِیْحُوْا (9:2) زمین میں چلو پھرو، سیاحت کرو، اَلسَّآئِحُوْنَ (9:112) سیاحت کرنے والے، لذّات دنیوی سے بیگانہ لوگ، سٰٓئِحٰتٍ (66:5) لذّات دنیوی سے بیگانہ خواتین۔ اردو: سیاحت، سیّاح، سیّاحی وغیرہ۔

؎ ڈوب کر یادِ لبِ شاداب میں　　آبِ کوثر کی سیّاحت کیجیے　　(احمد رضاؔ)

؎ عمر گزری ہے اسی دشت کی سیّاحی میں　　پانچویں پشت ہے شبیرؑ کی مدّاحی میں　　(انیسؔ)

سود (7) سیاہ رنگ، سواد: سیاہی، یعنی بیاض کی ضد۔ دور سے نظر آنے والی چیز کو بھی مبہم اور سیاہ دھبے سے مشابہ ہونے کی وجہ سے سواد کہا جاتا ہے۔ اسی مفہوم سے اردگرد اور مضافات کے لیے بھی سواد کا لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ قرآن میں اس مادہ سے اَلْاَسْوَدِ (2:187)، سُوْدٌ (35:27)، مُسْوَدًّا (16:58) وغیرہ الفاظ سیاہ رنگ کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔

اردو: اسود، سویدا (شعراء کے مطابق غمِ عشق سے دل میں پڑنے والا سیاہ دھبہ)، مُسوّدہ (پرانے زمانے میں عام طور پر لکھنے کے لیے چونکہ سیاہ روشنائی استعمال ہوتی تھی اس لیے کسی کتاب کی ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارت کو مسوّدہ کہا جاتا تھا)، اردو دائرہ معارف اسلام کے مطابق وادیٔ سوات کا نام محمود غزنوی کے زمانے میں "مضافات" کے معنی میں "سواد" پڑا جو بعد میں بگڑ کر "سوات" بن گیا، اسی طرح سوڈان کی وجہ تسمیہ بھی عربی ترکیب "بلادالسودان" (کالوں کا ملک) ہے (جلد 11 سوات، سوڈان)۔

ـ سویدا کی جا سنگِ اَسود کو چوما ارے تجھ کو سودا ہوا چاہتا ہے (ناسخؔ)
ـ پورا ہوا نہ ایک بھی دل کا مسوّدہ فرسودہ لاکھ بار قلم ہو کے رہ گیا (داغؔ)
ـ تن سیدؐ عالم کا انوار کا مظہر ہے نعتوں ہی کا مسوّدہ قرآن سراسر ہے (افضال انورؔ)
ـ جنوبی سمت اٹھا ایک نورانی غبار آخر سوادِ شہر میں داخل ہوا ناقہ سوار آخر (حفیظؔ جالندھری)

سید(3) آقا' سردار' خاوند۔ قرآن: سَيِّدًا (3:39) سردار' سَادَتَنَا (33:67) ہمارے سردار 'سَيِّدَهَا (12:25) اس کا خاوند۔ اردو: سید' سیدہ' سیادت' سادات وغیرہ۔

ـ انؐ کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود انؐ کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)
ـ پھرتے ہیں میرؔ خوار کوئی پوچھتا نہیں اس عاشقی میں عزّتِ سادات بھی گئی (میرؔ)

سورة(12) بلند مرتبہ' بلند دیوار' قرآن کی سورت۔ قرآنی سورة کے حوالے سے اس لفظ کو سور المدینہ (دیوار شہر' فصیل) سے مشتق مانا جاتا ہے۔ قرآن میں یہ مادہ 10 مقامات پر ''قرآنی سورت'' کے مفہوم میں آیا ہے۔ مثلاً فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ (2:23) اس طرح کی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔ اس معنی کے علاوہ دو مقامات پر تَسَوَّرُوا (38:21) اور سُوْرٍ (57:13) بمعنی دیوار بھی استعمال ہوا ہے۔ اردو میں لفظ سورت معروف ہے البتہ ''سُور'' بمعنی دیوار مستعمل نہیں۔

ـ حق نے قرآن کے سُورے میں کسے یاد کیا کس کو اکملتُ لکم دینکم ارشاد کیا (انیسؔ)

ساعة(48) وقت' گھڑی' السّاعة: قیامت۔ قرآن: سَاعَةً (10:45) وقت' اَلسَّاعَةُ (6:31) قیامت۔ اردو میں لفظ ساعت بمعنی وقتِ خاص مستعمل ہے۔

ـ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)
ـ موت کی طرح جس سے ڈرتے تھے ساعت آپہونچی وہ جدائی کی (حالیؔ)

ساغ(3) خوشگوار ہونا' آسانی سے حلق سے اترنے والا مشروب۔ امام راغب کے مطابق سوّغته مالاً کے معنی ہیں ''میں نے مال اس کے لیے خوشگوار بنا دیا''۔ قرآن میں يُسِيغُهُ' (14:17) ' سَآئِغٌ (35:12) اور سَآئِغًا (16:66) کے الفاظ عمدہ مشروب کے آسانی سے حلق سے اترنے کے مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ اردو میں لفظ سوغات (عمدہ' خوشگوار چیز) معروف ہے۔ یہ لفظ بنیادی طور پر عربی سے فارسی میں آیا اور فارسی سے اردو نے اپنایا۔

ے ان کا قاصد لے چلا ہے دل مرا تازہ فرمائش ٔنئی سوغات ہے (داغؔ)

سوق(17) چلنا' ہنکانا' پنڈلی وغیرہ۔سَوق الابل کے معنی اونٹ کو ہنکانے کے ہیں ۔قرآن : اَلْمَسَاقُ(75:30)چلنا' سَآئِقٌ(50:21)چلانے والا' سُقْنٰهُ(7:57) ہم نے بادل کو چلایا' اَلسَّاقُ(75:29) کے معنی پنڈلی کے ہیں کہ انسان اسی کے سہارے چلتا ہے' سُوْقِهٖ (48:29)اس کا تنا۔ پودے کا تنا بھی اس کے لیے ایسے ہی ہے جیسے انسان کے لیے اس کی پنڈلی۔ سُوق کے معنی بازار کے بھی ہیں' کیونکہ وہاں لوگوں کی چلت پھرت خوب ہوتی ہے' سُوق کی جمع اَلْاَسْوَاقِ(25:7,20) ہے۔ اردو: ساق (پنڈلی' تنا)' سوقیانہ (بازاری)' سیاق (ربطِ مضمون) وغیرہ۔

ے یاد میں اس کی ساقِ سیمیں کے دے دے ماروں ہوں ہاتھ زانو پر (میرؔ)

ع یہ طعنِ سوقیانہ سُن کے بھی ہادیؐ نہ گھبرایا (حفیظؔ جالندھری)

سیما (10) علامت' پیشانی۔سوم کے معنی کسی چیز کی تلاش وجستجو میں جانے کے بھی ہیں۔قرآن :بِسِیْمٰهُمْ (7:48)ان کی پیشانیاں' اَلْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ(3:14)نشان زدہ گھوڑے' یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَاب (2:49)وہ تمہیں بُرا عذاب پہنچائیں گے۔ یعنی تمہیں سزا کے لیے خاص کرلیں گے۔ تُسِیْمُوْنَ (16:10) تم جانوروں کو ان درختوں وغیرہ سے چراتے ہو۔ چرواہا اپنے جانوروں کی پسند کے مطابق درختوں' سبزے وغیرہ کو مختص کرتا ہے۔اس لیے جانوروں کو چرانے کا مفہوم بھی اس مادہ میں آ گیا۔اردو میں لفظ ''سیما'' بمعنی پیشانی معروف ہے۔

ے میں نے اے اقبالؔ یورپ میں اسے ڈھونڈا عبث بات جو ہندوستاں کے ماہ سیماؤں میں تھی (اقبالؔ)

ے سچ کہتے ہو' خودبین وخودآرا ہوں' نہ کیوں ہوں بیٹھا ہے بتِ آئینہ سیما مرے آگے (غالبؔ)

سواء(83) برابر کرنا' ہموار کرنا' درست بنانا۔امام راغب کے مطابق یہ المساواۃ سے مشتق ہے۔المساواۃ: وزن وغیرہ کے لحاظ سے دوچیزوں کا آپس میں برابر ہونا۔قرآن: لَایَسْتَوٗنَ عِنْدَاللّٰهِ(9:19)وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں' اِسْتَوٰی (48:29) درست اور ٹھیک' سَوَآءِ الْجَحِیْم (37:55)دوزخ کا وسط' گویا سَوَآء کسی مقام کا ایسا نقطہ ہے جس کی نسبت دونوں طرف مساوی ہو' حَتّٰی اِذَا سَاوٰی (18:96)جب دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ برابر (ہموار) ہوگئی۔اردو: استواء (خط استوا جو زمین کو برابر دوحصوں میں تقسیم کرتا ہے)' مساوی' مساوات وغیرہ۔

ؔ غمِ دل آفتِ سماوی ہے زندگی موت کے مساوی ہے (محرومؔ)

ؔ یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبّر، یہ حکومت پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیمِ مساوات (اقبالؔ)

سھل (1) نرم زمین، اس کی جمع سھول ہے۔ قرآن: سُھُوْلِھَا (7:74) زمین کا نرم حصہ۔ اردو: سہل، سہولت، سہولیات، تساہل، اسہال (دست کی بیماری)، مُسہل (دست آور دوا، جلاب) وغیرہ۔

ؔ فریبِ آرزو کی سہل انگاری نہیں جاتی ہم اپنے دل کی دھڑکن کو تری آوازِ پا سمجھے (فیضؔ)

سھو (2) بھول جانا، وہ غلطی جو غفلت کی وجہ سے ہو جائے۔ قرآن: سَاھُوْنَ (51:11، 107:5) وہ غافل رہتے ہیں۔ اردو: سہو (سجدۂ سہو)، سہواً وغیرہ۔

ؔ الٰہی انتہائے عجز کا اقرار کرتا ہوں خطا و سہو کا پتلا ہوں، استغفار کرتا ہوں (حفیظؔ جالندھری)

سیر (27) زمین پر چلنا، اس کا فاعل سائر اور سیّار ہے۔ چلنے والی جماعت کو السَّیَّارَۃِ (12:10) کہا جاتا ہے، سِیْرَتَھَا (20:21) اسکی اصل حالت، امام راغب کے مطابق السّیرۃ اس حالت کو کہتے ہیں جس پر ایک انسان عام طور پر اپنی زندگی کو چلاتا ہے، وَسَارَ بِاَھْلِہٖ (28:29) اور وہ اپنے گھر والوں کو لے کر چل پڑا۔ اردو: سیر، سیّار، سیّارہ، سیرت (جمع سیر) ساری (جاری و ساری) وغیرہ

ؔ آزاد کی اِک آن ہے محکوم کا اِک سال کس قدر گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات (اقبالؔ)

ؔ تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت وہ سیّارا (اقبالؔ)

ؔ ہم تو سیرت پسند عاشق ہیں خوب رو کیا جو خوش مزاج نہیں (داغؔ)

ؔ ہے استفادہ مجھ کو احادیث و سیر سے یعنی بری ہوں سرقۂ مضمونِ غیر سے (مرزا دبیرؔ)

سیل (4) پانی کا بہاؤ۔ قرآن: اَسَلْنَا (34:12) ہم نے بہا دیا، اَلسَّیْلُ کے معنی آیت 13:17 میں برساتی نالے کے ہیں، سَیْلَ الْعَرِمِ (34:16) سے مراد زور کا سیلاب ہے۔ اردو: سیل (کسی سیّال چیز کا بہاؤ)، سیلاب (سیل + آب، یعنی پانی کا بہاؤ)، سیلی (موج، تھپیڑا، طمانچہ)، سیّال وغیرہ۔

ؔ مے کو دنیا آتشِ سیّال کہتی ہے نظیرؔ لیکن اپنے جام میں آتے ہی پانی ہو گئی (نظیرؔ)

؎ مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا (اقبالؔ)

؎ وجہ کیا ہے کون سی تقصیر پہ منہ موڑا ہے سیلیاں کھانے کو اعداء میں مجھے چھوڑا ہے (انیسؔ)

؎ تو جو چاہے تو اٹھے سینۂ صحرا سے حباب رہروِ دشت ہو سیلی زدۂ موجِ سراب (اقبالؔ)

سَینا (2) پہاڑ کا نام۔ "سین" کی زیر اور زبر دونوں کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ قرآن: طُورِ سَیْنَآءَ (23:20) 'طُورِ سِینِیْنَ (95:2)

طور پہاڑ۔ اردو: طورِ سینا' وادیٔ سینا وغیرہ۔

؎ ایک جلوہ تھا کلیمؑ طورِ سینا کے لیے تو تجلّی ہے سراپا چشمِ بینا کے لیے (اقبالؔ)

؎ خیمہ زن ہو وادیٔ سینا میں مانندِ کلیم شعلۂ تحقیق کو غارت گرِ کاشانہ کر (اقبالؔ)

تعداد مادہ: 91 تعداد الفاظ: 2281

ش

شأم(3) بائیں سمت، منحوس، بد بخت، اہلِ عرب کے ہاں بائیں جانب منحوس جب کہ دائیں جانب (یمین) متبرک خیال کی جاتی تھی، اس لیے ان دونوں الفاظ میں اپنے اصلی معنی کے ساتھ ساتھ یہ اضافی معنی بھی شامل ہو گئے ہیں۔ قرآن نے اہلِ جہنم کو اَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ (56:9,90:19) جب کہ اہلِ جنت کو اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ (56:27) فرمایا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے شوم، شومی، شامت وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

- سپہ سالار کا میداں سے چل دینا قیامت تھا   خبر لشکر میں پھیلی شوم کا مذکور شامت تھا (حفیظ جالندھری)
- شومئی تقدیرِ بد پر ناز کرنا چاہیے   سوئے گل دیکھا نہ تھا ہم نے کہ صیاد آ گیا (نسیم)
- کسی کی شامت آ ئیگی، کسی کی جان جائیگی   کسی کی تاک میں وہ بام پر بن ٹھن کے بیٹھے ہیں (داغ)

ایک رائے کے مطابق ''ملک شام'' کو خانہ کعبہ کے بائیں (شمالی) جانب ہونے کی بنا پر ''شام'' کہا جاتا ہے، جب کہ ''یمن'' کعبہ کی دائیں جانب واقع ہونے کے باعث ''یمن'' کہلایا۔ قدیم زمانے میں اہلِ عرب کے ہاں سمتوں کا اعتبار خانہ کعبہ کے حوالے سے کیا جاتا تھا اور کعبہ کو ایک شخص تصور کر کے اس کا منہ مشرق اور پیٹھ مغرب کی طرف مانی جاتی تھی، اس طرح کعبہ کے دائیں اور بائیں کا تصور قائم ہوا اور اس لحاظ سے سمتوں کے نام رکھے گئے۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو لفظ شمال)۔

شان(4) امر، معاملہ، کسی شخصیت کی ایسی کیفیت جو اس کے لیے عظمت کی حامل ہو۔ قرآن: وَمَا تَكُوۡنُ فِیۡ شَاۡنٍ (10:61) تم کسی بھی حالت میں ہو، شَاۡنِهِمۡ (24:62) ان کے امور۔ اردو میں شان، شان وشوکت وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

- ادا میں بانکپن، انداز میں اک آن پیدا کر   تجھے معشوق بننا ہے تو پوری شان پیدا کر (احسن)
- ہے آتشِ الفت شعلہ فشاں جلتا ہے کوئی تو جلنے دو   ہے شمع کی بے شک شان یہی، پروانہ کرے پروا نے کی (وحشت)

شبہ (12) شک، مماثلت ہونا، کسی چیز کا دوسری سے اس قدر مماثل ہونا کہ دونوں ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو سکیں (اور شک پڑ جائے)۔ قرآن: مُشۡتَبِهًا وَّ غَیۡرَ مُتَشَابِهٍ (6:99/100) ایک دوسرے سے مماثل بھی اور مختلف بھی، تَشَابَهَ (3:7) جو شک میں ڈالے۔ اردو: شبہ، شبہات، شباہت، اشتباہ، مشابہ، مشابہت، مشتبہ (جس پر شبہ کیا جائے) شبیہہ، تشبیہہ وغیرہ۔

ے نقشِ طلسم ہے بتِ عیّار کی شبیہہ ‏ ‏ منہ بولتی خدا نے یہ تیار کی شبیہہ ‏ ‏ (جرأت)

ے یہ زندگی حیات ہے یا موت ہے حیات ‏ ‏ گزری تمام عمر اسی اشتباہ میں ‏ ‏ (جلال الدین اکبر)

شجر (26) درخت، جھگڑا، ایسا پودا جس کا تنا ہو وہ عربی میں شجرۃ کہلاتا ہے، اس کی جمع الشُّجر ہے۔ نیز ہر وہ چیز جو مجتمع ہو کر متفرق ہو جائے اسے عربی میں شجر کہا جاتا ہے۔ چاہے درخت ہو (ایک تنے سے بے شمار شاخیں نکلتی ہیں) یا افراد کے باہمی اختلافات یعنی جھگڑا وغیرہ۔ قرآن: اَلشَّجَرَۃَ (2:35) درخت، فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ (4:65) ان کے باہمی اختلافات۔ اردو: شجر (بطور واحد)، اشجار، شجرہ (شجرہ حسب ونسب جو عملی طور پر درخت سے مشابہ ہوتا ہے، گویا ایک شخص کی نسل سے متعدد شاخیں نکلتی ہیں)، مشجّر (وہ کپڑا جس پر درختوں وغیرہ کے نقش ونگار ہوں) وغیرہ۔

ے شجرۂ اہلِ دل کس سے ملے ‏ ‏ شہر میں کون رہ گیا ہے نجیب ‏ ‏ (پروین شاکر)

ے ہر شاخ ہر شجر سے نہ تھی بجلیوں کو لاگ ‏ ‏ ہر شاخ ہر شجر پہ مرا آشیاں نہ تھا ‏ ‏ (فانی)

ے لازم ہے کہ ہو علم کے ساتھ عمل بھی ‏ ‏ سرسبز جو اشجار ہیں وہ رکھتے ہیں پھل بھی ‏ ‏ (نامعلوم)

ے اب کے سرما میں تو ہوویں گے بہت لوگ نہال ‏ ‏ واسطے اس کے مشجّر کی قبا بنتی ہے ‏ ‏ (مصحفی)

شحم (1) چربی، جمع شحوم۔ قرآن: شُحُوۡمَہُمَاۤ (6:146/147) ان دونوں جانوروں کی چربیاں۔ اردو: شحیم (بمعنی موٹا، چربی دار)، لحیم وشحیم وغیرہ۔

ے جو صاحبِ ادا ہے، حسیں بھی، فہیم بھی ‏ ‏ لازم نہیں کہ ہو وہ لحیم و شحیم بھی ‏ ‏ (افضال انور)

شخص (2) ایک فرد، کھڑے انسان کا جسم جو دور سے نظر آئے، دہشت کی وجہ سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا۔ قرآن میں اس مادہ سے تَشۡخَصُ (14:42) اور شَاخِصَۃٌ (21:97) دو الفاظ روز حشر مجرمین کی پھٹی پھٹی آنکھوں کے ذکر کے حوالے سے آئے ہیں۔ اردو میں یہ مادہ اس مفہوم میں مستعمل نہیں، البتہ پہلے مفہوم یعنی فرد کے معنی میں شخص، اشخاص، شخصی، شخصیت، شخصیات، تشخّص، مشخّص، تشخیص وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے کبھی دشمن کے بھی مرنے کی نہیں مانگی دعا ‏ ‏ ہم وہ زندہ ہیں کہ ہر شخص کو زندہ چاہا ‏ ‏ (نامعلوم)

ے یہ کیا کہا کہ داغ کو پہچانتے نہیں ‏ ‏ وہ ایک ہی تو شخص ہے، تم جانتے نہیں ‏ ‏ (داغ)

ے تشخیصِ مسیحا میں مرا مرض نہ آیا ‏ ‏ دل پہ کبھی رکھا، کبھی سینے پہ رکھا ہاتھ ‏ ‏ (آتش)

شدّ (102) سخت' مضبوط' مضبوط گرہ لگانا' جوانی کی عمر کو پہنچنا۔ قرآن: وَشَدَدْنَا مُلْكَه' (38:20) اور ہم نے اسکی سلطنت کو مضبوط کیا' واشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (10:88) اے اللہ تو ان کے دلوں پر سختی کر' فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (47:4) اور انھیں خوب کس کے باندھ لو' وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّه' (12:22) اور جب وہ (حضرت یوسفؑ) اپنی جوانی کو پہنچے۔ اردو: شدّ (شدّ ومد) تشدّد' تشدید' مشدّد' (تشدیدوالاحرف)' شدّت' شدائد وغیرہ۔

- کرو یاد اپنے بزرگوں کی حالت — شدائد میں جو ہارتے تھے نہ ہمت — (حالؔی)
- کس شدّتِ خلوص سے اٹھے تھے میرے ہاتھ — کس حسنِ اہتمام سے ٹالا گیا ہوں میں — (عبداللہ راہیؔ)
- لے دے ہوئی رقیبوں پہ وہ شدّومد سے آج — لے لے کر اپنا منہ وہ گریباں میں رہ گئے — (نامعلوم)
- اِدھر مخلوق میں شامل' اُدھر اللہ سے واصل — خواص اس برزخِ کبرٰی میں ہے حرفِ مشدّد کا — (تاثیؔر)

شرب (39) پینا۔ قرآن: شَرِبَ' شَرِبُوْا (2:249) وہ جس نے پیا' انہوں نے پیا' شَارِبُوْنَ (56:54,55) پینے والے' شَرَاب'' (6:70) پینے کی چیز' مَشْرَبَهُمْ (2:60) ان کے پینے کا گھاٹ۔ اردو: شرب (اکل وشرب' انگریزی لفظ syrup کا تعلق بھی عربی شرب سے ہے)' شراب' شربت' مشروب' مشرب' شرابور (یہ لفظ اصل میں ''شراب آور'' تھا، کثرت استعمال سے ''شراب ور'' بنا۔ پھر اکٹھا لکھنے سے ''شرابور'' پڑھا جانے لگا) وغیرہ۔

- ہم پیشہ وہم مشرب وہم راز ہے میرا — غالبؔ کو برا کیوں' کہو اچھا' مرے آگے — (غالبؔ)

شرح (5) کھولنا' پھیلانا' کسی مشکل کلام کے مخفی معنی ظاہر کرنا۔ قرآن: شَرَحَ (39:22) اس نے کھول دیا' نَشْرَحْ (94:1) ہم نے کھولا' رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ (20:25) اے میرے رب میرا سینہ کھول دے۔ اردو: شرح' تشریح' شارح وغیرہ۔

- پیام بر نہ میسّر ہوا' تو خوب ہوا — زبانِ غیر سے کیا شرحِ آرزو کرتے — (آتشؔ)
- شاید تری سمجھ میں رودادِ غم نہ آئے — ڈرتا ہوں آرزو کی تشریح مختصر ہے — (ساغر نظامیؔ)
- خوب وناخوب عمل کی ہو گرہ وا کیونکر — گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اسرارِ حیات — (اقبالؔ)

شرّ (31) بُرا' برائی' خیر کی ضد' نقصان دہ چیز' آگ کی چنگاری کو شرر اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ قرآن: آیت 3:180 میں خیراً اور شرٌّ بطور ایک دوسرے کی ضد' استعمال ہوئے ہیں' شَرٌّ مَّكَانًا (25:34) بُری جگہ' اَلْاَشْرَارِ (38:62) برے لوگ' شَرَرٍ (77:32) آگ کی چنگاریاں۔ اردو: شر' شریر' اشرار' شرارہ' شرارت' شرر وغیرہ۔

ـ شرارت میں کمی کوئی نہ کی اشرارِ مکہ نے　　مسلمانوں کو بے بس کر دیا کفارِ مکہ نے (حفیظ جالندھری)

ـ میں ظلمت شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ قافلے کو　　شرر فشاں ہوگی آہ میری، نفس مرا شعلہ بار ہوگا (اقبالؔ)

شــرط (1) علامت، لوازم، وہ معیّن حکم جس کا وقوع کسی دوسرے امر پر معلق ہو۔ عربی میں پولیس کے سپاہیوں کو ان کی وردی کی خاص علامتوں کی بنا پر شرط کہا جاتا ہے (امام راغب)۔ قرآن میں اَشۡـرَاطُهَـا (47:18) سے قیامت کی علامات مراد ہیں۔ اردو: شرط، شرطیہ، شرائط، مشروط وغیرہ۔

ـ دیتا ہوں نامہ میں تجھے اس شرط پر ابھی　　قاصد تو اس کے پاس سے لیکر جواب آ (مصحفی)

ـ اس شرط پہ کھیلوں گی پیا تجھ سے میں بازی　　جیتوں تو تجھے پاؤں، ہاروں تو پیا تیری (نامعلوم)

شــرع (5) واضح راستہ، مذہب، اس مادہ کے بنیادی معنی پانی پینے کے گھاٹ کے ہیں۔ اہلِ عرب ایسے چشمے کو شریعۃ کا نام دیتے ہیں جو خشک نہ ہوتا ہو اور خود بخود زمین کو سیراب کرتا رہے (اردو دائرہ معارف اسلام)۔ اس طرح لفظ شریعت کے معنی ہیں ندی کا کنارہ اور پانی پینے کا گھاٹ۔ اصطلاحاً شرع یا شریعۃ کے معنی دین اور مذہب کے قوانین کے ہیں۔ گویا شریعتِ اسلام بھی فیضِ عام کا گھاٹ ہے۔ قرآن: شِـرۡعَةً (5:48) دستور، شُـرَّعًـا (7:163) بہت واضح ہو کر، سبت کے دن مچھلیاں ان کے سامنے کناروں پر آ جاتیں، شَرِیۡعَةٍ (45:18) طریقہ، قانون۔ اردو: شرع، شریعت، شارع، متشرّع، مشروع وغیرہ۔

ـ بہت جی چاہتا ہے سجدہ کرلوں پائے اقدس پر　　شریعت سے مگر مجبور ہے شوقِ جبیں سائی (اقبال عظیم)

ـ جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقیہانِ خودی　　منتظر ہے کسی مطرب کا ابھی تک وہ سرود (اقبالؔ)

شرق (17) سورج کا طلوع ہونا، روشن ہونا، چیرنا، شگاف ڈالنا۔ التشریق: گوشت کاٹنا، اس مفہوم میں ایام التشریق سے مراد عیدالضحیٰ کے تین دن ہیں جن میں گوشت کاٹا جاتا ہے۔ قرآن: اَلۡـمَشۡـرِقُ (2:142) سورج طلوع ہونے کا مقام، اَلۡـمَشَارِق (37:5) مشرق کی جمع، بُـعۡـدَالۡـمَشۡـرِقَیۡـنِ (43:38) دو مشرقوں کی دوری، شَـرۡقِیَّةٍ (24:35) مشرقی سمت، اَشۡـرَقَـتِ الۡاَرۡضُ (39:69) زمین روشن ہوگئی۔ امام راغب کے نزدیک جب مشرق اور مغرب مفرد استعمال ہوں تو صرف سمت مراد ہوتی ہے، جب تثنیہ کے طور پر آئیں تو موسم مراد ہوتے ہیں۔ یعنی موسم سرما اور موسم گرما کے دو مشرق اور دو مغرب اور جب بطور جمع آئیں تو ہر روز کا مشرق اور مغرب مراد ہوتا ہے۔ اردو: شرق، مشرق، مشرقی، مشرقین، مستشرق، اشراق وغیرہ۔

ـ دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق　　میں نے جب گرما دیا محکوم قوموں کا لہو (اقبالؔ)

ے بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے یہاں ساقی نہیں پیدا وہاں بے ذوق ہے صہبا (اقبالؔ)

ے دنیا کی عشاء ہو جس سے اشراق مومن کی اذاں ندائے آفاق (اقبالؔ)

شـرك (168) دو ملکیتوں کو باہم ملا دینا' ایک چیز میں دو یا دو سے زیادہ افراد کو شامل کر لینا' چاہے یہ شمولیت مادی ہو یا معنوی۔

قرآن: اَلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا (2:96) وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا' وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْكٌ (25:2) اس کا کوئی شریک نہیں' شُرَکَآءُ (4:12) شریک کی جمع' اَلشِّرْكَ (31:13) اصطلاحاً غیر اللہ کو اللہ کا شریک ٹھہرانے کا عمل۔

اردو: شرک' مشرک' مشرکانہ' شرکت' شریک' شراکت' مشترک' مشترکہ' اشتراک' اشتراکی' اشتراکیت وغیرہ۔

ے شرکتِ شیخ و برہمن سے میرؔ اپنا کعبہ جدا بنائیں گے (میرؔ)

ے زیبِ محفل ہے شریکِ شورشِ محفل نہیں یہ فراغت بزمِ ہستی میں مجھے حاصل نہیں (اقبالؔ)

شـرٰی (25) خریدنا' بیچنا' دونوں متضاد معنی میں یہ مادہ مستعمل ہے۔ اسی طرح لفظ بیع بھی دونوں (خریدنا اور بیچنا) معنی دیتا ہے۔ دراصل قیمت دے کر چیز حاصل کرنیوالے کو مشتری اور جو قیمت لے کر چیز دے اسے بائع کہا جاتا ہے۔ چونکہ زمانہ قدیم میں خرید و فروخت چیز کے بدلے چیز سے ہوتی تھی اس لیے اس عمل میں فریقین میں سے ہر کوئی مشتری بھی ہوتا تھا اور بائع بھی' یہی وجہ ہے کہ دونوں الفاظ میں متضاد معنی آ گئے ہیں (مزید دیکھیے بیع)۔

قرآن: یَشْرُوْنَ (4:74) وہ خریدتے ہیں' اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی (9:111) بے شک اللہ نے خرید لی ہیں' وَشَرَوْہُ (12:20) اور انہوں نے اسے (یوسفؑ کو) بیچ دیا۔ اردو میں یہ مادہ صرف خریدنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے' اس مفہوم میں شرٰی (خریدنا)' مشتری (خریدنے والا) وغیرہ الفاظ اردو میں معروف ہیں۔

ے نقد آمرزش فقط کیا' دو مجھے کچھ اور بھی تم ہوئے جو مشتری یاں نرخِ عصیاں بڑھ گیا (ناسخؔ)

ے تواضع' گفتگو' بیع و شرٰی سب ترک کرتے ہیں کوئی آ کر نہ پوچھے گا' وہ جیتے ہیں کہ مرتے ہیں (حفیظؔ جالندھری)

شطّ (2) دریا' دریا کا کنارہ' وادی کا کنارہ' نباتات کا زمین سے اگتے ہوئے تنا نکالنا۔ قرآن: شَطْـاَہٗ (48:29) پودے کا تنا' شَاطِئُ الْوَادِ (28:30) وادی کا کنارہ۔ شط العرب کا نام دنیا میں ہر جگہ معروف ہے۔ اردو میں اگرچہ اس مادہ سے کوئی لفظ معروف نہیں ہے لیکن انشاء اللہ خاں انشاء نے درج ذیل شعر میں لفظ ''شط'' بمعنی سمندر باندھا ہے۔

ے شطِ عمیقِ عشق کو یہ چاہتا ہوں میں ابرِ مژہ سے رو کے اسے بیکراں کروں

شطر (5) سمت، طرف، اعتدال یا وسط سے ایک طرف ہوجانا۔ شَطر بَصَرہ سے کسی کا اس طرح سے دیکھنا مراد ہے کہ ایک ہی وقت میں دو اطراف میں نظر رہے (امام راغب)۔ اس مفہوم سے اس مادہ میں ہوشیاری اور چوکنا پن کے معنی بھی پیدا ہو گئے ہیں فرہنگ آصفیہ کے مطابق ''شطر'' کے معنی دور کرنا کے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص دوسروں کے ساتھ معاملات میں ایسے حیلوں سے کام لے جو عام آدمی کی سمجھ سے دور ہوں تو اسے شاطر (چالاک) کہا جاتا ہے۔ قرآن میں یہ مادہ سورۃ البقرہ کی آیات 149،144 اور 150 میں پانچوں دفعہ (شَطرَ المَسجِدِ الحَرَام اور شَطرَہ) سمتِ قبلہ کے ذکر کے حوالے سے استعمال ہوا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ شاطر (چالاک شخص) معروف ہے۔

؎ آثار تو کچھ کچھ نظر آتے ہیں کہ آخر تدبیر کو تقدیر کے شاطر نے کیا مات (اقبالؔ)

شیطان (88) ابلیس، عرف عام میں اس سے ہر سرکش اور نافرمان مراد ہے، چاہے وہ جنّ ہو یا انسان۔ قرآن میں لفظِ شیطان (58:19) ابلیس کے لیے بھی استعمال ہوا ہے اور سرکش انسانوں کے لیے بھی (2:14)۔ اردو میں شیطان، شیاطین، شیطنت شیطانیت وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

؎ گیا شیطان مارا، ایک سجدے کے نہ کرنے پر اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا (ذوقؔ)

شعب (2) قبیلہ، شاخ وغیرہ۔ قرآن: شُعُوباً (49:13) قبائل، شُعَبٍ (77:30) شاخیں۔ اردو میں اس مادہ سے شعوب، شعبہ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ بتانِ شعوب و قبائل کو توڑ رسومِ کہن کے سلاسل کو توڑ (اقبالؔ)

شعیب (11) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام، حضرت شعیبؑ اہلِ مدین کی طرف مبعوث ہوئے (7:85)۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے مدین میں 10 سال تک جس شخصیت کے ہاں قیام کیا تھا وہ حضرت شعیبؑ ہی تھے (28:27)۔ اور یہ کہ حضرت شعیبؑ نے ہی اپنی ایک بیٹی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نکاح میں دی تھی (28:29)۔ حضرت شعیبؑ کی قوم شرک اور ناپ تول میں کمی جیسی برائیوں میں مبتلا تھی، اسی وجہ سے ان پر عذاب آیا۔ اردو میں لفظ ''شعیب'' بطور اسم پیغمبر بھی معروف ہے اور عام نام بھی رکھا جاتا ہے۔ علامہ اقبالؔ نے درج ذیل شعر میں حضرت شعیبؑ کے ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تربیت کا ذکر تلمیحی انداز میں کیا ہے:

؎ اگر کوئی شعیبؑ آئے میسّر شبانی سے کلیمی دو قدم ہے (اقبالؔ)

البتہ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے میزبان کی حیثیت سے جس معمر بزرگ کا ذکر آیا ہے وہ حضرت شعیبؑ کے پیروکاروں میں سے تھے' جبکہ حضرت شعیبؑ اس سے بہت پہلے دنیا سے کوچ فرما گئے تھے۔

شعر (39) یہ مادہ قرآن میں درج ذیل معانی میں استعمال ہوا ہے: **جانوروں کے بال**: اَشْعَارِهَا (16:80) ان (جانوروں) کے بال۔ **شعر ر شاعری**: اَلشِّعْرَ (36:69) شعر اَلشُّعَرَاءُ (26:224) شعراء شَاعِرٌ (52:30) شاعر۔ **شعور (عقل)**: هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (29:53) وہ شعور نہیں رکھتے' وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (49:2) اور تم شعور نہیں رکھتے۔ **شعائر (علامتیں)**: شَعَآئِرِ اللّٰهِ (2:158) اللہ کی نشانیاں' اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (2:198) مشعر الحرام (جگہ کا نام)۔ **ایک ستارے کا نام**: اَلشِّعْرٰى (53:49) شعریٰ ستارہ۔ امام راغب کے مطابق اس مادہ کے بنیادی معنی بال (16:80) کے ہیں' اس سے محاورہ شعرت کذا مستعار ہے جس سے مراد بال کی طرح باریک علم حاصل کرنے کے ہیں۔ اس طرح اس مادہ میں علم و شعور کے معنی بھی آ گئے۔ اسی مادہ سے لفظ شعیرہ مشتق ہے جس کے معنی جانور ذبح کرنے والی تیز چھری کے ہیں (باریکی اور تیزی سے متعلق اس مادہ کا بنیادی مفہوم اس لفظ میں بھی موجود ہے)۔ پھر چھری (شعیرہ) سے نسبت کے حوالے سے قربانی کے جانور کو بھی شعیرہ کہا جانے لگا۔ اس کی جمع شعائر ہے' آیت 22:36 میں شَعَآئِرِ اللّٰهِ سے مراد قربانی کے جانور ہی ہیں۔ اس مفہوم کی بنیاد پر مناسکِ حج سے متعلقہ مقامات اور اشیاء کو بھی شَعَائِرِ اللّٰه (5:2) کہا جاتا ہے۔ اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (2:198) کا نام بھی شعائر اللہ یعنی مناسک حج کی نسبت سے ہے۔ اسی طرح اَلشِّعْرٰى (ایک ستارے کا نام) کی وجہ تسمیہ بھی یہ ہے کہ یہ ستارہ بہت روشن ہے (مفردات)۔ اردو: شعور' شعائر' شعر' شاعر' شعراء وغیرہ۔

- شعورِ آدمیت جاگ اٹھا خوابِ غفلت سے — میسّر آ گئی اک قومِ نابینا کو بینائی (نامعلوم)
- کہنے دے شاعروں کو جو سنبل بتاتے ہیں — میری نظر میں زلف تیری اژدھا لگی (رندؔ)

شعل (1) آگ کا بھڑکنا' شُعْلَةٌ مِنَ النَّارِ: آگ کا شعلہ۔ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا (19:4) میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے۔ یعنی میرے تمام بال سفید ہو گئے ہیں اردو: شعلہ' اشتعال' مشتعل' مشعل وغیرہ۔

- آب دے اے گریہ میرے سینۂ سوزاں میں پھر — شعلۂ نارِ محبت مشتعل رہنے لگا (ذوقؔ)
- سانسوں میں اشتعال سا آیا ہوا تو ہے — موسم شبِ وصال سا آیا ہوا تو ہے (امجد اسلام امجدؔ)
- ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ — ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں (ظفر علی خانؔ)

شغف (1) دل کا اندرونی حصہ۔ انتہائے محبت کی تاثیر جو دل کے اندرونی حصے تک سرائیت کر جائے۔ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا (12:30) یعنی

محبت اس کے اندرون دل تک پہنچ چکی ہے۔اردو میں بھی من پسند کام یا مصروفیت کو "شغف" کہتے ہیں۔

ـ کچھ تسلی نہ ہو گی مرنے سے جس کو مر جانے سے شغف ہوگا (نامعلوم)

ـ اپنی آنکھوں کو بند رکھتا ہے ہے تری دید سے شغف جس کو (افضال انور)

شغل (2) دل کا بہلاوا' ایسی مصروفیت جس کی وجہ سے انسان کسی دوسری طرف توجہ نہ کر سکے۔قرآن: شَغَلَتۡنَآ اَمۡوَالُنَا (48:11) ہمیں ہمارے مال و دولت نے مشغول رکھا' فِیۡ شُغُلٍ فٰکِهُوۡنَ (36:55) اہلِ جنت اس دن خوشی میں مشغول ہوں گے۔

اردو: شغل' مشغول' مشاغل' مشغولیت' مشغلہ وغیرہ۔

ـ گزاری عمر شغلِ عاشقی میں مرحبا حسرتؔ نہ پاس آنے دیا غم ہائے بے پایانِ دنیا کو (حسرتؔ)

ـ اپنی تصویر ہی وہ کاش مجھے بھجوا دیں مشغلہ چاہیئے کوئی تو بہلنے کے لیے (داغؔ)

ـ کوئی اِس کی حمایت میں' کوئی اُس کی حمایت میں رہیں گے اب یہ سب مشغول جنگِ جاہلیت میں (حفیظؔ جالندھری)

شفع (31) سفارش کرنا' جوڑ ابنانا' بنیادی طور پر شفع کے معنی کسی چیز کو اس جیسی دوسری چیز سے ملا کر جوڑ ابنانے کے ہیں' اس لیے آیت 89:3 میں لفظ اَلشَّفۡعِ بمعنی جفت (طاق کی ضد کے طور پر) استعمال ہوا ہے' الشفاعة: کسی کی مدد کرتے ہوئے اس کے ساتھ مل جانا۔یعنی اس کے حق میں سفارشی بن جانا۔ شفعة: کوشش کر کے کسی مطلوبہ چیز کو اپنی چیزوں میں ملا کر ملکیت میں لے لینا۔اردو: شفاعت' شافع' شفیع' شُفعہ وغیرہ۔

ـ آتی ہے شہنشاہِؐ شفاعت کی سواری شاداں ہیں خطا کار تو نازاں ہیں خطائیں . (اقبال عظیم)

ـ اِدھر امت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر نرالا طور ہو گا گردشِ چشمِ شفاعت کا (احمد رضاؔ)

شَفق (11) شام کی سُرخی' ڈرنا۔الشفقة: کسی کے ساتھ بہت زیادہ خیر خواہی رکھتے ہوئے اس کے لیے ممکنہ خطرات سے ڈرنا' یعنی دوسرے کے لیے ڈرنا۔ایسے خیر خواہ کو عربی میں مشفق اور شفیق کہتے ہیں' جب کہ ایسی خیر خواہی کو شفقت کہا جاتا ہے۔

قرآن: ءَاَشۡفَقۡتُمۡ (58:13) کیا تم ڈر گئے؟ اَشۡفَقۡنَ (33:72) وہ ڈر گئے ' مُشۡفِقُوۡنَ (70:27) وہ ڈرے ہوئے ہیں' اَلشَّفَقِ (84:16) شام کی سرخی۔اردو: اشفاق' شفق' شفقت' شفیق' مشفق وغیرہ۔

ـ کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رخسار پر (اقبالؔ)

ـ اتنا تو بتا دے مجھے اے ناصحِ مشفق دیکھا ہے' کہ اس ماہ لقا کو نہیں دیکھا (داغؔ)

شفا (6) صحت، سلامتی سے ہمکنار ہونا۔ قرآن: شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (16:69) یعنی شہد لوگوں کے لیے باعث شفا ہے۔ فَهُوَ يَشْفِينِ (26:80) تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ يَشْفِ (9:14) وہ شفا دے گا۔ اردو: شفا، شافی، تشفّی (شفا چاہنا) وغیرہ۔

ـ کیسی شفا، کہاں کی شفا، یہ بھی چار دن قسمت میں تھا کہ نازِ مسیحا اٹھائیے (ناظم)

ـ تشفّی کے لیے احباب کہہ دیتے ہیں خاطر سے نہ لے گا نام بھولے سے بھی یارِ خوبرو میرا (نسیم دہلوی)

شفة (1) ہونٹ۔ شَفَتَيْنِ (90:9) دونوں ہونٹ۔ مشافهة: روبرو گفتگو کرنا۔ اردو میں اس مفہوم میں لفظ ''بالمشافہہ'' معروف ہے یعنی روبرو بات کرنا۔

ـ قول بے شک نہ کوئی بھی دیجے بات ہی بالمشافہہ کیجے (افضال انور)

شقّ (30) پھاڑنا، مخالفت کرنا، کسی چیز یا بات کا بھاری ہونا۔ قرآن: شَقًّا (80:26) پھاڑنا، بِشِقِّ الْأَنفُسِ (16:7) وہ مشقت یا تھکان جو محنت کرنے سے بدن یا نفس کو لاحق ہوتی ہے، شِقَاقَ (4:35) مخالفت، دشمنی۔ اردو: شق، شاق، مشق، مشاق، مشقت، مشتق، اشتقاق، اشتقاقی، شقیقہ (دردِ شقیقہ) وغیرہ۔

ـ مشقِ جفا کے واسطے کس کی تلاش ہے کوئی اگر نہیں ہے تو یہ کمتریں سہی (داغ)

ـ غم ہی ایسا تھا کہ دل شق ہو گیا ورنہ فراز کیسے کیسے حادثے ہنس ہنس کے سہہ جانا پڑے (فراز)

ـ اک دم کی بھی ہمیں تو جدائی تھی تم سے شاق کیا کیجیے، نصیب میں تھا صدمۂ فراق (نامعلوم)

شقاوة (10) بدبختی، سعادت کی ضد۔ قرآن: شَقُوا (11:106) وہ بدبخت ہوئے، شَقِيٌّ (11:105) بدبخت، أَشْقَاهَا (91:12) اس قوم کا سب سے زیادہ بدبخت شخص، شِقْوَتُنَا (23:106) ہماری بدبختی۔ اردو: شقاوت، شقی، اشقیاء وغیرہ۔

ـ ہر دور میں ملعون شقاوت ہے شمر کی ہر عہد میں مسعود ہے قربانیٔ شبیرؑ (فیض)

ـ زندگی پھر تجھے پیش ہے زندانِ دمشق اشقیاء پھر ترے کانوں سے گہر کھینچتے ہیں (پروین شاکر)

شکر (75) کسی نعمت کا اعتراف اور اظہار شکر کی ضد کفر ہے یعنی نعمت کو بھلا دینا اور چھپا دینا۔ جب شکر کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے اللہ کا اپنے بندوں پر انعام کرنا اور ان کے اعمال صالحہ کی استحقاق سے زیادہ جزا دینا مراد ہے۔

قرآن: إِن شَكَرْتُمْ (4:147) اگر تم شکر کرو، اسی آیت میں (وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا) شکر کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے، وَكَانَ

سَعْيُكُمْ مَشْكُوْرًا(76:22) اورتمہاری کوششیں درقبولیت تک پہنچ گئیں۔اردو:شکر،شاکر،شکریہ،تشکر،شکور،مشکوروغیرہ۔

؎ کچھ اس ادا سے یار نے پوچھا مرا مزاج کہنا پڑا کہ شکر ہے پروردگار کا (نامعلوم)

شك (15) شبہ،یقین کی ضد(10:94)۔اردو میں شک،شکوک،شکیہ (ماضی شکیہ)،مشکوک وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ ہے آتشِ اُلفت شعلہ فشاں،جلتا ہے کوئی تو جلنے دو ہے شمع کی بے شک شان یہی پروانہ کرے پروانے کی (وحشتؔ)

؎ بے یقیں لہجہ، تنفس تیز، گھبرائے ہوئے عاشقوں کی حرکتیں مشکوک ہوتی ہیں سدا (افضال انورؔ)

شکل (2) ظاہری صورت، کسی چیز کا ظاہری صورت میں کسی دوسری چیز سے ملتے جلتے ہونا، کسی کام کا پیچیدہ، مشکل یا مشتبہ ہو جانا، المشاکلة:صورت میں باہم مشابہ ہونا،شَکَّل الامر:مشابہ ہونے کے باعث معاملہ گڈمڈ ہو گیا۔قرآن: وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ (38:58) اور وہاں اس طرح کے بہت سے عذاب ہونگے،شَاكِلَتِهٖ (17:84) شاکلہ سے مراد کسی چیز کا سانچہ ہے جو اس چیز کا ہم شکل ہوتا ہے۔اردو:شکل،اشکال،شکیل،تشکیل،مشکل،وغیرہ۔

؎ اہلِ محشر دیکھ لو، قاتل کو تم پہچان لو بھولی بھالی شکل تھی اور کچھ بھلا سا نام تھا (سائل دہلویؔ)

؎ زبانِ حال سے اشکال کی تشریح کرنے دے عوام النّاس کی خاطر ذرا توضیح کرنے دے (حفیظؔ جالندھری)

؎ رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں (غالبؔ)

؎ زندگی تھوڑی تھی، ہم کو اور بھی سو کام تھے ورنہ اِک تجھ کو ہی پانا تو کوئی مشکل نہ تھا (ریاض مجیدؔ)

شکو (3) اظہارِ غم کرنا،شکایت کرنا،شکوۃ ایسی مشک کو کہتے ہیں جس کا صرف ایک منہ ہو،شکو:مشک کا منہ کھول کر پانی کو باہر نکلنے دینا۔شکایت کا مفہوم بھی یہی ہے،یعنی منہ کھول کر دل کی بھڑاس نکالنا۔اسی سے مشکوٰۃ ہے جس سے مراد ایسا طاق ہے جس کا ایک ہی منہ ہو اور وہ دیوار کے آر پار نہ ہو۔قرآن: اَشْكُوْا(12:86) میں شکایت کرتا ہوں،تَشْتَكِيْٓ(58:1) وہ خاتون شکایت کرتی تھی،مِشْكٰوةٍ(24:35) دیوار کا طاق۔

اردو:شکایت،شاکی،شکوہ وغیرہ۔لفظ''مشکوٰۃ'' ہمارے ہاں احادیث کے مشہور مجموعے کے نام کے طور پر بھی معروف ہے۔

؎ نہیں ملتے تو اک ادنیٰ شکایت ہے،نہ ملنے کی مگر مل کر نہ ملنے کی شکایت اور ہوتی ہے (واثقؔ)

؎ جوابِ خط کا میں شاکی نہیں، یہ تو بتا قاصد اسے کس حال میں دیکھا،اسے کس حال میں چھوڑا (داغؔ)

؎ تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کر پوچھو حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے (غالبؔ)

شماتة (1) دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا۔ آیت 7:150 میں فَلَا تُشۡمِتۡ بِیَ الۡاَعۡدَآءَ کا مفہوم حضرت ہارونؑ کی زبانی یہ ہے کہ اے بھائی (حضرت موسیٰؑ) دشمنوں کے سامنے میری تضحیک کر کے انھیں خوش ہونے کا موقع نہ دیں۔

اردو: میں لفظ شماتت اسی مفہوم میں معروف ہے۔

؎ شماتت سے دل بھائیوں کا دکھانا　　یگانوں کو بیگانہ بن کر چڑانا (حالی)

شمس (33) سورج۔ اَلشَّمۡسَ (6:78/79) سورج، آیت 76:13 میں شَمۡسًا سے مراد دھوپ ہے۔ اردو: شمس، شمسی وغیرہ۔

؎ آسماں مجبور ہے شمس و قمر مجبور ہیں　　انجمِ سیماب پا رفتار پر مجبور ہیں (اقبال)

شمال (12) بائیں جانب، امام راغب کے مطابق عربی میں یہ لفظ یمین (دائیں جانب) کی ضد کے طور پر استعمال ہوتا ہے (18:18)۔ اہلِ عرب چونکہ زمانہ قدیم سے ہی بائیں جانب کو منحوس خیال کرتے تھے اس لیے شمال کے معنی نحوست وغیرہ کے بھی ہو گئے، چنانچہ آیت 56:41 میں اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ سے مراد اہلِ جہنم مراد ہیں۔ اردو کے لفظ ''شمال'' (ایک سمت کا نام) کا تعلق بھی اسی مادہ سے ہے۔ قدیم زمانے میں عرب کے لوگ سمتوں کا تعین کعبہ کے حوالے سے کرتے تھے۔ اس مقصد کے لیے وہ کعبہ کو ایک شخص تصور کرتے تھے جس کا منہ مشرق اور پشت مغرب کی طرف ہے۔ اس لحاظ سے کعبہ کی بائیں جانب کو شمال کہا جاتا تھا۔ متعلقہ سمت کا یہ نام اردو میں جوں کا توں رائج ہے۔ عربی میں چادر کو بھی شمال کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چادر کو روایتی انداز میں اوڑھتے ہوئے اس کا ایک سرا آدمی کے بائیں جانب لٹکا رہتا ہے، اس سرے کو بائیں جانب ہونے کی بنا پر شملہ کہا جاتا ہے، اسی طرح عربوں کی روایتی پگڑی کا ایک سرا بھی بائیں جانب لٹکایا جاتا تھا، پگڑی کے اس سرے کو بھی شملہ کہا جاتا تھا۔ البتہ اردو میں لفظ ''شملہ'' چادر کے بجائے پگڑی کے حوالے سے معروف ہے اور وہ بھی پگڑی کے اس سرے کو کہا جاتا ہے جو سر پر سے اوپر کو اٹھا ہوتا ہے۔ الشمال (چادر) میں لپٹے ہونے کی بنا پر چونکہ آدمی کا پورا جسم کپڑے میں ''شامل'' ہوتا ہے اور چادر اپنے اوڑھنے والے کے پورے جسم پر ''مشتمل'' ہوتی ہے اس لیے اس مادہ سے شامل، مشتمل وغیرہ الفاظ نئے مفاہیم کے ساتھ رائج ہو گئے: اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ (6:143/144)۔ یا جو کچھ ان دونوں موئنثوں کے رحموں میں (شامل) ہے۔ شامل، شمول، شمولیت، شاملات، اشتمال، مشتمل وغیرہ الفاظ اردو میں بھی معروف ہیں۔

؎ مجھ کو نفرت سے نہیں پیار سے مصلوب کرو　　میں تو شامل ہوں محبت کے گناہگاروں میں (احمد ندیم قاسمی)

چادر کے جسم کے ساتھ لپٹنے کے مفہوم سے لفظ الشمال وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عادت اور طبیعت (جمع شمائل) کے معنی میں

بھی استعمال ہونے لگا۔ (عادات وخصائل بھی انسان سے مستقل طور پر لپٹی ہوتی ہیں)۔ اردو میں بھی لفظ ''شمائل'' اسی معنی میں مستعمل ہے۔ بعد میں اس حوالے سے اس لفظ کا مفہوم مزید تبدیل ہوا اور عادات کے ساتھ ساتھ یہ لفظ (شمائل) کسی شخص کی ظاہری خوبصورتی پر بھی بولا جانے لگا۔ اسی مفہوم میں احادیث کی ایسی کتب کا نام ''شمائل نبوی ؐ'' رکھا گیا جن میں اخلاق نبوی ﷺ کے علاوہ آپ ؐ کے ظاہری حُلیہ مبارک کے متعلق بھی احادیث شامل کی گئی ہیں۔ اردو میں لفظ شمائل ظاہری حسن وخوبصورتی کے لیے معروف ہے۔

ے کہتے ہیں ملک صلِ علیٰ دیکھ کے اس کو — اللہ وہ کس شکل و شمائل کا بشر ہے (ظفرؔ)

ے تعریف سنی حضرتِ یوسف ؑ کی جو مجھ سے — اک چوٹ مرے حور شمائل کو لگی ہے (داغؔ)

شوب (1) ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملانا۔ لَشَوْباً مِّنْ حَمِيْمٍ (37:67) کھولتے پانی کا (غلاظتوں بھرا) محلول۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''شائبہ'' (بمعنی کثافت، غلاظت، نقص) معروف ہے۔

ے راہنماؤں کی یہ تحقیر، یہ اندازِ کلام — اس میں کچھ شائبہءِ رشک وحسد ہے کہ نہیں (شبلیؔ)

شور (1) اشارہ کرنا۔ فَاَشَارَتْ (19:29) اس نے اشارہ کیا۔ اردو میں بھی اشارہ، اشارت، اشارات وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے دیکھ ہی لیں گے اشارہ سرِ محفل جو کیا — تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں (نامعلوم)

ے پھر اشارہ اس نگاہِ ناز کا پاتے ہیں ہم — مژدہ اے دل، پھر فریبِ آرزو کھاتے ہیں ہم (وحشتؔ)

ے بلائے جاں ہے غالبؔ اس کی ہر بات — عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا (غالبؔ)

شاور (3) ایک دوسرے کی طرف بات لوٹا کر رائے معلوم کرنا، باہم مشورہ کرنا۔ بعض اہلِ لغت کے نزدیک لفظ ''اشارہ'' بھی اسی سے مشتق ہے۔ قرآن: شَاوِرْهُمْ (3:159) آپ ؐ ان سے مشورہ کیجیے، تَشَاوُرٍ (2:233) باہمی مشورہ، شُوْرٰى (42:38) مشورہ کے معاملات۔

اردو: مشورہ، مشاورت، شوریٰ (مجلس شوریٰ)، مشیر وغیرہ۔

ے ایسا ہی اس کے گھر کو بھی آباد دیکھیو — جس خانماں خراب کا یہ دل مشیر ہو (میرؔ)

ے ٹھہرا ہے وہاں پہ مشورہءِ قتل ہمارا — لو حضرتِ دل ایک سنو تازہ خبر اور (داغؔ)

ے وقت خوش خوش کاٹنے کا مشورہ دیتے ہوئے — رو پڑا وہ آپ، مجھ کو حوصلہ دیتے ہوئے (ریاض مجیدؔ)

شوکۃ(1) کانٹا، اسلحہ وغیرہ۔ آیت 8:7 میں غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ سے مراد ایسا گروہ ہے جو بغیر اسلحہ کے ہو۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''شوکت'' معروف ہے، شوکت کے معنی رعب و دبدبہ کے ہیں، جو ظاہری ساز و سامان اور اسلحہ کے باعث حاصل ہوتا ہے۔

کیوں گرفتارِ طلسمِ ہیچ مقداری ہے تُو — دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکتِ طوفاں بھی ہے (اقبالؔ)

شہاب(5) چنگاری، بلند شعلہ۔ قرآن: شِھَابٌ (15:18) یعنی شیطان جب عالم بالا میں جاتا ہے تو ایک شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ (27:7) میں (حضرت موسیٰؑ) تمہیں آگ کی چنگاری لا کر دوں۔ اردو: شہاب، شہابیہ، شہابِ ثاقب وغیرہ۔

اڑ کر گری زمیں پہ سنان اس تکان سے — گرتا ہے جیسے تیرِ شہاب آسمان سے (انیسؔ)

شھد(160) کسی چیز کا مشاہدہ کرنا (خواہ بصارت سے ہو یا بصیرت سے)، حاضر ہونا، گواہی دینا، اللہ کی راہ میں جان قربان کر دینا۔ قرآن: شَھِدَ (2:185) وہ موجود ہوا، مَشْھَدِ (19:37) حاضر ہونے کی جگہ، شَھِدَ شَاھِدٌ (12:26) ایک گواہ نے گواہی دی، شَھَادَۃً (2:140) گواہی، اَلشُّھَدَآءِ (4:69) اللہ کی راہ میں شہید ہونیوالے لوگ۔

اردو: شاہد، شہود، مشہود، مشاہدہ، شہادت، شہید وغیرہ۔

اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے — حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں (غالبؔ)

طوفِ مشہد کو میں جو آؤں گا — تیغِ قاتل کو سر چڑھاؤں گا (امیرؔ)

میں وہ مشتاقِ شہادت ہوں کہ سر دینے کو — پائے کوباں تہِ شمشیرِ اجل جاؤں گا (ذوقؔ)

حشر میں تجھ سا جفاکار، خدا سا منصف — دل سا انصاف طلب اور شہادت میری (نامعلوم)

شہر(21) مہینہ، بنیادی معنی شہرت ہونا کے ہیں، الشھر دراصل پہلی کے چاند (ہلال) کو کہا جاتا ہے، اس لیے کہ پہلے دن کے چاند کی خوب شہرت ہوتی ہے۔ عربی کیلنڈر کا ہر مہینہ رویت ہلال سے شروع ہوتا ہے اور رویت ہلال کی ''تشہیر'' کے باعث مہینے کو بھی شھر کا نام دے دیا گیا۔ اسی سے لفظ مشاھرہ مشتق ہے۔ یعنی مہینوں کے حساب سے کسی سے معاملہ کرنا۔ جیسے ماہانہ تنخواہ۔ اردو لفظ ''شہر'' کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ گاؤں کی نسبت شہر زیادہ معروف و مشہور ہوتا ہے۔ قرآن: شَھْرُ (2:185) مہینہ، شَھْرَیْنِ (4:92) دو مہینے، اَلشُّھُوْرِ (9:36) شہر کی جمع، مہینے۔ اردو: شہر، شہرت، شہریت، مشہور، مشاہیر، تشہیر، اشتہار، مشتہر، مشاہرہ وغیرہ۔

وہ تو تھا نا آشنا مشہور عالم میں ظفرؔ — پر خدا جانے وہ تیرا آشنا کیونکر ہوا (بہادر شاہ ظفرؔ)

ہم نے خود سے بھی چھپایا اور سارے شہر کو — تیرے جانے کی خبر دیوار و در کرتے رہے (پروینؔ شاکر)

میری چادر تو چھنی تھی شام کی تنہائی میں — بے ردائی کو مری پھر دے گیا تشہیر کون (پروینؔ شاکر)

شہر بمعنی مہینہ اردو میں معروف نہیں۔ البتہ درج ذیل شعر میں شاعر نے شہر کی جمع شہور کا ذکر کیا ہے:

ـ کچھ مرگ و زیست عاشقِ غم دیدہ کی نہ پوچھ　　یاں عمر بھاگتی ہے سنین و شہور سے　　(سالکؔ)

شہوۃ (13) خواہش، نفس کا اس طرف کھنچ جانا جس طرف وہ چاہتا ہے۔ قرآن: شَھْوَۃً (7:81) جنسی خواہش، اَلشَّھَوٰتِ (3:14) دنیاوی خواہشات، وَلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ (52:22) اور ایسا گوشت بھی میسر ہوگا جیسا وہ چاہیں گے۔

اردو: شہوت، شہوانی، اشتہاء (بھوک) وغیرہ۔

ـ بہت خوان بے اشتہاء تم نے کھائے　　بہت بوجھ بندھ بندھ کے تم نے اٹھائے　　(حالیؔ)

ـ کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے　　حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے　　(ذوقؔ)

شاء (230) ارادہ، خواہش کرنا، چاہنا (2:20)۔ اردو: منشاء، مشیّت 'ان شاء اللہ (انشاء اللہ لکھنا غلط ہے)'، ماشاء اللہ وغیرہ۔

ـ سمجھ جائیں کہ اب کچھ اور ہے منشاء مشیّت کا　　خدا کو خاتمہ منظور ہے اس بربریّت کا　　(حفیظؔ جالندھری)

شئی (283) شے، چیز، تھوڑی مقدار (2:106)۔ اردو میں لفظ "شے" اسی تلفظ اور اسی مفہوم میں معروف ہے، اس کی جمع "اشیاء" ہے۔

ـ وہ شے کچھ اور ہے کہتے ہیں جانِ پاک جسے　　یہ رنگ و نم، یہ لہو، آب و ناں کی ہے بیشی　　(اقبالؔ)

ـ ولایت پادشاہی، علمِ اشیاء کی جہانگیری　　یہ سب کیا ہیں؟ فقط اِک نکتۂ ایماں کی تفسیریں　　(اقبالؔ)

شیب (3) بڑھاپا، قرآن میں شَیْبًا (19:4)، شِیْبًا (73:17) اور شَیْبَۃً (30:54) تینوں الفاظ اسی معنی میں آئے ہیں۔ اردو میں بھی لفظ "شیب" (بمعنی بڑھاپا) مستعمل ہے۔

ـ ہوش سے کاٹ یہ دن، زندہ دلی سے رکھ کام　　شیب کے بعد مری جان شباب اور بھی ہے　　(مصحفیؔ)

شیخ (4) بوڑھا، معمر آدمی۔ چونکہ معمر آدمی تجربہ، عقل اور عزت میں زیادہ ہوتا ہے، اس لیے تجربہ کار اور معزز آدمی کو بھی الشیخ کہا جاتا ہے۔ البتہ قرآن میں لفظ الشیخ بمعنی معزز شخص نہیں آیا۔ قرآن: شَیْخٌ (28:23) بوڑھا، شَیْخاً (11:72,12:78) بڑھاپے کو پہنچا ہوا، ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخاً (40:67) پھر تم بوڑھے ہو جاتے ہو۔ اردو میں شیخ، شیوخ وغیرہ الفاظ معمر اور معزز آدمی دونوں معانی میں معروف ہیں۔

شیخ بمعنی معمر شخص:

ـ اُدھر پتلا تھا ہر بے پیر شیخ و شاب لوہے کا　　اڈتا دوڑتا آتا تھا اک سیلاب لوہے کا　　(حفیظؔ جالندھری)

شیخ بمعنی معزّز شخص:

؎ یہی شیخِ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے گلیمِ بوذرؓ و دلقِ اویسؓ و چادرِ زہراؓ (اقبالؔ)

؎ کیا امامانِ سیاست' کیا کلیسا کے شیوُخ سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہُو (اقبالؔ)

شیع (12) پھیلانا' پھیلنا' منتشر ہونا' پیروی کرنا۔ قرآن: اَنْ تَشِيْعَ الْـفَاحِشَةُ (24:19) بے حیائی پھیلانے کے معنی میں۔ شِيْعَتِهٖ (28:15) اس کے گروہ کا' اس کا پیروکار۔ اَشْيَاعَكُمْ (54:51) تمہارے ہم مذہب گروہ۔ الشیاع چرواہے کی بانسری کو کہتے ہیں' جس کی آواز سے وہ جانوروں کو بلاتا ہے۔ چرواہے کی بانسری کی آواز میں بھی اشاعت اور خبر پھیلنے کا مفہوم موجود ہے' نیز اس میں متابعت کرنے یعنی بلانیوالے کے پیچھے پیچھے چلنے کا مفہوم بھی شامل ہے۔ اسی مادہ سے لفظ مشایعت بھی مشتق ہے' جس کے معنی کسی کے ساتھ ساتھ یا پیچھے پیچھے چلنا کے ہیں۔ اردو: شائع' اشاعت' شیعہ (شیعانِ علیؓ)' تشیّع' مشایعت (مہمان کو رخصت کرتے وقت اس کے ساتھ چلنا) وغیرہ۔

؎ ہے اس کی طبیعت میں تشیّع بھی ذرا سا تفضیلِ علیؓ ہم نے سنی اس کی زبانی (اقبالؔ)

؎ مشاعرے سے غرض ہے نہ کچھ اشاعت سے حضور نعت میں کہتا ہوں آپؐ ہی کے لیے (افضال انورؔ)

تعداد مادہ: 50 تعداد الفاظ: 1559

ص

صابی (3) ستارہ پرست، ستارہ پرستی پر ایمان رکھنے والا۔ قرآن: اَلصّٰبِئُوْنَ (5:69) اَلصّٰبِئِیْنَ (22:17, 2:62) ستارہ پرست لوگ۔ اردو میں ایک مذہب اور اس کے پیروکاروں کے نام کے طور پر لفظ ''صَابِی''، مستعمل ہے۔

ہو اگرچہ نسل و خطہ کی اکائی درمیاں ـــ ایک ہو سکتے نہیں صابی و مسلم بے گماں (افضال انور)

صبح (45) دن کا ابتدائی حصہ، روشنی، کسی چیز کا وقوع پذیر ہونا۔ قرآن: اَلصُّبْحُ (11:81) دن کے آغاز کے معنی میں، اَصْبَحْتُمْ (3:103) واقع ہونے کے معنی میں، یعنی تم بھائی بھائی بن گئے، مِصْبَاح'' (24:35) قندیل، جس میں چراغ رکھا جاتا ہے، نیز مصباح کے معنی چراغ کے بھی آتے ہیں، مَصَابِیْحَ (41:12) مصباح کی جمع، یہاں ستاروں کو چراغوں سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اردو: صبح، صبوحی (صبح کی شراب)، مصباح، صبیح (سفید رنگت والا، گورا، چٹا)، صبیحہ، صباحت (روشنی، گوراپن) وغیرہ۔

میری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا ـــ ساقیٔ موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا (اقبالؔ)

روشنائی سے ہوئی روشنی خلوتِ فکر ـــ جز قلم اور مری بزم میں مصباح نہیں (ناسخؔ)

صبر (103) تنگی کی حالت میں بھی قوتِ برداشت کا مظاہرہ کرنا (7:87)۔ کسی شخص کا کسی مطلوبہ چیز کے حصول کے لیے برابر مصروف کار رہنا۔ بنیادی طور پر اس مادہ میں استقامت، ثابت قدمی اور مسلسل کوشش کرتے رہنے کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اس مفہوم میں پہاڑ کو الصّبیر کہتے ہیں اور بادل کے اس ٹکڑے کو بھی جو زیادہ دیر تک اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے۔ چونکہ انتظار بھی صبر ہی کی ایک قسم ہے اس لیے کبھی صَبْرٌ انتظار کے معنی بھی دیتا ہے، مثلاً: فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ (68:48) پس آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے۔ آیت 19:65 میں بھی وَاصْطَبِرْ (طزائد ہے) انتظار کے معنی میں آیا ہے۔ آیت 8:66 میں لفظ صَابِرَةٌ کے معنی ''ثابت قدم جماعت'' کے ہیں۔ جبکہ آیت 18:67 میں لفظ صَبْرًا انسان کی عام قوتِ برداشت کے مفہوم میں آیا ہے۔

اردو: صبر، صابر، صابرین، صبور وغیرہ۔

دیکھنے والے یہاں بھی دیکھ لیتے ہیں تجھے ـــ پھر یہ وعدہ حشر کا صبر آزما کیونکر ہوا (اقبالؔ)

ظلم ہوئے ہیں کیا کیا ہم پر، صبر کیا ہے کیا کیا ہم ـــ آن لگے ہیں گور کنارے اس کی گلی میں جا جا ہم (میرؔ)

صِبغة (3) رنگ، صَبَغَ الثَّوْبَ کے معنی ہیں کپڑا رنگنا۔ چونکہ کپڑے کو رنگنے کے لیے پانی میں ڈبویا جاتا ہے اس لیے یہ لفظ کسی چیز کو پانی وغیرہ میں ڈبونے کے معنی بھی دیتا ہے۔ اصبغت بالخل کے معنی ہیں میں نے روٹی سر کے (سالن) میں ڈبو کر کھائی۔

قرآن: صِبۡغٍ (23:20) سالن، صِبۡغَةَ اللّٰهِ (2:138) اللہ کا رنگ یعنی اللہ کا دیا ہوا طریقہ۔ عیسائی نومولود بچوں کو زرد رنگ والے پانی میں ڈبو کر انھیں پکّا عیسائی بنانے کی رسم ادا کرتے ہیں جسے ''اصطباغ'' کہا جاتا ہے۔ اردو: اصطباغ، ہمارے ہاں صبغۃ اللہ اشخاص کے نام کے طور پر بھی معروف ہے۔ مولانا ظفر علی خان نے درج ذیل شعر میں آیت 2:138 کے حوالے سے صبغۃ اللّٰہی بھی باندھا ہے:

ازل سے رنگ ہے اسلامیوں کا صبغۃ اللّٰہی — مسلمانو! دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جاؤ

صحب (97) ساتھی بننا، الصّحبۃ: لمبے عرصے تک کسی کے ساتھ رہنا، المصاحب کے معنی ساتھی کے ہیں، لیکن عرفِ عام میں ہمیشہ چھوٹے آدمی کو بڑے آدمی کا مصاحب کہا جاتا ہے، بڑا آدمی چھوٹے آدمی کا مصاحب نہیں ہوتا۔ قرآن: اَلصَّاحِبِ (4:36) ساتھی، صَاحِبَةٌ (6:101) بیوی، اَصۡحٰبُ (38:13) صاحب کی جمع، اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ (18:9) غار والے۔
اردو: صاحب، صاحب سلامت، اصحاب، صحابی، صحابہ، مصاحب، مصاحبت، صحبت وغیرہ۔

حسینوں سے فقط صاحب سلامت دور کی اچھی — نہ ان کی دوستی اچھی، نہ ان کی دشمنی اچھی (حفیظ جونپوری)
زندگی کی اوج گاہوں سے اتر آتے ہیں ہم — صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم (اقبال)
انساں کو ہے مصاحبِ بد سے کمال رنج — دیتا ہے پڑ کے آنکھ میں مژگاں کا بال رنج (نامعلوم)

برصغیر میں انگریز کی آمد سے لفظ ''صاحب'' کو نئے معنی ملے، مثلاً:

انھوں نے دین کب سیکھا ہے جا کر شیخ کے گھر میں — پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں (اکبر الہ آبادی)

صحیفة (8) لغوی معنی پھیلی ہوئی چیز کے ہیں، جیسے صحیفة الوجہ (چہرے کا پھیلاؤ)۔ اس معنی میں روئے زمین کو بھی عربی میں صحیفہ کہا جاتا ہے۔ نیز کتاب اور کتاب کے ورق کو بھی صحیفہ کہتے ہیں۔ اسی طرح لکھے ہوئے اوراق کے مجموعے کو مصحف کہتے ہیں۔ کھلے منہ والے اور چوڑے پیالوں کے لیے قرآن میں لفظ صِحَافٍ (43:71) استعمال ہوا ہے، آیت 87:18 میں اَلصُّحُفِ (صحیفہ کی) جمع ہے اور اس سے پہلی الہامی کتابیں مراد ہیں۔ اردو: صحیفہ، صحائف (صحیفہ کی جمع)، مصحف، صحافی، صحافت وغیرہ۔

کل اس کا خط ملا کہ صحیفہ وفا کا تھا — محسنؔ ہر ایک سطر حیا کی لکیر تھی (محسن نقوی)
عشق آنکھوں کا ہے مردم کے لیے نورِ نگاہ — ہے وہ یوسف جسے ہو مصحفِ رخسار کی چاہ (نامعلوم)

صدر (44) انسان کا سینہ، ہر چیز کا اعلیٰ حصہ۔ صدر القوم: قوم کا سردار، صدار: وہ کپڑا جس سے سینہ ڈھانپا جاتا ہو۔ صدر کے

معنی لوٹنا، واپس آنا اور نکل پڑنا کے بھی ہیں، (اس لحاظ سے صدور کا متضاد ورود ہے)۔
علمائے نحو کی اصطلاح میں اس لفظ کو "مصدر" (لفظی معنی نکلنے کی جگہ) کہا جاتا ہے جس سے دوسرے الفاظ کا اشتقاق فرض کیا گیا ہو۔ قرآن: صَدْرًا (16:106) سینہ، دل، یُصْدِرَ (28:23) پانی پی (پلا) کر واپس جانا، یَصْدُرُ (99:6) حشر میں لوگوں کے قبروں سے نکل پڑنے کے ضمن میں۔ اردو: صدر، صدور، صدری (سینہ بند)، صادر (نکلنے والا، نافذ ہونے والا)، صدارت، مصدر، مصادر وغیرہ۔

؎ یہ صدر نشینی ہو مبارک تمہیں جوہرؔ لیکن صلۂ روزِ جزا اور ہی کچھ ہے (جوہرؔ)

؎ محمدؐ صاحبِ خُلقِ عظیم و ناشرِ حکمت محمدؐ مصدرِ فیضِ عمیم و شافعِ امت (نامعلوم)

صدف (5) پہاڑ کا کنارہ، سیپی، اونٹ کی ٹانگوں کا ٹیڑھا پن۔ اس اعتبار سے صَدَفَ عَنْہُ کے معنی ہیں کسی سے منہ موڑ لینا۔ آیات 6:46,157 میں چار دفعہ یہ لفظ اعراض اور منہ موڑنے کے معنی میں آیا ہے۔ جبکہ آیت 18:96 میں اَلصَّدَفَیْنِ سے پہاڑی درّے کے دونوں اطراف والے کنارے مراد ہیں۔ اردو میں اس مادہ سے صرف لفظ صدف (سیپی) معروف ہے۔

؎ زندگانی ہے صدف، قطرۂ نیساں ہے خودی وہ صدف کیا کہ جو قطرے کو گہر کر نہ سکے (اقبالؔ)

صدق (155) سچ، زبان اور دل کی ہم آہنگی کی کیفیت، یہ کذب کی ضد ہے۔ صدقہ: خلوصِ دل سے اللہ کے رستے میں مال خرچ کرنا۔ قرآن: صَدَقَةٍ (2:196) خیرات، صَدُقَات (4:4) عورتوں کے مہر، اَلصِّدِّیْقُ (12:46) سچا۔ صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ (26:101) سچا دوست، صِدْقٍ (10:2) سچائی، صَادِقاً (40:28) سچا، اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ (12:88) صدقہ دینے والے۔
اردو: صدق، صادق، صدیق، صداقت، تصدیق، تصدّق، صدقہ، صدقات، مصداق وغیرہ۔

؎ عجب اپنا حال ہوتا جو وصالِ یار ہوتا کبھی جان صدقے ہوتی، کبھی دل نثار ہوتا (داغؔ)

؎ ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے (اقبالؔ)

؎ کس سے تصدیق کروں شہر کی بربادی کی اب تو قاصد بھی نہیں ہوتے خبر کے ہمراہ (پروینؔ شاکر)

صرح (4) بلند منقّش و مزیّن مکان جو دوسرے مکانوں سے الگ اور منفرد ہو، ہر قسم کے عیب سے پاک چیز۔ لبن صریح: خالص دودھ۔ صَرَّحَ فُلَانٌ فِیْ نَفْسِہٖ: فلاں نے اپنے دل کی بات صاف صاف بیان کر دی۔ الصّراحیّة: خالص شراب، شراب کا برتن، التصریح: معاملہ کو واضح کر دینا۔ ابن فارس کے نزدیک کسی چیز کے کھل کر سامنے آنے کو الصراحۃ کہتے ہیں۔ آیات 28:38,27:44 اور 40:36 میں صَرْحٌ اور صَرْحاً کے الفاظ اعلیٰ اور بلند و بالا عمارات کے معنی میں آئے

ہیں۔اردو: صریح، تصریح، صراحت، صراحی وغیرہ۔

ع بغل سے لے گئے دل کو وہ نکال کر صریح (ذوقؔ)

ے صراحی قہقہہ بھرتی ہے مینا مسکراتا ہے ہمارا یار جس دم جانبِ میخانہ آتا ہے (سوداؔ)

ے تم دیکھ کے رنگِ عاشق کو مغموم و دیدۂ نم سمجھے تصریح یہاں بے فائدہ ہے کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے (سعیدؔ)

صرّ (7) باندھنا، کسی بات پر سختی سے جم جانا۔ اَصَرُّوا (71:7) انھوں نے ضد کی، اصرار کیا، الصُرّۃ سے مراد وہ تھیلی ہے جس میں نقدی باندھی جاتی ہے اور اَلصِرَّۃُ ایسی سردی کو کہتے ہیں جس میں چیزیں سکڑ کر جم جاتی ہیں، رِیۡحٌ فِیۡھَا صِرٌّ (3:117) فصلوں کو تباہ کر دینے والی انتہائی سرد ہوا، صَرۡصَرٍ (69:6) سخت خوفناک آواز، چیخ۔ چونکہ تیز ہوا سے چیخ کی سی آواز پیدا ہوتی ہے اس لیے اس لفظ میں چیخ اور سخت آواز کے معنی بھی آ گئے ہیں، اس لحاظ سے رِیۡحٌ "فِیۡھَا صِرٌّ (3:117) کے دوسرے معنی ہونگے "سخت آواز والی ہوا"۔ اسی طرح آیت 51:29 میں صَرَّۃٍ کے معنی چیخ کے ہیں یا اس سے تعجّب اور اضطرار کے اظہار کے الفاظ مراد ہیں۔

اردو: اصرار، مُصر، صرصر (تیز، آواز پیدا کرتی ہوئی ہوا) وغیرہ۔

ے توبہ سے ڈرایا مجھے ساقی نے یہ کہہ کر توبہ شکنی کے لیے اصرار نہ ہو گا (ریاضؔ)

ے صرصر کے ساتھ پھرتی ہے مانندِ گردباد کیا کیا ہماری خاک کی مٹی خراب ہے (مرزاؔ)

صراط (45) سیدھی راہ (1:6)۔ اردو: صراط (راستہ)، پل صراط، صراطِ مستقیم وغیرہ۔

ے صراطِ عشق پر از بسکہ ہے ثابت قدم میرا دمِ شمشیرِ قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا (ذوقؔ)

ے جی لوٹتا ہے آبِ دمِ تیغِ یار پر مشکل نہ ہو گا مجھ کو گزرنا صراط سے (رشکؔ)

صرع (1) پچھاڑنا، زمین پر پٹخ دینا، اسی سے فنِ کشتی کو الصّراعۃ کہا جاتا ہے۔ جبکہ دو پہلوان جو آپس میں برابر کا جوڑ رکھتے ہوں صرعان کہلاتے ہیں۔ اسی سے المصرعان من الباب مشتق ہے۔ یعنی دروازے کے ایک جیسے دو پٹ۔ پھر تشبیہ کے طور پر شعر کے ایک جیسے دونوں ٹکڑوں کو مصرعان اور ایک حصے کو مصرع کہا جانے لگا۔ صَرع مرگی کے مرض کو بھی کہا جاتا ہے جو آدمی کو پچھاڑ دیتی ہے۔ آیت 69:7 میں عذاب سے ہلاک ہونے والے قوم عاد کے افراد کے لیے صَرۡعٰی کا لفظ استعمال ہوا ہے، گویا وہ کھجور کے تنوں کی طرح زمین پر (پچھڑے) پڑے تھے۔ اردو: صرع (مرگی)، مصرع وغیرہ۔

ے مصرع کبھو کبھو کوئی موزوں کروں ہوں میں کس خوش سلیقگی سے جگر خوں کروں ہوں میں (میرؔ)

صــرف (30) یہ کثیر المعانی مادہ ہے۔ بنیادی معنی ہیں کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینا یا ایک چیز کو کسی دوسری چیز سے بدل دینا۔ جیسے آیت 2:164 میں تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ کے معنی ہواؤں کے رخ کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیر دینا کے ہیں لَيْسَ مَصْرُوْفًا (11:8) سے مراد نہ ٹلنے والا عذاب ہے اور صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ (46:27) کے معنی ہیں ''ہم نے آیات کو بار بار مختلف انداز سے بیان کیا''۔ رخ بدلنے اور الٹ پھیر کرنے کے مفہوم کے پیش نظر تصریف الدراھم کے معنی سکے کو الٹ پلٹ کر پرکھنا کے ہیں اور اس کے فاعل یعنی سکہ پرکھنے والے کو عربی میں رجلٌ صیرف، صیرفی، یاصرّاف کہا جاتا ہے۔ اسی طرح الصرف کے معنی خالص کے ہیں۔ یعنی ایسی چیز جس سے ہر قسم کی ملاوٹ کو پھیر دیا گیا ہو۔ تصرّف کے معنی ادلنے بدلنے اور تحریف کرنے کے ہیں۔ اس اعتبار سے ادلنے بدلنے کے اختیار کو بھی عربی میں تــصــرّف ہی کہا جاتا ہے۔ روپیہ، ریزگاری وغیرہ کے عوض چیزیں خریدنے کے عمل (پھیرنے یا بدلنے کے اعتبار سے) کے لیے بھی لفظ صـــــــرف استعمال ہوتا ہے جس سے صارف (صرف کرنے والا) اور مَصْرف (صرف کرنے کی جگہ) جیسے مزید الفاظ بنے ہیں۔ اردو: صَرف (خرچ کرنا، پھیرنا جیسے صرفِ نظر کرنا)، صارف، صارفین، مَصْرف، مصروف، مصارف، صَرّاف، صَیرفی، تصرّف (بدلنا اور اختیار ہونا)، تصریف، صَرفہ (کفایت شعاری)، صِرف، علم الصَّرف وغیرہ۔

؎ کل تلک بے صرفہ ناسخ غم پہ غم کھایا کیا	آج وہ خود گور کے منہ کا نوالا ہو گیا	(ناسخ)
؎ دل اور کسی شغل میں مصروف نہ ہو گا	بس آج سے رونا مرا موقوف نہ ہو گا	(انیس)
؎ حسن کے مصرف میں اب رہتا ہے خونِ عاشقاں	کوئی بھی رخسار اب منت کشِ غازہ نہیں	(قتیل)
؎ تجھ کو پرکھتا ہے یہ، مجھ کو پرکھتا ہے یہ	سلسلۂ روز و شب صیرفیِ کائنات	(اقبال)
؎ پڑھتا نہیں خط غیر مرا، واں کسی عنواں	جب تک کہ وہ مضموں میں تصرّف نہیں کرتا	(ذوق)
؎ ہے مرے دستِ تصرّف میں جہانِ رنگ و بو	کیا زمیں، کیا مہر و مہ، کیا آسمانِ تُو بتُو	(اقبال)

صرم (3) کاٹنا، فصل کاٹنا۔ آیات 68:17,20,22 میں اس مادہ سے مختلف الفاظ فصل کاٹنے کے مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ اردو: صارم (تیز تلوار، کاٹنے والی)، انصرام (کاٹ چھانٹ کر کے کسی چیز کو درست حالت میں کرنا)، عام طور پر انتظام وانصرام بولا جاتا ہے۔

؎ تا فرق آئے بات میں فرمائشیں وہ کیں	تعجیل جن کی ہو نہ سکے انصرام میں	(شیفتہ)

صعد(9) بلندی پر چڑھنا' کھلا میدان' مٹی۔قرآن: تُصۡعِدُوۡنَ(3:153) تم آگے بڑھے چلے جاتے تھے' یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ (6:125) وہ آسمان میں چڑھتا ہے' صَعُوۡدًا(74:17) ٹیلہ' پہاڑ' عَذَابًا صَعَدًا (72:17) ہر دم بڑھنے والا عذاب' صَعِیۡدًا (4:43) مٹی' صَعِیۡدًا جُرُزًا(18:8) کھلا میدان۔اردو میں اس مادہ سے لفظ صعود(عروج) مستعمل ہے' اگرچہ معروف نہیں۔

۔ تیری آنکھوں میں اپنوں کا عروج و زوال تو نے دیکھا ہے پرائیوں کا ہبوط و صعود (ظفر علیخاں)

صعق (8) بجلی کوندنا' فضا میں سخت آواز پیدا ہونا' ایسی آواز کی شدت بعض اوقات چونکہ مفعول کی بے ہوشی کا سبب بھی بن سکتی ہے اس لیے اس مادے میں بے ہوش ہونے کا مفہوم بھی شامل ہے۔قرآن: اَلصّٰعِقَةُ(2:55) بجلی کی کڑک' آیات 41:13,17 میں صٰعِقَة سے مراد عذاب ہے جو اقوام ماضی پر کڑک کی صورت میں آیا تھا' وَخَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا (7:143) اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے یُصۡعَقُوۡنَ (52:45) وہ (روزِ قیامت) بے ہوش ہو جائینگے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ "صاعقہ" (آسمانی بجلی کی چمک) مستعمل ہے۔

۔ دھوپ بہتر' پر شبِ فرقت کی بدتر چاندنی صاعقے کے طور سے پڑتی ہے مجھ پر چاندنی (ناسخ)

۔ شوخیاں اس برق وش کی بزم میں دیکھے کوئی صاعقہ کا طور ہے اِس پر گرا' اُس پر گرا (داغ)

صغر (3) چھوٹا' چھوٹا پن' حقیر و ذلیل' یہ کبر کی ضد ہے۔قرآن: اَصۡغَرَ(10:61) بہت چھوٹا' صَغِیۡرَةً(9:121) چھوٹی چیز' صٰغِرُوۡنَ(9:29) ذلیل' صَغَارٌ(6:124) ذلت۔اردو: صغریٰ' اصغر' صغیر' صِغر (صغر سن) وغیرہ۔

۔ بے شک یہ ورثہ دارِ جنابِ امیرؓ ہیں پر کیا کروں کہ دونوں کی عمریں صغیر ہیں (انیس)

صفح (8) ہر چیز کا چوڑا پہلو جیسے کتاب کا صفحہ' اس معنی میں ہاتھ کی ہتھیلی کو بھی صفحہ کہا جاتا ہے اور اسی سے ہتھیلی کے ساتھ ہتھیلی ملانے کے عمل کو مصافحہ کہتے ہیں۔صَفحةُ الوجہ کے معنی ہیں چہرے کا چوڑا حصہ یعنی چہرے کی ایک جانب' جب کسی سے چہرا پھیرا جاتا ہے تو صفحة الوجہ (چہرے کا چوڑا حصہ) اس کے سامنے آجاتا ہے۔اس عمل کو عرفِ عام میں اعراض کہا جاتا ہے۔ اسی بنا پر آیت 43:5 میں صَفۡحًا کے معنی پہلو پھیرنے اور اعراض کرنے کے ہیں۔کسی کے عیب یا جُرم سے اعراض کرنا چونکہ معاف کر دینے کے مترادف ہے' اس لیے اس مادے میں عفو اور درگزر کرنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔قرآن: تَصۡفَحُوۡا (64:14) تم اعراض کرو' یعنی معاف کردو' فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِیۡلَ(15:85) تو آپ احسن طریقے سے انہیں معاف کردیں۔ اردو: صفحہ' صفحات' مصافحہ وغیرہ۔

۔ نہ شگفتگی نہ کلام ہے' یہ بڑا عجیب سلام ہے یہ ذرا سی جنبشِ سر تری' نہ مصافحہ' نہ معانقہ (افضال انور)

۔ صفحۂ رخ پہ ترے خوبیٔ خط کی ہے پھبن ہے سویدا دلِ عاشق کا تیرا خالِ ذقن (نظیر)

صفرۃ (5) گہرا زرد رنگ۔ قرآن: صَفْرَآءُ (2:69) گائے کا زرد رنگ، صُفْرٌ (77:33) زرد رنگ کے اونٹ، مُصْفَرًّا (57:20) کھیتی کا پک کر زرد ہو جانا۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق ماہ صفر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس موسم میں اس مہینے کا نام تجویز ہوا وہ موسمِ خزاں تھا اور درختوں کے پتے زرد تھے۔ دوسری طرف چونکہ ماہِ صفر میں عربوں کے گھر اشیائے خورد و نوش سے خالی ہو جاتے تھے (ذی قعدہ سے لیکر مسلسل تین مہینے محترم ہونے کی وجہ سے لوٹ مار موقوف رہتی تھی)۔ اس طرح صفر کے لفظ میں خالی پن کا مفہوم بھی شامل ہو گیا۔ لہٰذا صَفر الاناء کے معنی خالی برتن کے ہیں، اس لحاظ سے خالی برتن سے پیدا ہونے والی آواز کو صفیر کہا جاتا ہے اور اسی رعایت سے پرندوں وغیرہ کی آواز کو بھی "صفیر" کہتے ہیں۔ ریاضی کے صفر کی وجہ تسمیہ بھی اس کا خالی پن ہے، اپنی قیمت اور ہیئت کے اعتبار سے وہ خالی ہوتا ہے۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق "صفر" ابتداء میں خالی دائرہ (0) کی شکل میں لکھا جاتا تھا، اسی وجہ سے انگریزی میں بھی اس کی یہی صورت ہے۔ مگر بعد میں عربی، فارسی اور اردو کے پانچ کے ہندسے (۵) سے ممتاز کرنے کے لیے اسے صرف نقطہ کے طور پر لکھنا شروع کر دیا گیا۔ اردو: صفراء (یرقان کی بیماری جس میں انسان کی جلد سمیت تمام اخلاط زرد ہو جاتی ہیں)، صفراوی (صفراء سے متعلق)، اصفر، ماہِ صفر، صِفر، صفیر (سیٹی کی آواز، پرندوں کے گانے کی آواز)، ہم صفیر (ہم نوا، یعنی ساتھی) وغیرہ۔

- مزاج اب جس کا صفراوی ہے اے شوقؔ — دل اس رنجور کا ہے رنگترے میں (شوقؔ)
- مرے ہم صفیر اسے بھی اثرِ بہار سمجھے — انھیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ (اقبالؔ)
- رسولؐ اللہ کی امت کی رنگا رنگیاں دیکھو — کوئی ابیض، کوئی اصفر، کوئی اسود، کوئی احمر (ظفر علیخاںؔ)

صفاء (17) کسی چیز کا ہر قسم کی آمیزش سے پاک اور صاف ہونا۔ قرآن: صَفْوَان (2:264) چٹیل اور چکنا پتھر، اَلصَّفَا (2:158) مکہ کی ایک پہاڑی کا نام، الاصطفاء کے معنی کسی چیز کو صاف کرنا، خالص کرنا، اگر شخصیت کے بارے میں ہو تو معنی ہوں گے برگزیدہ کرنا (3:33)، مُصْطَفٰی: برگزیدہ، عَسَلٍ مُّصَفًّی (47:15) صاف خالص شہد۔
اردو: صاف، صفاء، صفائی، صفایا، تصفیہ (صلح صفائی)، صفی، اصفیاء (صفی کی جمع، نیک اور مخلص لوگ)، صفیّہ (مخلص سہیلی)، مصفّٰی، مصطفٰی، اصطفٰی وغیرہ۔

- صفائے دل کو کیا آرائشِ رنگِ تعلق سے — کفِ آئینہ پر باندھی ہے اوناداں حنا تو نے (اقبالؔ)
- بیچتا ہے ہاشمی ناموسِ دینِ مصطفٰیؐ — خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمانِ سخت کوش (اقبالؔ)
- مرے اشکوں میں ہے یا تیرے دندانِ مصفّا میں — گہر کی آب، ہیرے کی تجلّی، نور تارے کا (داغؔ)

صف(15) کسی نوع کے افراد کو خطِ مستقیم میں کھڑا کرنا، جیسے انسانوں، درختوں وغیرہ کی صف۔ اس سے اس مادہ میں مطلق کھڑے ہونے کے معنی بھی آ گئے ہیں۔ جیسے لفظ صَوَآفَّ (22:36) میں اونٹوں کو کھڑا کر کے ذبح کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اس طرح کہ اس کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو اور تین ٹانگوں پر کھڑا ہو، صَفْصَفًا (20:106) سے مراد ایسا چٹیل ہموار میدان ہے جس کی سطح خطِ مستقیم کی طرح سیدھی ہو اور اس میں کوئی ٹیڑھا پن (نشیب وفراز) نہ ہو۔ صُفَّــــہ کے معنی چبوترہ، مکان کے برآمدہ اور بیٹھنے کی خاص جگہ کے ہیں، مسجدِ نبویؐ کے چبوترے پر حصولِ علم کی خاطر اکثر موجود رہنے والے صحابہؓ کو اسی وجہ سے اَصْحَــابُ الصُّفَــہ کہا جاتا تھا۔ وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا (37:1) صف باندھنے والے جب صف میں کھڑے ہوں، سُرُرٍ مَصفُوفَةٍ (52:20) صف در صف تخت، آیت 61:4 میں صَــفًّــا سے مراد جہاد کے لیے باندھی جانے والی صفیں ہیں۔ اردو: صف، صفدر (صف+در: صف پھاڑنے والا یعنی صف میں گھس جانے والا بہادر، یہاں پر ''در'' بطور لاحقہ ہے جس کا تعلق فارسی زبان سے ہے)، مصاف (صفوں کی جگہ یعنی جنگ کا میدان، جنگ) وغیرہ۔

؎ مرے چارہ گر کو نوید ہو، صفِ دشمناں کو خبر کرو	وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر، وہ حساب آج چکا دیا	(فیضؔ)
؎ ایسے جری سے کس کو مجالِ مصاف تھی	یوں پھر کے صف کی صف کو جو دیکھا، تو صاف تھی	(انیسؔ)
؎ اس کا جلال حیدرِؓ صفدر کا ہے جلال	سرکش جو لاکھ ہوں تو کرے دم میں پائمال	(انیسؔ)

صلب(8) سخت چیز، پشت (ریڑھ کی ہڈی) کو بھی اس کی صلابت اور سختی کی وجہ سے صلب کہتے ہیں۔ صَلَبَ: کسی کو قتل کرنے کے لیے سولی پر لٹکا دینا، اس لیے کہ اس عمل میں متعلقہ شخص کی صلب یعنی پیٹھ لکڑی کے ساتھ باندھ دی جاتی ہے، آیت 4:157 میں وَمَا صَلَبُوْہُ کے معنی ہیں ''اور اسے (حضرت عیسیٰؑ کو) انھوں نے سولی پر قتل نہیں کیا''۔ یُصْلَبُ (12:41) اسے سولی پر چڑھا دیا جائیگا، لَاُصَلِّبَنَّـكُمْ (7:124) میں تم لوگوں کو ضرور سولی پر لٹکاؤں گا۔ اس مفہوم کے مطابق سولی والی لکڑی کو ''صلیب'' کہا جاتا ہے۔ آیت 86:7 میں اَلصُّلْبِ سے ریڑھ کی ہڈی مراد ہے اور آیت 4:23 میں اَبْنَـآءِ كُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِـكُمْ کے معنی ہیں ''وہ بیٹے جو تمہاری پشتوں سے ہوں''، یعنی حقیقی بیٹے، چونکہ آیت 86:7 کی رو سے مرد کے مادہ منویہ کا منبع ریڑھ کی ہڈی ہے اس لیے کسی کی حقیقی اولاد کو اسکا صلبی (پشت میں سے) بتایا جاتا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے صُلب، صلیب، مصلوب وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ وہی لڑکا ہے جس کے صُلب سے ہوگا نبی پیدا   مشیّت آج کل ہے آلِ اسماعیلؑ پر شیدا (حفیظ جالندھری)

ـ یہودی ہر طرح جھٹلا چکے تھے اس پیمبرؐ کو   صلیبِ مرگ تک پہنچا چکے تھے اس پیمبرؐ کو (حفیظ جالندھری)

ـ جس آنکھ کی جنبش پہ ہوئیں نصب صلیبیں   مقتل میں ہمیں دیکھ کے نمناک تھی وہ بھی (محسن نقوی)

ـ مجھ کو نفرت سے نہیں پیار سے مصلوب کرو   میں تو شامل ہوں محبت کے گنہگاروں میں (احمد ندیم قاسمی)

صلح(180) درست، باترتیب، نیکی، یہ فساد کی ضد ہے، الصلح کا لفظ خاص طور پر لوگوں سے باہمی منافرت دور کر کے امن و محبت پیدا کرنے پر بولا جاتا ہے (4:128)۔ قرآن: اِصْلَاحٌ (2:220) بہتری، اصلاح کرنا، صَلَحَ (13:23) نیک ہوا، صَالِحُ (11:62) ایک عظیم المرتبت پیغمبرؑ کا نام، حضرت صالح علیہ السلام، اَلصّٰلِحٰتُ (19:76) نیکیاں۔

اردو: صلح، اصلاح، اصلاحات، مصلحت، مصالحت، مصلح، مصالح، صالح، صالحین وغیرہ۔

ـ وہ دوست ہے مشیر، جتائے جو وقت پر   یہ مشورہ خلاف ہے، یہ ہے بُری صلاح (داغ)

ـ خلافِ مصلحت میں بھی سمجھتا ہوں، مگر ناصح   وہ آتے ہیں تو چہرے پر تغیّر آ ہی جاتا ہے (جوش)

اردو میں مستعمل لفظ ''اصطلاح'' بھی اسی مادے سے ہے یعنی کسی مفہوم کو درست اور ٹھیک ٹھیک طریقے اور الفاظ میں بیان کرنا۔

ـ نالہ کہتے ہیں جسے سب اصطلاحِ عشق میں   ساری دنیائے وفا کی متحد آواز ہے (ساغر نظامی)

صلصال(4) گندھی ہوئی مٹی، سوکھی مٹی جو ٹھوکر لگانے پر آواز دے۔ قرآن میں صلصال کا لفظ اس مٹی کے بارے میں آیا ہے (15:26,28,33 اور 55:14) جس سے حضرت آدمؑ کی تخلیق ہوئی تھی۔ اردو میں یہ لفظ مستعمل ضرور ہے مگر معروف نہیں۔

ـ اسی کی ذات نے بخشا ہے نورِ پیشانی   وگرنہ حضرتِ آدمؑ کی اصل ہے صلصال (سالک)

صلٰوۃ(99) دعا، تسبیح، استغفار، رحمت، ثنا، درود، عبادت، اصطلاحی معنی میں اس سے مراد نماز ہے۔ قرآن میں اس مادہ سے نماز (75:31)، نمازِ جنازہ (9:84)، نبی ﷺ کے لیے دعا (33:56) جسے اصطلاحاً درود کہا جاتا ہے، دعائے خیر (9:103)، اللہ کی رحمت (33:43)، حمد (24:41) اور یہودیوں کی عبادت گاہوں (22:40) کے معانی میں مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ یہودیوں کی عبادت گاہوں کو عبرانی میں صَلوٰت کہا جاتا ہے، قرآن کی آیت 22:40 میں دراصل وہی عبرانی نام نقل ہوا ہے۔

اردو: صلوٰۃ (نماز، درود)، مصلّی (نمازی)، مصلّٰی (نماز پڑھنے کی جگہ) وغیرہ۔

ـ مرتے دم بھی یہ آپؐ کا انورؔ   یونہی پڑھتا رہے صلوٰۃ، سلام (افضال انور)

ـ چاند شرمندہ ہو، چہرے متجلّی ایسے   نہ امام ایسا ہوا پھر، نہ مصلّی ایسے (انیس)

''صلوٰۃ'' اگرچہ اردو میں بھی ایک متبرّک لفظ ہے اور نماز کے مفہوم کے لیے خاص ہے مگر اردو محاورہ ''صلواتیں سنانا'' کے معنی گالیاں بکنا کے ہیں۔ اردو کا یہ محاورہ اردو لغات میں اسی مفہوم کے ساتھ شامل اور اردو دان طبقے میں معروف ہے۔ حالانکہ اصل مادہ کے مفہوم سے اس کے معانی کا کوئی تعلق نہیں۔

؎ گزاری رات قرشی فوج نے پینے پلانے میں بہم طعنہ زنی کرنے میں صلواتیں سنانے میں (حفیظ جالندھریؔ)

صمد(1) بے نیاز' اللہ کا نام (112:2)۔ اردو میں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام کے طور پر بھی معروف ہے اور بطور نامِ اشخاص (عبدالصمد) بھی۔

؎ جملہ اشیائے کائنات کے بیچ ہر طرف جلوۂ صمد دیکھو (انشاءؔ)

؎ اِک شور تھا یہ کیا ہے جو قہرِ صمد نہیں ایسا تو رودِ نیل میں بھی جزر و مد نہیں (انیسؔ)

صومعہ(1) عیسائیوں کی عبادت گاہ' گرجا' آیت 22:40 میں صَوَامِعُ بطور جمع آیا ہے۔ اردو میں لفظ ''صومعہ'' مستعمل ہے مگر معروف نہیں۔

؎ ولولے میں تیرے چھوڑا ہم نے' سن اے خود پسند بت کدہ بھی' صومعہ بھی' کفر بھی' اسلام بھی (انشاءؔ)

صمت(1) خاموش رہنا۔ صَامِتُوْنَ (7:193) تم خاموش رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ صامت مستعمل ہے۔

؎ فطرت نئے جذبات کے در کھول رہی ہے لب ساکت و صامت ہیں' نظر بول رہی ہے (مجازؔ)

صمّ(15) بہرہ ہونا۔ صُمٌّ بُکْمٌ" (2:18) وہ بہرے ہیں گونگے ہیں' صَمُّوْا (5:71) وہ بہرے ہو گئے۔ ہمارے ہاں صمّ بکمّ کی ترکیب عوام تک میں معروف ہے اور فرہنگ آصفیہ کے مطابق ''گم سم'' میں ''سم'' دراصل اسی ''صم'' سے بگڑ کر بنا ہے۔ بہرہ پن کے مفہوم سے الاصم ایسے شخص کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو ہر کام میں اپنی مرضی کرے اور کسی کی نہ سنے اور جس سے یہ توقع نہ کی جائے کہ اسے اس کی خواہشات سے باز رکھا جائے گا۔ اسی بنا پر المصمم ایسے اونٹ کو کہا جاتا ہے جو بلبلائے نہیں اور نہایت استقامت سے چلتا جائے۔ گویا بہرے پن کی معذوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ''مستقل مزاجی اور استقامت'' کا مفہوم بھی چپکے سے اس مادہ میں داخل ہو گیا۔ اردو: گم صم' صم' بکم'' 'صمیم' مصمّم وغیرہ۔

ـ آج ستارے گم صُم ہیں کیوں، چاند ہے کیوں سودائی سا آئینے سے بات کرو، اس بھید کا عنواں دیکھو تو! (امجد اسلام امجدؔ)

ـ خداوندانِ کعبہ بھی بظاہر آج بے گُن ہیں مسلماں سچ تو کہتے ہیں کہ صُم ''اور بکم'' ہیں (حفیظ جالندھریؔ)

ـ موجیں تری ندی کی بہا لے گئیں سب کو اب کس کی تباہی کے ارادے ہیں مصمّم (ظفر علیخانؔ)

صنع(20) کسی کام کو قانون اور فن کے اعتبار سے اچھی طرح کرنا، کسی چیز کو عمدگی سے بنانا۔ قرآن: وَاصْنَعِ الفُلْكَ (11:37) اور تم کشتی بناؤ، صَنْعَةَ لَبُوسٍ (21:80) لباس بنانے کا فن، تَصْنَعُوْنَ (29:45) تم لوگ عمل کرتے ہو۔ اردو: صنعت، صانع، صنّاعی، مصنوعی، مصنوعات، تصنّع وغیرہ۔

ـ آب و تابِ چشمِ جاناں دیکھ کر ثابت ہوا بھر دیئے ہیں صانعِ قدرت نے موتی کوٹ کر (رندؔ)

ـ نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی یہ صنّاعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے (اقبالؔ)

صنم(5) بُت، ہر وہ چیز جو انسان کو اللہ سے بیگانہ کردے۔ الْاَصْنَامَ (14:35) صنم کی جمع۔ اردو میں صنم، اصنام وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کرکے کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے (اقبالؔ)

ـ باقی ہے لہو دل میں تو ہر اشک سے پیدا رنگِ لب و رخسارِ صنم کرتے رہیں گے (فیضؔ)

صاب(77) کسی چیز کا اوپر سے نیچے آنا، تیر کا عین نشانے پر لگنا، اس طرح سے وہ بات جو عین موقع کے مطابق ہو اور متوقع نتیجہ بھی پیدا کرے صَوَابًا (78:38) کہلاتی ہے۔ یہ خطا کی ضد ہے۔ درست نشانہ پر لگنے والے تیر کو مصیبت کہا جاتا ہے اور اس لحاظ سے ہر تکلیف دہ چیز، واقعہ یا حادثہ کو مُصِيبَةٌ (4:62) کا نام دیا گیا ہے، صَيِّبٍ (2:19) کے معنی بارش کے ہیں، اس لیے کہ وہ اوپر سے نیچے گرتی ہے، بارش کے زمین پر پہنچنے اور تیر کے نشانے پر لگنے کے مفہوم کی مناسبت سے ہر (اچھے بُرے) پیش آنے والے واقعے کو اَصَابَ (11:89) کہا جاتا ہے۔ اردو: مصیبت، مصائب، اصابت (بات کی درستی)، صواب، صائب، تصویب وغیرہ۔

ـ مطلق نہ تھی تمیز، خطا و صواب میں تیر آئے سرکشوں کی طرف سے جواب میں (انیسؔ)

ـ مصیبت میں بھی اب یادِ خدا آتی نہیں ان کو دعا منہ سے نہ نکلی پاکٹوں سے عرضیاں نکلیں (اکبرؔ)

ـ مصائب اور تھے پر دل کا جانا عجب اِک سانحہ سا ہو گیا ہے (میرؔ)

صوت(8) آواز۔ قرآن میں اس مادہ سے مختلف الفاظ انسانی آواز کے علاوہ دوسری آوازوں کے لیے بھی مستعمل ہیں۔

(31:19)۔اردو: صوت، اصوات، صوتی وغیرہ۔

ـ وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادیٔ عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی (حالؔی)

ـ ان کا حساب کون دے اے ربِ نطق وصوت جو حرف ناشنیدہ و مبہم چلے گئے (امجد اسلام امجؔد)

صورۃ (8) شکل، کسی مادی چیز کے ظاہری خدوخال جن سے اسے پہچانا جاسکے۔قرآن: صُوۡرَۃٍ (82:8) انسانی صورت، اَلۡمُصَوِّرُ (59:24) صورت گر، اللہ کا صفاتی نام۔اردو: صورت (شکل اور ترکیب کے معانی میں)، مصوِّر، تصوّر، تصویر وغیرہ۔

ـ پہلے یہ شرط مصوّر سے وہ کر لیتے ہیں بانکی صورت بھی کھنچے، ہاتھ میں شمشیر بھی ہو (داغؔ)

ـ تیرے کوچے میں چلے جاتے ہیں قاصد بن کر اور اکثر اسی صورت سے تجھے دیکھتے ہیں (پروین شاکؔر)

ـ سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوّری تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیئے (غالبؔ)

ـ میں نے تو یونہی راکھ میں پھیری تھیں انگلیاں دیکھا جو غور سے، تری تصویر بن گئی (سلیم بے تابؔ)

صُور (10) بگل، جس میں پھونکا جائے گا تو قیامت آئے گی۔قرآن: فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ (23:101) اور جب صُور میں پھونکا جائے گا۔ اردو: صُور، صُور پھونکنا وغیرہ۔

ـ مری نوا میں نہیں ہے ادائے محبوبی کہ بانگِ صورِ سرافیل دلنواز نہیں (اقبالؔ)

صوف (1) اون۔جمع اَصۡوَافِ (16:80)، عربی میں یہ لفظ بھیڑ کی اون کے لیے مخصوص ہے۔عربی میں بکری کی اون کو شَعر، اور اونٹ کی اون کو وَبَر کہا جاتا ہے۔اس آیت میں اون کی ان تینوں اقسام کا ذکر آیا ہے۔بعض اہل لغت کے نزدیک لفظ ''صوفی'' بھی اسی مادہ (صـ و ف) سے مشتق ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ صوفی لوگ پرانے زمانے میں دنیا سے بے رغبتی کے باعث اون کا موٹا کھردرا لباس پہنا کرتے تھے۔کپڑے کا وہ ٹکڑا جو سیاہی کی دوات میں ڈالا جاتا ہے (اب یہ بھی پرانے زمانے کی بات ہے) اسے بھی صوف کہا جاتا ہے۔اردو: صوفی، تصوّف، صوفیانہ، صوف (کپڑے کا وہ ٹکڑا جو دوات میں ڈالا جاتا ہے) وغیرہ۔

ـ کیا صوفی و ملّا کو خبر میرے جنوں کی ان کا سرِ دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے (اقبالؔ)

ـ روشنائی سے رقم جب وصفِ گیسو ہو گیا مشکِ نافہ سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا (امیرؔ)

ـ کہتے تھے کہ پنہاں ہے تصوّف میں شریعت جس طرح کہ الفاظ میں مضمر ہوں معانی (اقبالؔ)

صوم (14) کسی کام سے رک جانا' باز رہنا۔ اصطلاحی مفہوم میں صوم کا اردو ترجمہ ''روزہ'' کیا جاتا ہے۔ قرآن: صَوْماً (19:26) روزہ' اَلصِّیَامَ (2:187) روزے' اَلصَّآئِمِیْنَ (33:35) روزہ رکھنے والے۔ اردو: صوم' صائم' صیّام وغیرہ۔

؎ بحث تھی مے کشی میں زاہد سے عذر ماہِ صیّام کا نکلا (داغؔ)

صاح (13) آواز بلند کرنا۔ صَیْحَۃً (36:29)' اَلصَّیْحَۃَ (50:42) اللہ کے عذاب کی چنگھاڑ' صَیْحَۃ (63:4) کوئی بھی زور دار آواز۔ آیت 63:4 کے علاوہ باقی تمام آیات میں یہ لفظ عذابِ الٰہی کے ذکر کے سلسلے میں آیا ہے۔ اردو میں لفظ صَیحہ اگر چہ معروف نہیں مگر کئی شعراء نے قرآنی تلفظ اور مفہوم میں اسے باندھا ہے۔

؎ وہ شورِ صیحۂ فرسِ ابلق و سرنگ وہ لُو وہ آفتاب کی تابندگی' وہ جنگ (انیسؔ)

؎ سماعت پاش صیحے' فتنہ زا رفتار گھوڑوں کی مسلح شہسواروں کی ڈپٹ' پھٹکار کوڑوں کی (حفیظؔ جالندھری)

صید (6) شکار' ان حیوانات' پرندوں وغیرہ کو پکڑنا جو اپنی حفاظت خود کرتے ہوں اور کسی کی ملکیت میں نہ ہوں۔ قرآن: فَاصْطَادُوْا (5:2) پس تم شکار کرو' اَلصَّیْدَ (5:95) شکار کا جانور۔ اردو میں صید' صیّاد وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ دنیا ہے وہ صیّاد کہ سب دام میں اس کے آجاتے ہیں لیکن کوئی دانا نہیں آتا (ذوقؔ)

؎ یاد کرو وہ دن کہ ہر اک حلقہ تیرے دام کا انتظارِ صید میں اک دیدۂ بے خواب تھا (غالبؔ)

تعداد مادہ: 40 تعداد الفاظ: 1089

ض

ضحك (10) چہرہ پر خوشی کے اظہار میں دانتوں کا ظاہر ہونا' یعنی مسکرانا' ہنسنا۔ بطور استعارہ ضحک (ہنسنا) بمعنی تمسخر بھی عربی میں مستعمل ہے۔ بالکل اسی طرح اردو میں بھی ہنسی بطور ''تمسخر'' کا تصور موجود ہے۔ مثلاً:

؎ خندۂ اہلِ جہاں کی مجھے پروا کیا تھی　　تم بھی ہنستے ہو مرے حال پہ رونا ہے یہی　(نامعلوم)

قرآن: فَضَحِكَتْ (11:71) یعنی حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ مسکرائیں' ضَاحِكًا (27:19) یعنی حضرت سلیمانؑ نے تبسم فرمایا۔ آیت 23:110 میں تَضْحَكُوْنَ اور آیت 43:47 میں یَضْحَكُوْنَ کے الفاظ بطور تمسخر ہنسنے کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ اردو میں اس مادہ سے تضحیک' مضحکہ وغیرہ الفاظ تمسخر اور مذاق اڑانے کا مفہوم دیتے ہیں۔ جبکہ ''ضحک'' بمعنی ہنسنا بطور خوشی اردو میں مستعمل نہیں۔

؎ سمجھے ہیں مضحکہ خبرِ وصلِ غیر کو　　ہم جان سے گئے انھیں باور نہیں ہنوز　(ذکی)

؎ خدا کی بات سن کر مضحکے میں ٹال دیتے تھے　　نبیؐ کے جسم اطہر پر نجاست ڈال دیتے تھے　(حفیظ جالندھری)

ضحی (7) دھوپ پھیل جانا' دن چڑھ آنا' چاشت کا وقت (79:46)۔ اضحیۃ سے مراد وہ قربانی ہے جو چاشت کے وقت دی جائے' عید کی قربانی کا وقت شرعاً نمازِ عید کے بعد شروع ہوتا ہے' نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ''جس نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر دیا وہ دوبارہ قربانی کرے''۔ اس مفہوم میں عیدِ قربان کو عید الاضحیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اردو میں ضحیٰ اور عید الاضحیٰ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ چاند تارے ہیں انبیاء سارے　　آپ شمس الضحیٰ زمانے میں　(ظہور)

؎ نشاطِ وصل کا حاصل مقرر ہجر کا غم ہے　　تلافی عید اضحیٰ کی غمِ ماہِ محرّم ہے　(سالک)

ضد (1) اختلاف' بُعد' تضاد۔ یہ لفظ صرف ان دو چیزوں کے درمیان تضاد کے لیے بولا جاتا ہے جو ایک ہی جنس سے ہوں۔ اگر جنس ایک نہ ہو تو دو چیزیں ایک دوسری کی متضاد نہیں ہوتیں۔ مثلاً خیر کی ضد شر ہے' جہالت نہیں۔ آیت 19:82 میں ضِدًّا بمعنی مطلق مخالفت آیا ہے نہ کہ بمعنی تضاد۔ اردو: ضد' ضدّی' بضد' تضاد' متضاد' اضداد' ضدم ضدا وغیرہ۔

؎ تو بھی آ کر مجمعِ اضداد دیکھ　　ایک ہنگامہ ہے تنہائی مری　(سالک)

- تجربہ کار زمانے کی یہ طفلانہ ضدیں ہم لہو بیچنے نکلے تو وہ پانی مانگے (اصغر سودائی)
- ملکُ الموت بضد ہے کہ میں جاں لے کے ٹلوں سربسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے (نامعلوم)
- ضد کی ہے اور بات مگر خُو بری نہیں بھولے سے اس نے سیکڑوں وعدے وفا کیے (غالبؔ)
- یہ عجب تضاد ہے دوستو کہ نہاں ہیں آب میں بجلیاں وہ سحابِ لطف وکرم جو تھا مجھے دیکھتے ہی برس پڑا (آرزوؔ)

ضرب (58) مارنا، کسی چیز پر چوٹ لگانا، ڈھالنا۔ دارالضرب سے مراد ٹکسال ہے جس میں سکّے ڈھالے جاتے ہیں۔ اسی سے ضـرب الـمثل کی ترکیب وضع ہوئی ہے۔ ''ضرب المثل'' گویا ایک بات کو دوسری بات کے قالب میں ڈھالنے کے مترادف ہے۔ اضطراب: کسی چیز کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے ساتھ ٹکرانا، مضطرب: متحرک ہونا۔ قرآن: فَاضۡرِبُوۡا (8:12) پس تم مارو، ضَـرَبَ الـلّٰـهُ مَثَلاً (14:24) اللہ نے مثال بیان فرمائی، ضَـرَبۡتُـمۡ فِـی الۡاَرۡضِ (4:101) تم نے زمین میں سفر کیا، وَضُـرِبَـتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ (2:61) اور ذِلّت ان پر مسلّط کردی گئی۔ اردو: ضرب، ضربت، مضروب، مضراب (ساز کے تاروں پر مارنے کی چیز)، مضاربت، دارالضرب، اضطراب، مضطرب، ضرب المثل وغیرہ۔

- ضربتِ تیشہ تھی پتھر کی لکیر نام مٹتا ہی نہیں فرہاد کا (سالکؔ)
- غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطفِ خواب سے ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے (اقبالؔ)
- میں مضطرب ہوں وصل میں خوفِ رقیب سے ڈالا ہے تم کو وہم نے کس پیچ وتاب میں (غالبؔ)
- بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں حالت اب اضطراب کی سی ہے (میرؔ)
- چند گھڑیاں رہا جو سرِ دار وہ ہو گیا سرخرو ٹھہرا ضرب المثل

اے مرے عالم الغیب برسوں ہوئے مجھ کو یادوں کی سولی پہ لٹکے ہوئے (مؤلف)

ضـرر (74) نقصان، عام طور پر یہ لفظ مالی نقصان یا کسی خارجی تکلیف کے لیے بولا جاتا ہے۔ الـضـراء: تنگی، سختی اور بدحالی۔ الـضرورة: حاجت (جس کے بغیر چارہ نہ ہو)۔ اضـطرار: شدتِ احتیاج سے مجبور ہونے کی کیفیت۔ مـضطر: مجبور، بے بس۔ قرآن: ضِرَارًا (2:231) تکلیف، ضَـآرِّيۡنَ (2:102) نقصان پہنچانے والے، اَلۡـمُضۡطَرَّ (27:62) بے بس، اُضۡطُرَّ (5:3) مجبور، ضَرَّآء (10:21) تنگی۔ اردو: ضرر، ضرار، مُضِر، اضطرار، مضطر، ضرور، ضروری، ضرورت وغیرہ۔

ؔ سودائے عشق نے کبھی پائی نہ منفعت کیا کیا ضرر اٹھائے تمنائے سود میں (بہادر شاہ ظفرؔ)

ؔ وہ اب میری ضرورت بن گیا ہے کہاں ممکن رہا' اس سے نہ بولوں (پروین شاکرؔ)

ؔ نکل آیا اگر آنسو تو ظالم مت نکال آنکھیں سنا معذور تھا مضطر' نکل آیا' نکل آیا (مومنؔ)

ضرع (8) عاجزی' کمزوری۔ المضارعة: عجز و پریشانی میں باہم شریک ہونا۔ اس مفہوم کی نسبت سے اس لفظ میں مطلق شرکت کے معنی میں بھی آ گئے۔ اسی سے علمائے نحو نے ''فعل مضارع'' کی اصطلاح بنائی جس میں دو زمانوں (حال اور مستقبل) کی شرکت ہوتی ہے۔ قرآن: تَضَرَّعُوا (6:43) وہ عاجزی کرتے' تَضَرُّعًا (7:55) اللہ کو عاجزی سے پکارنے کے مفہوم میں۔ ضَرِیْعٍ (88:6) ایک خاردار پودا جو عام طور پر صحرائے عرب میں پایا جاتا ہے۔ اس آیت میں اس پودے کو اہل جہنم کی خوراک بتایا گیا ہے۔ ضَرِیْع کے لغوی معنی ہیں کمزور کرنے والا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اگر جانور اس کے پتے وغیرہ کھالیں تو وہ کمزور اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ اردو میں اس مادہ سے تضرّع (عاجزی)' فعل مضارع وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ؔ وہ خاکسار محوِ تضرّع تھے فرش پر روح القدس کی طرح دعائیں تھیں عرش پر (انیسؔ)

ضعف (30) کمزوری' یہ قوۃ کی ضد ہے۔ قرآن: ضُعْفٍ (30:54) کمزوری' اِسْتَضْعَفُوْنِیْ (7:150) انھوں نے مجھے کمزور سمجھا' مُسْتَضْعَفُوْنَ (8:26) کمزور لوگ۔ اردو: ضعف' ضعیف' ضعفاء وغیرہ۔

ؔ بہتا تھا خوں رکابوں میں تھمتے نہ تھے قدم قوّت کو ضعف' ضعف کو قوّت تھی دم بہ دم (انیسؔ)

ؔ اٹھایا شوق نے اٹھے' بٹھایا ضعف نے بیٹھے یہی رستے کا رستہ ہے' یہی منزل کی منزل ہے (داغؔ)

مضاعفة (22) دوگنا کرنا' بڑھانا۔ قرآن: اَلْمُضْعِفُوْنَ (30:39) بڑھانے والے، دوگنا کرنے والے، ضِعْفَ الْحَیٰوةِ (17:75) دوگنا عمر، اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً (3:130) کئی گنا بڑھا ہوا۔ اردو: علم الحساب کی اصطلاح ذو اضعاف اقل (اس سے مراد وہ عدد ہے جو کئی عددوں پر قابلِ تقسیم ہو اور اس سے چھوٹا کوئی اور عدد نہ ہو جو ان عددوں پر پورا تقسیم ہو سکے)۔ مضاعف (بڑھا دینا) وغیرہ۔

ؔ قحط میں نہ مبتلا کر اے چرخ کر رہا ہے جو المضاعف' جوع (احمقؔ)

ضلل (191) گمراہی' سیدھی راہ سے ہٹ جانا' یہ ضلالت کی ضد ہے۔ قرآن: اَلضَّلٰلَةَ (2:16) گمراہی' ضَلٰلٍ (7:60) گمراہی' اَلضَّآلِّیْنَ (1:7) گمراہ لوگ' ضَلَّ عَنْهُمْ (11:21) یعنی ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''ضلالت'' معروف ہے۔

؎ نیزے علَم کیے ہوئے تھے نیزہ دار سب　　باندھے تھے ایک غول ضلالت شعار سب　　(انیسؔ)

ضمر (1) لاغر ہونا، کسی چیز کا چھپ جانا۔ آیت 22:27 میں ضَامِرٍ سے مراد ایسی کمزور اونٹنیاں ہیں جو لمبی مسافت طے کرنے کی وجہ سے کمزور ہوں۔ الضمیر کے معنی ہیں کسی کے دل میں پوشیدہ بات جس پر دوسرے شخص کا اطلاع پانا دشوار ہو۔ اردو میں یہ مادہ لاغر اور کمزور کے معنی میں مستعمل نہیں۔ البتہ کسی چیز کے چھپے ہوئے اور پوشیدہ ہونے کے معنی میں ضمیر، مضمر وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ ہاں مگر عالمِ اسلام پہ رکھتا ہوں نظر　　فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام　　(اقبالؔ)

؎ حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں　　ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر　　(اقبالؔ)

؎ میں تو جلتی ہوں کہ ہے مضمر مری فطرت میں سوز　　تو فروزاں ہے کہ پروانوں کو ہو سودا ترا　　(اقبالؔ)

ضم (2) دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا آپس میں ملا دینا۔ قرآن: وَاضۡمُمۡ اِلَیۡكَ جَنَاحَكَ (28:32) اور اپنا بازو اپنے ساتھ چمٹا لو، وَاضۡمُمۡ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ (20:22) اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملاؤ۔ اردو میں اس مادہ سے ضم کرنا، ضم ہونا، ضمیمہ وغیرہ الفاظ اسی معنی میں معروف ہیں۔

؎ سوزنِ عیسیٰؑ سے دم کرنے لگے قدوسیاں　　یہ ضمیمہ رہ گیا تھا عالمِ اسباب کا　　(انشاءؔ)

؎ صفائی ہے مجھے منظور اسیرؔ اپنے مضامیں کی　　سیاہی میں کروں ضم غازۂ رخسارِ حوراکو　　(اسیرؔ)

ضوء (6) روشنی، نور۔ قرآن: ضِیَآءً (10:5) روشنی، اَضَآءَتۡ (2:17) وہ روشن ہوگئی، یُضِیۡٓءُ (24:35) وہ روشنی دے۔ اردو: ضیاء، ضَو وغیرہ۔

؎ بڑھ چلی تیری ضیاء اندھیر عالم سے گھٹا　　کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل چھا گیا　　(احمد رضاؔ)

ضاع (10) کسی چیز کا تلف ہونا یا کرنا۔ قرآن: اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ (19:59) انھوں نے نماز کو ضائع کر دیا، لَآ اُضِیۡعُ (3:195) میں ضائع نہیں کرتا، لَا نُضِیۡعُ (18:30) ہم ضائع نہیں کرتے۔ اردو: ضائع، ضیاع، تضیع وغیرہ۔

؎ اے مصحفیؔ یہ آنسو ضائع نہ ہونے پاویں　　آنکھوں سے گر پڑیں تو دامن میں لے لیا کر　　(مصحفیؔ)

؎ اب ہماری راہ میں کڑی ہیں آزمائشیں　　اب وہ لوٹ جائیں جو ضیاعِ جاں سے ڈرتے ہیں　　(عبداللہ راہیؔ)

ضیف (6) مہمان، قریب ہونا، مائل ہونا، ضاف الیہ: وہ اس کی طرف مائل ہوا۔ قرآن: ضَیۡفِ (15:51) مہمان، ضَیۡفِیۡ (11:78) میرا مہمان۔ اردو میں اس مادہ سے ضیافت (مہمانی، دعوت)، اضافت (اردو گرائمر کی ایک اصطلاح، بمعنی تعلق، نسبت)، اضافی (مرکب اضافی)، اضافہ، مضاف وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ؔ گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا　　خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا　　(نامعلوم)

ضیق (13) تنگ ہونا، تنگی۔ قرآن: ضَیقٍ (27:70) تنگی، ضَاقَ (11:77) وہ دل تنگ ہوا، ضَاقَتْ (9:25) زمین ان پر تنگ ہوگئی۔ اردو میں اس مادہ سے ضیق النفس (سانس کی تکلیف)، مضائقہ (لغوی معنی: ایک دوسرے کو تنگ کرنا، تنگی، حرج) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ؔ اچھا وہ مجنوں آرہا ہے دل لیے ہوئے　　ہاں دیکھ لیتے ہیں اسے بھی کیا مضائقہ　　(افضال انور)

تعداد مادہ: 15　　تعداد الفاظ: 439

ط

طٰہٰ (1) حروفِ مقطعات میں سے ہے (20:1)۔ اگر چہ ظاہری طور پر حروفِ مقطعات کے معانی ومفاہیم جاننا ضروری نہیں، مگر اکثر مفسرین کے مطابق یہ نبی کریم ﷺ کا لقب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے خود عطا فرمایا ہے۔ اقبالؔ نے بھی ''طاہا'' اسی مفہوم میں باندھا ہے۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر ۔ وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طاہا (اقبالؔ)

طبع (11) مہر لگانا، کسی چیز کو سانچے میں ڈھالنا، نقش ثبت کرنا۔ قرآن: طَبَعَ اللّٰـهُ (4:155) اللہ نے مہر لگا دی، نَطْبَعُ (7:100) ہم مہر لگا دیں، طُبِـعَ (9:87) مہر لگائی گئی۔ اردو: طبع (طبیعت، کتاب وغیرہ چھاپنا)، طباعت، طبیعت (انسان کی عادات وغیرہ کا مجموعہ، شخصیت کا غالب رخ)، طبعی، طبیعی، طبیعیّات، مطبوعہ، مطبوعات، وغیرہ۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ ۔ افسوس تم کو میرؔ سے صحبت نہیں رہی (میرؔ)

میں کیا کروں بلا سے جو تو مہرباں ہے اب ۔ وہ دل کہاں ہے اب وہ طبیعت کہاں ہے اب (داغؔ)

اے شمع تیری عمرِ طبعی ہے ایک رات ۔ ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے (ذوقؔ)

طبق (4) کسی چیز کا ڈھکنا، ایک چیز کے اوپر دوسری چیز رکھنا جو شکل اور سائز میں بالکل اس کے برابر اور مطابق ہو۔ طباق بمعنی گول رکابی (پلیٹ)۔ طبق: کرّہ، یہ لفظ زمین سمیت تمام اجرامِ فلکی کے کروں کے لیے استعمال ہوتا ہے، اسی لحاظ سے سات زمینوں اور سات آسمانوں کے تصوّر سے ''چودہ طبق'' کی ترکیب بنی ہے۔ آیات 67:3 اور 71:15 میں طِبَاقًا سات آسمانوں جب کہ آیت 84:19 میں طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کے الفاظ میں انسانوں کے دنیا سے آخرت کی طرف سفر کا ذکر ہے۔ مگر چونکہ اس سے قبل آیت 84:18 میں پورے چاند کی قسم کھائی گئی ہے اس لیے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ آیت مذکورہ میں ایک طبق سے دوسرے طبق میں سفر سے یہاں انسان کے زمین سے چاند کی طرف سفر کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ اردو: طبق، طباق، طبقات، مطابق، مطابقت، تطابق، تطبیق وغیرہ۔

جب ضرب کی، زمیں کے طبق ہل کے رہ گئے ۔ سر اڑ گئے گلوں سے گلے مل کے رہ گئے (انیسؔ)

طرح (1) کسی چیز کو دور کرنا، پھینکنا۔ آیت 12:9 میں اِطْرَحُوْهُ کے معنی ہیں اسے (حضرت یوسفؑ کو) پھینک آؤ۔ اردو میں

اس مادہ سے لفظ ''طرح'' معروف ہے جو بنیاد انداز وضع' مانند' وغیرہ کے معنی دیتا ہے۔ لفظ ''طرح'' سے اردو میں بہت سے محاورات بھی بنے ہیں۔ مثلاً طرح ڈالنا' طرح دار (وضع دار) 'طرح مصرعہ (وہ مصرعہ جو مشاعرے کے لیے طے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی زمین میں غزل کہی جائے) وغیرہ۔

ے فاتحہ کو نہ بعدِ مرگ آیا میرؔ کے یار کی طرح دیکھو (میرؔ)

ے میں اپنے حصے کے سکھ جس کے نام کر ڈالوں کوئی تو ہو جو مجھے اس طرح کا پیارا ہو (پروین شاکرؔ)

ے اے شمع تجھ پہ رات یہ بھاری ہے جس طرح ہم نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح (ناطقؔ)

ے طبیعت میں طرح داری جو آگے تھی سواب بھی ہے وہی شوخی وطراری جو آگے تھی سواب بھی ہے (ذکیؔ)

طرف (5) کسی چیز کا کنارہ' سرا۔ قرآن: اَطۡرَافِھَا (13:41) اس (زمین) کے کنارے' طرف العین کے معنی ہیں آنکھ کا کنارہ یعنی پلک' اس نسبت سے اس مادے میں نگاہ اور آنکھ جھپکنے کے معنی بھی پیدا ہو گئے ہیں' طَرۡفُكَ (27:40) آپ کا پلک جھپکنا' طَرۡفُهُمۡ (14:43) انکی نگاہیں' لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا (3:127) تاکہ وہ کافروں کا ایک حصہ یا بازو کاٹ دے۔

اردو: طرف' اطراف' طرفہ (عجیب وغریب' انوکھا۔ یہ اردو میں اس لفظ کا نیا مفہوم ہے) وغیرہ۔

ے جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف اے کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا (میرؔ)

ے بزمِ اغیار میں تعریف مری ہوتی ہے آج یہ طرفہ تماشا سرِ محفل دیکھا (داغؔ)

ے طرفہ رونا ہے' میں اس دیدۂ تر سے گزرا چار ہی اشکوں میں پانی مرے سر سے گزرا (مصحفیؔ)

طرق (11) راستہ پر چلنا۔ قرآن: طَرِيۡقَ (4:169) راستہ' اَلطَّرِيۡقَةِ (72:16) مراد ہے اللہ کا دین' طَرَآئِقَ (72:11) طریق یا طریقہ کی جمع' ہر مذہب یا مسلک کو بھی طَرِيۡقَة کہا جاتا ہے (20:63)' اَلطَّارِقِ (86:1) کے معنی ہیں راستہ چلنے والا یعنی مسافر' مگر عرفِ عام میں یہ لفظ رات کے مسافر کے لیے مخصوص ہے' اسی سے استعارہ کے طور پر آیت 86:1 میں اس سے ستارہ مراد ہے۔

اردو: طریق' طریقہ' طریقت' طارق (بطور نام) وغیرہ۔

ے مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے خودی نہ بیچ' غریبی میں نام پیدا کر (اقبالؔ)

ے کنارِ دریا خضر نے مجھ سے کہا باندازِ محرمانہ سکندری ہو قلندری ہو یہ سب طریقے ہیں ساحرانہ (اقبالؔ)

ے صوفی کی طریقت میں فقط مستیٔ احوال ملّا کی شریعت میں فقط مستیٔ گفتار (اقبالؔ)

طری (2) تروتازہ۔ آیات 16:14 اور 35:12 میں لَحْمًا طَرِیًّا کے معنی ہیں تازہ گوشت۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ طراوت (تروتازگی، نمی) معروف ہے۔

ے جس کے پانی سے شاداب جان و جناں ۔۔۔ اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

ے جل گئے آتشِ رخسار سے تیور اپنے ۔۔۔ دیکھا سبزے کو تو آنکھوں میں طراوت آئی (نامعلوم)

(شعر میں سبزۂ رخسار مراد ہے)

طعم (48) غذا، غذا کھانا۔ قرآن: طَعَامٍ (2:61) کھانا بطور اسم، کبھی یہ مادہ پینے کے معنی بھی دیتا ہے۔ مثلاً مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ (2:249) جو اس میں سے پانی نہ پیئے، اِطْعَامُ (5:89) کھانا کھلانا، طَاعِمٍ (6:145/146) کھانیوالا، طَعْمُهٗ (47:15) کھانے کی چیز کا ذائقہ۔ اردو: طعام، طعمہ (بمعنی لقمہ) وغیرہ۔

ے مہیّا ہو گیا سامانِ بے اندازہ و وافر ۔۔۔ شرابِ کہنہ کے شیشے، طعامِ تازہ و وافر (حفیظ جالندھریؔ)

ے ہے صرفہ ضبطِ آہ میں میرا وگرنہ میں ۔۔۔ طعمہ ہوں ایک ہی نفسِ جاں گداز کا (غالبؔ)

طعن (2) تیر چبھونا یا کسی بھی نوکیلی چیز سے زخم کرنا، استعارۃً عیب نکالنا، طنز کرنا۔ قرآن: طَعْنًا (4:46) عیب جوئی، طَعَنُوْا (9:12) انھوں نے طعنہ زنی کی۔ اردو: طعن، طعنہ، طعنہ زنی، مطعون، طاعون (صدمہ پہنچانے والی بیماری) وغیرہ۔

ے رونا ہے یہ کہ آپ بھی ہنستے ہیں ورنہ یاں ۔۔۔ طعنِ رقیب دل پہ کچھ ایسا گراں نہ تھا (حالیؔ)

ے دوستو! طعنہ نہ دو مجھ کو تہی دستی کا ۔۔۔ کچھ نہیں اور گریباں تو مرے ہاتھ میں ہے (مصحفیؔ)

ے یہی وہ سانپ ہیں جو زہر پھیلاتے ہیں دنیا میں ۔۔۔ وبا بن جاتے ہیں، طاعون بن جاتے ہیں دنیا میں (حفیظ جالندھریؔ)

درج ذیل شعر میں شاعر نے لفظ ''طعن'' کو بہت خوبصورتی سے بہ یک وقت اس کے لغوی معنی (نوکیلی چیز چبھو کر زخمی کرنا) اور مجازی معنی میں استعمال کر کے شعر میں ایہام پیدا کیا ہے۔

ے کانٹوں نے ہم پہ کس لیے کھولی زبانِ طعن ۔۔۔ خالی تو آبلوں سے ہمارے قدم نہ تھے (اسیرؔ)

طغا (39) سرکشی، نافرمانی میں حد سے تجاوز کر جانا۔ قرآن: طُغْيَانِهِمْ (2:15) ان کی سرکشی، طَغَا الْمَآءُ (69:11) پانی کی طغیانی، اَلطَّاغُوْتُ (2:257) کے لغوی معنی حد درجہ سرکش اور نافرمان کے ہیں، مگر قرآن کے مطابق ہر وہ چیز طاغوت ہے جس کی اللہ کے سوا پرستش کی جائے (39:17)۔ اردو: طغیان، طغیانی، طاغوت، طاغوتی وغیرہ۔

ـ مسلک ترا ریاضتِ باطن کی راہ پر طاغوت کے خلاف سراپا جہاد ہے (افضل فقیرؔ)

ـ دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے (حالیؔ)

ـ آفریں طغیانِ وحشت، مرحبا جوشِ جنوں وہ یہ کہتے ہیں کہ کیونکر جائیں دیوانہ کے پاس (شیفتہؔ)

طفل (4) بچہ، لڑکا (جب تک نرم و نازک رہے)۔ اَلطِّفلِ (24:31) بچہ بطور اسم جنس، اَلاَ طْفَالُ (24:59) بچے۔

اردو: طفل، اطفال، طفلی، طفیل (طفل کا اسم صغیر)، طفلانہ وغیرہ۔

ـ طفلِ نو کی اشکباری سے یہ عقدہ کھل گیا داستانِ غم سے ہے آغازِ بابِ زندگی (نامعلوم)

ـ پتیاں پھولوں کی گرتی ہیں خزاں میں اس طرح دستِ طفلِ خفتہ سے رنگیں کھلونے جس طرح (اقبالؔ)

ـ تجربہ کار زمانے کی یہ طفلانہ ضدیں ہم لہو بیچنے نکلے تو وہ پانی مانگے (اصغر سوداؔئی)

ـ مشق تیرے نام کی تھی، بھول جاتے تھے سبق تختیاں پڑتی تھیں طفلی میں اسی بابت ہمیں (نامعلوم)

اردو دائرہ معارف اسلام کے مطابق طَفَّلَ کے معنی ایسے کھانے میں شریک ہونے کے ہیں جس کی دعوت نہ دی گئی ہو، اس لفظ کا یہ مفہوم عرب میں طفیل (طفیل بن زلال) نامی ایک شخص کی وجہ سے معروف ہوا جو بن بلائے تقریبات میں شرکت کرنے کے لیے مشہور تھا۔ چنانچہ اس روایت کی بنا پر اردو میں بھی طفیلی، طفیلیا وغیرہ الفاظ رائج ہو گئے۔

ـ جہاں کی ہے سب دھوم دھام ان کے دم سے فقیر اور غنی سب طفیلی ہیں ان کے (حالیؔ)

طلب (4) کسی چیز کی جستجو اور تلاش۔ قرآن: طَلَبًا (18:41) تلاش، اَلطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ (22:73) طالب و مطلوب۔

اردو: طلب، طالب، طلبہ (طالب کی جمع)، طلیب، طلباء (طلیب کی جمع)، مطلوب، مطلب (طلب کی جگہ) وغیرہ۔

ـ ہم سہل طلب کون سے فرہاد تھے لیکن اب شہر میں تیرے کوئی ہم سا بھی کہاں ہے (فیضؔ)

ـ ان کو اپنانے کی خواہش، ان کو پانے کی طلب آسماں سے چاند کو دھرتی پہ لانے کی طلب (عبداللہ راہیؔ)

ـ وہ ماہتاب صفت، آئینہ جبیں محسنؔ گلے ملا بھی تو مطلب نکالنے کے لیے (محسنؔ نقوی)

ـ ہم طالبِ شہرت ہیں، ہمیں ننگ سے کیا کام بد نام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہو گا (شیفتہؔ)

طالوت (2) بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کا نام۔ امام راغب کے مطابق یہ عجمی نام ہے (2:247,249)۔ قرآن کے مطابق بنی اسرائیل کی اس فرمائش پر ان کو بادشاہ بنایا گیا تھا کہ ہمارا بھی کوئی بادشاہ ہو تو ہم اس کی قیادت میں اپنے دشمنوں سے لڑائی

کریں۔ حضرت طالوت کی جنگ اپنے ہم عصر کافر بادشاہ جالوت سے ہوئی جس میں جالوت مارا گیا اور حضرت طالوت فتح یاب ٹھہرے۔ اردو میں تاریخی حوالے سے یہ نام معروف ہے۔

؎ اگر صیدِ اذیّت خلق ہو جالوت کے ہاتھوں ۔۔۔ تو جاتا ہے وہ مارا بالیقیں طالوت کے ہاتھوں (افضال انور)

طلع (19) سورج کا مشرق سے نکلنا، کسی چیز کا ظاہر ہونا۔ خبر پالینا، درخت کا شگوفہ نکالنا۔ قرآن: طُلُوعِ (20:130) سورج کا نکلنا، مَطْلِعَ (18:90) مقام طلوع، فَاطَّلَعَ (37:55) اس نے اوپر سے جھانکا، اَطَّلَعَ الْغَيْبَ (19:78) کیا وہ غیب کے بارے میں آگاہ ہو گیا؟ طَلْعٌ (50:10) کھجور کا شگوفہ۔ اردو: طلوع، مَطْلَع، اطلاع، طالع (طلوع ہونے والا، اردو میں لفظ "طالع" نصیب اور قسمت کے اضافی معنی دیتا ہے) مطالعہ، مُطّلع وغیرہ۔

؎ ہم تشنہ کام بزم سے اٹھ آئے لاکھوں بار ۔۔۔ اس کی نہیں ہے ساقیٔ محفل کو اطلاع (داغؔ)

؎ مطلعِ اوّل فلک جس کا ہو وہ دیواں ہے تو ۔۔۔ سوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تو (اقبالؔ)

؎ کیا کچھ نہ تھا ازل میں جو طالع نہ تھے درست ۔۔۔ ہم کو دلِ شکستہ قضا نے دلا دیا (نامعلوم)

طلق (14) آزادی حاصل کرنا، کسی بندھن سے آزاد ہو جانا، شرعی اصطلاح میں خاوند کا اپنی منکوحہ کو نکاح کے بندھن سے آزاد کرنا۔ مُطلق: آزاد (مقیّد کی ضد) جو محدود نہ ہو، غیر مشروط حکم وغیرہ، طلق اپنے بنیادی معنی (آزاد اور غیر مقیّد) کے لحاظ سے چلنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے اطلق فلان کے معنی ہیں فلاں چل پڑا، اسی سے زبان کی روانی کو طلاقت کہتے ہیں۔ قرآن: اَلطَّلَاقُ (2:229) طلاق، اَلْمُطَلَّقٰتُ (2:228) طلاق یافتہ عورتیں، فَانْطَلَقُوْا (68:23) پس وہ چل پڑے، وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ (26:13) اور میری زبان میں روانی نہیں ہے۔ اردو: طلاق، مطلّقہ، اطلاق، مطلق، طلاقت (زبان کی روانی) وغیرہ۔

؎ ہاں ہاں کہو زبان سے، یا تم نہیں نہیں ۔۔۔ ہم کو تمہاری بات کا مطلق یقیں نہیں (داغؔ)

؎ محتسب ہم نے تو دی تھی دخترِ رز کو طلاق ۔۔۔ پر تری ضد سے وہی ساتھ اپنے پھر منسوب کی (میر سوزؔ)

؎ طلاقت سے اگر معذور ہوں معذور رہنے دے ۔۔۔ مجھے خالی خیالی شاعری سے دور رہنے دے (حفیظ جالندھریؔ)

اقبالؔ نے درج ذیل شعر میں لفظ مطلق کو مقیّد کے مقابل باندھا ہے۔

؎ کنوئیں میں تو نے یوسفؑ کو جو دیکھا بھی تو کیا دیکھا ۔۔۔ ارے غافل جو مطلق تھا مقیّد کر دیا تو نے

طمع (12) لالچ، نفسِ انسانی کا کسی چیز کی طرف میلان۔ قرآن: اَطْمَعُ (26:82) میں خواہش کرتا ہوں، يَطْمَعُوْنَ

(7:46) وہ خواہش کریں گے' طَمَعًا (13:12) امید اور رغبت۔ اردو میں لفظ طمع بمعنی لالچ (مذموم مفہوم میں) معروف ہے۔

- اے مرغِ دل سمجھ کے تو چشمِ طمع کو کھول — تو نے سنا ہے دام جسے' وہ ہے دانے میں (سوداؔ)
- کھینچ لیں گے جو کہ دنیا کی طمع سے اپنا ہاتھ — پاؤں اپنا یاں وہی آرام سے پھیلائیں گے (بہادر شاہ ظفرؔ)

طمئن (13) پریشانی کے بعد نفس کا پرسکون ہو جانا۔ قرآن: فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ (4:103) پس جب تم پُرسکون حالت میں ہو جاؤ' مُطۡمَئِنٌّ (16:106) پرسکون۔ اردو: اطمینان' مطمئن' طمانیت وغیرہ۔

- اتنا بتا کہیں پہ ہوس کی حدیں بھی ہیں — بن کر خدا بھی کوئی بشر مطمئن نہیں (احمد ندیم قاسمیؔ)
- خیالِ ضبطِ الفت ہے تو احسنؔ خوف پھر کیسا — نہ دھڑکے دل بھی سینے میں وہ اطمینان پیدا کر (احسنؔ مارہروی)

طُور (10) ایک بلند پہاڑ کا نام' وہ پہاڑ جو حضرت موسیٰؑ کی نسبت سے مشہور ہے (19:52)۔ اردو ادب میں کوہِ طور تلمیحی حیثیت سے معروف ہے۔

- کچھ دکھانے دیکھنے کا تھا تقاضا طور پر — کیا خبر ہے تجھ کو اے دل فیصلہ کیونکر ہوا؟ (اقبالؔ)
- ہر دل مئے خیال کی مستی سے چور ہے — کچھ اور آجکل کے کلیموں کا طور ہے (اقبالؔ)

طَور (1) طرح طرح سے' مختلف طریقوں سے' جمع اَطۡوَارًا (71:14)۔ اردو میں طور' اطوار وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

- طور بے طور ہوئے دل کے' خدا خیر کرے — بے طرح گھات میں ہے اس بتِ عیار کی آنکھ (داغؔ)
- نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا — سر پہ شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا (ذوقؔ)

طوع (78) کسی کا کسی کے تابع ہو جانا۔ خوشی سے کسی کی پیروی کرنا' دل کی خوشی سے کوئی کام کرنا' اس کے مقابلے میں کُرہ ہے جس کے معنی کسی کام کو ناگواری سے انجام دینے کے ہیں۔ لفظ استطاعة بھی اسی مادہ سے مشتق ہے' اس سے مراد وہ اسباب' وذرائع یا صلاحیتیں ہیں جو کوئی کام انجام دینے کے لیے درکار ہوں۔ قرآن: اَطِیۡعُوۡا (4:59) تم تابع ہو جاؤ' لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ (16:73) وہ استطاعت نہیں رکھتے' طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا (3:83) خوشی سے یا مجبوراً' طَاعَةٌ (4:81) اطاعت' فرمانبرداری۔

اردو: اطاعت' طاعت' استطاعت' طوعاً و کرہاً وغیرہ۔

- طاعت میں تا رہے نہ مے و انگبیں کی لاگ — دوزخ میں ڈال دو کوئی لیکر بہشت کو (غالبؔ)
- اٹھاتے یوں تو سب ہیں بارِ دنیا طوعاً و کرہاً — خوشی کے ساتھ لیکن یہ فقط غافل سے اٹھتا ہے (نامعلوم)

طوف(14) گھومنا، کسی جگہ یا کسی چیز کے گرد چکر لگانا۔قرآن: طَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ (68:19) اس پر ایک چکر لگانے والا چکر لگا گیا یعنی اسے تباہ کر گیا۔شرعی اصطلاح میں خاص اہتمام اور شرائط کے ساتھ خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا طواف کہلاتا ہے جو حج کا ایک مستقل رکن ہے۔ اَلطَّآئِفِيْنَ (22:26) کعبہ کا طواف کرنے والے، آیت 24:58 میں طَوّٰفُوْنَ سے مراد خدمتگار اور نوکر چاکر ہیں، کیونکہ وہ برائے خدمت ہر وقت اپنے مخدوم کے آس پاس محوِ گردش رہتے ہیں۔اس مفہوم میں جنّت کے غلمانوں کے لیے بھی آیت 52:24 میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔اسی مادہ سے اَلطُّوْفَانَ (7:133) بھی ہے جس کے معنی ایسی مصیبت کے ہیں جو انسان کو چاروں طرف سے گھیر لے۔ ہوا اور پانی کے طوفان میں چیزوں کے گرد گھومنے اور چکر کاٹنے کی صفت واضح اور عیاں ہے۔طَآئِفَةٌ (3:69) سے مراد انسانوں کا ایسا گروہ ہے جو ایک مقصد کے گرد متحد ہوں۔اردو: طوفان، طواف، مطاف، طائف، طائفہ (جمع طوائف)، طوائف الملوکی (ہلچل، بدنظمی)، اردو میں لفظ طوائف بطور واحد بھی مستعمل ہے۔

کرمکِ ناداں طوافِ شمع سے آزاد ہو — اپنی فطرت کے تجلّی زار میں آباد ہو (اقبالؔ)

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر — کہ ساحل سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا (اقبالؔ)

طوق(4) ظاہری و جسمانی قوت، استطاعت، گردن میں ڈالا جانے والا حلقہ، بنیادی طور پر اس سے وہ حلقہ مراد ہے جو بعض پرندوں کی گردن میں قدرتی طور پر بنا ہوتا ہے۔اس مناسبت سے اس لفظ کا اطلاق گردن کے مصنوعی حلقے پر بھی ہونے لگا۔قرآن: سَيُطَوَّقُوْنَ (3:180) وہ (جہنمی) گردنوں میں طوق پہنائے جائینگے، طَاقَةَ (2:249) قوّت اور مقدرت۔اردو میں اس مادہ سے طوق، طاقت، طاق (طاقچہ) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

اسد زندانیٔ تاثیرِ الفت ہائے خوباں ہوں — خمِ دستِ نوازش ہو گیا ہے طوق گردن میں (غالبؔ)

ایک ذرا سا دل ہے جس کو توڑ کے بھی تم جا سکتے ہو — یہ سونے کا طوق نہیں، یہ چاندی کی دیوار نہیں (قتیلؔ شفائی)

ڈوب پائے نہ کبھی میرے سخن کا تارا — اے خدا میرے دکھوں کو مری طاقت کر دے (خالدؔ)

طول(7) دراز، لمبا ہونا، یہ قصر کی ضد میں آتا ہے۔قرآن: طَالَ (57:16) مدت لمبی ہوگئی، فَتَطَاوَلَ (28:45) زمانے کی درازی کے مفہوم میں، طَوْلًا (4:25) وسعت، مقدرت، اَلطَّوْلِ (40:3) اللہ کا فضل و احسان جو غیر محدود ہوتا ہے، طَوِيْلًا (73:7) لمبا۔اردو: طول، طوالت، طویل، طولانی، طویلہ (وہ لمبی رسی جس کے ساتھ متعدد گھوڑوں کے پاؤں باندھ دیئے جاتے ہیں۔مجازاً وہ مکان یا عمارت جہاں گھوڑے باندھے جاتے ہیں) "طویلے کی بلا بندر کے سر" اردو کا مشہور محاورہ ہے (یعنی قصور

کسی کا ہو اور مارا کوئی دوسرا جائے)۔ ایک عوامی عقیدے کے مطابق گھوڑوں اور مویشیوں کو نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے طویلے میں اکثر ایک بندر باندھا جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

ـ کبھی مغفر کبھی جوشن ، کبھی بکتر کاٹا طول میں راکب و مرکب کو برابر کاٹا (انیسؔ)

ـ ترا در ہو، مرا سر ہو، مرا دل ہو، ترا گھر ہو تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی (حفیظ جالندھریؔ)

طوی(5) کسی چیز کو لپیٹ دینا۔ نَطْوِی السَّمَآءَ(21:104) ہم (اس دن) آسمان کو لپیٹ دیں گے، اسی سے عربی محاورہ ہے طویتُ الفلاۃ : میں نے جنگل (کی مسافت) کو طے کیا، یعنی راستوں کو لپیٹ دیا، طُوًی (20:12) طور کی مقدس وادی کا نام۔ اردو میں فاصلہ طے کرنا، جھگڑا طے کرنا، قصہ طے ہونا وغیرہ محاورات معروف ہیں۔

ـ عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام اس زمین و آسماں کو بیکراں سمجھا تھا میں (اقبالؔ)

ـ ہر لحظہ نیا طور، نئی برقِ تجلی اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے (اقبالؔ)

ـ موقوف ہو کیوں حشر پہ انصاف ہمارا قصہ جو یہاں کا ہے تو پھر طے بھی یہیں ہو (نامعلوم)

طھارۃ (31) پاکی، پاک ہونا۔ قرآن: شَرَاباً طَھُوْرًا (76:21) پاکیزہ شراب ، اَطْھَرُ (11:78) بہت پاکیزہ، تَطَھَّرْنَ (2:222) جب عورتیں حیض سے پاک ہو جائیں ۔ اردو: طہارت، طاہر، اطہر، طہور وغیرہ۔

ـ زاہد نہ خود پیو نہ کسی کو پلا سکو کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی (غالبؔ)

ـ مری آنکھیں طہارت آنسوؤں سے کرتی ہیں پہلے میں پھر لرزیدہ ہاتھوں سے نبیؐ کی نعت لکھتا ہوں (افضال انورؔ)

طیب(50) کسی چیز کا حلال اور پاک ہونا۔ قرآن: ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً (3:38) نیک اولاد، اَلطَّیِّبٰتُ (5:4) کھانے کی پاکیزہ چیزیں، طیب اَلطَّیِّبِیْنَ (24:26) نیک مرد، مَاطَابَ لَکُمْ (4:3) جو تمہارے لیے پاک ہیں (نکاح کے لیے عورتیں)، طِبْتُمْ (39:73) تم لوگ اچھے رہے، تم لوگ پاک ہو، (فرشتے اہلِ جنّت سے کہیں گے)طُوْبٰی (13:29) جنت کا ایک درخت، جنت کی خوش گوار نعمتیں۔ اردو: طیّب، طیّبہ، طیبہ، طوبیٰ وغیرہ۔

ـ شہ سے نشانِ فوجِ پیمبر بھی مل گیا طوبیٰ کے ساتھ چشمۂ کوثر بھی مل گیا (انیسؔ)

ـ طوبیٰ تلے میں بیٹھ کے رووں گا زار زار جنت میں تیرے سایۂ دیوار کے لیے (سوداؔ)

طیر(29) اُڑنا۔ قرآن: طٰٓئِرٍ (6:38) پرندہ، اَلطَّیْرَ (27:20) پرندہ بطور اسم جنس، تَطَیَّرْنَا بِکُمْ (36:18) ہم تمہیں منحوس سمجھتے

ہیں، طَآئِرُ کُمْ (36:19) تمہاری نحوست۔ قدیم عرب میں پرندوں سے شگون لیا جاتا تھا جس کے نتیجے میں بعض پرندوں کو منحوس سمجھا جاتا تھا، اس بنا پر اس مادے میں نحوست اور اچھی بُری قسمت کے معنی بھی آ گئے۔ طٰئِرَہٗ (17:13) اس کی قسمت، مُسْتَطِیْرًا (76:7) پھیلی ہوئی، منتشر، پرندوں کے اڑ جانے کے تصور سے یہ معنی لیے گئے ہیں۔ اردو: طائر، طیور، طیّارہ، طیّار (اڑنے والا)۔ یہ لفظ اردو میں اب ''تیار'' (بمعنی میسر و موجود چیز) لکھا جاتا ہے، جب کوئی پرندہ اوٹ سے نکل کر اڑنے کے لیے پر تولتا ہے تو اسے ''طیّار'' کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)۔

؎ رات کے افسوں سے طائر آشیانوں میں اسیر — انجمِ کم ضَو گرفتارِ طلسمِ ماہتاب (اقبالؔ)

؎ آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج — اڑتی سی اِک خبر ہے زبانی طیور کی (غالبؔ)

قدیم شعراء تیار کو طیّار ہی لکھتے تھے، مصحفی نے درج ذیل شعر میں اسی طرح لکھا ہے۔

؎ ہو قافلہ راہی، تو چلیں گھر میں ہمارے — اسباب سفر کرنے کو طیّار رکھا ہے

طین (12) مٹی، قرآن میں یہ لفظ متعدد بار اس مٹی کے حوالے سے آیا ہے، جس سے حضرت آدمؑ کی تخلیق ہوئی تھی (38:71)۔ اسی سے مجازاً انسان کی فطرت اور جبلّت کو بھی ''طینت'' کہا جاتا ہے۔ اس مفہوم میں لفظ طینت اردو میں معروف ہے۔

؎ امیروں کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہے — خمیر ان کا اور ان کی طینت جدا ہے (حالیؔ)

تعداد مادہ: 28 — تعداد الفاظ: 433

ظ

ظُفر (2) ناخن، چاہے انسان کا ہو یا جانور کا۔ آیت 6:146/147 میں ذِیْ ظُفُرٍ سے تیز ناخنوں والے شکاری جانور مراد ہیں۔ جانوروں کے لیے چونکہ ان کے ناخن ان کا ہتھیار ہوتے ہیں، اس مناسبت سے یہ مادہ ہتھیار کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے لہٰذا اظفر کے معنی مخالف کے جسم میں پنجے گاڑھ دینے اور اس پر غالب آ جانے کے بھی ہیں۔ اَظْفَرَكُمْ (48:24) اس نے تمہیں فتح دی۔ اردو: ظفر، ظفریاب، مظفر وغیرہ۔

؎ بظاہر لشکرِ اسلام منصور و مظفّر تھا ۔۔۔ قریشی فوج ہر سو منتشر تھی حال ابتر تھا (حفیظ جالندھری)

؎ مسلماں کا حصولِ مال و زر کیا ہے، شہادت ہے ۔۔۔ مسلماں کے لیے فتح و ظفر کیا ہے، شہادت ہے (حفیظ جالندھری)

ظل (24) سایہ، ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہنچے۔ قرآن: مَدَّ الظِّلَّ (25:45) اس نے سایہ پھیلایا، ظِلٰلٍ (77:41) جنت کے سائے، ظَلِیْلٍ (77:31) سایہ دار، "مَوْج" کَالظُّلَلِ (31:32) سایوں کی طرح کی موجیں۔ یعنی ایسی بڑی موجیں جن کا سایہ بنتا ہو۔ اسی لیے بعض مفسرین نے اس آیت میں کَالظُّلَلِ کا ترجمہ "پہاڑوں جیسی امواج" بھی کیا ہے۔ یہ مادہ بطور فعل ایسا کام کرنے کے معنی بھی دیتا ہے جو دن کے وقت (سائے میں) سرانجام دیئے جاتے ہیں، مگر اس کے علاوہ یہ فعل مطلق ہونا کرنا، رہنا وغیرہ کے معنی میں بھی مستعمل ہے، جیسے لَظَلُّوْا (30:51) وہ ضرور کریں، فَظَلْتُمْ (56:65) تم رہو، ظَلْتَ (20:97) تو رہا۔ اردو میں لفظ ظل (سایہ) معروف ہے۔

؎ اپنے ہی دست و بازو کی ہمت سے لے مدد ۔۔۔ تختِ شہی کے شوق میں ظلِ ہما نہ مانگ (نامعلوم)

ظلم (289) کسی چیز کو اسکے مخصوص مقام پر نہ رکھنا۔ قرآن: اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (31:13) بے شک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ظلمِ عظیم ہے، یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ (42:42) وہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، ظَلَمَ نَفْسَه، (2:231) اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، اَلظّٰلِمِیْنَ (7:44) ظلم کرنیوالے۔ اردو: ظلم، ظالم، مظلوم، اظلم وغیرہ۔

؎ جفا کے بعد وہ آمادہ ہیں وفا کے لیے ۔۔۔ اک اور ظلم سہی جانِ مبتلا کے لیے (وحشتؔ)

؎ ستم تو یہ ہے کہ ظالم سخن شناس نہیں ۔۔۔ وہ ایک شخص کہ شاعر بنا گیا مجھ کو (فرازؔ)

ظُلمة (26) اندھیرا (مجازاً جہالت، شرک اور فسق و فجور)۔ اس معنی میں اس کی ضد نور (مجازاً علم، ایمان اور عملِ صالح) ہے۔ قرآن: اِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ (2:20) جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے، یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (2:257) یہاں نور اور

ظلمات دونوں مجازی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ اردو : ظلمت، ظلمات وغیرہ۔

ے جگا کر اپنے فتنے رات نے پھیلا دیئے دامن — فضا میں لشکرِ ظلمات نے پھیلا دیئے دامن (حفیظ جالندھری)

ے میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ قافلے کو — شرر فشاں ہوگی آہ میری، نفس مرا شعلہ بار ہوگا (اقبال)

ظن (69) گمان، خیال۔ قرآن: ظَنَّ (12:42) اُس نے گمان کیا، اِنِّیْ ظَنَنْتُ (69:20) میرا خیال تھا، ظَنَنْتُمْ (41:23) تم نے گمان کیا۔ اردو: حسنِ ظن، سوءِ ظن، تخمین وظن وغیرہ۔

ے حُسن اور اُس پہ حسنِ ظن، رہ گئی بوالہوس کی شرم — اپنے پہ اعتماد ہے، غیر کو آزمائے کیوں (غالب)

ے بدظنی ایسی کہ غیروں کی وفا بھی کھوٹ تھی — سوءِ ظن ایسا کہ ہم اپنوں کی چالوں میں رہے (فراز)

ظہر (59) پشت، پیٹھ، زمین یا سمندر وغیرہ کی سطح۔ قرآن: ظَھْرِہٖ (84:10) اس کی پشت، ظُھُوْرِ (43:13) پشتیں، ظہر کی جمع، آیت 42:33 میں ظَھْرِہٖ سے سطح زمین یعنی زمین کی پشت مراد ہے۔ انسان کی پشت چونکہ اس کی طاقت کی علامت ہوتی ہے اس لیے مجازاً ظہر کے معنی قوت، طاقت اور غلبہ کے بھی لیے جاتے ہیں۔ اِنْ یَّظْھَرُوْا عَلَیْکُمْ (18:20) اگر وہ تمہارے اوپر غلبہ حاصل کرلیں، تَظٰھَرُوْنَ (2:85) تم طاقت کا استعمال کرتے ہو، ظَھِیْرٌ (66:4) مددگار۔ لفظ ظہر کے بنیادی معنی (پشت) کی نسبت سے ظہار کی اصطلاح بھی وجود میں آئی ہے۔ اگر خاوند اپنی بیوی کو کہے کہ تو میرے لیے ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت، تو شرعی اصطلاح میں اسے "ظہار" کہا جاتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ ھِمْ (58:3) جو لوگ بیویوں سے ظہار کرتے ہیں۔ یعنی انہیں اپنی ماؤں جیسا کہتے ہیں۔

اس مادہ کے ایک اور معنی ظہر الشئ کے ہیں۔ یعنی کسی چیز کا سطح زمین پر اسطرح ظاہر ہونا کہ نمایاں نظر آئے۔ ظَاھِرُہٗ (57:13) اس کا ظاہر۔ اس معنی میں ظاہر کی ضد باطن ہے۔ ظہر بمعنی پشت سے "وقت ظہر" کے معنی بھی اس مادہ میں آ گئے ہیں۔ یعنی جب سورج پشت پھیر جائے، ڈھل جائے۔ اَلظَّھِیْرَۃ (24:58) دن ڈھلے (ظہر) کا وقت ہے۔

اردو: ظہر، ظہرانہ، ظاہر، اظہر، اظہار، ظہار، ظہیر، ظہور، مظہر، مظاہر، مظاہرہ وغیرہ۔

ے آنسو نکل پڑے تو مری لاج رہ گئی — اظہارِ غم کا ورنہ سلیقہ نہ تھا مجھے (نامعلوم)

ے ہے تجھے واسطہ مظاہر سے — اور باطن سے آشنا ہوں میں (اقبال)

ے زندگی کیا ہے، عناصر میں ظہورِ ترتیب — موت کیا ہے انہیں اجزاء کا پریشاں ہونا (چکبست)

تعداد مادہ: 6 — تعداد الفاظ: 469

ع

عبث(2) فضول، کوئی ایسا عمل جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔قرآن: عَبَثًا (23:115) بے مقصد تخلیق،تَعۡبَثُوۡنَ (26:128) تم بے مقصد عمارتیں بناتے ہو۔ اردو میں لفظ عبث اسی معنی اور تلفظ میں معروف ہے۔

؎ عبث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں　　تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے (اقبالؔ)

؎ مجھ کو سنا کے جب کہا، ہم سے کرے وفا کوئی　　کہنے کو سب بجا، درست، منہ سے نکل گیا، عبث (داغؔ)

عبد(275) بندہ، بندگی کرنے والا (17:3)۔امام راغب کے نزدیک جب عبد بمعنی غلام آتا ہے تو اس کی جمع عَبِیۡدِ(50:29) اور جب عبد بمعنی عابد ہو تو اس کی جمع عِبَادُ(25:63) آتی ہے۔اس لحاظ سے آیت وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ (50:29) میں علمی نکتہ یہ ہے کہ اللہ کسی بھی بندے (عبد) پر ظلم نہیں کرتا، چاہے وہ اللہ کا بندہ (عبداللہ) ہو یا کسی اور کا۔ عِبَادَۃِ (18:110) بندگی، عبادت۔ قرآن میں عَبۡدُ(2:178) بمعنی غلام بھی استعمال ہوا ہے۔اردو: عبد، عبید، عابد، عابدہ، عباد، عبادت، عبادات، عبودیت، معبود، معبد وغیرہ۔

؎ ہوئی آتش افسردہ آتش کدوں میں　　لگی خاک سی اڑنے سب مَعبدوں میں (حالیؔ)

؎ اللہ اللہ یہ علوِ خاصِ عبدیّت رضاؔ　　بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا (احمد رضاؔ)

؎ تھمے کیا دیدۂ گریاں وطن کی نوحہ خوانی سے　　عبادت چشمِ شاعر کی ہے ہر دم باوضو رہنا (اقبالؔ)

عبر(9) ایک حالت سے دوسری حالت تک پہنچنا، عبور کرنا۔قرآن: عَابِرِیۡ سَبِیۡلٍ (4:43) راستہ عبور کرنے والا یعنی مسافر، عِبۡرَۃٌ (12:111) کسی دیکھی بھالی چیز کی وساطت سے ان دیکھے نتائج تک پہنچنے کا عمل، سبق آموز نصیحت، تعبیر بمعنی خواب کا باطنی مفہوم یا انجام، گویا تعبیر بتانے والا اس کے ظاہر سے باطنی مفہوم تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ فَاعۡتَبِرُوۡا (59:2) پس عبرت پکڑو۔عبارت: وہ کلام جو متکلم کے منہ سے نکل کر سامع کے کان تک پہنچے، یعنی فاصلہ عبور کرے (مفردات)۔

اردو: عبور، عبوری، عبرت، عبارت، اعتبار، معتبر، تعبیر وغیرہ۔

؎ خط ان کا بہت خوب، عبارت بہت اچھی　　اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ (داغؔ)

؎ شب کو جو تم نہ آئے تو پہنچے کہاں کہاں　　کیا طبعِ بدگماں کو ہماری، عبور تھا (داغؔ)

؎ ہنگامۂ زبونیٔ ہمت ہے انفعال　　حاصل نہ کیجے دہر سے، عبرت ہی کیوں نہ ہو (غالبؔ)

ے مدارِ اعتبار ازہر شعارِ زندگی پر ہے کوئی بھی معتبر نامعتبر پیدا نہیں ہوتا (ازہر درانی)

عبس (3) دل کی تنگی یا ناراضی سے چہرے پر شکن پڑنا۔ العباس وہ شخص ہے جس کے چہرے پر ہر وقت شکن پڑی رہے (یعنی سخت طبیعت والا شخص)، عربی میں شیر کو بھی عباس کہا جاتا ہے۔ آیت 76:10 میں عبوس سے مراد بھیانک اور سخت دن مراد ہے، آیات 74:22 اور 80:1 میں عبس کے معنی تیوری چڑھانے کے ہیں۔ اردو میں لفظ ''عباس'' بطور نام معروف ہے، انیس نے درج ذیل شعر میں ''عابس'' بھی باندھا ہے، اور شاعرانہ کمال سے ماتھے پر بل بھی ڈال دیئے ہیں جو اس لفظ کے لغوی معنی ہیں:

ے عابس کو غیظ لشکرِ بدخو پہ آ گیا غصے سے بل ہلال کی ابرو پہ آ گیا

عتب (5) ایسی جگہ جو وہاں اترنے والوں کے لیے ساز گار نہ ہو، سخت اور پتھریلی زمین، ناراضی، سخت یا ناخوشگوار بات (مفردات) اَلْاِسْتِعْتَابُ: رضامندی چاہنا، یعنی کسی سے خواہش کرنا کہ وہ اپنے عتاب کو دور کر کے راضی ہو جائے۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ (16:84) اور نہ ان سے راضی ہوا جائے گا۔ قرآن میں یہ مادہ پانچوں دفعہ ناراضی دور کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے (41:24)۔ اردو: عتاب، معتوب وغیرہ۔

ے نے چشمِ التفات ہے نہ خنجرِ عتاب جینا تمہارے عشق میں دشوار ہو گیا (وحشت)

ے دونوں کو نگاہِ جاناں نے تو قیر برابر کی بخشی تا عمر خرد برباد رہی، تا عمر جنوں معتوب رہا (عدم)

عتیق (2) پیش رو، متقدم۔ چاہے اس کا تقدم زمانے کے اعتبار سے ہو یا مکان اور رتبہ کے اعتبار سے، اس لحاظ سے عتیق کے معنی قدیم، معزز اور آزاد شدہ غلام کے ہیں۔ آیات 22:29,33 میں اَلْبَيْتِ الْعَتِيْقِ سے مراد خانہ کعبہ ہے، جس کے معنی عزت والا گھر اور قدیم گھر دونوں ہی درست ہیں (عربی عتیق بمعنی ''قدیم'' کے ساتھ انگریزی لفظ antique کی صوتی و معنوی مماثلت لائق توجہ ہے)۔ اردو میں لفظ عتیق بمعنی قدیم بھی معروف ہے اور بطور نام بھی۔

ے اسی طلسمِ کہن میں اسیر ہے آدم بغل میں اس کی ہیں اب تک بتانِ عہدِ عتیق (اقبال)

عجب (27) حیرت، جو کسی چیز کا سبب معلوم نہ ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ قرآن: عَجَباً (18:63) حیرت انگیز طریقے، شَيْءٌ عَجِيْبٌ (50:2) عجیب چیز، اِنْ تَعْجَبْ (13:5) اگر تم تعجب کرو۔ اردو: عجب، عجیب، عجائب، تعجب، متعجب، عجوبہ وغیرہ۔

ے دشمن اگر وہ دوست ہوا ہے تو کیا عجب یاں اعتبارِ دوستیِ جسم و جاں نہیں (نامعلوم)

- یہ عجیب کھیل ہے پیار کا' میں نے آپ دیکھا یہ معجزہ وہ جو لفظ میرے گماں میں تھے' وہ تری زبان پہ آ گئے (امجد اسلام امجد)
- ہے مرے دل کی تباہی پہ تعجب' کیا خوب آپ برباد کریں جس کو وہ برباد نہ ہو (داغ)

عجز (20) کسی چیز کا پچھلا' آخری حصہ' کسی چیز سے پیچھے رہ جانا' کسی عمل کے کرنے سے قاصر رہ جانا اور کرنے کی طاقت نہ ہونا۔ اَلْعَجُزُ: درخت کے تنے کا آخری حصہ جو زمین سے متصل ہوتا ہے (درخت کا جڑ والا تنا)' اس کی جمع اَعْجَازُ (69:7) ہے' آیت 26:171 میں عَجُوزًا کے معنی بڑھیا کے ہیں' عمر کے آخری حصہ میں ہونے کے سبب یا پھر بڑھاپے نے جس کو عاجز کر دیا ہو' مُعْجِزٍ (46:32) عاجز کر دینے والا۔ اردو: عجز' اعجاز' معجزہ' معجزات' عاجز' عاجزی (عجز کے معنی میں "عاجزی" غلط العوام ہے) وغیرہ۔

- فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد معجزہ عشق کا تھا اس کی کرامات نہ تھی (رند)
- فقر کے ہیں معجزات' تاج و سریر و سپاہ فقر ہے میروں کا میر' فقر ہے شاہوں کا شاہ (اقبال)
- سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے خرمنِ باطل جلا دے شعلۂ آواز سے (اقبال)
- کرم کی اِک نظر اس انورِ عاجز پہ بھی آقاؐ پڑا ہے در پہ پھیلائے ہوئے یہ آس کا دامن (افضال انور)

عجل (47) جلدی کرنا' کسی چیز کو وقت سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش کرنا' خواہشِ نفس سے تعلق ہونے کے باعث قرآن میں اس جذبے کی مذمت آئی ہے۔ آیات 17:11 اور 21:37 میں انسانی خمیر کے اندر موجود جلد بازی کا ذکر ہے۔ عربی میں نوجوان بچھڑے کو بھی عِجل کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بڑے بیل کی نسبت بہت تیز اور پھرتیلا ہوتا ہے (2:51)۔ اردو: عجلت' تعجیل' معجّل (مہرِ معجّل' مہر جو فوراً واجب الادا ہو) وغیرہ۔

- کی جو عجلت طلبِ جام میں' ساقی نے کہا ٹھیرو! ٹھیرو! یہ کوئی منہ کا نوالا ٹھیرا (رند)
- وہی نوری فرشتہ تھا کہ باتعجیل آ پہنچا نبیؐ پر ڈھال بننے کو پرِ جبریلؑ آ پہنچا (حفیظ جالندھری)

عجم (4) مبہم ہونا' بات میں اخفاء کا ہونا' اعجم سے مراد وہ شخص ہے جس کی بات فصیح نہ ہو۔ اہلِ عرب کو چونکہ اپنی زباندانی پر بڑا فخر تھا اس لیے وہ غیر عرب لوگوں کے لیے اعجم (گونگا) کا لفظ بولتے تھے۔ قرآن: آیت 41:44 میں اَعْجَمِیٌّ بمقابلہ عَرَبِیٌّ آیا ہے۔ اَلْاَعْجَمِیْنَ (26:198) غیر عرب لوگ۔ اردو: عجم (غیر عرب ملک' ایران)' عجمی (غیر عرب باشندہ) وغیرہ۔ فرہنگ آصفیہ کے نزدیک چونکہ غیر عرب لوگ عرب میں جا کر ان کی زبان بول نہیں پاتے تھے اس لیے وہ انھیں (غیر عرب لوگوں کو) اعجمین (گونگے) کہتے تھے۔

ے انھیں معلوم تھا جس روز کھولا راز کا دامن عرب سے تا عجم سارا جہاں ہو جائے گا دشمن (حفیظ جالندھری)

ے عجمی خُم ہے تو کیا مے تو حجازی ہے مری نغمہ ہندی ہے تو کیا لَے تو حجازی ہے مری (اقبال)

عدد (57) تیار کرنا، مہیا کرنا، گنتی، شمار۔ قرآن: اَعِدُّوْا (8:60) تم تیاری کرو، اَلْعِدَّۃَ (2:185) گنتی، عِدَّتِهِنَّ (65:1) ان کی عدت، مَعْدُوْدَۃً (2:80) گنتی کی چیز، محدود، تھوڑی، عَدًّا (19:94) شمار کرنا۔ اردو: عدد، عددی، اعداد، تعدد، تعداد، متعدد، معدود، عدت، عاد: وہ عدد جو کسی عدد کو پورا تقسیم کر دے، علم الحساب کی اصطلاح میں عادِ اعظم وہ بڑے سے بڑا عدد ہے جو دو یا دو سے زائد اعداد کو پورا تقسیم کر دے (فرہنگ آصفیہ)، استعداد، مستعد وغیرہ۔

ے ہفتاد دو فریق حسد کے عدد سے ہیں اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں (ذوق)

ے سب مستعد تھے قتلِ شہِ کائنات پر طوفانِ آبِ تیغ اٹھا تھا فرات پر (انیس)

ے کھا کے خونِ دل کہی ناصر غزل صرف کر دی جتنی استعداد تھی (ناصر کاظمی)

عدس (1) مسور، عَدَس (2:61) مسور کا دانہ۔ اردو میں عدسہ سے مراد وہ شیشہ بھی ہے جو مسور کے دانے سے مشابہ ہوتا ہے، ہر وہ گول چیز جو کناروں کی نسبت مرکز سے ابھری ہوئی اور موٹی ہو عدسہ کہلاتی ہے۔ عدس بمعنی مسور اردو میں معروف نہیں ہے البتہ انشاء اللہ خان انشاء نے درج ذیل شعر میں ''خاشاکِ عدس'' (مسور کی فصل کا بھُس) باندھا ہے:

ے خاک دیکھیں من وسلویٰ، جن کے آگے چھا گئیں برگ ہائے سبز و خاشاکِ عدس کی ٹٹیاں

عدل (28) انصاف، دو چیزوں کو آپس میں برابر کرنا (16:90)۔ آیت 6:1 میں یَعْدِلُوْنَ کے معنی غیر اللہ کو اللہ کے برابر اور مثل قرار دینے کے ہیں۔ اِعْدِلُوْا (5:8) عدل کرو، فَعَدَلَكَ (82:7) تجھے اللہ نے عدل سے بنایا، یعنی ٹھیک ٹھیک بنایا۔ اردو: عدل، عدالت، عدلیہ، اعتدال، معتدل، عدیل، بے عدیل (بے مثال)، تعدیل وغیرہ۔

ے جیسے نبیؐ کی فوج میں تھے شیرِ کردگار ویسا ہی بے عدیل ہے، یہ شہ کا جاں نثار (انیس)

ے ترے شہرِ عدل سے آج کیا سبھی دردمند چلے گئے نہیں کاغذی کوئی پیرہن، نہیں ہاتھ کوئی اٹھا ہوا (امجد اسلام امجد)

عدن (11) کسی جگہ قرار پکڑنا، قیام کرنا۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ (9:72) قیام کرنے کے باغ، جنت کے باغ۔ اسی سے معدن (کان) مشتق ہے جو معدنیات کی جائے قرار ہوتی ہے۔ اردو میں اس مادہ سے عدن (جنت کے باغ)، معدن، معدنیات وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ تمہارے خون سے رنگین ہے سر زمینِ وطن　　تمہارے خون سے ہر ذرّہ رشکِ درِ عدن　(ظہورؔ)

ـ سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جویا ہوں جواہر کے　　جگر کیا ہم نہیں رکھتے کہ کھودیں جا کے معدن کو　(غالبؔ)

عدو(104) حد سے بڑھنا، ہم آہنگی نہ ہونا۔ حد سے بڑھنے کا تعلق اگر دل کے جذبات سے ہو تو اسے اَلْعَدَاوَۃُ (دشمنی) کہتے ہیں اور اگر ظاہری حرکت وغیرہ سے ہو تو یہ عدو (تیز رفتاری) کہلاتی ہے اور اگر یہ عدل وانصاف میں خلل اندازی سے متعلق ہو تو اسے عدوان (ظلم وزیادتی) کہا جاتا ہے (مفردات)۔ اعداءُ الداء سے مراد وہ مرض ہے جو ایک فرد سے دوسرے فرد کو لگ جائے، یعنی متعدی مرض۔ قرآن: اَلَّذِیْنَ اعْتَدَوْا (2:65) وہ لوگ جو حد سے بڑھ گئے، عَدُوٌّ (2:36) دشمن، اَلْعٰدِیٰتِ (100:1) تیز دوڑنے والے، اَلْعُدْوَانِ (2:85) زیادتی، ظلم۔ آیت 8:42 میں اَلْعُدْوَۃِ الدُّنْیَا بمعنی قریبی کنارہ اور اَلْعُدْوَۃِ الْقُصْوٰی بمعنی دور والا کنارہ۔ وادی کے دونوں کناروں کو غالباً ایک دوسرے کے مدِّ مقابل ہونے کے باعث عُدْوَہ فرمایا گیا ہے۔

اردو: عدو، اعداء، عداوت، تعدّی، متعدی وغیرہ۔

ـ یہ عشق کا مرض متعدی ہے کس قدر　　مجھ سے زیادہ حال ہے ابتر ندیم کا　(سالکؔ)

ـ لے جائیں مجھ کو مالِ غنیمت کے ساتھ عدو　　تم نے تو ڈال دی ہے سپر، تم کو اس سے کیا　(پروین شاکر)

ـ اس عدوے جاں کو امجدؔ میں برا کیسے کہوں　　جب بھی آیا سامنے وہ بے وفا اچھا لگا　(امجد اسلام امجدؔ)

ـ وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو　　کیجے ہمارے ساتھ عداوت ہی کیوں نہ ہو　(غالبؔ)

عذب(371) خوش ذائقہ ٹھنڈا پانی۔ اسی سے عذوب یا عاذب سے مراد ایسا آدمی یا جانور ہے جو پیاس کی شدت کی وجہ سے کھانا وغیرہ چھوڑ دے۔ اس لحاظ سے بھوک پیاس کی شدت کو عـذاب کہا جاتا ہے۔ اس مفہوم کی بنا پر اس مادہ میں مطلق تکلیف کے معنی بھی آ گئے۔ قرآن: ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ (35:12,25:53) میٹھا پانی، عَذَابٌ (44:30) سزا، دکھ، تکلیف۔ اردو: عذوبت (مٹھاس)، عذاب، تعذیب وغیرہ۔

ـ عذاب یہ بھی کسی اور پر نہیں آیا　　کہ ایک عمر چلے اور گھر نہیں آیا　(افتخار عارفؔ)

ـ عذابِ دانش حاضر سے باخبر ہوں میں　　کہ میں اس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثلِ خلیلؑ　(اقبالؔ)

عذر(12) گندگی، گناہ، گناہ یا غلطی کا جواز، کسی انسان کی ایسی کوشش جس سے وہ اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کو مٹا دینا چاہے۔ قرآن: مَعْذِرَۃً (7:164) عذر کی درخواست، مَعَاذِیْرَ (75:15) عذر کی جمع، بہانے، یَعْتَذِرُوْنَ (9:94) وہ عذر کریں گے۔

امام راغب کے مطابق عذر کا اشتقاق عَـذِرَة ہے جس کے معنی نجاست اور گندگی کے ہیں' اسی سے لڑکے کا ختنہ کرتے ہوئے جو فالتو چمڑا کاٹا جاتا ہے اسے عُذرة کہا جاتا ہے اس لحاظ سے عذرا اس لڑکی کو کہا جاتا ہے جس کا پردۂ بکارت زائل نہ ہوا ہو یعنی کنواری ہو۔ (مفردات)۔ اردو: عذر' تعذیر' معذور' معذرت' عذرا (لڑکیوں کے نام کے طور پر) وغیرہ۔

ـ عاشق تو کیوں ہوا تھا تقصیر کیا نکالی — خنجر سے سر کو کاٹا' تعذیر کیا نکالی (مصحفیؔ)

ـ بزمِ اغیار میں معذور نہ تھے وہ وحشتؔ — بات اگر کر نہیں سکتے تھے' اشارہ کرتے (وحشتؔ)

ـ عذر آنے میں بھی ہے اور بلاتے بھی نہیں — باعثِ ترکِ ملاقات بتاتے بھی نہیں (داغؔ)

عـرب (21) بنیادی طور پر حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد کو عرب کہا جاتا تھا' اس کی جمع اَلْاَعْـرَابِ (9:90) ہے۔ بعد میں یہ لفظ بادیہ نشین لوگوں کے لیے مختص ہو گیا اور اس معنی میں اس کا مفرد اعرابی مانا گیا۔ العربی عرب قوم کی زبان ہے مگر عربوں کے ہاں عرف عام میں عـربی سے مراد واضح اور فصیح کلام ہے اور قرآن نے بھی اسی معنی میں لفظ عـربی استعمال کیا ہے (12:2)۔ اردو: عَرب' عَربی' اِعراب (کلام کی فصاحت کو واضح کرنا' یعنی حروف کی علامات واضح کرنا)' اَعراب (عرب کے بادیہ نشین لوگ)' اَعرابی وغیرہ۔

ـ چین و عرب ہمارا' ہندوستاں ہمارا — مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا (اقبالؔ)

ـ جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں مٹ جائیگا — ترکِ خرگاہی ہو یا اَعرابیٔ والا گہر (اقبالؔ)

ـ تھی خوب حضورِ علماء باب کی تقریر — بیچارہ غلط پڑھتا تھا اِعرابِ سمٰوٰت (اقبالؔ)

عـرج (10) بلندی پر چڑھنا۔ قرآن: تَـعْرُجُ (70:4) ملائکہ اوپر چڑھتے ہیں' مَـعَارِجَ (43:33) اوپر چڑھنے کی سیڑھیاں' سیڑھیوں پر چلنے (عَـرُج) کے انداز سے اس مادہ میں لنگڑے پن کا مفہوم بھی پیدا ہو گیا۔ لہٰذا آیت 24:61 میں اَلْاَعْـرَجِ کے معنی لنگڑے آدمی کے ہیں' لنگڑے پن میں چونکہ ٹانگ میں ٹیڑھ ہوتی ہے اس بنا پر اس مادہ میں ''ٹیڑھے پن'' کے معنی بھی آ گئے۔ عُرْجُوْن (36:39) کھجور کی ٹیڑھی ٹہنی۔ اردو: عروج' معارج' معراج وغیرہ۔

ـ عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں — کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے (اقبالؔ)

ـ سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰؐ سے مجھے — کہ عالمِ بشریّت کی زد میں ہے گردوں (اقبالؔ)

عرش (33) چھت' تختِ شاہی۔ قرآن: اَلْعَرْشِ (20:81) اللہ کا عرش' آیت 12:100 میں بادشاہ کا عرش مراد ہے۔ آیت

2:259 میں لفظ عُرُوش بطور جمع بمعنی چھتیں آیا ہے۔ انگور کی بیل چونکہ چھتوں پر چڑھتی ہے اس لیے اسے عربی میں معرش کہا جاتا ہے۔ معرش کی جمع مَعْرُوشٰتٍ (6:141/142) ہے۔ اردو: عرش' عریشہ' عرشہ (جہاز کا عرشہ) وغیرہ۔

؎ کبھی عرش پر' کبھی فرش پر' کبھی تیرے در' کبھی دربدر غمِ عاشقی ترا شکریہ' میں کہاں کہاں سے گزر گیا (نامعلوم)

؎ ہم سفروں میں کسی کی نہ ہو ورنہ ساحل پر تھا کون اس کی خاطر عرشے پر سے ہم نے ہاتھ ہلائے بہت (نوازش)

عرض (79) قرآن میں یہ مادہ درج ذیل معانی میں استعمال ہوا ہے: عَرْضُ (57:21) چوڑائی' عُرِضَ (18:48) پیش کیا گیا' اِعْرَاضًا (4:128) منہ پھیر لینا' روگردانی کرنا' عَرَضَ (24:33) سامانِ دنیا' بے ثبات چیز' عَارِضٌ (46:24) بادل' عُرْضَةً (2:224) آڑ۔ بنیادی طور پر یہ مادہ کسی چیز کی چوڑائی (3:133) کے معنی دیتا ہے' چنانچہ دُعآءٍ عَرِیْضٍ (41:51) کے معنی ہیں لمبی چوڑی دعا' اسی طرح عرض الشیئ کے معنی ہیں اس چیز کی ایک جانب ظاہر ہوگئی' یعنی اس کی چوڑائی والی جانب سامنے آ گئی۔ اور اگر کسی کے سامنے سے چہرہ اس طرح پھرا جائے کہ چہرے کا چوڑا حصہ اس کے سامنے آ جائے تو اسے اِعْرَاض کہا جاتا ہے' اردو میں جس کے معنی روگردانی کے ہیں۔ گویا ظاہر ہونا' پیش کرنا اور روگردانی کرنا اس مادے کے اضافی مفاہیم ہیں جن کا تعلق دراصل اس کے بنیادی معنی (چوڑائی) سے ہی ہے۔ پیش کرنے کے مفہوم سے العارض ہر وہ چیز ہے جو بہت نمایاں ہو۔ اسی معنی میں افق پر پھیلے ہوئے بادل کو قرآن میں عَارِضٌ (46:24) کا نام دیا گیا ہے' اسی لحاظ سے آدمی کے رخسار کو بھی نمایاں ہونے کی وجہ سے عارض کہا جاتا ہے۔ نمایاں ہو کر سامنے آنے کے مفہوم کی وجہ سے اس مادہ میں آڑ (عرضہ) اور بیماری (عارضہ) کے معنی داخل ہوئے اور پھر عارضہ (مرض) سے لفظ اِعْتَرَاض نے جنم لیا۔ عربی میں کہا جاتا ہے: اعترض الشئی فی حلقه یعنی وہ چیز اس کے حلق میں پھنس گئی۔ اس فقرے سے لفظ اعتراض کے معنی واضح ہو جاتے ہیں' اسی معنی میں لفظ تعرض بھی بولا جاتا ہے۔

اس مادہ کے ایک معنی "بے ثبات چیز" کے بھی ہیں' اس مفہوم میں دنیا کے مال کو قرآن میں عَرَضَ (8:67,7:169) کہا گیا ہے۔ اسی سے لفظ عارضی (بے ثبات چیز) بھی مشتق ہے۔ اس کے علاوہ آیت 2:235 میں یہ مادہ عَرَضْتُم پہلو دار بات کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی گول مول بات جو ظاہر و باطن دونوں پر محمول ہو سکے (مفردات)۔ اردو: عرض' اعتراض' عارضہ' عریضہ' عرضی' تعرض' معارض' معروض' معروضی' معترض' تعریض' عارض' عارضی' عروض وغیرہ۔

؎ اس کے عارض کو دیکھ جیتا ہوں عارضی میری زندگانی ہے (نامعلوم)

؎ جستجو یار کی آساں ہے پہ مشکل یہ ہے ۔ کہ مجھے عارضۂ ذوقِ تن آسانی ہے (داغؔ)

؎ واعظ نہ ہو معارض نیک و بد جہاں سے ۔ جو ہو سکے تو غافل اپنی ہی فکر کر کچھ (میرؔ)

؎ کانٹوں میں اک طرف تھے ریاضِ نبیؐ کے پھول ۔ خوشبو سے جن کی خلد تھا جنگل کا عرض و طول (انیسؔ)

؎ میں اس کے سارے رویّوں پر معترض ہوتی ۔ مری طرح سے مگر تھا دکھا ہوا وہ بھی (پروین شاکرؔ)

عـرف (71) کسی چیز کی خوشبو پالینا، کسی چیز کی علامات و آثار پر غور کر کے اُس کا ادراک کر لینا، کسی چیز کا نمایاں ہونا۔ یہ لفظ عام طور پر کسی شخص یا چیز کو پہچاننے کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن: آیت 5:83 میں عَـرَفُوْا کے معنی ہیں ''انھوں نے پہچان لیا''۔ صوفیاء کی اصطلاح میں عارف وہ ہے جسے معرفتِ الٰہی حاصل ہو، تَـعَارُف بمعنی باہمی پہچان (10:45)، میدان عَـرَفَـات (2:198) کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ دنیا میں آنے کے بعد حضرت آدمؑ اور حضرت حوّاؑ پہلی بار اس جگہ ملے تھے۔ یوم عـرفہ وہ دن ہے، جس دن حجاج میدانِ عرفات میں قیام کرتے ہیں۔ اَلْـمَعْرُوْف (4:25) وہ قول یا فعل ہے جس کی خوبی انسانی، فطرت اور شریعت کے عین مطابق ہو اور اَلْـعُرُفُ (7:199) وہ نیک بات یا عمل ہے، جس کی اچھائی کو سب پہچانتے اور تسلیم کرتے ہوں۔ اَعْرَافُ (7:48) جنت اور دوزخ کے درمیان وہ نمایاں مقام ہے جہاں مخصوص لوگوں کو رکھا جائیگا۔ اِعْتَـرَفُوْا (9:102) انھوں نے اقرار کر لیا۔ گویا انہوں نے اپنے قول یا فعل کو پہچان لیا۔

اردو: عُرف، عارف، عرفان، تعریف، تعارف، متعارف، معارف، عرفات، اعتراف، معترف، معروف، معرفہ، معرفت وغیرہ۔

؎ تعارف روگ بن جائے تو اس کو بھولنا بہتر ۔ تعلق بوجھ بن جائے تو اس کا توڑنا اچھا (ساحرؔ)

؎ گریۂ سرشار سے بنیادِ جاں پائندہ ہے ۔ درد کے عرفاں سے عقلِ سنگدل شرمندہ ہے (اقبالؔ)

؎ ترے بدلنے کے باوصف تجھ کو چاہا ہے ۔ یہ اعتراف بھی شامل مرے گناہ میں ہے (پروین شاکرؔ)

عـری (3) ننگا ہونا، ننگے شخص کو عــارٍ اور عــریــان کہا جاتا ہے (اسی نسبت سے اس مادہ میں شرم وغیرہ کے معنی آئے ہیں)۔ قرآن: آیت 20:118 میں تَعْرٰی سے مراد ننگا پن ہے، اَلْعَرَآءِ (37:145،68:49) کے معنی ایسی کھلی جگہ (چٹیل میدان) کے ہیں جو بالکل ننگی ہو اور جہاں سبزہ یا کوئی چیز آڑ کے لیے نہ ہو۔

اردو: عار (شرم)، عور، عریاں، عریانی، عاری، عاریت (مانگے کو لینا یا دینا، یہ لفظ . . سے مشتق ہے کیونکہ مانگنا باعث شرم ہوتا ہے، استعار، استعارہ اور مستعار بھی اسی مادہ سے ہے: فرہنگ آصفیہ)، معرّا، معرا ئی (برہنہ، خالی، سادہ، وہ کتاب جس پر حاشیہ نہ چڑھا

ہو۔ بلا ترجمہ قرآن، ایسی نظم جس میں قافیہ کی پابندی نہ ہو: علمی اردو لغت)۔

؎ عشرتِ قتل گہِ اہلِ تمنا مت پوچھ — عید نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا (غالبؔ)

؎ سجدے ہی کرتے جائیں گے ہم تیری راہ میں — ہے نقشِ پا سے عار تو نقشِ جبیں سہی (داغؔ)

؎ تم عیادت کو نہ آتے ساتھ دشمن کے اگر — عمر میں کچھ اور مدت مستعار آنے کو تھی (سالکؔ)

عُزَیر (1) بنی اسرائیل کے ایک عظیم المرتبت پیغمبر کا نام (9:30)۔ایک روایت کے مطابق 539 ق م کے لگ بھگ بابل شہر میں آپؑ کو نبوّت ملی۔ اردو میں لفظ عزیر بطور اسم پیغمبر معروف ہے۔ اور عام نام بھی رکھا جاتا ہے۔

؎ عزیرؑ و عیسیٰؑ کو ان کی قومیں خدا کے بیٹے بنا رہی تھیں — اِدھر یہ ہندوستاں کے باسی بتوں کو گھر گھر سجا رہے تھے (مؤلف)

عزر (3) کسی کی ایسی مدد کرنا جو جذبہ تعظیم کے ساتھ ہو۔ قرآن: عَـزَّرْ تُـمُـوْهُـمْ (5:12) یہاں انبیاء و رسلؑ کی مدد اور تعظیم مراد ہے، آیات 48:9،7:157 میں یہ مادہ خاتم الانبیاء ﷺ کے لیے اسی معنی میں آیا ہے۔ التعزیر کے اصطلاحی معنی کسی کو شرعی حد سے کم سزا دینے کے ہیں۔ اس کا مقصد متعلقہ فرد کی اصلاح ہوتا ہے۔ کسی جرم کی نسبتاً کم سزا دینے کا عمل گویا ایک انسان کا احترام کرتے ہوئے اس کی اصلاح کے لیے اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ گناہ، جرم، بری عادات وغیرہ سے انسان کو روکنا ہی سزا کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ اردو میں لفظ ''تعزیر'' مطلق سزا کے معنی میں معروف ہے۔

؎ یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی — گر بگڑ بیٹھے تو میں لائقِ تعزیر بھی تھا (غالبؔ)

؎ تعزیر سیاست ہے، نہ غیروں کی خطا ہے — وہ ظلم جو ہم نے دلِ وحشی پہ کیا ہے (فیضؔ)

عز (120) قوت رکھنا، شدت ہونا، غلبہ پانا، انسان کا ایسی حالت میں ہونا جو اسے مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے۔ یعنی انسان کا اپنے اندر اتنی سختی پیدا کر لینا کہ کسی کے دبانے سے نہ دبے۔ قرآن: فَعَزَّزْنَا (36:14) پس ہم نے غلبہ دیا، مضبوط کیا، وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ (38:23) اور اس نے مجھ سے یہ بات زور دے کر کہی، عَزِیْزٌ (2:209) اللہ کا صفاتی نام ہے، غالب اور طاقتور، اَعِزَّۃٍ عَلَی الْـکٰـفِـرِیْـنَ (5:54) وہ کافروں پر سخت ہونگے، اَلْـعُـزّٰی (53:19) مکہ کے ایک مشہور بت کا نام (مؤنث) بمعنی غالب اور طاقتور۔ صاحبِ غلبہ اپنی قوت کی بنا پر چونکہ دوسروں کی نگاہ میں قابل توقیر ہوتا ہے، اس لیے عزۃ کے معنی قدر و منزلت اور توقیر کے بھی لیے جاتے ہیں، آیت 4:139 میں اَلْعِزَّۃَ کے یہی معنی ہیں۔

اردو: عزت، عزیز (پیارا)، معزز، عزّ (مرتبہ، شان)، اعزاز، اعزازی وغیرہ۔

ـ وہ معزّز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر　　اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر　(اقبالؔ)

ـ پھرتے ہیں میرؔ خوار کوئی پوچھتا نہیں　　اس عاشقی میں عزّتِ سادات بھی گئی　(میرؔ)

ـ واں وہ غرور وعزّ وناز، یاں یہ حجابِ پاسِ وضع　　راہ میں ہم ملیں کہاں، بزم میں وہ بلائے کیوں　(غالبؔ)

عـزل (10) الگ جگہ، کنارہ، کنارے ہوجانا، کسی کام یا عمل سے جسمانی یا نظریاتی طور پر الگ ہوجانا۔قرآن: فَـاعْتَـزِلُـوْا (2:222) پس الگ ہوجاؤ، مَـنْ عَـزَلْتَ (33:51) جسے آپؐ نے اپنے سے الگ کردیا ہو، مَـعْزِلٍ (11:42) کنارہ۔اردو: عزل، معزول، عُزلت، معتزلہ (الگ ہوجانے والوں کا گروہ، ایک فرقہ کا روایتی نام) وغیرہ۔

ـ آزادفکر سے ہوں عُزلت میں دن گزاروں　　دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو　(اقبالؔ)

عـزم (9) کسی کام کو قطعی اور حتمی طور پر کرنے کا ارادہ، پختہ ارادہ۔قرآن: فَـاِذَاعَزَمَ الْاَمْـرُ (47:21) تو جب کوئی قطعی فیصلہ ہو جائے، فَاِذَاعَزَمْتَ (3:159) تو جب آپؐ پختہ ارادہ کرلیں۔اردو: عزم، عزائم، عازم، عازمین، عزیمت وغیرہ۔

ـ نالہ سینے سے کرے عزمِ سفر آخرِ شب　　راہ رو باندھے ہے چلنے پہ کمر آخرِ شب　(سوداؔ)

ـ ڈر گیا کچھ خدا سے جو سالکؔ　　عازمِ کوچۂ بتاں نہ ہوا　(سالکؔ)

ـ عازمینِ حج مبارک ہو تمہیں　　اس بہانے حاضری طیبہ کی بھی　(افضال انورؔ)

عِزین (1) گروہ، فرقہ، جماعت (70:37)۔امام راغب کے نزدیک یہ عَزاءُ سے مشتق ہے جس کے معنی صبر وتسلّی حاصل کرنے کے ہیں۔گویا عِـــزِیْــن سے مراد ایسی جماعت ہے جو باہمی تعاون وہمدردی کی بنا پر مجتمع ہوئی ہو۔اردو میں اس مادہ سے عزا، عزادار، عزاداری، تعزیّت وغیرہ الفاظ دوسروں سے اظہار ہمدردی کرنے اور کسی غم زدہ کو تسلی دینے کے معنی میں معروف ہیں۔

ـ عشرت کدے آباد تھے جس قوم کے ہر سُو　　اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزمِ عزا ہے　(حالیؔ)

عُسر (12) سختی، تنگی (مالی)، ناداری، اس کی ضد یُسر ہے۔قرآن: ذُوْعُسْـرَةٍ (2:280) تنگدست، یَـوْمٌ عَسِیْرٌ (74:9) سخت دن، اِنَّ مَعَ الْعُسْرِیُسْرًا (94:6) بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔اردو میں لفظ ''عُسرت'' بمعنی سختی اور ناداری معروف ہے۔

ـ آساں کرے گا سختی، ہجرِ بتاں خُدا　　سالکؔ کسی پر ایک سی عُسرت نہیں رہی　(سالکؔ)

عسل (1) شہد۔آیت 47:15 میں اَنْھٰـرٌ مِّـنْ عَسَـلٍ مُّصَفًّـی سے مراد جنّت میں خالص شہد کی نہریں ہیں۔اردو میں عسل

(شہد) مستعمل ہے، مگر عوام میں معروف نہیں۔

کہیں طوبیٰ، کہیں کوثر، کہیں فردوسِ بریں — کہیں بہتی ہوئی نہرِ لبن ونہرِ عسل (محسن کاکوروی)

رس بھری آنکھ ہے محبوب کی باشانِ عسل — گرد زنبور کا مجمع ہے کہ جھومر پلکیں (نامعلوم)

(زنبور بمعنی شہد کی مکھی)

عشر (27) دس کا عدد۔ قرآن: عَشَرَةٌ (2:196) دس، عِشْرُوْنَ (8:65) بیس، اَلْعِشَارُ (81:4) دس ماہ کی حاملہ اونٹنی، مراد ہے قیمتی اونٹنی، مَعْشَر (55:33) گروہ، جماعت، بنیادی طور پر جماعت کو یہ نام دس آدمیوں کے تصور کے سبب دیا گیا۔ مگر اب مَعْشَر کے معنی مطلق گروہ یا جماعت کے لیے جاتے ہیں تعداد کی کوئی قید نہیں۔ بلکہ اس بنا پر مل جل کر رہنے کا مفہوم (معاشرت، معاشرہ) مستقل طور پر اس مادہ میں آ گیا ہے۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (4:19) ان عورتوں کے ساتھ تم احسن طریقے سے رہو۔ یہاں لفظ عشرت اکٹھے رہنے کے مفہوم میں آیا ہے۔ (اردو میں لفظ ''عشرت'' زندگی کی بہتر سہولیات یعنی خوشحالی کے معنی میں مستعمل ہے اور عام طور پر بمقابلہ ''عسرت'' بولا جاتا ہے)۔ اَلْعَشِيْرَة (9:24) اعزّ او اقارب (خصوصاً باپ کی طرف سے رشتہ داروں پر مشتمل جماعت، عَشِيْرَتُهُمْ (58:22) ان کے رشتہ دار، اسی سے اَلْعَشِيْرُ (22:13) کے معنی دوست، مددگار اور حمایتی کے بھی ہیں، چاہے وہ رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار۔ اردو: عُشر، عشیر (عشرِ عشیر)، عشرہ، اعشاری نظام (دس پر تقسیم ہونے والا)، عاشورہ (محرم کی دسویں تاریخ)، عشرہ مبشّرہ، عشرت، معاشرت، معاشرہ وغیرہ۔

وہ ماہِ عزا کے عشرۂ اوّل میں لٹ گیا — وہ باغیوں کے ہاتھ سے جنگل میں لٹ گیا (انیسؔ)

اے مصحفیؔ عشرت میں کہ عسرت میں بسر ہو — ہے اپنے تو نزدیک مساوات کا عالم (مصحفیؔ)

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور — کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں (اقبالؔ)

عشی (14) شام کے بعد کا وقت، روشنی کا کم ہو جانا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا، اندھا ہونا۔ عِشْوَة سے مراد آگ کا تیز شعلہ ہے جو رات کو دور سے دکھائی دے۔ قرآن: اَلْعَشِيِّ (3:41) رات کا وقت، صَلٰوةِ الْعِشَآءِ (24:58) رات کی نماز، يَعْشُ (43:36) جو اپنی آنکھیں بند کر لے اندھا ہو جائے۔ اردو: عشاء، عشوہ (محبوب کی ادا) وغیرہ۔

دنیا کی عشاء ہو جس سے اشراق — مومن کی اذاں ندائے آفاق (اقبالؔ)

ـ یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے (غالبؔ)

ـ یہ عشوے اور غمزے مرد ہی ان کو سکھاتے ہیں حیا و شرم کے جوہر یہ ظالم خود مٹاتے ہیں (حفیظ جالندھریؔ)

عصب(5) بدن کے پٹھے جو جوڑوں کو تھامے ہوئے ہیں، مضبوطی کے ساتھ باندھنا، کسی چیز کا مضبوط اور سخت ہونا۔

قرآن: عُصْبَةٌ(12:8) طاقتور جماعت، جس کے افراد اشتراکِ مقاصد کے سبب آپس میں مضبوطی سے بندھے ہوں۔ قرآن میں چار دفعہ عصبۃ بمعنی مضبوط جماعت استعمال ہوا ہے اور ایک دفعہ یَوْمٌ عَصِيبٌ(11:77) بمعنی سخت دن۔

اردو: عصب، عصبی، اعصاب، عصبیت (رشتہ داری یا اپنی جماعت یعنی ''عُصبہ'' سے تعلق کی بنا پر کسی کی بے جا مخالفت یا طرف داری کا جذبہ)، تعصّب (عصبیت کا جذبہ)، متعصّب وغیرہ۔

ـ ملا ہوا ہے تعصّب کا چہروں پر روغن مٹا سکا نہ کوئی شیخ و برہمن کا رنگ (بحرؔ)

ـ بروزِ حشر خدا جانے کیا ہوا اے دانشؔ ابھی سے شل مرے اعصاب ہوئے جاتے ہیں (دانشؔ)

ـ ہمارا اس عرب پر اقتدارِ قومی و ذاتی بتانِ کعبہ کے دم سے ہے عصبی اور جذباتی (حفیظ جالندھریؔ)

عصر (5) نچوڑنا، وقت اور زمانہ، وقت کے اعتبار سے اس سے مراد خاص وقت ہے جو زوالِ آفتاب سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ اس وقت سورج تیزی سے غروب ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے اس لیے لفظِ عصر میں وقت کے تیزی سے گزرنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اس مفہوم کی وجہ سے تند و تیز ہوا کو اعصار کہتے ہیں۔ قرآن: وَالْعَصْرِ (103:1) تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے یا وقتِ عصر کی قسم، يَعْصِرُونَ(12:49) وہ رس نچوڑیں گے، اَلْمُعْصِرٰتِ (78:14) پانی نچڑتے بادل، اِعْصَار (2:266) تند و تیز ہوا کا جھونکا۔ اردو: عصر (زمانہ)، ہم عصر، معاصر، نمازِ عصر، عصرانہ (عصر کے وقت کا کھانا) وغیرہ۔

ـ کشتیٔ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے عصرِ نَو رات ہے، دھندلا سا ستارا تو ہے (اقبالؔ)

عصم (13) سختی سے روکنا، کسی چیز کو پکڑ کر مضبوطی سے تھام لینا، گناہ وغیرہ سے باز رہنا، بچنا۔ قرآن: اِعْتَصِمُوْا(3:103) تم مضبوطی سے تھام لو، يَعْصِمُكَ(5:67) وہ آپ (ﷺ) کو بچائے گا، عَاصِمَ(11:43) بچانے والا، عِصَمِ(60:10) عصمتیں، عصمت (ناموس) کی جمع، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کافر عورتیں مسلمان نہیں ہونا چاہتیں انھیں اپنے نکاح میں مت روکے رکھو۔

اردو: عاصم، عاصمہ (بطور نام)، عصمت، معصوم وغیرہ۔

ـ حرفِ غلط بن گئی عِصمتِ پیرِ کنشت اور ہوئی فکر کی کشتیٔ نازک رواں (اقبالؔ)

؎ تمہاری سادگی میں اک ادائے قاتلانہ ہے   مجھے تم آج بے حد دلکش و معصوم لگتے ہو (نامعلوم)

عصا (12) لاٹھی، ڈنڈا۔ قرآن میں 10 مقامات پر حضرت موسیٰؑ کے عَصَا (2:60) کا ذکر آیا ہے اور دو دفعہ آپؑ کے مدِ مقابل جادوگروں کی لاٹھیوں کے لیے عِصِیُّھُمْ (26:44,20:66) کا صیغہ آیا ہے۔ اردو: عصا، عصائے موسوئی (لغوی اور تلمیحی معنی) وغیرہ۔

لغوی معنی میں:

؎ ہے باپ کا عصائے ضعیفی جواں پسر   جب تم نہ ہو گے پاس تو مر جائیگا پدر (انیسؔ)

تلمیحی معنی میں:

؎ عصائے موسوئی نے پتھروں کو آب کر ڈالا   بیابانوں کو ان کے واسطے شاداب کر ڈالا (حفیظ جالندھریؔ)

؎ رشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم   عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد (اقبالؔ)

عصی (32) نافرمان ہونا، گناہگار ہونا۔ قرآن: مَعْصِیَتِ (58:8) نافرمانی، عَصَوْا (2:61) انھوں نے نافرمانی کی، عَصَیْتُ (6:15) میں نافرمانی کروں، اَلْعِصْیَانَ (49:7) نافرمانی۔ اردو: عاصی، عصیاں، معاصی، معصیّت وغیرہ۔

؎ ڈرتھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا   دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں (احمد رضاؔ)

؎ کیا جہنم معصیّت سوزی کی اک ترکیب ہے؟   آگ کے پردے میں پنہاں مقصدِ تادیب ہے؟ (اقبالؔ)

عِضّہ (1) کسی چیز کا ٹکڑا، جمع عِضِیْنَ (15:91) اسی سے جسم کے کسی حصے (ٹکڑے) کو العضو کہتے ہیں۔ جس کی جمع الاعضاء ہے۔ اردو: عضو، اعضاء وغیرہ۔

؎ مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ   کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ (اقبالؔ)

؎ ہم پہ تپِ عشق سے اب آن بنی ہے   انگڑائی پہ انگڑائی ہے، اعضاء شکنی ہے (بہادر شاہ ظفرؔ)

عطف (1) کسی چیز کا ایک سرا دوسرے سرے کی طرف موڑ دینا، درخت کی ٹہنی یا رسی وغیرہ کو دوہرا کرنا۔ آیت 22:9 میں عِطْفِهٖ ...... عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ سے مراد اللہ کے رستے سے گردن موڑنا اور روگردانی کرنا ہے۔ جب اس کے ساتھ علیٰ آئے تو معنی مائل ہونا اور شفقت کرنا ہوتے ہیں اور اگر عَن آئے تو اعراض کرنا اور دور ہونا مراد لیا جاتا ہے۔ اردو میں عاطف، عطف (واوِ عطف) عاطفت، انعطاف، منعطف وغیرہ الفاظ مثبت معنی میں مستعمل ہیں۔

ے تخاطب نامِ نامی سے کیا جس دم سوالی نے توجہ منعطف کی اس طرف سرکارِ عالی نے (حفیظ جالندھری)

ے سبز گنبد کی چھاؤں میں ہوں میں سایۂ عاطفت میسّر ہے (افضال انور)

عطل (2) خالی ہونا، بےکار ہونا۔ آیت 81:4 میں عُطِّلَتْ سے اونٹنی کا بے مہار ہونا اور آیت 22:45 میں مُعَطَّلَةٍ سے کنوؤں کا بیکار و ویران ہونا مراد ہے۔ اردو: تعطّل، معطّل، تعطیل وغیرہ۔

ے تعطیل کہاں مدرسۂ عشق میں انور داخل جو یہاں ہو وہ کبھی گھر نہیں جاتا (افضال انور)

ے ہے معطّل اب زبانِ عامہ اور اپنی زبان رسم کی موقوف اس نے نامہ و پیغام کی (ناسخ)

عطو (14) لینا، دینا، باہم لینا دینا وغیرہ۔ قرآن: اَعْطَيْنٰكَ (108:1) ہم نے آپ کو دیا۔ فَاِنْ اُعْطُوْا (9:58) اگر ان لوگوں کو دیا جائے۔ عَطَآءً (11:108) بخشش، عطا کی ہوئی نعمتیں۔ فَتَعَاطٰى (54:29) پس اس نے لیا (اس شخص نے کوئی ہتھیار وغیرہ لیا اور اللہ کی اونٹنی کو قتل کر دیا)۔ التعاطی: جس چیز کے لینے کا حق نہ ہو اسے لے لینا، یعنی بڑی جرأت کرنا۔ صرف اس ایک آیت میں یہ مادہ لینے کے معنی میں استعمال ہوا ہے، باقی 13 آیات میں دینے کے معنی میں آیا ہے۔

اردو: عطا، عطیہ، مُعطی وغیرہ۔

ے ہم سوچتے رہتے ہیں عطا اور طرح کی دیتا ہے ترا دستِ کرم اور طرح سے (امجد اسلام امجد)

ے شانِ تمکیں ہے بجا، آپ کی نازش ہے درست اک تہی کو تو عطا حسنِ خدا داد ہوا ہے (سالک)

ے مُعطیؐ کی توجہّ ہے قاسمؐ کی عطائیں ہیں تخلیقِ جہاں کے ہیں بس یاد فسانے دو (مؤلّف)

عظم (128) ہڈی۔ عظمات القوم: قوم کے سرداران، کسی قوم میں اساسی حیثیت رکھنے والے لوگ۔ اس مادے کا یہ مفہوم جسم میں ہڈیوں کی اساسی حیثیت کے تصور سے اپنایا گیا ہے۔ پھر عظمات القوم کے تصور کے پیشِ نظر اس مادہ میں بڑائی (ظاہری بھی اور معنوی بھی) کے معنی بھی آ گئے۔ قرآن: يُّعَظِّمْ (22:30) وہ بڑائی دے، عظمت دے، بڑا اور اہم سمجھے۔ عَظِيْمٌ (2:7) بڑا۔ آیت 19:4 میں اَلْعَظْمُ اور آیت 23:14 میں اَلْعِظٰمَ سے مراد ہڈیاں ہیں۔ اُردو میں اس مادہ سے اعظم، عظیم، عُظّام، عظمت، تعظیم، معظّم وغیرہ الفاظ بڑائی سے متعلق معانی میں مستعمل ہیں۔ علامہ اقبال نے درج ذیل شعر میں ''عظام'' بمعنی ''ہڈیاں'' بھی باندھا ہے:

ے خودی کی موت سے روحِ عرب ہے بے تب و تاب بدن عراق و عجم کا ہے، بے عروق و عظام (اقبال)

ـ یہ داغؔ ہے صحابہؓ عُظّام کا مطیع یہ داغؔ جاں نثار ہے آلِ رسولؐ کا (داغؔ)

عفریت (1) بہت بڑا جنّ (27:39)۔اردو میں عفریت بمعنی جن اور خوفناک مخلوق معروف ہے۔

ـ ہوا کے دوش پر خونخوار عفریتوں کی فوجیں تھیں پہاڑ اٹھ اٹھ کے ٹکراتے تھے یا پانی کی موجیں تھیں (حفیظ جالندھریؔ)

عفّ (4) تھوڑی سی چیز پر قناعت کرنا، نفس میں ایسی حالت اور کیفیت کا پیدا ہونا جس کے ذریعے وہ غلبۂ شہوت سے محفوظ رہے، برائی وغیرہ سے بچنا۔قرآن: فَلْيَسْتَعْفِفْ (4:6) وہ بچے، احتیاط کرے۔ يَسْتَعْفِفْنَ (24:60) وہ عورتیں بچیں، التَّعَفُّفُ (2:273) قناعت۔ اردو: عفّت (عصمت)، عفیف، عفیفہ وغیرہ۔

ـ ہم مگر عصمت و عفّت کا سبق بھول گئے غیرتیں بکتی ہیں اب شہر کے بازاروں میں (اقبال عظیم)

ـ فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف (اقبالؔ)

عفو (35) معاف کر دینا، سزا دیئے بغیر چھوڑ دینا، پھلنا پھولنا، توقع سے زائد ہو جانا۔قرآن: عَفَا اللّٰهُ (3:155) اللہ نے معاف کر دیا، الْعَافِينَ (3:134) معاف کر دینے والے، عَفَوا (7:95) وہ لوگ خوب پھلے پھولے، تعداد کے لحاظ سے بھی اور مال و دولت کے حساب سے بھی۔الْعَفْوَ (2:219) ضروریات سے بچ جانے والا فاضل مال۔اردو: عفو، عافیت، معاف، معافی، استعفاء (ملازمت، خدمت وغیرہ سے معذرت طلب کرنا) وغیرہ۔

ـ اب عفو وہ کرے نہ کرے اختیار ہے امیدِ عفو میں، میں گنہگار ہو چکا (نامعلوم)

عقب (26) پاؤں کا پچھلا حصہ یعنی ایڑی۔اس کی جمع اَعْقَاب (3:144) ہے، عَقِبِهٖ (43:28) اس کے پیچھے سے۔مراد ہے حضرت ابراہیمؑ کی نسل اور اولاد جو آپؑ کے پیچھے دنیا میں رہی، لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ (13:41) یعنی اللہ کا فیصلہ پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں مُعَقِّبٰتٌ (13:11) تعاقب کرنیوالے، مراد ہیں فرشتے جو نگرانی کی غرض سے ہر وقت انسان کے تعاقب میں رہتے ہیں۔پیچھے آنے کے مفہوم کی وجہ سے شاہین کو بھی عقاب کہا جاتا ہے، یعنی شکار کا تعاقب کرنے والا۔عاقبة کے معنی ہیں انجام اور اُخروی زندگی، قرآن مجید میں لفظ عاقبة کہیں اچھے انجام (11:49) کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، مگر زیادہ تر بُرے انجام (10:39) کے لیے ہی آیا ہے۔بُرے انجام کے اسی مفہوم کی وجہ سے اس مادے میں سزا دینے کا مفہوم بھی آ گیا ہے۔شَدِيْدُ الْعِقَاب (5:2) اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے، سَرِيْعُ الْعِقَابِ (6:165/166) اللہ تعالیٰ جلد سزا دینے والا ہے۔الْعَقَبَة (90:11) سے مراد دشوار گزار گھاٹی ہے۔عقبہ کے لغوی معنی اس دشوار گزار راستہ کے ہیں جو بلندی پر جانے کے لیے پہاڑوں

میں سے گزرتا ہے (تفہیم القرآن)۔اس مادہ کا یہ مفہوم عقبة الطّیر کے محاورے سے مشتق ہے جس کے معنی پرندے کا دورانِ پرواز کبھی اوپر چڑھنا اور کبھی نیچے اترنا کے ہیں۔ اردو: عاقب (پیچھے آنیوالا)' عاقبت' عُقاب' تعاقب' عقوبت (سزا)' عُقبیٰ وغیرہ۔ تاریخِ اسلام میں ''بیعت عقبہ'' کی وجہ سے لفظ عقبہ بمعنی گھاٹی بھی اردو میں معروف ہے۔

ـ تجھ سے نسبت ہوئی کیا' ایک قیامت ٹھہری — شہر کا شہر تعاقب میں ہمارے جیسے (فرازؔ)

ـ اذیّتوں کا تسلسل' عقوبتوں کا سموم — یہ زندگی ہے کسی جرم کی سزا کی طرح (نعیم صدیقی)

ـ جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شبِ ہجراں — ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے (فیضؔ)

ـ تُندئ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عُقاب — یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے (صادق حسینؔ)

نوٹ: یہ شعر سیّد صادق حسینؔ' ایڈووکیٹ مُتَوفّٰی 1989 (ظفروال' ضلع نارووال) کا ہے۔ مگر ہمارے ہاں عام طور پر علامہ اقبال سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔

عقد (7) گرہ' گرہ باندھنا۔ قرآن: آیت 2:237 میں عُقْدَہ کے معنی نکاح کی گرہ کے ہیں اور آیت 20:27 میں اس سے حضرت موسیٰؑ کی زبان کی گرہ مراد ہے' اَلْعُقَدِ (113:4) عقدہ کی جمع ہے' منتر پڑھنے والوں کے ہاتھوں دھاگے کی گرہیں۔ جبکہ آیت 5:1 میں اَلْعُقُوْدِ سے وعدوں اور معاہدوں کی گرہیں مراد ہیں۔ اردو: عقد (نکاح)' عقدہ (مشکل نکتہ)' عقیدت' عقیدہ' عقائد' تعقید' اعتقاد' معتقد' انعقاد' منعقد وغیرہ۔

ـ غالبؔ اپنا یہ عقیدہ ہے بقولِ ناسخؔ — آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میرؔ نہیں (غالبؔ)

ـ جو ستم پیشہ نہ ہو معتقدِ مہر و وفا — کیا وہ سمجھے کہ غمِ عشق ہے ہوتا کیسا (ناظمؔ)

ـ بادِصبا تُو عقدہ کشا اس کی ہو جیو — مجھ سا گرفتہ دل اگر آوے نظر کہیں (فغاںؔ)

عقل (49) شعور' سمجھ' انسان کی وہ قوت جو قبولِ علم کے لیے تیار رہتی ہے اور علم جو اس قوت کے ذریعے حاصل ہو وہ بھی عقل ہی کہلاتا ہے۔ قرآن: عَقَلُوْہُ (2:75) وہ اسے سمجھ گئے' نَعْقِلُ (67:10) ہم سمجھتے' یَعْقِلُوْنَ (13:4) وہ سمجھتے ہیں۔ عقل کے لغوی معنی اونٹ کے گھٹنے کو رسی سے باندھنا کے ہیں (عربی میں اس رسی کو عــقــال کہا جاتا ہے)' چونکہ عقل انسان کو افعالِ ذمیمہ کی طرف جانے سے روکتی ہے اس لیے یہ نام دیا گیا ہے (فرہنگ آصفیہ)۔ اردو: عقل' عاقل' عقول' معقول' تعقّل وغیرہ۔

ـ عقلِ دُور اندیش کی چلتی نہیں کچھ روک تھام — شوق مستانہ لیے جاتا ہے اور جاتے ہیں ہم (وحشتؔ)

عکف (9) کسی چیز کو روکنا یا کسی عمل سے رکنا' کسی چیز پر تعظیماً متوجہ ہونا' اور اس سے وابستہ رہنا۔ اصطلاحِ شریعت میں ''اعتکاف'' سے مراد خاص شرائط کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول رہنے کے ہیں۔ آیت 2:187 میں عٰکِفُوْنَ سے مراد یہی اعتکاف کرنیوالے ہیں۔ جبکہ آیت 21:52 میں بتوں کی پرستش میں مشغول لوگوں کو بھی عٰکِفُوْنَ کہا گیا ہے' اَلْعَاکِفُ (22:25) مسجد الحرام کے آس پاس رہنے والے (مقامی) لوگ' مَعْکُوْفاً (48:25) یہاں قربانی کے وہ جانور مراد ہیں جو قربانی کی جگہ پہنچنے سے روک دیئے گئے۔ اردو میں عاکف' اعتکاف' معتکف وغیرہ الفاظ (اصطلاحی معنی میں) معروف ہیں۔

؎ کیاری ہر ایک اعتکاف میں ہے ۔۔۔ اور آبِ رواں طواف میں ہے ۔۔۔ (محسن کاکوروی)

؎ مار کر مجھ کو وہ تائب ہوئے سفّا کی سے ۔۔۔ معتکف تیغ ہوئی' تیر نے چلّہ کھینچا ۔۔۔ (بحر)

اس شعر میں شاعر نے لفظ ''چلّہ'' کو ذومعنی انداز میں استعمال کر کے شعر میں خوبصورتی پیدا کی ہے ''چلّہ'' کے ایک معنی کمان کی تانت کے بھی ہیں۔

علق (7) کسی بلند چیز کے ساتھ کسی دوسری چیز کو باندھنا یا وابستہ کر دینا۔ اسی مادہ سے لفظِ مُعَلَّق مشتق ہے جس کے معنی لٹکی ہوئی چیز کے ہیں۔ مُعَلَّقَة (4:129) لٹکی ہوئی چیز۔ اس آیت کے علاوہ قرآن میں 6 دفعہ لفظ عَلَق (97:2) یا عَلَقَه (23:14) رحمِ مادر کی جھلّے کے ساتھ لٹکی ہوئی جونک نما بوٹی کے معنی میں استعمال ہوا ہے' جس سے بچے کی تخلیق ہوتی ہے۔ اردو: علاقہ (تعلق' ایک خطہ زمین کے ساتھ متصل دوسرا خطہ زمین)' علائق' تعلق' متعلق' معلق' تعلیق (لکھائی کا ایک انداز جسے خواجہ تاج اصفہانی نے ایجاد کیا تھا۔ اس میں حروف کو آپس میں جوڑ کر لکھا جاتا ہے)' نستعلیق (خطِ نستعلیق' یہ خط یعنی لکھائی کا انداز خطِ نسخ اور خطِ تعلیق کو ملا کر وضع کیا گیا۔ آج کل اردو عام طور پر خطِ نستعلیق میں ہی لکھی جاتی ہے۔ نیز دیکھیئے ''نسخ'') وغیرہ۔

؎ مشکل ہے ذوقؔ دامِ علائق سے چھوٹنا ۔۔۔ جب تک کہ روح کو ہے علاقہ بدن کے ساتھ ۔۔۔ (ذوقؔ)

؎ اُس دن تو بہت ترکِ تعلق کا جنوں تھا ۔۔۔ اب پوچھ رہے ہو مرا احوال' کسی سے ۔۔۔ (نامعلوم)

؎ شکستہ لکھا اور تعلیق جب ۔۔۔ رہے دیکھ حیراں اتالیق سب ۔۔۔ (میر حسنؔ)

علم (747) جاننا' پہچاننا' حقیقت کا ادراک کرنا (3:7)' اَلْعَلَم: جھنڈا' ایسا نشان جس سے کوئی چیز یا جگہ پہچانی جا سکے۔ فوج کے جھنڈے کو عَلَمُ الْجَیْش کہا جاتا ہے۔ اسی علامتی حیثیت کی وجہ سے پہاڑ کو بھی عربی میں عَلَم کہتے ہیں جس کی جمع اَلْاَعْلَام (42:32) ہے۔ کائنات کو عَالَم اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ذاتِ الٰہی کی معرفت کا ذریعہ ہے (مفردات)۔ اردو: علم' تعلیم' معلّم'

متعلّم، معلوم، معلومات، علم، علامت، علامات، عالِم، عالَم وغیرہ۔

ے اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم ایک سازش ہے فقط دین و مروّت کیخلاف (اقبالؔ)

ے کیا عالم کو کشتہ چشم کے عالم کو دیکھو تو صفِ مژگاں نے آگے رکھ لیا رستم کو دیکھو تو (نکہتؔ)

علن (16) ظاہر ہونا، آشکار ہونا۔ قرآن: اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ (71:9) اُنکے لیے میں نے کھول کر بیان کیا، تُعۡلِنُوۡنَ (16:19) تم ظاہر کرتے ہو، عَلَانِيَةً (13:22) ظاہر طور پر۔ اردو: اعلان، علی الاعلان، اعلانیہ وغیرہ۔

ے سمجھوتا ہے تو اشکِ ندامت سے رقم ہو اعلانِ بغاوت ہے تو پھر خوں سے لکھا جائے (پروین شاکر)

علو (63) کسی چیز کا بلند ترین حصہ۔ یہ سُفل کی ضد ہے، تَعَال کے معنی (بطور فعل) کسی کو بلندی کی طرف بلانے کے ہیں اور اس لحاظ سے یہ لفظ مطلق بلانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن: تَعَالَوۡا (3:61) تم لوگ آؤ، تَعٰلٰی (6:100/101) بلند مرتبہ۔ آیت 9:40 میں عُلۡیَا بمقابلہ سُفۡلٰی آیا ہے۔ اَلۡاَعۡلٰی (87:1) بہت ارفع، عِلِّيِّيۡنَ (83:18) جنت میں سب سے بلند مقام۔ اردو: علو، اعلیٰ، علی، عالی، عالیہ، تعالیٰ، تعلّی (اپنی تعریف) اِعلاء (بلند کرنا) وغیرہ۔

ے اس علوِ شان کی کیا انتہا وہ کبھی اترے نہ میری یاد سے (سالکؔ)

ے چھوڑ کر اپنی تعلّی، کر تواضع اختیار رتبہ مسجد کے منارے کا ہے کم محراب سے (نامعلوم)

عمد (7) سیدھے کھڑے ہو جانا، کسی چیز کا قصد کرنا، کسی چیز کا سہارا لینا۔ عمود اس لکڑی کو کہا جاتا ہے جس پر خیمہ کھڑا ہوتا ہے، ہر سیدھی کھڑی چیز کو بھی عمود کہتے ہیں۔ قرآن: اَلۡعِمَادِ (89:7) عمارتوں کے بلند و بالا ستون، بِغَيۡرِ عَمَدٍ (31:10) یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بنایا، مُتَعَمِّدًا (5:95) یعنی ارادے کے ساتھ، قصداً۔ اردو: عمد، عمداً، عمدہ، عمودی، عموداً، اعتماد، معتمد، عمائد، عمائدین وغیرہ۔

ے آیا اُدھر سے گرز، اِدھر سے چلا تبر دو ہو گیا عمود مثالِ خیارِ تر (انیسؔ)

ے غصہ میں ترے ہم نے بڑا لطف اٹھایا اب تو عمداً اور بھی تقصیر کریں گے (انشاءؔ)

ے گزرا اس اعتمادِ محبت سے میں خُدا مجھ سے چھپائیں کاش وہ الفت رقیب کی (وحشتؔ)

عمر (24) آباد کرنا (9:19)، خراب کی ضد۔ قرآن: اَلۡعُمُرِ (16:70) وہ مدت جس کے دوران میں بدن روح کے ساتھ آباد رہتا ہے، يَعۡمُرُ (9:18) وہ آباد کرتا ہے، اَلۡعُمۡرَةَ (2:196) عمرہ، لغوی معنی کسی جگہ قیام کر کے اسے آباد کرنے کے ہیں،

اصطلاح میں خاص طریقہ سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کو عمرہ کہا جاتا ہے' اَلْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ (52:4) پُر رونق گھر ہے۔
اردو: عمر' عمرہ' عمارت' معمور' معمورہ' عامر (آباد کرنیوالا)' معمر' معمار' تعمیر' استعمار (کسی ملک پر غاصبانہ قبضہ)' عمار' معتمر' عمیر وغیرہ۔

ے میں جس کو ایک عمر سنبھالے پھرا کیا — مٹی بتا رہی ہے وہ پیکر مرا نہ تھا (افتخار عارف)

ے مری عمر سے نہ سمٹ سکے مرے دل میں اتنے سوال تھے — ترے پاس جتنے جواب تھے تری اک نگاہ میں آ گئے (امجد اسلام امجد)

ے شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے — یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے (اقبال)

ے ڈھائی جائے گی بنا یورپ کے استعمار کی — ایشیا آپ اپنے حق کا پاسباں ہو جائیگا (اقبال)

عمران (3) قرآن کی تیسری سورۂ آلِ عمران کے نام سے ہے اور آیت 3:33 میں آلِ عمران کا ذکر حضرت آدمؑ' حضرت نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ کے ساتھ انتخاب برائے رسالت کے سلسلے میں ہوا ہے۔ تفہیم القرآن کے مطابق عمران حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے والد کا نام تھا جسے بائیبل میں عمرام لکھا گیا ہے۔ البتہ آیت 3:35 اور آیت 66:12 میں عمران کا ذکر بحیثیت ''والدِ حضرت مریمؑ '' ہوا ہے۔ گویا قرآن مجید میں عمران کے نام سے دو شخصیات کا ذکر آیا ہے۔
اردو میں قرآنی شخصیت کے نام کے طور پر لفظ عمران معروف ہے' اسی لحاظ سے ہمارے ہاں عام نام بھی رکھا جاتا ہے۔

ے آلِ عمراں کی مسلّم عظمت — رتبۂ آلِ عبا کیا کہیئے (افضال انور)

عمق (1) گہرائی' آیت 22:27 میں فَجٍّ عَمِیْقٍ سے دور دراز کے ناہموار راستے مراد ہیں۔ اردو میں عمق اور عمیق (گہرا) تعمق' اعماق وغیرہ الفاظ اسی معنی میں معروف ہیں۔

ے غوّاص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی — لیکن مجھے اعماقِ سیاست سے ہے پرہیز (اقبال)

ے قبر پر کر اک تعمّق کی نظر — بحرِ ہستی کی یہیں پہ تھاہ ہے (نامعلوم)

ے ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے — نہ کہیں لذّتِ کردار' نہ افکارِ عمیق (اقبال)

عمل (379) کام' وہ فعل جو کسی سے ارادۃً صادر ہو۔ قرآن: عَمِلَ صَالِحًا (18:88) نیک کام کیا' تَعْمَلُوْنَ (2:74) تم کام کرتے ہو' اَعْمَالٌ (23:63) عمل کی جمع' عَامِلٌ (11:93) عمل کا فاعل' کام کرنے والا' اَلْعٰمِلِیْنَ (9:60) عامل کی جمع' کسی صاحبِ اقتدار کے گورنر وغیرہ کو بھی عامل کہا جاتا ہے جس کی جمع عُمّال ہے۔ اردو: عمل' عامل' عمّال' معمل' اعمال' عوامل' عملہ

معاملہ، معاملات، معمول، استعمال، مستعمل وغیرہ۔

؎ میں نے اقبالؔ سے از راہِ نصیحت یہ کہا — عاملِ روزہ ہے تو اور نہ پابندِ نماز (اقبالؔ)

؎ یہ معاملے ہیں نازک جو تری رضا ہو تو کر — کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریق خانقاہی (اقبالؔ)

؎ وہ چشمِ خطا پوش مخاطب ہوئی ہم سے — ہم نامۂ اعمال کے ممنونِ کرم ہیں (نامعلوم)

عمّ(5) چچا، والد کا بھائی۔ عَمَّة: والد کی بہن، پھوپھی۔ قرآن: بَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ (33:50) آپ کی چچازاد اور پھوپھی زاد بہنیں۔ عَمّٰتِكُمْ (4:23 اور 24:61) تمہاری پھوپھیاں، بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ (24:61) تمہارے چچاؤں کے گھر۔ یہ عموم سے مشتق ہے، جس کے معنی رشتہ اور تعلق میں شامل ہونے کے ہیں۔ اگر تعلق کثرت کے اعتبار سے ہو تو اس معنی میں اس سے عامة اور عوام کے الفاظ بنتے ہیں اور اگر یہ رشتہ یا تعلق شمولیت یعنی لپٹنے وغیرہ کے اعتبار سے ہو (دیکھیے شمال کے تحت شامل، شمولیت وغیرہ) تو اس سے عمامة کا لفظ بنتا ہے، جس کے معنی سر پر لپیٹنے والے کپڑے کے ہیں جسے عرف عام میں پگڑی کہا جاتا ہے۔ اردو: عمّ، عم زاد، عموّ (فارسی میں عم سے عمو بن گیا ہے جو اردو میں بھی رائج ہے: فرہنگ آصفیہ)، عام، عوام، عامتہ الناس، عمومی، عموماً، بالعموم، عمامہ وغیرہ۔

؎ شجاع و نامور فرزندِ عبدالمطلب حمزہؓ — وہ عمِ مصطفیٰؐ، عالی نسب، والا حسب حمزہؓ (حفیظؔ)

؎ عمامہ کو اتار کے پڑھیو نماز شیخ — سجدے سے ورنہ سر کو اٹھایا نہ جائے گا (سوداؔ)

؎ اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام — پختہ تر اس سے ہوئے خوئے غلامی میں عوام (اقبالؔ)

عمی(33) اندھا ہونا، اس مادہ کے معنی کا اطلاق بصارت اور بصیرت دونوں کی محرومی پر ہوتا ہے۔ قرآن: آیات 24:61 اور 80:2 میں اَلْاَعْمٰی کے معنی بصارت سے محرومی کے ہیں، جب کہ آیات 41:17 اور 6:104/105 میں اس سے مراد بصیرت سے محرومی ہے اور آیت 22:46 میں تَعْمَى الْقُلُوْبُ کے الفاظ میں دلوں کے اندھے پن کا ذکر کیا گیا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے معمّا (معمّہ لکھنا غلط ہے) معروف ہے۔ معمّا کے لغوی معنی ایسے معاملے کے ہیں جو اندھیرے میں ہو۔ یعنی اس کے بارے میں حقائق واضح اور معلوم نہ ہوں۔ بعض قدیم شعراء نے لفظ "اعمیٰ"، بمعنی اندھا بھی باندھا ہے۔

؎ اثر جذبِ مشامِ پیرِ اعمیٰ کا ہے یہ ورنہ — شمیمِ یوسفی کو رستہ آتا تھا نہ کنعاں کا (سالکؔ)

عنب(11) انگور، جمع عناب، انگور کی بیل اور پھل دونوں کے لیے عنب کا لفظ ہی مستعمل ہے۔ قرآن میں اس مادہ سے

عنبٍ (17:91) اور اَعْنَابٍ (13:4) واحد، جمع دونوں صیغے آئے ہیں۔ اردو: عنب، اعناب، اعنابی، عُنّابی وغیرہ۔

ـــ پیش آیئے بہ شفقت ولطف اس سے شیخ جی　　بنت العنب کو جانیئے اپنی بنات سے　(انشاء)

ـــ انشاؔء بھلا وہ زاہدِ دیرینہ کیا کرے　　خود جس کی جھانک تاک میں یہ بنت العنب رہے　(انشاء)

ـــ رنگ گردوں کا ذرا دیکھ تو عُنّابی ہے　　یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے　(اقبالؔ)

عند(4) سرکش ہونا، تکبر کرنا، بے جا اِترانے والے شخص کو عنید کہا جاتا ہے۔ قرآن: عَنِيْدٍ (11:59) دشمن، ہٹ دھرم، عَنِيْدًا (74:16) مخالف۔ اردو: عناد (دشمنی)، معاندانہ، معاندنت وغیرہ۔

ـــ اک تم سے دوستی ہمیں اور لاکھ سے عناد　　اک ہم سے دشمنی تمہیں، الفت ہزار سے　(سالکؔ)

عِند(196) نزدیک، قریب، جسمانی اور نظریاتی دونوں طرح کی قربت کے معنی اس مادہ میں پائے جاتے ہیں۔ قرآن: آیات 3:37 اور 7:31 میں عِنْدَ جسمانی یا مکانی قربت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جب کہ آیات 3:19 اور 33:53 میں یہ لفظ نظریاتی قربت کے معنی دیتا ہے۔ اردو میں عند (عند الطلب)، عندیہ (رائے، منشاء، منصوبہ) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ـــ تمہارا عندیہ کیا ہے لڑیں یا بند ہو بیٹھیں　　چلیں میدان میں یا شہر کے پابند ہو بیٹھیں　(حفیظ جالندھریؔ)

عنق(9) گردن، جمع اعناق۔ قرآن: عُنُقِہٖ (17:13) اس (انسان) کی گردن، اعناق (38:33) گھوڑوں کی گردنیں، اَعْنَاقُھُمْ (26:4) ان (کفارِ مکہ) کی گردنیں۔ اردو: معانقہ (گلے ملنا، لغوی معنی ہیں باہم گردنیں ملانا)، عنیق (بطور نام)، عنقا (فرضی پرندہ، لغوی معنی ہیں لمبی گردن والا: فرہنگ آصفیہ) وغیرہ۔

ـــ نہ شگفتگی نہ کلام ہے، یہ بڑا عجیب سلام ہے　　یہ ذرا سی جنبشِ سر تری، نہ مصافحہ نہ معانقہ　(افضال انورؔ)

ـــ کیا دل تھے، کیا سپاہِ رشید و سعید تھی　　باہم معانقے تھے کہ مرنے کی عید تھی　(انیسؔ)

ـــ جس طرح ادراکِ خلائق میں ہے ''عنقا''　　یوں دیدۂ ''عنقا'' میں نشیمن ہے ہمارا　(سالکؔ)

عنکبوت(2) مکڑی، ایک قسم کا کیڑا جو اپنے لعاب سے جالا بناتا ہے۔ قرآن: آیت 29:41 میں مشرکانہ نظریات کو بَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ یعنی مکڑی کے جالے سے تشبیہہ دی گئی ہے، یعنی یہ انتہائی بودے نظریات ہیں۔ اردو میں اسی حوالے سے تلمیحاً عنکبوت اور تارِ عنکبوت وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـــ توڑیئے زنجیرِ ہستی مثلِ تارِ عنکبوت　　آج کل جوشِ جنوں کا خوب لوہا تیز ہے　(آتشؔ)

عود(39) کسی کام کی ابتدا کرنے کے بعد دوبارہ اسکی طرف پلٹنا، ایک قسم کا درخت اور اس درخت کی لکڑی۔ قرآن: اِنَّہٗ یَبْدَؤُا

الْـخَـلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ (10:4) یعنی اللہ تعالیٰ خلق کی ابتدا کرتا ہے پھر اس کا اعادہ کرتا ہے۔ بعض اوقات یہ پلٹنا جسمانی اعتبار سے ہوتا ہے (36:39) اور بعض اوقات قول ونظریہ سے (23:107) 'مَـعَـادٍ (28:85) لوٹنے کی جگہ۔ عربی میں کسی فعل کو بار بار کرنے کے عمل کو اَلْعَادَۃ (عادت) کہتے ہیں' اسی سے العید مشتق ہے جس کے لفظی معنی بار بار آنے والے دن کے ہیں۔ اصطلاح میں یہ لفظ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کے لیے بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں خوشی کے دن کے لیے بھی عِید کا لفظ آیا ہے (5:114)۔ عیادۃ المریض کا محاورہ بھی اسی مادہ سے مشتق ہے جس کے معنی مریض کی خبر گیری کرنے کے ہیں۔ (لفظ ''عیادت'' میں بھی تکرار کا مفہوم پوشیدہ ہے)۔ عـود بنیادی طور پر ایسی لکڑی (درخت) کو کہا جاتا تھا جسے اگر کاٹ دیا جائے تو اس میں دوبارہ بڑھنے کی صلاحیت ہو' پھر یہ لفظ اس خاص درخت کی لکڑی کے لیے بولا جانے لگا جس کے جلانے سے خوشبو پیدا ہوتی ہے اور ستار (ایک ساز) بنانے کے کام آتی ہے' اسی لیے ستار کو بھی عـــود کہا جاتا ہے۔ اردو: عود' معاد (پلٹنے کی جگہ' آخرت)' عادت' عادی' عید' عیادت' عود (خوشبو والی لکڑی اور ستار)' اعادہ' عائد (لغوی معنی: واپس آنے والا) وغیرہ۔

ے ہاتھوں سے اپنے دامنِ دنیا نکل گیا ۔ رخصت ہوا دلوں سے خیالِ معاد بھی (اقبالؔ)

ے شرما کے قسم کھا کے ابھی عہد کیا تھا ۔ پھر ظلم کیا' آپ کی عادت نہیں جاتی (داغؔ)

ے سب سے ملے وہ سینہ بہ سینہ ہم سے ملایا خالی ہاتھ ۔ عید کے دِن جو سچ پوچھو تو عید منائی لوگوں نے (نامعلوم)

ے ہوا کے ساتھ ہی ان سورماؤں نے بھی رخ پھیرا ۔ شرارت عود کر آئی مسلمانوں کو آ گھیرا (حفیظ جالندھریؔ)

ے عیادت رسمِ دنیا تھی چلے آتے تو کیا ہوتا ۔ تمہارے پوچھ لینے سے نہ ہم جیتے نہ ہم مرتے (نامعلوم)

عاد (24) زمانۂ قدیم کی ایک قوم کا نام جس کی طرف حضرت ہودؑ مبعوث ہوئے (7:65)۔ قوم عاد کا شمار عرب کی قدیم ترین اقوام میں ہوتا ہے۔ اس قوم کی شوکت وحشمت ضرب المثل تھی۔ یہ قوم اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے سبب تیز ہوا کے عذاب سے ہلاک ہوئی (69:6)۔ قوم عاد کا نام ونشاں مٹ جانا اردو ادب میں بھی ضرب المثل بن گیا۔

ے خود اُڑا جاتا ہوں سالکؔ ضعف سے ۔ آہ میں طوفاں ہے قومِ عاد کا (سالکؔ)

ے ہے یہی گر تند وتیز اپنی ہوا آہوں کی آج ۔ شہر کردیویں گے غارت مثلِ قومِ عاد ہم (معروفؔ)

عوذ (17) کسی کی پناہ لینا اور اس سے چمٹے رہنا۔ العوذۃ: ایسی چیز جس کے ذریعے سے کسی نقصان دہ چیز سے بچاؤ حاصل کیا جائے' اسی سے تـعـویذ بھی مشتق ہے۔ قرآن: مَـعَـاذَاللّٰـهِ (12:79) اللہ کی پناہ' عُذْتُ (40:27) میں پناہ حاصل کرتا ہوں' فَـاسْتَـعِذْ بِاللّٰه (16:98) یعنی جب قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان کے وسوسوں سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اردو: تعوذ' تعویذ

(شیطانی اثرات سے حفاظت کے لیے لکھی جانے والی عبارت وغیرہ۔ ''سرگزشت الفاظ کے مصنف احمد دین کے مطابق قبر کے نمایاں حصے کو بھی ''تعویذ'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی لحد کو محفوظ رکھتا ہے)، معاذ اللہ وغیرہ۔

حریم تیرا، خودی غیر کی معاذ اللہ! دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات (اقبال)

کیا ڈھونڈتا ہے تو عملِ بغض و محبت چلتا ہوا تعویذ سمجھ نقشِ درم کو (نامعلوم)

عورۃ (4) انسان کا مقام ستر، وہ چیز جو چھپانے اور محفوظ کرنے کے لائق ہو۔ قرآن: عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (24:31) عورتوں کے پوشیدہ معاملات ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ (24:58) یہ تین اوقات تمہارے لیے پردے یعنی خلوت کے اوقات ہیں۔ عَوْرَةٌ (33:13) غیر محفوظ۔ اردو میں لفظ عورت (مرد کی مونث) معروف ہے، اس کی وجہ تسمیہ پردے اور حفاظت کی ضرورت ہے۔

ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس آہ بےچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار (اقبال)

عول (1) ہر وہ چیز جو انسان کو گرانبار کر دے اور وہ اس کے بوجھ تلے دب جائے۔ اَلَّا تَعُوْلُوْا (4:3) کہ تم ایک طرف نہ جھک جاؤ۔ العیال وہ افراد ہیں جن کے اخراجات وغیرہ کا بوجھ کسی دوسرے شخص نے اٹھا رکھا ہو۔ اردو میں اہل و عیال، عیال دار وغیرہ تراکیب معروف ہیں۔

رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا؟ مسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گزار (اقبال)

عام (9) سال۔ قرآن میں یہ مادہ اسی ایک معنی میں استعمال ہوا ہے (12:49)۔ اردو میں عام الحزن (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غم کا سال) کی ترکیب تاریخی حوالے سے معروف ہے۔

یہ عام الحزن یکسر مختلف تھا عام سالوں سے بیاں ممکن نہیں اس غم کا لفظوں سے، مثالوں سے (مؤلف)

عون (10) مدد کرنا، کسی کی پشت پناہی کرنا۔ قرآن: اَعِيْنُوْنِيْ (18:95) میری مدد کرو، تَعَاوَنُوْا (5:2) ایک دوسرے کی (باہمی) مدد کرو، اِسْتَعِيْنُوْا (2:45) تم مدد مانگو۔ اردو: اعانت، استعانت، اعوان، معاون، تعاون، معین وغیرہ۔

جو بندوں کو ودیعت یہ امانت کرنیوالا ہے وہ قوت دینے والا ہے، اعانت کرنیوالا ہے (حفیظ جالندھری)

عہد (46) وعدہ (2:80)، کسی چیز کی مسلسل حفاظت اور نگہداشت کرنا، اس لیے اس پختہ وعدہ کو عہد کہا جاتا ہے جس کا پورا کرنا ضروری ہو۔ اردو: عہد (وعدہ اور زمانہ دونوں معانی میں مستعمل ہے)، عہدہ، عہدیدار بمعنی ٹھیکیدار جو کسی سے معاہدے (عہدنامے) کی بنیاد پر کوئی خدمت انجام دیتا ہے۔ مغلیہ سلطنت میں ''عہدہ دار'' بادشاہ کا نمائندہ ہوتا تھا جو عوام سے ٹیکس اکٹھے

کرتا اور فیصدی کچھ عوضانہ نہ لیتا تھا۔ ولی عہد: کسی حکمران کا نامزد جانشین۔ اموی خلفاء اپنے جانشین کی خلافت کے بارے میں عوام سے باقاعدہ عہد (بیعت) لیتے تھے اور اس عہد کے بعد متعلقہ جانشین کو ''ولی عہد'' کہا جاتا، یعنی عوام کے عہد کا ولی۔

عہد بمعنی وعدہ:

ے تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا — کبھی تُو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا (غالبؔ)

عہد بمعنی دور یا زمانہ:

ے اس عہد میں الٰہی محبت کو کیا ہوا — چھوڑا وفا کو اُن نے مروّت کو کیا ہوا (میرؔ)

ے میں سر بہ سجدہ ہوں، اے شمر مجھ کو قتل بھی کر — رہائی دے بھی اب اس عہدِ کربلا سے مجھے (عدیمؔ)

عیب (1) نقص، خرابی۔ اَعِیْبَهَا (18:79) میں اس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ اردو: عیب، عیوب، معیوب وغیرہ۔

ے میں بُرا ہوں تو بُرا جان کے ملیے مجھ سے — عیب کو عیب سمجھیے تو کہاں رہتا ہے (نامعلوم)

ے تمام مضموں مرے پرانے، کلام میرا خطا سراپا — ہنر کوئی دیکھتا ہے مجھ میں تو عیب ہے مرے عیب جو کا (اقبالؔ)

ے ڈھانپا کفن نے داغِ عیوبِ برہنگی — میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا (غالبؔ)

عیــر (3) قافلہ۔ امام راغب کے مطابق یہ لفظ اس قافلے کے لیے مخصوص ہے جو غذائی اشیاء کی نقل و حمل کے لے سفر کرتا ہو۔ سورۂ یوسف کی آیات 82،70 اور 94 میں لفظ عِیر اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اسی سے لفظ المعیار (لغوی معنی: غلہ وغیرہ کے ناپ تول کرنے کا پیمانہ) مشتق ہے۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق لفظ ''عیّار'' کا مادہ بھی عیــر ہی ہے اور اس کے معنی اس شخص کے ہیں جو چوگان (polo) کھیلتے ہوئے پھرتی سے ہر طرف گھوڑا دوڑائے اور مخالف کھلاڑی کے ہر داؤ کا کامیابی سے مقابلہ کرے۔ فارسی میں اسی مناسبت سے ایسے شخص کو عیّار کہا جانے لگا جو بھاگ دوڑ میں تیز ہونے کے علاوہ اپنے مخالف کی ہر گھات اور چال کے بارے میں چوکنا رہتا ہو۔ اسی معنی میں یہ لفظ فارسی سے اردو میں بھی متعارف ہو گیا۔ اردو: عیّار، عیار (بغیر تشدید کے، بمعنی ناپ تول کا پیمانہ، کھرا کھوٹا جانچنے کی کسوٹی)، معیار وغیرہ۔

ے عقل عیّار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے — عشق بے چارہ نہ ملّا ہے نہ زاہد نہ حکیم (اقبالؔ)

ے قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے — دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان (اقبالؔ)

عیسٰی(25) ایک جلیل القدر پیغمبرؑ کا نام (6:85)۔آپؑ کا لقب مسیحؑ ہے' آپؑ کا زمانہ سنِ عیسوی سے عیاں ہے' آپؑ کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی(3:59)۔حضرت یحییٰؑ آپؑ کی والدہ حضرت مریمؑ کے خالہ زاد بھائی (آپؑ کے ماموں) تھے۔آپؑ نے پنگوڑے میں ہی باتیں کرنا شروع کر دیں(3:46)۔آپؑ بطور معجزہ بیماروں کو اچھا اور مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے(3:49)۔آپؑ نے اپنے پیروکاروں کو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خوشخبری دی(61:6)' آپؑ کے ہم نشین حواری کہلاتے تھے(61:74)۔دشمنوں سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو زندہ اٹھالیا(4:158)۔اردو: حضرت عیسیٰؑ کا نام اور آپؑ کی نسبت سے عیسائی اور عیسائیت وغیرہ الفاظ ہمارے ہاں معروف ہیں۔اردو ادب میں دمِ عیسٰیؑ' دستِ عیسٰیؑ وغیرہ تلمیحات بھی آپؑ کے حوالے سے مشہور ہیں۔

؎ دارالشفاء حوالیِ بطحا میں چاہیے	نبضِ مریض پنجۂ عیسٰیؑ میں چاہیے	(اقبالؔ)
؎ یہ جفائے غم کا چارہ' وہ نجاتِ دل کا عالم	ترا حسن دستِ عیسٰیؑ' تری یاد روئے مریمؑ	(فیضؔ)

عیشة(8) زندگی' عاش اور عیش کے معنی زندگی گزارنے اور زندہ رہنے کے ہیں۔قرآن: عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ(101:7) مرضی اور خوشی کی زندگی' مَعِيْشَةً (20:124) وہ ساز و سامان جو زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہو مَعَاشًا(78:11) ضروریاتِ زندگی مہیا کرنے کا عمل۔اردو: عیش (خوشحال زندگی گزارنا' یہ اردو میں اس لفظ کے اضافی معنی ہیں)' عیّاش' عائشہ' تعیّش' معیشت' معاش' بدمعاش (لغوی معنی: ایسا شخص جس کی معاش درست نہ ہو) وغیرہ۔

؎ سکھائے معیشت کے آداب ان کو	پڑھائے تمدن کے سب باب ان کو	(حالیؔ)
؎ اک یادِ عیش جس پہ ہو قرباں ہزار عیش	لیکر چلے ہیں ساتھ تیری انجمن سے ہم	(وحشتؔ)
؎ دل کی معاش غم' اسے غم کی تلاش ہے	ڈرتا ہوں دل سے میں یہ بڑا بدمعاش ہے	(ذوقؔ)

عین(65) آنکھ(5:45)' صاف پانی کا چشمہ' جمع عُيُوْن(54:12)' مَآءٍ مَّعِيْنٍ(67:30) رواں اور صاف پانی' حُوْرٌ عِيْنٌ (56:22) خوبصورت آنکھوں والی حوریں' قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ (37:48) جنت کی ایسی عورتیں جو اپنے شوہروں کے علاوہ کسی کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں۔اردو: عین (بالکل وہی)' بعینہٖ' معائنہ' اعیانِ سلطنت یعنی سلطنت کے بڑے (عین کی جمع اعیان گویا وہ سلطنت کی آنکھیں ہیں)' تعیّن (آنکھوں سے دیکھ کر جانچنا)' معیّن' معیّنہ (مقرر' آنکھوں سے دیکھا بھالا)' عینک وغیرہ۔

ے آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز — قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز (اقبالؔ)

ے بے نام مسافت ہی مقدر ہے تو کیا غم — منزل کا تعیّن کبھی ہوتا ہے سفر سے (پروین شاکرؔ)

ے کب تک ابھی رہ دیکھیں اے قامتِ جانانہ — کب حشر معیّن ہے، تجھ کو تو خبر ہو گی (فیضؔ)

ے نمونے یہ اعیان واشراف کے ہیں — سلف ان کے وہ تھے خلف ان کے یہ ہیں (حالیؔ)

تعداد مادہ: 79 تعداد الفاظ: 3496

غ

غبر (8) کسی کا اپنے قافلے کے ساتھیوں سے پیچھے رہ جانا۔قرآن: اَلْغٰبِرِیْنَ (7:83) غبر کا فاعل غابر ہے یعنی پیچھے رہ جانیوالے' غَبَرَۃٌ (80:40) غبار۔ وہ مٹی جو فضا میں اڑتی رہتی ہے اسے غبار کہا جاتا ہے۔ یہ مٹی بھی قافلے کے حوالے سے غابر ہے' یعنی قافلہ آگے نکل جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اڑنے والی مٹی پیچھے رہ جاتی ہے۔ اردو میں بھی لفظ ''غبار'' اسی معنی میں مستعمل ہے اور مجازی معنی میں ''دل کا غبار'' بھی بولا جاتا ہے۔

؎ بعد از فنا زمیں سے نہ اٹھا مرا غبار — ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہ ہو (وزیرؔ)

؎ یادِ ایامِ جوانی جب ستاتی ہے بہت — شعر کہنے میں نکل جاتا ہے کچھ دل کا غبار (نظیرؔ)

غبن (1) کسی مشترکہ معاملے میں پوشیدہ طور پر اپنے ساتھی کا حق مارنا۔ اَلتَّغَابُنِ (64:9) ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔ اردو میں ''غبن'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

؎ بڑا غبنِ فاحش ہے انسان میں — پرکھنے کو اس کی نظر شرط ہے (دردؔ)

غدر (2) چھوڑ دینا' کسی کا ساتھ چھوڑ دینا۔ یہ وفا کی ضد ہے' بہت بڑے بے وفا اور عہد شکن کو غدّار کہا جاتا ہے۔ لَمْ نُغَادِرْ (18:47) ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔ لَا یُغَادِرُ (18:49) محشر میں مجرمین کہیں گے اس کتاب (اعمال کے ریکارڈ) نے ان کے کسی چھوٹے بڑے عمل کو نہیں چھوڑا۔ اردو: غدر (بغاوت' ہنگامہ)' غدّار' غدّاری وغیرہ۔

؎ فساد و غدر پر جن کا مدارِ زندگانی ہو — تو پھر کیسے قبول ان کو نویدِ آسمانی ہو (حفیظ جالندھریؔ)

؎ غدّارِ وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن — انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر (اقبالؔ)

غرب (19) سورج کا شام کے وقت چھپ جانا۔ قرآن: غَرَبَتْ (18:17) سورج غروب ہو گیا' اَلْمَغْرِبِ (26:28) سورج غروب ہونے کی جگہ' اَلْغُرُوْبِ (50:39) سورج کے غروب ہونے کا عمل' عربی میں مغرب کو دور خیال کر کے مسافر اور اجنبی کے لیے غریب کا لفظ رائج ہو گیا' یعنی وہ شخص جو دور دراز سے آیا ہو۔ اور پھر ہر اس چیز کو بھی غریب کہا جانے لگا جو اپنے ہم جنسوں میں انوکھی ہو (اردو میں اس مفہوم کے علاوہ نادار کو بھی غریب کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مسافرت میں مسافر عموماً نادار رہ جاتا ہے)۔ آیت 5:31 میں کوّے کو اس لیے غراب کہا گیا ہے کہ وہ بھی اڑ کر دور دراز تک چلا جاتا ہے اور آیت 35:27

میں پہاڑوں کو کوّے کے رنگ سے تشبیہہ کے طور پر غـرَابِیبُ (کالے سیاہ) کہا گیا ہے یعنی کوّے کی طرح سیاہ۔اردو: غرب' غروب' غریب (عجیب وغریب اور غریب بمعنی نادار)' غربت (مسافرت' ناداری)' غریبی' مغرب وغیرہ۔

ـ وہ سکوتِ شامِ صحرا میں غروبِ آفتاب   جس سے روشن تر ہوئی چشمِ جہاں بینِ خلیلؑ (اقبالؔ)

ـ تھی وطن میں شان کیا غالبؔ جو ہو غربت میں قدر   بے تکلّف ہوں وہ مشتِ خس کہ گلخن میں نہیں (غالبؔ)

درج ذیل شعر میں احمد ندیم قاسمی نے غریب بمعنی نادار باندھا ہے۔

ـ حیران ہوں کہ دار سے کیسے بچا ندیمؔ   وہ شخص تو غریب و غیّور انتہا کا تھا

غـرّ (27) فریب دینا' بے بنیاد امیدیں دلانا' کسی کو بے سمجھ پا کر اس سے اپنا مقصد نکال لینا۔غـرّ کے لغوی معنی کسی چیز کے اوپر ظاہری خوشنما نشان کے ہیں جسے دیکھ کر وہ چیز بھلی لگے۔غـرّۃ الفرس کے معنی گھوڑے کے ماتھے پر سفید نشان کے ہیں' اسی مناسبت سے پہلی رات کے چاند (ہلال) کو بھی غرّہ کہتے ہیں۔غَرُور (دھوکا دینے والا) سے مال ودولت' خواہشِ نفس' شیطان غرض ہر وہ چیز مراد ہے جو انسان کو دنیا اور متاعِ دنیا کے بارے میں فریب میں مبتلا کر دیتی ہے۔قرآن: غَرَّ (8:49) دھوکے میں ڈالا' مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (3:185) دھوکے کا مال' اَلْغَرُوْرُ (57:14) دھوکے باز' مراد شیطان۔اردو: غرّہ (ہلال' دھوکا)' غُرور' مغرور وغیرہ۔

ـ نازک بدن پہ اپنے کرتے ہو تم جو غرّہ   مُو سی کمر نے تجھ کو فرعون سا بنایا (نامعلوم)

(مُو بمعنی بال' مُو سی کمر بمعنی بال جیسی باریک کمر' شاعر نے اس شعر میں مُوسی اور فرعون کے الفاظ سے رعایت لفظی پیدا کی ہے)

ـ تیس دن وصل کے وعدے پہ پھیراتا ہے مجھے   چاند ہوتا ہے تو وہ غُرّہ بتاتا ہے مجھے (ذوقؔ)

ـ کرو کج جبیں سے سرِ کفن' مرے قاتلوں کو گماں نہ ہو   کہ غرورِ عشق کا بانکپن پسِ مرگ ہم نے بھلا دیا (فیضؔ)

ـ مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں   تم میں دو وصف ہیں' بدخُو بھی ہو' مغرور بھی ہو (فصیحؔ)

غرفہ (7) پانی کا چلّو' چلّو بھر پانی پینا' جنت کی نعمتیں خصوصاً بالا خانے۔قرآن: مَنِ اغْتَـرَفَ غُرْفَةً (2:249) جس نے ایک گھونٹ پانی پیا' غُـرَفٌ (39:20) جنت کے بالا خانے' الغُـرُفٰت (34:37) جنت کے بالا خانے۔اردو میں لفظ غرفہ پہلے معنی (پانی کا چلّو) میں استعمال نہیں ہوتا' البتہ بالا خانے اور بالا خانے کے جھروکے وغیرہ کے معنی میں معروف ہے۔

ـ بار بار اٹھنا اسی جانب نگاہِ شوق کا   اور ترا غرفے سے وہ آنکھیں لڑانا یاد ہے (حسرتؔ)

غرق (23) پانی میں ڈوب جانا۔قرآن: اَلْغَرَقُ (10:90) ڈوبنا' مُغْرَقُوْنَ (11:37) ڈوب جانیوالے' اَغْـرَقْنٰهُمْ (21:77)

ہم نے انھیں ڈبو دیا۔ اردو: غرق، غریق، غرقاب وغیرہ۔

ے ہوئے مر کے ہم جو رسوا، ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا   نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا   (غالبؔ)

ے طلوعِ صبح مشرق کو ملی پائندگی ان سے   ہوا مغرب غریقِ موجۂ شرمندگی ان سے   (حفیظ جالندھریؔ)

ے ٹوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقابِ نیل   ایک ٹکڑا تیرتا پھرتا ہے روئے آبِ نیل   (اقبالؔ)

غــزل (1) اس مادے کے بنیادی طور پر تین معانی ہیں، کاتا ہوا سوت، عورتوں سے دلبستگی کی باتیں کرنا اور ہرن۔ قرآن (16:92) میں غَـزْلَهَـا (اس بڑھیا کا کاتا ہوا سوت) پہلے معنی میں آیا ہے، جب کہ باقی دونوں معانی قرآن میں استعمال نہیں ہوئے۔ اردو: غزل (بطور صنف نظم)، تغزل، غزال (ہرن)، غزالہ وغیرہ۔

ے نہ ہوا پر نہ ہوا میرؔ کا انداز نصیب   ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا   (ذوقؔ)

ے دور بہت بھاگو ہو ہم سے سیکھ طریق غزالوں کا   وحشت کرنا شیوہ ہے کیا اچھی آنکھوں والوں کا   (میرؔ)

ے آج بھی اس دیس میں عام ہے چشمِ غزال   اور نگاہوں کے تیر آج بھی ہیں دل نشیں   (اقبالؔ)

غزی (1) جنگ۔ الغزو کے معنی دشمن سے جہاد کے ارادے سے نکلنے کے ہیں، اس لحاظ سے غزوہ کے لغوی معنی با مقصد جنگ کے ہیں، اسکا فاعل غـــازی ہے۔ تاریخِ اسلام کی اصطلاح میں ''غزوہ'' ایسی جنگ کو کہا جاتا ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے خود شرکت فرمائی۔ آیت 3:156 میں لفظ غُـــزًّی کے معنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے ہیں۔ اردو: غزا، غزوہ، غزوات، غازی، غازیان، مغازی (ایسی کتاب جس میں غزوات کا ذکر ہو) وغیرہ۔

ے غزا حق کیلئے، حق کیلئے ان کی شہادت تھی   یہ جینا بھی عبادت تھی، یہ مرنا بھی عبادت تھی   (حفیظ جالندھریؔ)

ے یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے   جنھیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی   (اقبالؔ)

غسل (4) نہانا، پانی سے کسی عضو کا دھونا۔ فَاغْسِلُوْا (5:6) تو تم دھوؤ، یہاں اعضائے وضو کے دھونے کا حکم وارد ہوا ہے۔ تَغْتَسِلُوْا (4:43) مراد ہے غسلِ جنابت، مُغْتَسَلٌ (38:42) نہانے کا پانی، غِسْلِيْنٍ (69:36) سے غسالہ یعنی دھوون مراد ہے۔

اردو: غسل، غسال، غسالہ (غسل دینے والی)، غسالہ (بغیر تشدید کے بمعنی دھوون) وغیرہ۔

ے غسلِ میّت کی شہیدوں کو ترے کیا حاجت   بے نہائے بھی نکھرتے ہیں نکھرنے والے   (داغؔ)

؎ اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی آئیں گے غسّال کابل سے کفن جاپان سے (اقبالؔ)

؎ موت سنتا ہوں سمِ تلخ ہے زہرابۂ ناب کون لادے مجھے تلووں کا غسالہ تیراؑ (احمد رضاؔ)

غشاوہ(29) پردہ، ہر وہ چیز جس سے کسی چیز کو ڈھانپ دیا جائے الغاشیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً غاشیة السّرج (وہ کپڑا جو گھوڑے کی زین کے اوپر ڈالا جاتا ہے)، غشی: انسانی جسم کی وہ حالت جو عقل کو ڈھانپ دے۔ قرآن: غِشَاوَةٌ (2:7) پردہ، اَلْمَغْشِيِّ (47:20) موت کی غشی، تَغَشَّاهَا (7:189) جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا، مباشرت مراد ہے، غَوَاشٍ (7:41) جہنم کا اوڑھنا یعنی آگ، يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ (13:3) وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے، غَاشِيَةٌ (12:107) چاروں طرف چھا جانے والا عذاب۔ اردو: غش، غش ہونا (فدا ہونا)، غشی، غاشیہ برداری (گھوڑے پر زین وغیرہ ڈالنے کی خدمت) وغیرہ۔

؎ فتح تسلیم کو، آداب کو نصرت آئی فخر سے غاشیہ برداری کو شوکت آئی (انیسؔ)

؎ قدوسیوں سے اس کو تعلق نہیں ذرا معرؔوف ہی پہ لوٹ ہے، غش ہے، فدا ہے غم (معروفؔ)

غصب(1) کسی سے کوئی چیز ظلماً چھین لینا۔ آیت 18:79 میں لفظ غَصْبًا اسی معنی میں آیا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے غصب، غاصب، غاصبانہ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ تلاطم تھا جہاں میں بدعت و غصب و خیانت کا چلن بس اک مدینے ہی میں تھا صدق و دیانت کا (حفیظ جالندھریؔ)

؎ انسان غاصبانہ راہوں سے ہٹ چکا ہے پیشانیٔ بشر کا تیور پلٹ چکا ہے (انند نرائنؔ)

غُصّہ(1) حلق میں پھنسی ہوئی چیز۔ آیت 73:13 میں غُصّة سے مراد حلق میں پھنس جانے والا کھانا ہے جو اہلِ جہنم کو کھانا پڑے گا۔ اردو میں لفظ غصہ بمعنی غضب اور رنج معروف ہے۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق اس سے مراد وہ رنج ہے جس سے انسان گلے میں گھٹن محسوس کرے۔

؎ تم کو آتا ہے پیار پر غصّہ مجھ کو غصّے پہ پیار آتا ہے (امیرؔ)

غضب(24) انتقاماً دل میں خون کا جوش مارنا، مگر اس کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو اس سے اللہ کا عذاب مراد ہوتا ہے۔ قرآن: غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (4:93) اللہ نے اس پر غضب کیا، غَضِبُوْا (42:37) یعنی جب انہیں غصہ آئے، اَلْغَضَبُ (7:154) یعنی جب حضرت موسیٰؑ کا غصّہ (غضب) جاتا رہا، اَلْمَغْضُوْب (1:7) جن پر غضب ہوا۔ اردو: غضب، مغضوب وغیرہ۔

ے غضب میں بھر گئے سارے قریش اس وعظ کو سن کر　　　کہ ان کے پتھروں کو کہہ دیا تھا آپؐ نے پتھر (حفیظ جالندھری)

ے مصحفی مانگے یا رب یہ دعا بعدِ نماز　　　حشر کے دن نہ اٹھانا اسے مغضوبوں سے (مصحفی)

غفر (234) ڈھانپ دینا، کسی کو ایسی چیز پہنا دینا جو اسے میل کچیل سے محفوظ رکھے، اللہ کی طرف سے ہو تو مطلب ہوگا بندے کو عذاب سے بچا لینا، گناہ بخش دینا۔ قرآن: غَفَرَلَهٗ (28:16) اس نے اسے بخش دیا۔ آیت 42:43 میں غفر کی نسبت انسانوں کی طرف ہے، یعنی جس نے کسی کو معاف کر دیا، غَافِر (40:3) اور غَفُوْر (5:3) اسمائے حُسنٰی ہیں، اَلْمَغْفِرَةِ (2:175) بخشش، اِسْتِغْفَارُ (9:114) بخشش طلب کرنا، اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ (3:17) بخشش طلب کرنیوالے، عربی میں مِغفر سے مراد وہ چیز ہے جس سے کسی چیز کو ڈھانپا جائے، خاص طور پر جنگ کے دوران پہنا جانے والا لوہے کا ''خود'' (بروزن ''گود'') مِغفر کہلاتا ہے جو سر کو ڈھانپ کر دشمن کے وار سے محفوظ رکھتا ہے۔ اردو: غفور، غفار، غافر، مغفرت، مغفور، استغفار، مِغفر (خود) وغیرہ۔

ے بخشا مجھے خالق نے فرشتوں سے یہ کہہ کر　　　جُرم اس نے کیے ہیں مجھے غفار سمجھ کر (امیرؔ)

ے گنہ مغفور، دل روشن، خنک آنکھیں، جگر ٹھنڈا　　　تعالی اللہ ماہِ طیبہ، عالم تیریؑ طلعت کا (احمد رضا)

ے مِغفر کٹا، دو نیم ہوا سر، جبیں کٹی　　　سینے کو لے کے زین سے جو اتری، زمیں کٹی (انیسؔ)

غفل (35) سہو ہونا، ایسا سہو جو تحفظ اور احتیاط کی کمی کے باعث لاحق ہو، اس کا فاعل غافل ہے۔ قرآن: غَفْلَةٍ (21:97) غفلت، غَافِلًا (14:42) غافل، غَافِلُوْنَ (10:92) غافل کی جمع۔ اردو: غافل، تغافل (جان بوجھ کر غفلت کرنا)، غفلت وغیرہ۔

ے تجاہل تغافل سے دزدیدہ نظریں　　　یہ کیا دیکھنا، دیکھنا ہے کسی کا (داغؔ)

ے سن اے غافل صدا میری! یہ ایسی چیز ہے جس کو　　　وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں (اقبالؔ)

غلب (31) بالادست ہونا، کسی کا کسی پر حاوی ہونا۔ قرآن: غَالِبٌ (12:21) غالب، مَغْلُوْبٌ (54:10) مغلوب، غُلِبَتِ الرُّوْمُ (30:2) اہل روم مغلوب ہو گئے، غُلْبًا (80:30) گھنے باغات (جو زمیں پر غالب ہوں)۔ اردو: غالب، مغلوب، غلبہ، غالبًا، اغلب (جس کا غالب امکان ہو) وغیرہ۔

ے وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے　　　جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا (اقبالؔ)

ے خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے　　　یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گماں تو ہے (اقبالؔ)

غلظ (13) موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، پختہ ہونا، سخت ہونا وغیرہ۔ قرآن: وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ (9:73) اور آپ ان پر سختی کیجیے، غَلِیْظَ

الْقَلْبِ (3:159) سخت دل (عربی میں لفظ غلیظ کے معنی سخت، گاڑھا یا پختہ کے ہیں، جبکہ اردو میں ''غلیظ'' بمعنی گندہ بولا جاتا ہے)، مِیْثَاقًا غَلِیْظًا (4:21) پختہ عہد، غِلَاظٌ (66:6) سخت طبیعت والے فرشتے، غِلْظَةً (9:123) سختی۔ اردو: غلیظ، غلاظت، مغلّظ، مغلّظات (غلیظ گفتگو، گالیاں) وغیرہ۔

ـ جمے تھے کان ان کے شاعروں کی داستانوں پر مغلّظ گالیاں کیوں آ گئیں ان کی زبانوں پر (حفیظ جالندھریؔ)
ـ گھنونا شور و شر، ناپاک نعرے، گالیاں، قسمیں غلاظت جمع ہو کر آئی تھی ارضِ مقدس میں (حفیظ جالندھریؔ)

غلف (2) وہ چیز جو پردے وغیرہ میں چھپی ہوئی ہو، جبکہ ایسے پردے کو غلاف کہا جاتا ہے۔ آیات 2:88 اور 4:155 میں یہودیوں کا قول نقل کیا گیا ہے کہ ہمارے دل غلاف میں بند ہیں، اس لیے ہم پر کسی کی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ غلاف اسی معنی میں معروف ہے۔

ـ کمالِ جوشِ جنوں میں رہا میں گرمِ طواف خدا کا شکر، سلامت رہا حرم کا غلاف (اقبالؔ)
ـ نکلی ادھر غلاف سے وہ برقِ شعلہ ریز چلنے میں ذوالفقار تھی جس کی زبانِ تیز (انیسؔ)

غلق (1) کسی چیز کا دوسری چیز میں پھنس جانا۔ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ (12:23) اس عورت نے دروازے بند کر دیئے۔ اردو میں اگرچہ یہ مادہ معروف نہیں ہے لیکن انیسؔ نے درج ذیل شعر میں لفظ ''مغلق'' (بمعنی پیچیدہ اور دقیق) باندھا ہے۔

ـ جدو آباء کے سوا اور کی تقلید نہ ہو لفظ مغلق نہ ہو، گنجلک نہ ہو، تعقید نہ ہو (انیسؔ)

غلام (13) لڑکا، چھوٹی عمر سے لے کر مسیں بھیگنے کی عمر تک کا لڑکا۔ اس کی جمع غلمان ہے، آیات 3:40 اور 19:20 میں لفظ غُلٰم نوزائیدہ لڑکے معنی میں آیا ہے۔ آیت 12:19 کے مطابق حضرت یوسفؑ کو اس وقت غلام کہا گیا جب آپؑ کو کنویں میں پھینکا گیا۔ یعنی آپؑ اس وقت لڑکپن کی عمر میں تھے، غِلْمَانٌ (52:24) جنت کے خدمتگار لڑکے۔ اردو میں لفظ ''غلام'' لڑکے کے بجائے زرخرید فرد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جس سے لفظ ''غلامی'' مشتق ہے، البتہ ''غلمان'' اردو میں بھی قرآنی مفہوم کے مطابق معروف ہے۔

ـ غلماں کے دل میں جن کی غلامی کی آرزو پرہیزگار و زاہد و ابرار و نیک خُو (انیسؔ)
ـ عشق کے ہیں معجزات، سلطنت و فقر و دیں عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں (اقبالؔ)

غلو (3) کسی چیز کا حد سے تجاوز کرنا' اگر یہ تجاوز اشیاء کے نرخ وغیرہ سے متعلق ہو تو اسے غلاء (گرانی) کہا جاتا ہے اور اگر قدر و منزلت کے بارے میں ہو تو غُلو کہلاتا ہے۔ آیت 5:77 میں اہل کتاب کو اپنے بارے میں غلو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہانڈی کے ابال اور جوش کھانے کو عربی میں غلی اور غلیان کہا جاتا ہے۔ لہٰذا آیات 44:45,46 میں یَغْلِیْ...... کَغَلْيِ الْحَمِيْمِ سے جہنم کے پانی کا جوش مارنا مراد ہے۔ اردو: غُلو (بے حد مبالغہ)' غالی (غلو کرنے والا) وغیرہ۔

؎ اس درجہ غلُو ان کی ستائش میں کہ احمق   شیطان بھی محسوس کرے اپنی حقارت (احمق)

غمز (1) آنکھ سے اشارہ کرنا۔ یَتَغَامَزُوْنَ (83:30) یعنی وہ آنکھوں سے اہل ایمان پر بغرضِ طعن وطنز اشارے کرتے ہیں۔

اردو: غمزہ (یہ لفظ اردو شاعری میں محبوب کی آنکھ کے اشارے کے لیے مخصوص ہے)' غمّاز (چغل خور' جو اشاروں کنائیوں سے راز فاش کرنے کا عادی ہو)' غمّازی کرنا وغیرہ۔

؎ غیروں پہ کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا   میری طرف بھی غمزۂ غمّاز دیکھنا (داغ)

؎ ہوئیں ان سے غمّازیاں کیسی کیسی   بنے تھے مرے راز داں کیسے کیسے (داغ)

؎ تا کرے نہ غمّازی ' کر لیا ہے دشمن کو   دوست کی شکایت میں ہم نے راز داں اپنا (غالب)

غمض (1) لغوی معنی کسی وجہ (نیند وغیرہ) سے آنکھ بند کر لینا' مجازاً یہ لفظ تغافل برتنے اور کسی کے راز یا کوتاہی سے چشم پوشی کرنے کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ آیت 2:267 میں تُغْمِضُوْا سے اسی طرح کی چشم پوشی مراد ہے۔ اردو: اغماض (تغافل کرنا' چشم پوشی کرنا)' غوامض (غامض کی جمع' راز' چھپی ہوئی باتیں جن کی طرف سے آنکھ تغافل کی وجہ سے بند ہو) وغیرہ۔

؎ سادگی' بانکپن' اغماض' شرارت' شوخی   تُو نے انداز وہ پائے ہیں کہ جی جانتا ہے (داغ)

؎ فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے   کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف (اقبال)

؎ سخن کی نہیں اس سے پوشیدہ بات   غوامض ہیں سب سہل ان کے نکات (نامعلوم)

غم (11) اس مادہ کے بنیادی معنی چھپانا' پوشیدہ چیز وغیرہ کے ہیں۔ بادل کو اَلْغَمَامَ (2:57) اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سورج کی روشنی کو چھپا لیتا ہے۔ انسان کے حزن اور کرب کو غم (3:153) اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ خود دل میں نہاں ہوتا ہے۔ آیت 10:71 میں غُمَّةً (گنجلک) سے مراد ایسا معاملہ ہے جو پیچیدہ اور مشتبہ ہو یعنی اس کے کچھ پہلو نمایاں اور عیاں نہ ہوں۔

اردو میں غم، مغموم وغیرہ الفاظ حُزن اور کرب کے معنی میں معروف ہیں۔

ے یوں غموں میں مری جان رہتی ہے جیسے دانتوں میں زبان رہتی ہے (سالکؔ)

ے غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ بچیں کہاں، کہ دل ہے غمِ عشق گر نہ ہوتا، غمِ روزگار ہوتا (غالبؔ)

ے یارانِ وطن گرد تھے، افسردہ و مغموم چلّاتے تھے خادم، کہ چلا خلق کا مخدوم (انیسؔ)

غنم (9) بنیادی معنی بکریاں، اضافی معنی مالِ غنیمت۔ قدیم دور میں عربوں کے ہاں بکریوں کو اہم سرمائے کی حیثیت حاصل تھی اور مال غنیمت میں انہیں زیادہ تر بکریاں ہی ہاتھ آتی تھی اس لیے مال غنیمت کے لیے مستقل طور پر غنم کا لفظ استعمال ہونے لگا۔ قرآن: اَلْغَنَم (6:146/147) بکری بطورِ جنس، غَنَمُ الْقَوْمِ (21:78) کسی قوم کی بکریاں (یہاں بطور جمع آیا ہے)، غَنَمِیْ (20:18) میری بکریاں (حضرت موسیٰؑ کی)، غَنِمْتُمْ (8:41) جو مالِ غنیمت تم حاصل کرو، مَغَانِمُ (4:94) بطور جمع یعنی اموال غنیمت۔ اردو: غنیمت، مال غنیمت، غنیم (لٹیرا، ڈاکو یعنی جو کسی سے اس کا مال چھیننا چاہتا ہو، اردو میں یہ لفظ مطلق دشمن کے معنی میں بھی مستعمل ہے)، غنائم، مغتنم (غنیمت) وغیرہ۔

ے یہ چند افراد ٹیلے پر بدستور اب بھی قائم تھے شہادت کی طلب تھی، زخم ہی ان کے غنائم تھے (حفیظ جالندھریؔ)

ے دلا یہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر نہ گریۂ سحری ہے، نہ آہِ نیم شبی ہے (نامعلوم)

ے میں وہ ہوں کہ میرے چہار سمت غنیم اور مجھے اعتبار یسار کا، نہ یمین کا (افتخار عارفؔ)

غنی (69) تونگر، بے نیاز، بطور فعل ہو تو آسودہ کرنا، مطمئن کرنا، کام آنا۔ قرآن: مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ (69:28) میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا، فَاَغْنٰی (93:8) پس تونگر کر دیا، غَنِیٌّ (27:40) غنی، اللہ کا صفاتی نام، بے نیاز، اَغْنِیَآءُ (9:93) غنی کی جمع، دولت مند لوگ، مُغْنُوْنَ (14:21) اس آیت میں اس مادہ کا یہ صیغہ عذاب ختم کرنے کے لیے کام آنے کے سلسلے میں استعمال ہوا ہے۔

اردو: غنی، اغنیاء، غِنا، استغناء وغیرہ۔

ے فریب خوردہ زعمِ غنا ہیں دیر کے سلطاں گدائے سرورِ عالم ہی بس جہاں میں غنی ہے (نامعلوم)

ے یہ استغناء ہے پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو تجھے بھی چاہیے مثلِ حبابِ آبجو رہنا (اقبالؔ)

غوث (11) مدد۔ اَلْغَیْث کے لغوی معنی بارش کے ہیں، استغاث کے معنی اللہ سے بارش مانگنا یا پانی مانگنا۔ بارش چونکہ اللہ کی رحمت اور مدد کی علامت ہے اس لیے استغاث کے معنی مدد مانگنے کے بھی آتے ہیں۔ قرآن: اَلْغَیْثَ (31:34) بارش، یُغَاثُ النَّاسُ

(12:49) لوگوں کو بارش دی جائے گی' وَاِن یَّستَغِیثُوا یُغَاثُوا بِمَآءٍ کَالمُھلِ (18:29) اور اگر وہ (اہل جہنم) پانی مانگیں گے تو پگھلی ہوئی دھات کی طرح کے پانی سے ان کی تواضع کی جائیگی' اِذْتَستَغِیثُونَ (8:9) جب تم اپنے رب سے مدد طلب کر رہے تھے۔
اردو: غوث' غیاث' مغیث' مستغیث' استغاثہ وغیرہ۔ (اردو میں اس مادہ سے کوئی لفظ بارش وغیرہ کے مفہوم میں معروف نہیں)۔

ے غم نامہ اپنا صفحۂ محشر سے کم نہیں ہے شور ''الغیاث'' صریرِ قلم نہیں (ذوقؔ)

ے اگرچہ فرش پر تھا استغاثہ فخرِ آدم کا مگر اس نے احاطہ کر لیا تھا عرشِ اعظم کا (حفیظ جالندھریؔ)

غور (5) نشیبی زمین۔ آیت 18:41 میں لفظ غَورًا سے مراد زمین کی اندرونی گہرائی ہے' اسی سے اَلغَار (9:40) مشتق ہے یعنی گہرائی والی جگہ' مَغٰرٰتٍ (9:57) چھپنے کی جگہیں' غاریں۔ غارۃ کے معنی دشمن پر لوٹ مار کرنے اور اسے سطح زمین سے ملیامیٹ کردینے کے ہیں' آیت 100:3 میں لفظ اَلمُغِیرٰت اسی مفہوم میں آیا ہے' یعنی دشمن کو غارت کرنے والے۔ اردو: غور (گہرائی میں سوچنا' گہری سوچ)' غار' غائر' غارت وغیرہ۔

ے اس کی آنکھوں کو کبھی غور سے دیکھا ہے فرازؔ رونے والوں کی طرح' جاگنے والوں جیسی (فرازؔ)

ے اے مردِ خدا تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل جا بیٹھ کسی غار میں' اللہ کو کر یاد (اقبالؔ)

ے گھر میں تھا کیا' ترا غم جسے غارت کرتا وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے (غالبؔ)

غوص (2) پانی میں غوطہ لگا کر کوئی چیز نکال لانا۔ قرآن: غَوَّاصٍ (38:37) مبالغے کا (فاعل) صیغہ ہے یعنی ماہر غوطہ خور' یَغُوصُونَ لَہٗ' (21:82) وہ اس (حضرت سلیمانؑ) کے لیے پانی میں غوطے لگاتے تھے۔ یہ جنّات تھے جو حضرت سلیمانؑ کے تحت مسخّر تھے۔ امام راغب کے مطابق یغوصون سے صرف پانی ہی کی غوّاصی مراد نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جنّات حضرت سلیمانؑ کے احکام کے تحت ہر صنعت میں غوّاصی کرتے تھے' یعنی نادر کام کرتے اور عجیب وغریب صنعتیں ایجاد کرتے تھے۔ اردو میں اس مادہ سے غوّاص' غوّاصی وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا غوّاص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے (اقبالؔ)

ے سنائیؔ کے ادب سے میں نے غوّاصی نہ کی ورنہ ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لولوئے لالا (اقبالؔ)

غوط (2) نشیبی زمین' غَاطَ بمعنی نشیب میں چلے جانا۔ آیات 4:43 اور 5:6 میں لفظ اَلغَائِط کے لغوی معنی نشیبی زمین کے ہیں۔ مراد ہے رفع حاجت کے لیے اوٹ میں جانا۔ اردو میں لفظ ''غوطہ'' کسی مائع سطح سے نیچے ڈوبنے کے مفہوم میں مستعمل

ومعروف ہے۔

؎ پنجۂ مہر کو بھی خونِ شفق میں ہر روز   غوطے کیا کیا ہے ترا دستِ حنائی دیتا (ذوقؔ)

؎ قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں   اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار (اقبالؔ)

غوی (22) گمراہ ہونا، جاہل ہونا، ایسی جہالت جو غلط اعتقادات پر مبنی ہو۔ قرآن: اَلْغَيِّ (2:256) بمعنی گمراہی، اس آیت میں لفظ غیّ بمقابلہ رشد (ہدایت) آیا ہے، اَلْغَاوٗنَ (26:224) یعنی گمراہ لوگ جو شعراء کی پیروی کرتے ہیں۔ اردو: اِغوا (کسی کو گمراہ کرنے یا بہلانے پھسلانے کا عمل)، مُغوی (اغوا کرنیوالا)، مَغوی (اغوا ہونیوالا)، مَغویہ (بطور مونث)، مغویانہ وغیرہ۔

؎ اس بت کو ترکِ دیں سے نہیں مومنؔ اعتماد   کیونکر نہ میں شکایتِ اغوائے دل کروں (مومنؔ)

؎ یہ کیڑے جن کے سر میں مغویانہ جوشِ سرسامی   خدا جن کا ہے خودرائی، خودی جن کی ہے خودکامی (حفیظ جالندھریؔ)

غیب (60) چھپا ہوا، کسی چیز کا نگاہوں سے اوجھل ہونا۔ قرآن: عٰلِمُ الْغَيْبِ (72:26) غیب کا جاننے والا یعنی اللہ، اَلْغُيُوْبِ (34:48) غیب کی جمع، غَيٰبَتِ الْجُبِّ (12:10) بہت گہرا کنواں، جسکا پانی گہرائی کے باعث نظر نہ آتا ہو، يَغْتَبْ (49:12) وہ چغلی کھائے، کسی کی غَیبت میں اس کی برائی کرے۔ اردو: غیب، غائب، غیاب، غَیبت (کسی کا حاضر نہ ہونا)، غِیبت (کسی کی غَیبت میں اس کی برائی بیان کرنا) وغیرہ۔

؎ ہر ظلم کے منہ پر ہمیں سچ کہنے کی لت ہے   ہم لوگ تو ظالم کی بھی غِیبت نہیں کرتے (احمد ندیمؔ)

؎ چلی سمتِ غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا   مگر ایک شاخ نہالِ غم، جسے دل کہیں سو ہری رہی (سراجؔ)

؎ اک اضطرابِ مسلسل، غیاب ہو کہ حضور   میں خود کہوں تو مری داستاں دراز نہیں (اقبالؔ)

؎ یہ غَیبت میں ستائیں گے غریبوں اور ضعیفوں کو   شرارت سے پریشانی میں ڈالیں گے شریفوں کو (حفیظ جالندھریؔ)

غیر (155) قرآن مجید میں اس مادہ کے متعدد معانی آئے ہیں۔ مثلاً غَيْرُ (43:18) بمعنی نفی، غَيْرُ (35:3) بمعنی سوائے يُغَيِّرُوْا (13:11) بدلنے وغیرہ کے معنی ہیں، وہ بدلیں۔ اردو: غیر، غیرت، (انسان کا وہ جذبہ جو غیر یعنی دشمن کے خلاف اس کے دل میں پیدا ہو)، غیریت، اغیار، تغیّر، بغیر، وغیرہ (وَغَيْرُهٗ: اور اس کے علاوہ) وغیرہ۔

ـ کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں　　ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں　(غالبؔ)

ـ ستم اغیار کا سہنا مجھے چنداں نہ تھا مشکل　　اٹھایا جس نے محفل سے مجھے وہ تیرا تیور تھا　(وحشتؔ)

ـ غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دَو میں　　پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا　(اقبالؔ)

ـ آ غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں　　بچھڑوں کو پھر ملا دیں نقشِ دوئی مٹا دیں　(اقبالؔ)

ـ عالمِ امکاں ہے گویا اک تغیّر کا طلسم　　ایک حالت پر نہیں کیفیتِ لیل و نہار　(نظرؔ)

غیظ (11) سخت غصہ۔ قرآن: اَلْغَیْظِ (67:8) تَغَیُّظًا (25:12) یعنی جہنم سے غیظ کی وجہ سے خوفناک آوازیں سنائی دیں گی، لَغَآئِظُوْنَ (26:55) غیظ دلانے والے۔ اردو میں لفظ غیظ (غیظ و غضب) اسی مفہوم میں معروف ہے۔

ـ لڑتے تھے مگر غیظ سے رحمت تھی زیادہ　　شفقت بھی نہ کم تھی جو شجاعت تھی زیادہ　(انیسؔ)

تعداد مادہ: 35　　تعداد الفاظ: 839

ف

فتح(38) کسی چیز سے بندش اور پیچیدگی کو ختم کرنا، کھولنا وغیرہ۔قرآن:فَتَحَ اللّٰہُ (2:76) اللہ نے کھولا، فَتْحاً (48:1) کامیابی، فَتَحُوا (12:65) انھوں نے سامان کھولا، اَلْفٰتِحِیْنَ (7:89) کھولنے والے، مَفَاتِحُ (6:59) چابیاں، مفتاح کی جمع۔اردو: فتح، فتوحات، فاتح، فاتحہ، مفتوح، مِفتاح وغیرہ۔

؎ فاتحہ کو نہ بعدِ مرگ آیا میرؔ کے یار کی طرح دیکھو (میرؔ)

؎ فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

؎ تیغ کہتی تھی درِ فتح کی مِفتاح ہوں میں قول قبضے کا یہ تھا قابضِ ارواح ہوں میں (انیسؔ)

؎ بیکاری و عریانی و مے خواری و افلاس کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کے فتوحات (اقبالؔ)

فترہ (3) وقفہ، تیزی کے بعد ٹھہراؤ، سختی کے بعد نرمی، کسی چیز کا دھیما اور کمزور پڑ جانا۔قرآن: فَتْرَةٍ (5:19) انبیاءؑ کی پے درپے بعثت کے سلسلے میں وقفہ، لَا یُفَتَّرُ (43:75) وہ (عذاب) ان پر ہلکا نہیں پڑے گا، یعنی اس میں وقفہ نہیں آئیگا، لَا یَفْتُرُوْنَ (21:20) وہ وقفہ نہیں کرتے، سستی نہیں کرتے۔اردو: فتور (فساد، کمزوری، خرابی)، فاتر (فاتر العقل)، فترتِ وحی (اصطلاحی مفہوم: وحی الٰہی کے سلسلے میں ایک خاص لمبا وقفہ) وغیرہ۔

؎ فسادِ متّصل تھا اک زمانہ سے فتور ان کا فقط اک بدر کے میداں میں ٹوٹا تھا غرور ان کا (حفیظ جالندھریؔ)

؎ ابتر النسل ہے، خیر سے منقطع آپؐ کا بے ادب فاتر العقل ہے (افضال انورؔ)

فتل (3) رسی بٹنا۔بٹی ہوئی رسی مفتول کہلاتی جاتا ہے۔کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں جو باریک سا دھاگا ہوتا ہے اس کو "فتیلا" کہا جاتا ہے اور یہ کسی حقیر چیز کے لیے ضرب المثل ہے۔چنانچہ آیات 4:49,77 اور آیت 17:71 میں لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا کا مفہوم یہ ہے کہ ان پر بالکل ظلم نہیں ہوگا۔اردو: فتیلہ، فتیلا (خاص طور پر بارودی آتشبازی کی اشیاء کے ساتھ لگا ہوا دھاگا جسے آگ لگائی جاتی ہے) وغیرہ۔

؎ پھر آہِ سرد دل میں ہوئی میرے شعلہ زن لو پھر بھڑک اٹھا یہ فتیلا بجھا ہوا (ذوقؔ)

؎ لگا دی آگ جب بارود کو ناری فتیلے نے تو سارے عہد و پیماں توڑ ڈالے اس قبیلے نے (حفیظ جالندھریؔ)

فتن (60) کسی کو آزمائش میں ڈالنا' فساد برپا ہونا۔ اس مادہ کے لغوی معنی سونے کو آگ میں پگھلانے کے ہیں' تاکہ اس کا کھرا کھوٹا معلوم ہو جائے۔ اس لحاظ سے ''فتنہ'' ایسی تکلیف ہے جو کسی کے دعوے یا نظریئے کو پرکھنے کے لیے اسے دی جائے۔ البتہ اس مادہ میں مطلق تکلیف کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ قرآن: اَلْـمَفْتُوْنُ (68:6) فتنہ میں پڑا ہوا' آزمائش میں مبتلا' مجنوں وغیرہ۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا (29:3) اور ہم آزما چکے ہیں' اَلفِتْنَة (2:191) فساد' گمراہی' فِتْنَةٌ (8:39) 'غیر اللہ کی حکومت' فساد۔

اردو: فتنہ (فساد' آزمائش)' فتن (فتنہ کی جمع)' مَفتون (فریفتہ' مجنون) وغیرہ۔

- کوئی زہد و صبر و قناعت پہ مفتوں کوئی پند و وعظِ جماعت پہ مفتوں (حالیؔ)
- یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو (غالبؔ)

فتویٰ (11) کسی مشکل سوال کا جواب' کسی علمی مسئلے میں فیصلہ دینا۔ اِسْتِفْتَاء: فتوی چاہنا' کسی معاملے میں شرعی حکم دریافت کرنا۔ قرآن: اَفْتِنَا (12:46) ہمیں فیصلہ دیں یعنی ہمیں خواب کی تعبیر بتائیں' وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ... قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ (4:127) اور وہ آپؐ سے عورتوں کے بارے میں فتوی چاہتے ہیں.... آپ فرمائیں اللہ ان کے بارے میں تمہیں فتوی دیتا ہے' وَلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِم (18:22) اور تم ان کے بارے میں کسی سے مت استفسار کرو۔

اردو: فتوی' فتاوی (جمع)' استفتاء' مفتی وغیرہ۔

- رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملّا (حالیؔ)
- ناپاک جسے کہتی تھی مشرق کی شریعت مغرب کے فقیہوں کا یہ فتوی ہے کہ ہے پاک (اقبالؔ)

فجر (13) کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا' شق کر دینا' صبح کا طلوع ہونا (کہ اس سے ظلمتِ شب کا پردہ چاک ہو جاتا ہے)' زمین کا شق ہونا اور چشمے کا بہہ نکلنا۔ قرآن: اَلْفَجرِ (2:187) طلوعِ سحر' يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا (76:6) اہل جنت کے لیے چشمے بہائے جانے کے مفہوم میں' وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ (82:3) اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے' فُجُوْرَهَا (91:8) اس (نفس انسانی) کا فجور۔ فجور سے مراد گناہ یعنی اللہ کی نافرمانی ہے جو اللہ کی حدود کو توڑنے اور دین کی پردہ دری کرنے کے مترادف ہے' اس معنی میں اس کا فاعل فَاجِرًا (71:27) ہے' یعنی نافرمان' گناہ گار شخص۔ اردو: فجر' فجور' فاجر' فُجّار وغیرہ۔ (پانی یا چشمہ کے بہنے کے معنی میں یہ مادہ اردو میں معروف نہیں)۔

- درِ فجر پہ پہنچا میں ہی اکیلا ستاروں کی دنیا کہاں کھو گئی ہے (سلیم فائیؔ)
- نفس کی شامت سے یوں جو چاہے کر فسق و فجور اک فقیرِ فاقہ کش کی تو لگی کو پر بجھا (معروفؔ)

فحش (24) بُرائی، بدکاری، ایسا قول یا فعل جو قباحت میں حد سے بڑھا ہوا ہو۔ قرآن: اَلْفَحْشَآءِ (24:21) بے حیائی کے کام، فَاحِشَةٍ (4:19) بدکاری، اَلْفَوَاحِشَ (7:33) فُحش کی جمع۔ اردو: فُحش، فواحش، فاحش، فاحشہ وغیرہ۔

ـ بیاں کرتے تھے اپنے شرمناک اور فُحش کاموں کو　　سرِ بازار کہہ دیتے تھے اپنے کارناموں کو　(حفیظ جالندھریؔ)

ـ فواحش اور زناکاری مٹا دو نیک ہو جاؤ　　خدا کو ایک مانو اور تم بھی ایک ہو جاؤ　(حفیظ جالندھریؔ)

فخر (5) تکبر، اترانا۔ اس کا فاعل فاخر ہے فَخُورٌ (11:10) مبالغے کا صیغہ، بہت زیادہ فخر کرنے والا تَفَاخُرٌ (57:20) ایک دوسرے کے ساتھ اظہارِ فخر کرنا۔ فَخَّار کے معنی مٹی کے ''مٹکے'' کے ہیں جو اگر خالی ہو تو ٹھوکا لگانے سے آواز پیدا کرتا ہے۔ اَلْفَخَّارِ (55:14) بجنے والی سخت مٹی جس سے حضرت آدمؑ کی تخلیق ہوئی تھی۔ اردو: فخر، فاخر، افتخار، مفاخر وغیرہ۔

ـ سلام اے آمنہؓ کے لال، اے محبوبِ سُبحانی　　سلام اے فخرِ موجودات، فخرِ نوعِ انسانی　(حفیظ جالندھریؔ)

ـ وہ بات کر جو کبھی آسماں سے ہو نہ سکے　　ستم کیا تو بڑا تُو نے افتخار کیا　(داغؔ)

فدی (13) بدلہ دینا، بدلے میں کچھ دے کر کسی کو مصیبت یا تکلیف سے بچالینا۔ قرآن: فَدَيْنٰهُ (37:107) ہم نے اس (حضرت اسمٰعیلؑ) کا فدیہ دیدیا، یعنی آپؑ کی قربانی کے عوض اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے قربانی دی، اِفْتَدٰى (3:91) یعنی روز قیامت کسی مجرم سے فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ يَفْتَدِىْ (70:11) قیامت کے دن مجرم چاہے گا کہ اپنے بیٹے کو فدیئے میں دے دے (اور خود چھوٹ جائے)۔ اردو: فدا، فدیہ، فدوی (قربان ہونے والا) وغیرہ۔

ـ میں بھی ہوں فدا اس پہ کہ یہ فدیۂ رب ہے　　یہ لال ترا بخششِ امت کا سبب ہے　(انیسؔ)

ـ ڈھیلا پڑتا تھا سولی کا پھندا اس کی گردن پر　　میرے قاتل کو منصف نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا　(مظفر حنفیؔ)

فرات (3) میٹھا پانی۔ قرآن: فُرَاتٌ (35:12 ، 25:53) میٹھے پانی کا سمندر، اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا (77:27) ہم نے تمہیں میٹھا پانی پینے کے لیے مہیا کیا۔ اردو: اردو ادب میں ''دریائے فرات'' کا نام واقعہ کربلا کے حوالے سے تلمیحی حیثیت سے معروف ہے۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق عراق کے اس علاقے میں چونکہ اس دریا کے پانی سے بہتر پانی اور کہیں نہیں تھا اس لیے اس کا نام فرات رکھا گیا۔

ـ یہ حسنِ اتفاق ہے یا حسنِ اہتمام　　ہے جس جگہ فرات وہاں کربلا بھی ہے　(اقبال عظیم)

ـ پیاسی جو تھی سپاہِ خدا تین رات کی　　ساحل پہ سر پٹکتی تھیں موجیں فرات کی　(انیسؔ)

فرج(9) شگاف، دو چیزوں کے درمیان شگاف، کنایہ کے طور پر یہ لفظ پہلے عورت کی شرمگاہ کے لیے استعمال ہوا اور پھر اس سے مطلق انسانی شرمگاہ مراد لی جانے لگی۔ قرآن: آیت 77:9 میں فُرِجَتْ بطور فعل استعمال ہوا ہے یعنی جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے۔ آیت 50:6 میں آسمان کی ظاہری خوبصورتی کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی رخنہ (فروج) نہیں ہے، آیت 24:30 میں فُرُوْجَهُمْ سے مراد مردوں کی شرمگاہیں ہیں، جب کہ آیت 24:31 میں فُرُوْجَهُنَّ کا صیغہ عورتوں کی شرمگاہوں کے لیے آیا ہے۔

اردو: فرج، تفرج (کشادگی، سیر و تفریح)، منفرجہ زاویہ (90 درجے یا اس سے بڑا زاویہ، جس کا پھیلاؤ نسبتاً زیادہ ہوتا ہے)۔

- اک چمن بہرِ تفرج رکھتے ہیں زیرِ بغل — روضہ و بستان و فردوس و جناں سب سے الگ (حالیؔ)

فرح(22) خوش ہونا، اِترانا، عام طور پر جسمانی و مادی لذتوں پر خوش ہونے پر بولا جاتا ہے۔ قرآن: فَلْيَفْرَحُوْا (10:58) پس وہ خوشیاں منائیں، يَفْرَحُ (30:4) وہ خوشیاں منا رہے ہوں گے، لَا تَفْرَحْ (28:76) تو مت اِترا، اس آیت میں قارون کے اپنی دولت پر اِترانے کا ذکر ہے، تَفْرَحُوْنَ (27:36) تم خوش ہوتے ہو۔ اردو: فرح، فرحت، فرحان، تفریح وغیرہ۔

- ادھر باطل گریزاں تھا، ادھر حق شاد و فرحاں تھا — یہ دن ارشادِ قرآں کے مطابق یومِ فرقاں تھا (حفیظ جالندھریؔ)
- تفریح ٹپکی پڑتی ہے ان کے دماغ سے — گلگشت کر کے آئے ہیں دشمن کے باغ سے (داغؔ)

فرد(5) اکیلا، تنہا۔ قرآن: فَرْدًا (19:95) یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہر شخص اکیلا حاضر ہوگا، فُرَادٰى (6:94/95) یعنی اب تم پھر ہمارے پاس اکیلے آ گئے ہو جیسے کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اردو: فرد، افراد، فرید، مفرد، منفرد، فرداً فرداً، انفرادی، انفرادیت، فردِ عمل، فرد مجرم وغیرہ۔

- افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر — ہر فرد ہے ملّت کے مقدّر کا ستارا (اقبالؔ)
- میں بچ بھی جاؤں تو تنہائی مار ڈالے گی — مرے قبیلے کا ہر فرد قتل گاہ میں ہے (پروین شاکر)
- محشر والوں نے بھی مجھ کو شاعر کہہ کر چھوڑ دیا — میری فردِ عمل کو سمجھے مجموعہ افسانوں کا (حفیظ جالندھریؔ)

فردوس(2) جنت، بہشت، لغوی معنی وسعت اور سرسبزی کے ہیں۔ اَلْفِرْدَوْسِ (18:107 اور 23:11) جنت کا اعلیٰ درجہ۔

اردو میں لفظ فردوس (بمعنی جنت کا ایک اعلیٰ درجہ) معروف ہے۔

- اے خدا اب ترے فردوس پہ حق ہے میرا — تُو نے اس دور کے دوزخ میں جلایا ہے مجھے (احمد ندیم قاسمی)
- نہ کردیں مجھ کو مجبورِ نوا فردوس میں حوریں — مرا سوزِ دروں پھر گرمیٔ محفل نہ بن جائے (اقبالؔ)

(انگریزی لفظ Paradise بھی عربی ''فردوس'' ہی کی بدلی ہوئی شکل ہے)۔

فرّ(11) بھاگنا ۔قرآن:اَلْفِرَارُ(33:16) یعنی موت سے بھاگنا' تَفِرُّوْنَ(62:8) یعنی تم موت سے بھاگتے ہو۔فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ (51:50) اورتم اللہ کی طرف دوڑو' فِرَارًا(33:13) یعنی جنگ سے فرار' اَلْـمَفَرُّ(75:10) بھاگنے کی جگہ۔اردو:فرار' مفرٗ(بھاگنے کی جگہ)'مفرور'فَر (شان وشوکت)'اردو میں عام طور پر''کرّوفرّ'' بولا جاتا ہے'یہ ترکیب عربی الفاظ''کرّ'' بمعنی باربار حملہ کرنا اور'' فرّ'' بمعنی بھاگ جانا سے مل کر بنی ہے'یعنی حملہ کرکے بھاگ جانا اور پھر واپس آ کر دوبارہ حملہ کرنا اوراسی طرز پر بار بار حملے کرتے چلے جانا۔اس طرح کے بہادر شخص کی میدانِ جنگ میں چونکہ خوب دھاک بیٹھتی ہے اس لیے ''کرّوفرّ'' کے معنی بھی رعب ودبدبہ وغیرہ کے معروف ہو گئے'(اردو دائرۂ معارفِ اسلام'نیز دیکھیے''کرّ'')۔جناب حفیظ جالندھری نے درج ذیل شعرمیں لفظ''فرّ''(بمعنی شان وشوکت)اکیلا بھی باندھا ہے۔

ے اگرچہ فَـقْرُ فَخْرِی رتبہ ہے تیری قناعت کا　　مگر قدموں تلے ہے فرِّ کسرائی و خاقانی (حفیظ جالندھریؔ)

ے یارا قرار کا تھا نہ صورت فرار کی　　پیدل کی موت تھی تو خرابی سوار کی (انیسؔ)

ے چلّے سے جس کا تیر ملا' تن پہ سر نہ تھا　　جز گوشۂ فرار کسی جا مفر نہ تھا (انیسؔ)

فرش (6) بچھونا'عربی میں ہراس چیز کو''فرش'' کہا جاتا ہے جوزمین پر بچھائی جاتی ہو۔قرآن: وَالْاَرْضَ فَـرَشْنٰھَا (51:48) اورزمین کوہم نے فرش بنایا' فُرُشٍ(55:54) فرش کی جمع' فَرْشًا(6:142/143) یعنی زمین پر رینگ کر چلنے والے جانور'چونکہ زمین پر رینگنے والے جانوروں میں اکثر کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں اس لیے تمام حشرات الارض'پروانہ'تتلی وغیرہ کے لیے بھی فراش کا لفظ بولا جانے لگا(مفردات)۔اَلْفَرَاشِ(101:4) پتنگے مراد ہیں۔

اردو:فرش' فرّاش(فرش کی صفائی کرنیوالا)'صاحبِ فراش ہونا(بیمار ہونا)وغیرہ۔

ے الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں　　بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا (احمد رضاؔ)

ے اٹھے جہان ہی سے جو بستر سے وہ اٹھے　　تیرا مریضِ عشق جو صاحب فراش ہے (ذوقؔ)

ے یہ سن کے خادموں کو پکارا وہ مہ جبیں　　فرّاش آکے جلد مصفّا کریں زمیں (انیسؔ)

فرض (18) مقرر کیا ہوا'لغوی معنی کسی چیز کو کاٹنے اوراس میں نشان ڈالنے کے ہیں۔نَـصِیْبًا مَّفْرُوْضًا (4:118) معیّن حصہ فَـارِضٌ (2:68) مراد ایسا ادھیڑ عمر بیل جو ہل چلانے کے قابل ہو۔ہل چلانے سے چونکہ زمین کو پھاڑا جاتا ہے'اس لیے اس مادے

کے بنیادی معنی اس لفظ میں موجود ہیں (مفردات)۔ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ (4:11) سے مراد وہ شرعی احکام ہیں جن سے متعلق قرآن مجید میں قطعی حکم دیا گیا ہو۔ اردو: فرض، فرائض، فریضہ، مفروضہ وغیرہ۔

- غرض ہے پیکارِ زندگی سے، کمال پائے ہلال تیرا — جہاں کا فرضِ قدیم ہے تو ادا مثالِ نماز ہوجا (اقبالؔ)
- رنجش کی بات فرض ہے کیا، پھر کبھی سہی — اب تو ملو خوشی سے، گلہ پھر کبھی سہی (گلزارؔ)

فرط (8) کسی چیز میں زیادتی کرنا، اس مادہ میں متضاد معنی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ افراط کے معنی ہیں حد سے آگے بڑھ جانا اور تجاوز کر جانا، جبکہ تفریط کے معنی آگے بڑھنے میں کوتاہی کرنے کے ہیں۔ آیت 18:28 میں فُرُطًا کے معنی حد سے تجاوز کرنے کے ہیں، جبکہ آیت 6:38 میں مَافَرَّطْنَا کا ترجمہ ہے ''ہم نے کوئی کمی نہیں چھوڑی''۔ اردو: افراط، تفریط، افراتفری وغیرہ۔ اردو لفظ ''افراتفری''، بمعنی بدانتظامی وغیرہ ''افراط تفریط'' سے بگڑ کر بنا ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

- پوچھو نہ مرے مزاج کی کچھ — افرا تفری ہو رہی ہے (مسرورؔ)
- سخت جانی دیکھنا میری کہ فرطِ شرم سے — پھر گیا سفاک کا منہ بھی دمِ خنجر کے ساتھ (طالب دہلویؔ)
- فرطِ غمِ حوادثِ دوراں کے باوجود — جب بھی ترے دیار سے گزرے مچل گئے (احمد ریاضؔ)
- زر کی افراط ہوگئی ہے بہت — ہر گھڑی دل کا بھاؤ گرتا ہے (امجد اسلام امجدؔ)

فرع (1) شاخ، جمع: فروع۔ کسی معاملے کی جزئیات کو شرعی اصطلاح میں فروعات کہا جاتا ہے، اس معنی میں فرع کی ضد اصل ہے۔ آیت 14:24 میں فَرْعُهَا کے معنی درخت کی شاخ کے ہیں۔ اردو: فرع، فروع، فروعات، فروعی وغیرہ۔

- نشوونما ہے اصل سے غالبؔ فروع کو — خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات، چاہیئے (غالبؔ)
- عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو — ہر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو (حالیؔ)
- خود جس کی فرع و اصل علیؓ و رسولؐ تھے — یہ سب اسی درخت کی شاخوں کے پھول تھے (انیسؔ)

فرعون (74) ایک کافر اور سرکش شخص کا نام (28:3)، قدیم شاہانِ مصر کا لقب فِرْعَوْنَ تھا۔ حضرت موسیٰؑ کے حوالے سے جس شخص کا ذکر فرعون کے نام سے ہوا ہے۔ اس کا اصل نام کچھ اور تھا مگر قرآن نے اس خاندان کے معروف لقب سے ہی اس کا ذکر کیا ہے، تفہیم القرآن آیت 7:104 کی تفسیر کے مطابق لفظ فرعون کے معنی ''سورج دیوتا کی اولاد'' کے ہیں۔ قرآن میں حضرت موسیٰؑ کے حوالے سے دراصل دو فرعونوں کا ذکر آتا ہے۔ ایک وہ جس کے زمانہ میں آپؑ پیدا ہوئے اور جس کے گھر میں

آپؐ نے پرورش پائی اور دوسرا وہ جس کے پاس آپؐ اسلام کی دعوت لیکر گئے اور جو بالآخر غرق ہوا۔ غرق ہونے والے فرعون کی لاش مشیّت الٰہی کے مطابق خشکی پر پھینک دی گئی تھی (10:92)۔ اردو ادب میں فرعون، فرعونیّت وغیرہ الفاظ علامتی اور تلمیحی حیثیت میں معروف ہیں۔ اردو میں عام طور پر انتہائی ظالم، متکبر، سرکش اور احکام خداوندی کے نافرمان شخص کو فرعون کہا جاتا ہے۔

؎ رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے ید بیضا (اقبالؔ)

فرغ (6) کام میں مصروف نہ ہونا، خالی ہونا۔ اَفرغت الدّلو کے معنی ہیں ڈول سے پانی بہا کر اسے خالی کر دینا۔ قرآن: اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا (2:250 اور 7:126) تُو ہمارے اوپر صبر کے دہانے کھول دے، اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا (18:96) میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دوں، سَنَفْرُغُ (55:31) ہم عنقریب فارغ ہو جائیں گے۔ آیت 28:10 میں لفظ فَارِغًا سے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کے دل کا صبر سے خالی ہو جانا مراد ہے۔ اردو: فارغ، فارغ البال، فراغ، فراغت وغیرہ۔

؎ وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا، دماغ تھا (دردؔ)

؎ ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ (اقبالؔ)

؎ اس رات دیر تک وہ رہا محوِ گفتگو مصروف میں بھی کم تھا، فراغت اسے بھی تھی (محسن نقویؔ)

فرق (72) الگ الگ ہونا، فرق اور فلق تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں۔ فلق کے معنی کسی چیز کے پھٹ جانے کے ہیں، جبکہ فرق کسی چیز کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا مفہوم دیتا ہے۔ قرآن: فِرْقَةٍ 9:122 بڑی جماعت کا ایک گروہ، فَرِيقٌ (2:75) گروہ، يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (44:4) اس رات ہر کام اور معاملہ کے بارے میں الگ الگ احکام صادر فرمائے جاتے ہیں، فَارِقُوهُنَّ (65:2) ان (مطلّقہ عورتوں) کو رخصت کر دو یعنی الگ کر دو، فِرَاقُ (18:78) جدائی، اَلْفُرْقَانَ (2:53) ہدایت اور گمراہی میں فرق کرنے والی کتاب، وَلَا تَفَرَّقُوا (3:103) اور تفرقہ بازی نہ کرو۔ اردو: فرق، فراق، فاروق، افتراق، فریق، تفریق، فرقان، فرقہ، تفرق، تفرقہ، متفرق، فرقت، مفارقت وغیرہ۔

؎ اور کچھ دیر نہ گزرے شبِ فُرقت سے کہو دل بھی کم دکھتا ہے، وہ یاد بھی کم آتے ہیں (فیضؔ)

؎ خوبی کو اس کے چہرے کی کیا پہنچے آفتاب ہے اِس میں اُس میں فرق زمین آسمان کا (میرؔ)

؎ اس شہرِ بے چراغ میں جائے گی تُو کہاں آ اے شبِ فراق تجھے گھر ہی لے چلیں (ناصرؔ)

؎ گر ننگ سے اور نام سے نہ گزرے گا جرأت تو فرقۂ عشاق میں سب نام رکھیں گے (جرأتؔ)

عربی میں سر کے بالوں کی ''مانگ'' کو بھی (دو حصوں میں بٹنے کے سبب) ''فرق'' کہا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے فرق بمعنی انسانی سر بھی عربی میں مستعمل ہو گیا' اردو میں بھی لفظ ''فرق'' سر اور سر کی مانگ کے معنی میں معروف ہے۔

ے مصحفی بارِ امانت کا نہ تھا حامل کوئی اس لیے اس بوجھ کو برفرقِ انساں رکھ دیا (مصحفی)

درج ذیل مصرع میں جناب فیض احمد فیضؔ نے فرق بمعنی ''مانگ'' باندھا ہے:

ع جو فرقِ صبح پر چمکے گا تارا' ہم بھی دیکھیں گے

فری(60) جھوٹ گھڑنا' بے بنیاد بات کرنا۔ لغوی معنی کپڑے یا چمڑے کو سینے کے لیے کاٹنا کے ہیں' یعنی کسی چیز کی کاٹ چھانٹ کر کے اس کی ہیئت تبدیل کر دینا۔ قرآن: اِفتَرٰی (3:94) جھوٹ گھڑنا' اِفتَرَاہُ (10:38) اس نے اسے گھڑ لیا ہے' یَفتَرُوْنَ (5:103) وہ اللہ پر افتراء کرتے ہیں' اَلْمُفتَرِینَ (7:152) افتراء پرداز لوگ۔ اردو: افتراء' مفتری وغیرہ۔

ے بچایا انھیں کذب سے افتراء سے کیا سُرخرو خلق سے اور خدا سے (حالیؔ)

ے گروہ ایک جویا تھا علمِ نبیؐ کا لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا (حالیؔ)

فسد(50) جھگڑا کرنا' قتل و غارت گری۔ قرآن: فَسَادًا (5:64) فساد' لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ (2:251) تو ضرور زمین فساد سے بھر جاتی' وَلَا تُفسِدُوْا (7:56) اور تم فساد نہ کرو' اَلْمُفسِدَ (2:220) فسادی' اَلْمُفسِدِیْنَ (3:63) فساد کرنے والے۔ اردو: فساد' فسادی' مُفسِد وغیرہ۔

ے خالی نہیں فساد سے یہ تیوری کے بل آئے ہو تم کہیں سے مری جاں بھرے ہوئے (داغؔ)

ے مفسدوں نے کی عجب طور سے رنجش برپا میری جا تجھ سے کہی' مجھ سے لگائی تیری (نسیمؔ)

فسر (1) کسی چیز کی معنوی صفت کو ظاہر کرنا۔ تَفسِیرًا (25:33) کے معنی مشکل الفاظ کی تشریح اور مفہوم کی تاویل کرنے کے ہیں۔ اردو: تفسیر' تفاسیر' مفسّر' مفسّرین وغیرہ۔

ے خودی سے مردِ خود آگاہ کا جلال و جمال کہ یہ کتاب ہے باقی تمام تفسیریں (اقبالؔ)

فسق(54) گناہ' شرعی احکام کی نافرمانی (ایمان لانے کے بعد)۔ قرآن: فَسَقَ (18:50) اس (شیطان) نے نافرمانی کی' فِسْقٌ (5:3) نافرمانی' گناہ کا کام' اَلْفٰسِقُوْنَ (2:99) نافرمان' گناہگار لوگ' اَلْفُسُوْقَ (49:7) فسق کی جمع۔ اردو: فِسق' فاسق وغیرہ۔

ع اک فاسق و فاجر مَیں اور ایسی کراماتیں (محمد علی جوہرؔ)

فصح (1) خوش گفتاری، اعلیٰ ادبی معیار کی تقریر وتحریر جس میں بیان کی خوبیاں بہت ہوں، اس کا فاعل فصیح ہے۔ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا (28:34) وہ (ہارونؑ) مجھ سے زبان میں زیادہ فصیح ہیں۔ اردو: فصیح، فصاحت وغیرہ۔

ے ایک قطرے کو جو دوں بسط تو قلزم کردوں   بحرِ موّاجِ فصاحت میں تلاطم کر دوں (انیسؔ)

ے سر جھکے ان کے جو کامل تھے زباں دانی میں   اڑ گئے ہوش فصیحوں کے رجز خوانی میں (نامعلوم)

فصل (43) جدا ہونا، بچے کا دودھ چھڑانا، دو چیزوں میں سے ایک کو دوسری سے الگ کر دینا، اسی سے لفظ مفاصل (جوڑ) مشتق ہے یعنی وہ جگہ یا مقام جہاں سے دو چیزوں کو الگ کیا جا سکتا ہے، فصل القوم کے معنی کسی گروہ کے روانہ ہونے کے ہیں، یعنی وہ لوگ اپنے مسکن سے جدا ہو گئے۔ جب یہ مادہ حق اور باطل کو الگ الگ کرنے کے معنی میں آتا ہے تو ''فیصلہ'' کا مفہوم دیتا ہے۔ التفصیل کے معنی بات کی وضاحت کے ہیں، یعنی کسی بات یا مضمون کے ہر نکتے کو الگ الگ کھول کر بیان کرنا فصیلۃ الرجل کے معنی انسان کے خاندان، کنبہ وغیرہ کے ہیں، یعنی اس کی اپنی ذات سے الگ (علاوہ) لوگ۔ قرآن: قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ (6:119/120)، تمہارے لیے تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے، وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ (12:94) اور جب قافلہ روانہ ہوا، فِصٰلُهٗ (31:14) بچے کا دودھ چھڑانا، فَصِيْلَتِهٖ (70:13) اس کا کنبہ یا خاندان۔ اردو: فصل (کتاب کے الگ الگ باب یا حصے)، انفصال (فیصلہ، جدائی)، فصیل (دیوار، دو مقامات کو الگ کرنے والی حد) مفاصل (انسان کے جوڑ، وجع المفاصل: جوڑوں کا درد) فیصل، فیصلہ، فاصلہ، فاصل تفصیل، مفصّل، فصل، بمعنی موسم، اگر پورے سال کے موسموں کا الگ الگ ذکر کیا جائے تو ان میں سے ہر ایک موسم ایک فصل کہلائے گا، بالکل کتاب کی فصل کی طرح۔ چونکہ غلہ وغیرہ کی بوائی اور کٹائی کا تعلق موسموں سے ہے اس لیے غلے یا اناج کی پیداوار کو بھی مجازاً ''فصل'' کا نام دے دیا گیا ہے۔

ے دلوں میں ہے فصل اور فصل اس بلا کا   یہی کیا ہے مخصوص کنبہ خدا کا (ضمیرؔ جعفری)

ے ہجر میں میرؔ کا وصال ہوا   اے لو قصہ ہی انفصال ہوا (میرؔ)

ے نو دس برس میں ماں سے بچھڑنے کے دن نہ تھے   یہ کھیلنے کی فصل تھی، لڑنے کے دن نہ تھے (انیسؔ)

فضح (1) کسی کے عیب کو ظاہر کرنا، کسی کو رسوا کرنا۔ فَلَا تَفْضَحُوْنِ (15:68) تم میری بے عزتی نہ کرو۔ اردو میں لفظ ''فضیحت'' اسی معنی میں معروف ہے۔

ے مراتب غوث کا ملتا ہے اجزائے گلستاںؔ کو   بے چارے شیخ سعدیؔ کی یہاں ہوتی فضیحت ہے (انشاءؔ)

فضل (104) برتری، کسی چیز کا متوسط درجہ سے زیادہ ہونا' اگر چہ یہ مادہ فالتو (فضول) چیز کا مفہوم بھی دیتا ہے مگر عام طور پر اچھی چیزوں اور محمود باتوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن: فَضَّلَ (4:34) بمعنی برتری' فَضلُ اللّٰه (62:10) اللہ کا فضل بمعنی رزق وغیرہ' وَلَولَا فَضلُ اللّٰهِ عَلَيكُم (24:20) اور اگر تم پر اللہ کی مہربانی نہ ہوتی۔ اردو: فضل' تفضیل' فضائل' فضیلت' فاضل' فضول' فضلاء' افضل' افضال' فضلہ وغیرہ۔

- برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر — خندہ زن ہے جو کُلاہِ مہرِ عالم تاب پر (اقبالؔ)
- کرتے ہیں جس پہ طعن کوئی جرم تو نہیں — شوقِ فضول و الفتِ ناکام ہی تو ہے (فیضؔ)

فضاء (1) وسیع جگہ' کھلا میدان۔ اس مادہ سے لفظ اَفضٰی آیت 4:25 میں اپنے لغوی معنی کے بجائے مجازی معنی (خاوند کے اپنی بیوی سے مباشرت کرنے کے مفہوم) میں آیا ہے۔ امام راغب کے نزدیک اس مادہ کے اندر ''وسعت'' کے مفہوم کی وجہ سے محاورہ افضی بیده الی ...... کے معنی ہیں کسی جگہ کسی کا ہاتھ پہنچنا اور اسی مفہوم میں افضی الی اِمرأته کے معنی عورت تک پہنچنا کے ہیں۔ اس لحاظ سے آیت مذکورہ میں خاوند کی اپنی بیوی سے مباشرت کے لیے افضٰی کا لفظ کنایے کے طور پر آیا ہے' ایسے مضامین کی ادائیگی کے لیے یہ قرآن کا خاص اسلوب اور انداز ہے۔ اردو میں لفظ ''فضا'' بمعنی کھلی جگہ وغیرہ معروف ہے۔

- مدینہ جا کے ہم سمجھے تقدّس کس کو کہتے ہیں — ہوا پاکیزہ پاکیزہ' فضا سنجیدہ سنجیدہ (اقبال عظیم)

فطر (15) پیدا کرنا' پیدائش' لغوی معنی ہیں کسی چیز کو طول میں پھاڑنا۔ اس مناسبت سے اس مادہ میں شگاف' پھٹ جانے' روزہ افطار کرنے وغیرہ کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ قرآن: فَطَرَ (6:79/80) اس نے پیدا کیا' يَتَفَطَّرنَ (19:90) وہ پھٹ جائیں' اِذَا السَّمَآءُ انفَطَرَت (82:1) جب آسمان پھٹ جائیگا' فَاطِر (6:14) خالق' فِطرَةَ (30:30) فطرت' جبلت' قانونِ تخلیق' فُطُورٍ (67:3) شگاف' رخنہ۔ اردو: فطر' فطرانہ' فاطر' فطرت' فطور' افطار' اِفطاری (افطاری غلط العوام ہے۔ اصل لفظ اِفطار ہی ہے) وغیرہ۔

- کہیں افطار کا حیلہ تو نہ ہو یہ حالؔی — آپ اکثر رمضاں میں ہی سفر کرتے ہیں (حالؔی)
- عدل ہے فاطرِ ہستی کا ازل سے دستور — مسلم آئیں ہوا کافر تو ملے حور و قصور (اقبالؔ)
- مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنی کو — کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی (اقبالؔ)

فعل (103) کوئی کام کرنا' معاملہ کرنا۔ قرآن: فِعلَ (21:73) کام' فَاعِلٌ (18:23) کرنے والا' مَفعُولًا (17:5) ہونیوالا کام'

فَــعَّــالٌ (11:107) فاعل کا مبالغے کا صیغہ۔ اردو: فعل، فاعل، مفعول، فعّال، انفعال (فاعل کا مفعول پر اثر انداز ہونا، شرمندہ ہونا) وغیرہ۔

ے موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے   قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے (اقبالؔ)

ے کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرتِ انسان پر   فعلِ بد تو ان سے ہو، لعنت کریں شیطان پر (انشاءؔ)

فقد (3) کسی چیز کے ہونے کے بعد اس کا نایاب ہو جانا، کسی چیز کا گم ہو جانا۔ قرآن: مَاذَا تَفْقِدُوْنَ (12:71) تم لوگوں کا کیا گم ہو گیا ہے؟ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ (12:72) ہمیں بادشاہ کا جام نہیں مل رہا، تَـفَـقَّدَ الطَّيْرَ (27:20) اس (حضرت سلیمانؑ) نے پرندوں کا جائزہ لیا"۔ امام راغب کے مطابق اس مادہ میں پرانے دوست یا کسی گم شدہ چیز کو پہچان لینے کا مفہوم بھی شامل ہے، یہی پہچان لینے کا مفہوم آیت زیرِ نظر میں پرندوں کے بارے میں آیا ہے (مفردات)۔ اردو: فقدان، فقید المثال (جس کی مثال نایاب ہو)، مفقود وغیرہ۔

ے مظہر خدا کے حسن کا ہے، خوش خصال ہے   بی آمنہؓ کا لال، فقید المثال ہے (افضال انورؔ)

فقر (14) ناداری، عسرت، یہ عربی محاورہ فقرته فاقرة (مصیبت نے اس کی کمر توڑ دی) سے مشتق ہے۔ آیت 75:25 میں لفظ فَاقِرَةٌ کے معنی کمر توڑ مصیبت کے ہیں، مراد ہے قیامت۔ اس لحاظ سے کمر کے ایک مہرے کو عربی میں فقرہ کہا جاتا ہے جو اسی مفہوم کی نسبت سے اردو میں عبارت کے ایک ٹکڑے کے معنی میں معروف ہے۔ فقرہ کی جمع فقار ہے اور اسی نسبت سے حضرت علیؓ کی مشہورِ زمانہ تلوار کا نام ذوالفقار (ذو+ الفقار) پڑا کیونکہ اس تلوار کا دستہ مہرہ ہائے کمر سے مشابہ تھا۔ اردو ادب میں لفظ "ذوالفقار" حضرت حضرت علیؓ کی تلوار کے نام کی نسبت سے علامتی و تلمیحی حیثیت میں معروف ہے۔

ے نکلی ادھر غلاف سے وہ برقِ شعلہ ریز   چلنے میں ذوالفقار تھی جس کی زبانِ تیز (انیسؔ)

لغوی اعتبار سے فـقـیـر کے معنی کمر شکستہ شخص کے ہیں۔ ایسا شخص چونکہ اپنی معذوری کے سبب خود کما نہیں سکتا اور یوں تنگدستی اور محتاجی کا شکار ہو جاتا ہے، اس لیے لفظ "فقیر" سے عام طور پر محتاج، نادار اور عُسرت زدہ شخص مراد لیا جانے لگا (22:28)۔ اس معنی میں یہ لفظ ہمارے ہاں عوام تک میں معروف ہے اور گداؤں، پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس، در در بھیک مانگنے والوں کے لیے یہ لفظ مخصوص ہو چکا ہے۔

ے پہچان لو فقیر کی صورت سوال ہے   تم جان لو یہ ہے مرے سائل کی آرزو (داغؔ)

اسلام میں چونکہ سوال کرنے اور بھیک مانگنے کی سخت ممانعت ہے اس لیے فقر اور فقیر کا اسلامی مفہوم اس سے مختلف ہے۔ اس مفہوم کے مطابق فقیر اپنی تنگدستی اور محتاجی کے باوجود خودداری و استغناء کی تصویر ہوتا ہے (2:273)۔ فقر کا اسلامی مفہوم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاد مبارک "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ" (فقر میرا فخر ہے) سے بھی عیاں ہے۔ اردو میں فقر، فقیر وغیرہ الفاظ اس مفہوم میں بھی مستعمل و معروف ہیں۔

ے کافر ہے مسلماں تو نہ شاہی نہ فقیری — مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی (اقبالؔ)

ے اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دل گیری — اک فقر سے قوموں میں خاصیّتِ اکسیری (اقبالؔ)

فقہ (20) عقل، سمجھ، اصطلاحاً دین اور احکامِ شریعت کی سمجھ، لغوی معنی علمِ حاضر سے علمِ غائب تک رسائی کرنا کے ہیں۔ قرآن: مَانَفْقَهُ (11:91) ہم سمجھ نہیں پاتے، یَفْقَهُوْنَ (8:65) وہ سمجھیں، یَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ (9:122) وہ لوگ دین کا علم حاصل کریں۔ اردو: فقہ، فقیہہ، فقہاء وغیرہ۔

ے نہ فقہ، نہ منطق، نہ حکمت کا رسالہ ہے — اس فنِ محبت کا نسخہ ہی نرالا ہے (میر حسنؔ)

ے قلندر جز دو حرفِ لاالٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا — فقیہہِ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا (اقبالؔ)

فکر (18) اس قوت کا نام جو علم کو معلوم کی طرف لے جاتی ہے، سوچ، سوچنے کی صلاحیت۔ قرآن: فَکَّرَ (74:18) اس نے ایک سوچ سوچی، تَتَفَکَّرُوْا (34:46) تم لوگ تفکّر کرو، یَتَفَکَّرُوْنَ (59:21) وہ لوگ غور کریں۔ اردو: فکر، افکار، تفکّر، مفکّر وغیرہ۔

ے آزاد فکر سے ہوں عُزلت میں دن گزاروں — دُنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو (اقبالؔ)

ے ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا — اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا (اقبالؔ)

ے وہ خموشی شام کی جس پر تکلّم ہو فدا — وہ درختوں پر تفکّر کا سماں چھایا ہوا (اقبالؔ)

فكّ (2) غلام چھڑانا، رہن رکھی ہوئی چیز کو آزاد کرانا، دو باہم ملی ہوئی چیزوں کو جدا کر دینا۔ قرآن: فَكُّ رَقَبَةٍ (90:13) غلام آزاد کرنا، مُنْفَكِّیْنَ (98:1) یعنی کفار اپنے کفر سے باز آنے والے نہیں تھے، یعنی وہ کفر سے آزاد یا الگ ہونے والے نہیں تھے۔ اردو: فک، فک الرّہن (گروی رکھی ہوئی چیز کو آزاد کرانا)، منفک (الگ ہونے کا عمل)، ینفک (جزوِ لاینفک) وغیرہ۔

ے کجی طبیعتِ کج فہم سے ہو تب منفک — کسی دوا سے دُمِ سگ کی گر کجی نکلے (انشاؔء)

فاکھة (14) ہر قسم کا پھل، قرآن میں یہ لفظ جنت کے پھلوں کے ذکر کے حوالے سے آیا ہے۔ فَاکِهَةٌ (36:57) پھل، فَوَاکِهُ

(23:19) فاکھه کی جمع۔اردو میں فاکہہ،فواکہ (بمعنی پھل) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ عجم کے فواکہ عرب میں ہیں ہرجا   یہ صدقہ ہے پیغمبرؐ فاقہ کش کا   (افضال انور)

فکه(5) دل کو شگفتہ کرنے والی (مزاحیہ) باتیں کرنا، خوش مزاجی کا اظہار۔قرآن: تَفَکَّهُوْنَ (56:65) تم ہنسی مذاق کی باتیں کرتے ہو۔فٰکِهُوْنَ (36:55) اہل جنت اس دن خواشگوار گفتگو میں مشغول ہوں گے، فٰکِهِیْنَ (44:27) وہ لوگ جنت میں خوش وخرم ہوں گے۔اردو: فکاہت، فکاہی، فکاہیہ وغیرہ۔

؎ فکاہت کی ہوا جب سے لگی ان کی ملاحت کو   چمن اِک زعفراں کا بن گیا زخمی جگر میرا   (مؤلف)

فلح (40) پھاڑنا، شگاف ڈالنا۔فلاحت: کھیتی باڑی، فلح: ہل چلانا، فلّاح: کاشتکار یعنی ہل چلانے والا، مفلحون: وہ کاشت کار جن کی کھیتیاں پروان چڑھ جائیں اور جن کی محنت بار آور ہو جائے، یعنی کامیاب کاشتکار۔اس بنا پر کامیابی وغیرہ کا مفہوم مستقل طور پر اس مادہ میں شامل ہو چکا ہے۔قرآن: اَفْلَحَ (87:14) وہ کامیاب ہو گیا، لَا یُفْلِحُ (6:21) وہ کامیاب نہیں، اَلْمُفْلِحُوْنَ (2:5) کامیاب لوگ۔اردو: فلاح (بہبود)، فلاحی، فلاحت (کاشتکاری) وغیرہ۔

؎ فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ   سیاحت میں مشہورِ دنیا ہوئے وہ   (حالیؔ)

؎ قدم زن ہو گیا انسان آزادی کی راہوں پر   فلاحِ دین و دنیا چھا گئی سب کی نگاہوں پر   (حفیظؔ جالندھری)

فلك(25) کشتی (10:73)، ہر گول چیز، گول ہونے کے مفہوم کی وجہ سے ستاروں کی گردش کے مدار کو بھی ''فلک'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی ایک دائرے میں حرکت کرتے ہیں۔قرآن: اَلْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (26:119) بھری ہوئی کشتی۔آیات 21:33 اور 36:40 میں لفظ فَلَكٍ ستاروں کے مدار کے مفہوم میں آیا ہے۔اسی مناسبت سے پورے آسمان کو بھی ''فلک'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی بظاہر گول نظر آتا ہے بلکہ پرانے زمانے میں تو اسکی گردش کو بھی تسلیم کیا جاتا تھا۔اردو میں لفظ ''فلک'' بمعنی کشتی معروف نہیں ہے، البتہ فلک بمعنی آسمان مستعمل ومعروف ہے اس کی جمع افلاک ہے، ''مفلوک'' کے لغوی معنی ''فلک زدہ'' شخص کے ہیں یعنی وہ شخص جو آسمانی گردش کے سبب خستہ حال ہو چکا ہو، اس سے لفظ ''فلاکت'' بمعنی خستہ حالی بھی اردو میں معروف ہے۔

؎ نہ مظلوم کی آہ و زاری سے ڈرنا   نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا   (حالیؔ)

؎ غُل ہوا جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے   اے فلک، دیکھ زمیں پر بھی ستارے نکلے   (انیسؔ)

؎ یہ تم دو تین سو افراد بے ہتھیار ناکارے   فنونِ جنگ سے عاری فلاکت آشنا سارے   (حفیظؔ جالندھری)

فلانا(1) فلاں شخص۔ آیت 25:28 کے مطابق قیامت میں جہنمی کہے گا: ہائے افسوس! میں نے فلاں شخص کو دوست کیوں بنایا۔
اردو میں بھی لفظ ''فلاں'' اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

- فلاں ابنِ فلاں ہوں اس لیے پکّا دلاور ہوں تخیّل ہے مرا خونیں سمندر میں شناور ہوں (حفیظ جالندھری)

فن(1) ایسی شاخ جس پر تروتازہ پتے ہوں۔ آیت 55:48 میں فن کی جمع کے طور پر لفظ اَفْنَان بمعنی ''شاخیں'' آیا ہے۔
اردو: فن (علم کی کوئی خاص شاخ)' فنکار' فنون (فن کی جمع)۔ تفنّن (شاخ شاخ ہونا' ایک سی حالت میں نہ رہنا' یہ لفظ خوش دلی اور خوش طبعی کے لیے بھی بولا جاتا ہے) وغیرہ۔

- ہاتھ میرے بھول بیٹھے دستکیں دینے کا فن بند مجھ پر جب سے اس کے گھر کا دروازہ ہوا (پروین شاکر)
- مطلب کی چھیڑ ان سے پنہاں سخن سخن میں سچ یہ کہ داغِ پُر فن یکتا ہے اپنے فن میں (داغؔ)
- تیری ہستی کا ہے آئینِ تفنّن پر مدار تو کبھی ایک آستانے پر جبیں فرسا بھی ہے (اقبالؔ)
- جس بھی فنکار کے شہکار ہو تم اس نے صدیوں تمہیں سوچا ہو گا (احمد ندیم قاسمی)

فان(1) فنا ہونے والا۔ آیت 55:26 میں لفظ فَان اسی معنی میں آیا ہے۔ اردو: فانی' فنا وغیرہ۔

- جب سُنا داغؔ کوئی دم میں فنا ہوتا ہے اس ستمگر نے اشارے سے کہا' ہونے دو (داغؔ)
- جب کوئی کہتا ہے ہستی کو کہ ہستی خوب ہے اس کی غفلت پر فنا اسوقت ہنستی خوب ہے (نامعلوم)
- دم بدم گھٹتی ہوئی مہلتِ فانی کی قسم تشنگی بڑھتی چلی جاتی ہے پانی کی قسم (امجد اسلام امجدؔ)

فوت(4) کسی چیز کا ہاتھ سے نکل جانا' کوئی چیز دسترس سے باہر ہو جانا' کسی چیز' جگہ وغیرہ سے دور ہو جانا' بچ نکلنا۔ قرآن: فَلَا فَوْتَ (34:51) بچ کر نہ نکل سکنے کے مفہوم میں' تَفٰوُتٍ (67:3) دو چیزوں میں بُعد ہونا' فَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ (60:11) اگر تمہاری کوئی چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے۔ اردو: فوت' وفات' متوفّٰی' تفاوت' مافات (جو جاتا رہا' فوت ہو گیا' جیسے تلافیٔ مافات) وغیرہ۔

- یاں منزلت بھی' قدر بھی' قیمت بھی فوت تھی زہراؑ کے یوسفوں کی خریدار موت تھی (انیسؔ)
- تفاوت قامتِ یار و قیامت میں ہے کیا ممنوںؔ وہی فتنہ ہے لیکن یاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے (ممنوںؔ)
- دے داد اے فلک دلِ حسرت پرست کی ہاں کچھ نہ کچھ تلافیٔ مافات چاہیئے (غالبؔ)

فوج (5) گروہ' لوگوں کی جماعت۔ قرآن: فَوْجٌ (67:8) جہنم میں داخل ہونے والی جماعت' اَفْوَاجًا (78:18) یعنی

جب صور پھونکا جائیگا تو تم لوگ گروہ در گروہ آؤ گے۔ اردو: فوج، فوجی، افواج، (اردو میں یہ مادہ اور اس کے دیگر اشتقاقی الفاظ کسی ملک کے روایتی مسلح لشکر کے معنی میں مستعمل ہیں)۔

ے افسر سے فوج، فوج سے افسر چھٹے ہوئے　　سب چھاؤنی اجاڑ، محلے لٹے ہوئے (انیسؔ)

فور (4) سخت جوش مارنا، آگ کا بھڑک اٹھنا، ہانڈی کا جوش کھانا جسے عربی میں ''فوّارہ'' کہا جاتا ہے۔ قرآن: فَارَ التَّنُّوْرُ (11:40) تنور (پانی سے) ابل پڑا۔ تَفُوْرُ (67:7) یعنی جہنم جوش مارے گی۔ فَوْرِهِم هذَا (3:125) ان کا اسی طرح کا جوش یعنی وہ اگر اسی جوش سے حملہ کریں۔ اردو: فور (تیزی کا مفہوم، فی الفور)، فوراً، فوّارہ وغیرہ۔

ے پیمبرؐ جس عمل کا حکم دے کرنے پہ جھک جاؤ　　پیمبرؐ روک دے جس کام سے فی الفور رک جاؤ (حفیظؔ جالندھری)

ے یہاں مسجد تھی جس میں نور کے فوّارے چلتے تھے　　یہاں قرآں تھا جس سے فیض کے دریا ابلتے تھے (حفیظؔ جالندھری)

فوز (29) کامیابی، سلامتی کے ساتھ بھلائی حاصل کرنا۔ قرآن: فَازَ (3:185) وہ کامیاب ہوگیا۔ اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (5:119) عظیم کامیابی۔ اَلْفَآئِزُوْنَ (59:20) کامیاب لوگ مراد اہلِ جنت۔ مَفَازَةٍ (3:188) کامیابی۔ اردو: فائز، فوز، فوزیہ (نام) وغیرہ۔

ے الگ تفریق سے رہ کر رہو ملّت سے وابستہ　　کہ ہے فوز و فلاحِ دو جہاں کا ایک ہی رستہ (حفیظؔ جالندھری)

ے خدا کرے کہ میں یہ کہہ سکوں عزیزوں سے　　گیا حجاز کو اور فائز المرام آیا (ظفر علی خاںؔ)

فوض (1) کوئی معاملہ کسی کے سپرد کرنا۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ (40:44) میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اردو: تفویض، تفویض ہونا، تفویض کرنا وغیرہ۔

ے ہوئیں تفویض ان کو خدمتیں احسان کرنے کی　　دل و جاں بہرِ مخلوقِ خدا قربان کرنے کی (حفیظؔ جالندھری)

فوق (43) بلند، اوپر، تیزی آنا، کمی آنا (متضاد معنی)۔ قرآن: فَوْقَ (3:55) یعنی مومنین کا درجہ کفار سے بلند ہوگا۔ فَوْقَكُمْ (2:63) تمہارے اوپر۔ فَوْقَهَا (2:26) اس سے بڑھ کر۔ اَفَاقَ (7:143) جب افاقہ ہوا، جب بے ہوشی میں کمی آئی یعنی جب وہ (حضرت موسیٰؑ) ٹھیک ہوئے۔ فَوَاقٍ (38:15) توقف، ڈھیل۔ اردو: افاقہ، فوق، فوقیت، تفوق، فائق وغیرہ۔

ے تفوق ہے ان کو کہین و مہیں پر　　مدار آدمیّت کا ہے اب انھیں پر (حالیؔ)

ے مقدّم صدق پر ہے کذب گرچہ صدق فائق ہے　　کہ پہلے صبحِ کاذب یاں ہے پیچھے صبحِ صادق ہے (ذوقؔ)

ؔ شجرِ فطرتِ مسلم تھا حیا سے نمناک تھا شجاعت میں وہ اک ہستیِ فوق الادراک (اقبالؔ)

ؔ گھائل کو تیرے تھا تو افاقہ سا کچھ ولے پھر زخمِ سینہ تک جو لگا رسنے، غش کیا (انشاءؔ)

فاہ (13) مُنہ (13:14)، اس کی جمع افواہ ہے۔ قرآن: لِيَبْلُغَ فَاهُ (13:14) تا کہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے، اَفْوَاهِهِمْ (36:65) ان کے منہ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ (9:30) یہ بس ان کے مونہوں کی باتیں ہیں، یعنی یہ سب جھوٹ ہے۔ اردو میں لفظ ''افواہ'' کے معنی غیر مصدقہ خبر (منہ کی بات) کے لیے جاتے ہیں۔ لفظ ''افواہ'' اگرچہ جمع ہے لیکن اردو میں یہ واحد کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

ؔ خلق نے بہتان پر باندھی کمر، کب ہے کمر؟ ہے کہاں اس کا دہن اک بات ہے افواہ کی (اسیرؔ)

ؔ قیس و فرہاد کا منہ، مجھ سے مقابل ہونگے مردمِ وادیٔ کہسار کی افواہیں ہیں (شیفتہؔ)

فہم (1) انسان کی ذہنی قوت، سمجھ، سمجھنا۔ فَفَهَّمْنٰهَا (21:79) ''پس ہم نے یہ بات اسے (حضرت سلیمانؑ کو) سمجھا دی۔ اردو: فہم، فہیم، مفہوم، اَفہام (فہم کی جمع)، اِفہام (سمجھانا)، تفہیم، استفہام (کسی چیز کو سمجھنے کی طلب)، مفاہمت وغیرہ۔

ؔ سراپا جان کی صورت ہے مفہوم رہا اب کیا تمہارے ناتواں میں (سالکؔ)

ؔ بقیّہ فوج کو ہادیؐ نے یوں تقسیم فرمایا سلیقہ ربط و ضبطِ جنگ کا تفہیم فرمایا (حفیظؔ جالندھری)

ؔ مفاہمت نہ سکھا، جبرِ ناروا سے مجھے میں سربکف ہوں، لڑا دے کسی بلا سے مجھے (عدیمؔ)

فیض (9) پانی زور سے بہہ نکلنا، پانی بہانا۔ قرآن: اَفِيْضُوْا (7:50) یعنی ہمارے اوپر پانی ڈالو، تَفِيْضُ (5:83) آنسوؤں کا بہہ نکلنا۔ پانی کے بہنے کے تصور سے اس مادہ میں انسانوں کے ریلے کے ایک طرف رخ کرنے یا یکبارگی کسی طرف چل پڑنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے (2:199)۔ اس کے علاوہ افاضوا فی الحدیث کا محاورہ بھی عربی میں مستعمل ہے جس کے معنی باتوں میں بہت زیادہ مشغول ہونے یا کسی بات کا چرچا کرنے کے ہیں۔ اس لحاظ سے آیت 46:8 میں تُفِيْضُوْنَ کے معنی ہونگے ''تم باتوں میں مشغول ہوتے ہو''۔ عربی میں عام پھیلی ہوئی بات کو حدیث مستفیض کہا جاتا ہے۔ چنانچہ آیت 24:14 میں یہ مادہ (اَفَضْتُمْ) بات کا چرچا کرنے کے مفہوم میں آیا ہے۔ اردو: فیض، فیّاض، مستفیض، فیوض، فیضان وغیرہ۔

ے کچھ نا خدا کے فیض سے ساحل بھی دور تھا کچھ قسمتوں کے پھیر میں گرداب لے گیا (پروین شاکر)

ے یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی (اقبالؔ)

فیل (1) ہاتھی (105:1)۔ بعض اہل لغت کے نزدیک یہ پیل (فارسی) سے معرّب ہے، فارسی میں پیل اور فیل دونوں تلفظات کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو میں لفظ فیل بمعنی ہاتھی معروف ہے۔

ے ہائے کیا فرطِ طرب میں جھومتا جاتا ہے ابر فیلِ بے زنجیر کی صورت اڑا جاتا ہے ابر (اقبالؔ)

تعداد مادہ: 55 تعداد الفاظ: 1094

ق

قبح (1) بُرا ہونا، ایسی چیز جس کو دیکھنے سے آنکھ کو نفرت ہو، وہ عمل جس سے انسان کا دل گھن محسوس کرے۔ مَقْبُوحِيْنَ (28:42) بُرے انجام والے لوگ۔ اردو: قبیح، قباحت وغیرہ۔

حُسن کب ان کو نظر آتا ہے   آنکھ جن کی ہے قباحت کی طرف   (ناسخؔ)

نمود جس کی فرازِ خودی سے ہو، وہ جمیل   جو ہو نشیب میں پیدا، قبیح و نامحبوب   (اقبالؔ)

قبر (8) میّت کو دفن کرنے کی جگہ۔ قرآن: قَبْرِہٖ (9:84) اس کی قبر، فَاَقْبَرَہٗ (80:21) اسے قبر میں ڈالا، اَلْمَقَابِرَ (102:2)، اَلْقُبُوْرِ (22:7) قبر کی جمع۔ اردو: قبر، قبور، مقبرہ، مقابر وغیرہ۔

شمعِ ایماں کو خدا روشن رکھے   قبر میں جوہؔر کی پہلی رات ہے   (محمد علی جوہؔر)

اجڑے ہوئے لوگوں سے گریزاں نہ ہوا کر   حالات کی قبروں کے یہ کتبے بھی پڑھا کر   (محسؔن نقوی)

قبس (3) آگ کی چنگاری جو شعلہ سے لی جاتی ہے، آگ کا روشن شعلہ۔ قرآن: قَبَسٍ (27:7,20:10) یعنی میں (موسٰیؑ) وہاں (طُور) سے کوئی چنگاری لاتا ہوں، نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ (57:13) ہم (اہلِ دوزخ) تمہارے (اہلِ جنت) کے نور میں سے کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ اردو: اقتباس، مقتبس وغیرہ۔

وہ داستاں تو کسی اور کو سنائے گا   مرے لیے تو فقط اقتباس رکھے گا   (ناہیؔد)

کھلا کسی پہ نہ جس کا کبھی سیاق و سباق   کتابِ زیست میں وہ اقتباس بھی دیکھا   (پرویؔن شاکر)

قبض (9) کسی چیز کو ہاتھ کے پورے پنجے کے ساتھ پکڑ لینا، ہاتھ کا پنجہ (مٹھی) بند کر لینا۔ قرآن: يَقْبِضُ (2:245) اللہ کے پکڑنے اور تنگی کرنے کے معنی میں، يَقْبِضْنَ (67:19) یعنی پرندوں کا دوران پرواز میں پر سمیٹنا، يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ (9:67) وہ لوگ اللہ کے رستے میں خرچ کرنے سے ہاتھ بند کر لیتے ہیں، مَقْبُوْضَةٌ (2:283) قبضہ میں لی ہوئی چیز۔ اردو: قبض، قبضہ، قابض، مقبوضہ وغیرہ۔

آتی ہے کس طرح سے مری قبضِ روح کو   دیکھوں تو موت ڈھونڈ رہی ہے بہانہ کیا   (آتشؔ)

نہ مانا شیخ جی نے، چکھ گئے دس پانچ یہ کہہ کر   اگر قابض ہوں یہ بسکٹ تو ہوں، اللہ مالک ہے   (اکبؔر الٰہ آبادی)

اے بادِ صبا کملی والےؐ سے جا کہیو پیغام مرا   قبضے سے امت بیچاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی   (اقبالؔ)

قبل (281) اس مادہ کے بنیادی معنی ''تقدّم'' کے ہیں' یعنی زمانی یا مکانی لحاظ سے کسی سے آگے ہونا۔ قرآن: قَبْلُ (5:77) پہلے' تقدم' قُبُلٍ (12:26) کسی شخص کی سامنے کی جانب' مُسْتَقْبِلَ (46:24) یعنی سامنے آیا' اسی سے لفظ استقبال بھی مشتق ہے' قَبُولٍ (3:37) مان لینا' قَابِلِ (40:3) قبول کرنے والا' قَبِيلُ (7:27) قبیلہ' خاندان (وہ جماعت جس کے افراد کی ایک دوسرے کی طرف ذاتی توجہ ہو)۔ اس کی جمع قَبَائِلَ (49:13) ہے' قِبْلَةً (10:87) جس کا تقدم اور استقبال نماز میں ضروری ہے۔ اردو: قبل' اقبال (اردو میں اصافی معانی)' استقبال' استقبالیہ' استقبالی' قبیل' قبیلہ' قبائل' قبائلی' مستقبل (وہ زمانہ جو آگے آنے والا ہو)' قبول' قبولیت' مقبول' مقبولیت' قبلہ' مقابل' مقابلہ' قابل' قابلیت' تقابل وغیرہ۔

- تیری دنیا سے نکل جاؤں میں خاموشی کے ساتھ — قبل اس کے' تو مرے سائے سے کترانے لگے (پروین شاکر)
- عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا — جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا (غالب)
- آئینہ جب روئے جاناں کے مقابل ہو گیا — ماہِ کامل کے مقابل ماہِ کامل ہو گیا (وفا)
- قبائل کو شیروشکر کرنے والا — مفاسد کا زیر و زبر کرنیوالا (حالی)

قتل (170) مار ڈالنا' لڑائی کرنا۔ قرآن: قَتَلَ (5:32) اس نے قتل کیا' يَقْتُلُونَ (5:70) وہ قتل کرتے ہیں' يَقْتَتِلَانِ (28:15) دونوں جھگڑا کرتے ہیں' قِتَالٌ (2:217) لڑائی' جنگ۔ چاہے اس میں کوئی شخص مارا جائے یا نہ مارا جائے۔ اسلامی اصطلاح میں قِتَال (4:77) کے معنی جہاد بالسیف کے ہیں۔ اردو: قتل' قتال' مقتل' قاتل' مقتول' مقتولہ' قتالہ' قتیل وغیرہ۔

- میں چاہتی تھی اس کو بچالوں کسی طرح — افسوس مجھ کو لوگوں نے قاتل سمجھ لیا (حنا تیموری)
- ترے قتیل بتاتے نہیں تجھے قاتل — جب ان سے پوچھو' اجل ہی کا نام لیتے ہیں (ذوق)
- سرفروشی کے انداز بدلے گئے' دعوتِ قتل پر مقتلِ شہر میں — ڈال کر کوئی گردن میں طوق آ گیا' لاد کر کوئی کاندھے پہ دار آ گیا (فیض)

قدح (1) کسی چیز میں سوراخ' شگاف یا گڑھا پڑ جانا' عیب چینی کرنا۔ قَدْحًا (100:2) گھوڑوں کا سخت زمین پر پاؤں مارنا' جس سے گڑھا بھی پڑے اور چنگاریاں بھی نکلیں۔ گڑھے کے اعتبار سے پیالے کو بھی ''قدح'' کہا جاتا ہے۔ اردو میں قدح (پیالہ)' ردّ وقدح (بمعنی عیب چینی) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

- گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلّی نہ طُور پر — دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر (غالب)
- مجھے کام تجھ سے ہے اے جنوں' نہ کہوں کسی کو نہ کچھ سنوں — نہ کسی کے ردوقدح میں ہوں' نہ اکھاڑ میں نہ پچھاڑ میں (نامعلوم)

طول(5) کسی چیز کو طول میں قطع کرنا' سورۂ یوسف کی آیات 25, 26, 28,27 میں یہ لفظ عزیزِ مصر کی بیوی کے ہاتھوں حضرت یوسفؑ کی قمیص پھٹنے کے سلسلے میں آیا ہے۔ طَرَآئِقَ قِدَدًا (72:11) ایسے چھوٹے چھوٹے راستے' جو ایک بڑے راستے کے (طول میں) کٹنے سے بن گئے ہوں' مراد اس سے افراد و اقوام کے مختلف نظریات واطوار ہیں۔ امام راغب کے نزدیک اس مادے میں شامل طول کے مفہوم کی وجہ سے انسان کے جسم کی قامت کو بھی قد کہا جاتا ہے' جو اردو میں بھی معروف ہے۔

جب تک کہ نہ دیکھا تھا قدِ یار کا عالم — میں معتقد فتنۂ محشر نہ ہوا تھا (غالبؔ)

قدر(131) کسی چیز کا اندازہ کرنا' مقرر کرنا' غلبہ حاصل کرنا' قدر کرنا وغیرہ۔ قدرۃ: طاقت' اختیار وغیرہ۔ قدرت اگر انسان کی صفت ہو تو اس سے مراد وہ قوت ہے جس سے انسان کوئی کام کر سکتا ہے' جبکہ اللہ کی ''قدرت'' ہر چیز پر حکمرانی اور مطلق اختیار رکھنے کے اعتبار سے ہے۔ تقدیر دراصل اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کے مطابق وہ افراد یا اشیاء کو قدرت بخشتا ہے اور اپنی مخلوق کو مقدارِ خاص اور طرزِ مخصوص پر تخلیق کرتا ہے' جیسا کہ اس کی حکمت کا تقاضا ہے۔ قرآن: قَدَرَ (89:16) اللہ تعالیٰ کا مقررہ مقدار میں رزق دینا' یعنی رزق کا تنگ کرنا' وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (6:91/92) اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسا کہ اسکا حق تھا تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ (5:34) تم ان پر قدرت (قابو) پاؤ' قَدَّرَ (74:18) اس نے اندازہ لگایا' اَلْقَادِرُ (6:65) اللہ صاحب قدرت ہے' تَقْدِيْرُ (6:96/97) قانونِ قدرت' مُقْتَدِرٍ (54:42) اللہ صاحبِ اقتدار اعلیٰ ہے' لَيْلَةُ الْقَدْرِ (97:2) مخصوص رات جس کی وجہ تسمیہ یا تو اس کی قدر و قیمت کی بنا پر ہے یا اس میں امورِ خاص کی تقدیر بنانے کے سبب سے۔ اردو: قدر' قدرت' قدیر' قادر' تقدیر' مقدّر' مقدور' مقدار' اقتدار' مقتدر' اقدار (روایات وغیرہ جو کسی معاشرے میں مقرر ہوں)' قدریہ (فرقہ) وغیرہ۔

غیر کے عیش سے جلتا ہے عبث تو اے داغؔ — اس کی تقدیر میں ہے' تیرے مقدر میں نہیں (داغؔ)

مقدر نہ بدلا تو مجبور ہو کر — خدا کتنے بدلے ہیں خلقِ خدا نے (امجد اسلام امجدؔ)

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم — تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے (غالبؔ)

نئی قدروں کے چرچے ہو رہے ہیں اہلِ دانش میں — مگر ہم سے حیاتِ مصطفیٰؐ کچھ اور کہتی ہے (اقبال عظیم)

قدس(10) پاکی۔ قرآن: رُوْحُ الْقُدُسِ (16:102) پاک روح' مراد ہیں حضرت جبرائیلؑ' اَلْقُدُّوْسُ (59:23) پاک ذات' اللہ کا صفاتی نام' اَلْمُقَدَّسِ (20:12) پاک وادی' اعلیٰ مرتبے والی وادی۔ اردو: قدس' قدوس' مقدّس' تقدّس' قدسی (فرشتہ) وغیرہ۔

۔ پاتا ہوں اس سے داد کچھ اپنے کلام کی روح القدس اگرچہ مرا ہم زباں نہیں (غالبؔ)

۔ مدینہ جا کے ہم سمجھے تقدّس کس کو کہتے ہیں ہوا پاکیزہ پاکیزہ، فضا سنجیدہ سنجیدہ (اقبال عظیم)

قدم (48) انسان کا پاؤں۔ تقدم: پاؤں آگے بڑھانا، تقدیم: کسی سے آگے بڑھ جانے کا عمل۔قرآن: اَقْدَام (8:11) قدم کی جمع، یَقْدُمُ قَوْمَہٗ (11:98) وہ (فرعون) اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا (جہنم کی راہ پر)، مَاتُقَدِّمُوْا (2:110) جو تم آگے بھیجو، اَلْقَدِیْمِ (12:95) وہ چیز جو پہلے زمانے میں ہوگزری ہو (تقدیم زمانی کے اعتبار سے)، اَلْمُسْتَقْدِمِیْنَ (15:24) پہلے زمانے کے لوگ، قَدِمْنَا (25:23) ہم نے قصد فرمایا، ہم نے اقدام کیا (یعنی پیش قدمی کر کے آگے بڑھنا)۔اردو: قدم، اَقدام (قدم کی جمع)، اِقدام (قصد، پیش قدمی کرنا اس کی جمع اِقدامات ہے)، تقدم، تقدیم، قدیم، قدماء، قدیمہ، قدامت، مقدّم، مقدّمہ (مقدمۃ الجیش: لشکر کا ہراول دستہ)، مُقدم (خیر مقدم) وغیرہ۔

۔ نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدّم ہوگئی اُڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہگزر (اقبالؔ)

۔ صرف اک قدم اٹھا تھا غلط راہِ شوق میں منزل تمام عمر، ہمیں ڈھونڈتی رہی (عدمؔ)

۔ تم نہیں جانتے شاید مرے آقاؐ کا مزاج انؐ کے قدموں سے لپٹ جاؤ سزا سے پہلے (نامعلوم)

۔ میں آپ مر رہا تھا تمہارے فراق میں اقدامِ قتل تم نے کیا بھی تو کیا ہوا (تسلیمؔ)

۔ پیشِ آثارِ قدیمہ رک گئے میرے قدم شہر کے دیوار و درکچھ جانے پہچانے لگے (پروین شاکرؔ)

قدی (2) مثال، نمونہ، پیشوا وغیرہ۔اِقْتِدَاء (پیروی)، مُقْتَدَاء (جس کی اقتداء کی جائے)، مُقْتَدِی (پیروی کرنیوالا) وغیرہ الفاظ اسی سے مشتق ہیں۔قرآن: فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہ (6:90/91) تو آپ انہیں کی ہدایت کی پیروی کیجئے، اِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ (43:23) ہم انہیں کے طور طریقوں کی پیروی کر رہے ہیں۔اردو: اقتداء، قدوہ (قدوۃ السالکین وغیرہ)، مقتداء، مقتدی وغیرہ۔

۔ اس وقت کون حقِ رفاقت کرے ادا ہے ہے یہ ظلم اور دو عالم کا مقتداء (انیسؔ)

۔ میسّر تھی امام الانبیاءؐ کی اقتداء ان کو رسولوں کی تمنّاؤں کا حاصل مل گیا ان کو (حفیظ جالندھریؔ)

قذف (9) کسی چیز کو کسی دوسری چیز پر دے مارنا، پھینکنا، عیب لگانا، بہتان لگانا وغیرہ۔قرآن: قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ (33:26) اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، فَقَذَفْنٰھَا (20:87) پس ہم نے بھی اسے ڈال دیا، پھینک دیا

سقذف (21:18) ہم حق کو باطل پردے مارتے ہیں۔ قرآن میں یہ مادہ بہتان وغیرہ کے معنی میں نہیں آیا۔ البتہ اردو میں لفظ "قذف" بمعنی تہمت اور بہتان مستعمل ہے اور خصوصی طور پر حدِ قذف (اَسّی کوڑوں کی سزا) کے حوالے سے معروف ہے۔

قرأ (87) قرآن پڑھنا' خود لفظ قرآن بھی اسی مادہ سے مشتق ہے۔ قرآن: وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ (17:45) اور جب آپؐ نے قرآن پڑھا' اِقْرَاْ (17:14) تم پڑھو' قُرْاٰنَهٗ' (75:17) اس کا پڑھا جانا۔ اردو: قرآن' قِرَاْت (اصل تلفظ "ر" کی زبر کے ساتھ ہے اور قِرْاْت یعنی ساکن "ر" کے ساتھ غلط ہے' البتہ حفیظؔ جالندھری مرحوم نے درج ذیل شعر میں اسے باندھا ہے)' قاری وغیرہ۔

- سبق سے پیشتر قرآں کو جھک کے چومتے جانا وہ کیف انگیز قرأت کے اثر سے جھومتے جانا (حفیظؔ جالندھری)
- یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن (اقبالؔ)

قرب (96) نزدیک ہونا' یہ مادہ مکانی' زمانی' نسبی' معنوی غرض ہر قسم کی "قربت" کا مفہوم ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قربان: ہر وہ چیز جس سے اللہ کی قرب جوئی کی جائے تقریب: کسی کے قریب ہونے کا حیلہ۔ قرآن: لَا تَقْرَبُوا (17:32) تم مت قریب جاؤ' اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا (5:27) جب ان دونوں (ہابیل وقابیل) نے قربانی دی' قَرِيْبٍ (4:17) جلدی' یعنی انسان وقوعِ گناہ کے قریبی لمحات میں توبہ کرلے' الْقُرْبٰى (2:83) قریبی رشتہ دار' اَلْمُقَرَّبُوْنَ (56:11) وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قربِ خاص سے نوازا گیا۔ اردو: قرب' قریب' قربت' قرابت' اقارب' اقرباء' تقریب' قربان' قربانی' مقرب' تقرب' تقریباً وغیرہ۔

- سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوری تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیے (غالبؔ)
- سانحہ ہو تو کوئی اس کی خبر پاتے ہی اقرباء دوست سبھی آئیں گے ملنے مجھ سے (انجم اعظمی)
- یہ اس قربان گہ میں آج پیدل چل کے آئے تھے نہا کر اوس میں اور دھوپ میں جل جل کے آئے تھے (حفیظ جالندھری)

قرّ (35) کسی جگہ جم کر ٹھہرنا' قَرّ کے لغوی معنی سردی کے ہیں جو چیزوں اور ماحول میں مادی لحاظ سے ٹھہراؤ اور سکون لاتی ہے' قرآن میں یہ مادہ معنوی ٹھنڈک کے لیے بھی استعمال ہوا ہے' جیسے قُرَّةَ اَعْيُنٍ (25:74) آنکھوں کی ٹھنڈک' قَرَارًا (40:64) پُرسکون' مُسْتَقَرًّا (25:76) ٹھہرنے کی جگہ۔ کبھی اس مادے کے معنی کسی قول کے ثابت کرنے (اقرار) کے بھی لیے جاتے ہیں' اس میں بھی کسی بات پر جم جانے کا مفہوم شامل ہے' اَقْرَرْتُمْ (2:84) تم نے اقرار کیا۔ اردو: قرار (ٹھہراؤ اور اقرار)' اقرار' تقریر (لفظ تقریر میں اقرار کا مفہوم شامل ہے)' قرّۃ (قرّۃ العین: آنکھوں کی ٹھنڈک)' مقر' مقررہ' تقرر (اس معنی میں لفظ

''تقرری'' غلط ہے) مستقر' استقرار وغیرہ۔

ے میں سادہ لوح واقفِ رسمِ بتاں نہ تھا — اقرارِ عشق کرکے گناہگار ہو گیا (وحشتؔ)

ے دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اس نے کہا — میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے (غالبؔ)

قرار بمعنی سکون:

ے تہہِ مرقد قرار آئیگا کیونکر مرنے والوں کو — جو تم کو دوستوں کا غم نصیبِ دشمناں ہو گا (وحشتؔ)

قرار بمعنی اقرار و عدہ:

ے وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا' تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — وہی یعنی وعدہ نبھاہ کا' تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (مومنؔ)

قواریر (3) قارورہ کی جمع' جس کے لغوی معنی ہیں آنکھ کا ڈھیلا' شیشہ' شیشے کا برتن وغیرہ۔ قرآن میں لفظ قواریر آیت 27:44 میں بمعنی ''شیشے کا فرش'' اور آیات 76:15,16 میں شیشہ نما چاندی کے ان برتنوں کے لیے استعمال ہوا ہے جس میں جنّتی لوگ مشروبات پئیں گے۔ اردو میں لفظ ''قارورہ'' ابتداء میں شیشے کی اس خاص بوتل کے لیے معروف ہوا جس میں پیشاب ڈال کر حکیم کے پاس معائنہ (test) کے لیے لے جایا جاتا تھا' اسی سے مجازاً ''پیشاب'' کو بھی قارورہ کہا جانے لگا۔ بعد میں رفتہ رفتہ اُردو نے ''قارورہ'' کے یہ معنی مستقل طور پر اپنا لیے اور پھر قارورہ شناس' قارورہ ملنا' قارورے میں بھالے نظر آنا وغیرہ محاورات بھی اردو میں رائج ہو گئے۔

قریش (1) عرب کے مشہور قبیلے کا نام (106:1)۔ اس قبیلہ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں کئی اقوال ہیں' ایک قول یہ ہے کہ یہ نام قرش (وہیل مچھلی) کی مناسبت سے پڑا ہے' جس طرح وہیل مچھلی تمام سمندری مخلوق پر غالب ہوتی ہے' اسی طرح یہ قبیلہ بھی عرب میں سب قبائل سے زیادہ طاقت ور تھا۔ اس ضمن میں علامہ جر جی زیدان مصری اپنی کتاب ''تمدن عرب'' میں لکھتے ہیں کہ فہر بن مالک کا نام اس وقت قریش کے لقب سے مشہور ہوا جب اس نے مکہ پر یمن کی حملہ آور فوج کو زبردست جنگ کے بعد شکست دی تھی' اس ضمن میں جناب حفیظؔ جالندھری فرماتے ہیں:

ے قریش اہلِ عرب میں نام ہے اس وہیل مچھلی کا — سمندر میں کوئی ثانی نہیں جس کی بڑائی کا (حفیظ جالندھریؔ)

ے قریش اولادِ اسمٰعیلؑ میں تھے سب سے طاقتور — یہی کعبے کے خادم تھے یہی تھے فوج کے افسر (حفیظ جالندھریؔ)

قرض (13) وہ مال جو ادھار دیا جائے یا ادھار لیا جائے۔ اس مادہ میں کاٹنے اور قطع کرنے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ قَرْضًا

حَسَنًا (57:11) اچھا قرض، ادھار دینے کے معنی میں یہ لفظ قرآن میں 12 آیات میں آیا ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کی ترغیب دی گئی، مراد ہے صدقات و خیرات وغیرہ۔ تَقرِضُهُمْ (18:17) یعنی سورج ان (اصحاب کہف) سے کترا کر گزر جاتا تھا۔ اردو: قرض، مقروض، مِقراض (کاٹنے والی، قینچی) وغیرہ۔

؎ قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن (غالبؔ)

؎ پَر کترنے کو جو صیّاد نے چاہی مِقراض ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مِقراض (ذوقؔ)

قرطاس (2) ہر وہ چیز جس پہ لکھا جائے، کاغذ وغیرہ۔ قرآن میں قِرطَاسٍ (6:7) اور قَرَاطِيسَ (6:91/92) اسی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ اردو: قرطاس، قرطاس ابیض (حقائق نامہ)، قراطیس وغیرہ۔

؎ میں نہ کہتا تھا مصوّر، کہ وہ ہے شعلہ عذار دیکھ تُو صفحۂ قرطاس پہ تصویر نہ کھینچ (بہادر شاہ ظفرؔ)

قرع (5) ایک چیز کو دوسری چیز پر مارنا۔ قرآن: اَلْقَارِعَةُ (101:1) سے مراد قیامت کا زلزلہ ہے جو پوری کائنات کو جھنجوڑ دے گا۔ آیت 13:31 میں قَارِعَةٌ سے مراد دنیاوی زلزلے اور آفات وغیرہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں کی طرف بطور عذاب بھیجتا ہے۔ اردو میں اس مادے سے ''قرعہ'' کا لفظ معروف ہے، پرانے زمانے میں قرعہ ڈالنے کے رائج طریقوں سے اس مادہ کے لغوی معنی (ایک چیز کو دوسری چیز پر مارنا) عیاں ہو جاتے ہیں۔

؎ میں تو مقتل میں بھی قسمت کا سکندر نکلا قرعۂ فال مرے نام کا اکثر نکلا (فرازؔ)

قرن (20) طویل وقت، جانور کا سینگ، ایک چیز کا دوسری چیز کے قریب ہونا، لغوی طور پر دو یا دو سے زائد چیزوں کے اکٹھا ہونے کو اقتران کہا جاتا ہے۔ قِرَانُ السَّعدَین کے معنی علم النجوم کی اصطلاح میں دو اچھے ستاروں کے اکٹھے ہونے کے ہیں۔ قرآن: قَرِینٌ (37:51) پاس بیٹھنے والا، ساتھی، قُرَنَآءَ (41:25) قرین کی جمع، دوست احباب، مُقَرَّنِينَ (14:49) زنجیروں میں باہم جکڑے ہوئے، وَمَا كُنَّا لَهُ، مُقْرِنِينَ (43:13) اور ہم ان (سواری کی چیزوں) کو اپنے (قریب) قابو میں نہیں کر سکتے تھے، مُقْتَرِنِينَ (43:53) پاس رہنے والے فرشتے، قَرْن (19:74) ایک زمانے کے لوگ جو اکٹھے ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اسی مفہوم کی بنا پر اس عرصے کو بھی قَرْن کہا جاتا ہے جس میں کسی خاص قوم کے لوگ موجود رہے ہوں۔ اس طرح اس لفظ میں صدی یا طویل عرصے کا مفہوم شامل ہوا۔ قرن بمعنی صدی کی ایک وجہ تسمیہ یہ بھی بتائی گئی ہے کہ دو ستاروں کے ایک دوسرے کے قریب آنے کا واقعہ (قِرَانُ السَّعْدَيْنِ) کہیں طویل عرصے کے بعد رونما ہوتا ہے اس لیے لمبی مدت یا صدی کو قرن کہا جانے لگا۔ اس کے علاوہ

لفظ قرینہ بھی اسی مادہ سے مشتق ہے جس کے معنی ایک چیز کی دوسری چیز سے پیوستگی الحاق، طرز، انداز، موزونیّت وغیرہ کے ہیں (فرہنگ آصفیہ)۔ ذِی الْقَرْنَیْنِ (18:83) اللہ کا ایک فرمانبردار بادشاہ، اُن کو یا تو لمبے عرصے تک (دو صدیوں کو ملانے کے مفہوم میں) حکومت کرنے کی وجہ سے ذوالقرنین کہا گیا ہے یا ایک مخصوص شکل کا تاج پہننے کی بنا پر، جس پر بعض روایات کے مطابق دو سینگ بنے ہوتے تھے، اس اعتبار سے ''ذوالقرنین'' کے معنی ہونگے ''دوسینگوں والا''۔ اردو: قرن (صدی)، قرنا (سینگ کا بگل)، قرین (عربی میں بمعنی ساتھی مگر اردو میں بمعنی قریب)، قرینہ، قرائن وغیرہ۔

؎ عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا (حالیؔ)

؎ رقیبوں کے سوا کس کو میسّر ہم نشیں ہونا نہیں ملتا ہے قرنوں سے، ہمیں تجھ تک قریں ہونا (نامعلوم)

؎ ہونے لگے چراغِ نجوم آسماں پہ گل قرناء پُھنکی، سپاہِ عدو میں بجا دُہل (انیسؔ)

؎ وہیں ہے، دل کے قرائن تمام کہتے ہیں وہ اک خلش کہ جسے تیرا نام کہتے ہیں (فیضؔ)

؎ میں نے ذوالقرنین کی مانند دیکھا ہے تجھے جب ترے گرمابہ میں اترا ہے مہرِ تابدار (ظفر علیخاںؔ)

قارون (4) حضرت موسیٰؑ کی قوم کا ایک دولت منداور مغضوب شخص (28:76)۔ اس کو اللہ نے بے حساب دولت دے رکھی تھی، جب اسے کہا گیا کہ وہ اپنی دولت پر اِترانے کے بجائے اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کی وساطت سے آخرت کا طلب گار ہو تو اس نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ تو مجھے اپنے علم وفن کی بدولت حاصل ہوا ہے (28:78)۔ اللہ نے اسے اس کی دولت سمیت زمین میں دھنسا دیا (28:81)۔ اردو ادب میں لفظ ''قارون'' علامتی اور تلمیحی حیثیت رکھتا ہے۔

؎ دے جو محتاجوں کو دینا ہے کہ فرصت ہے ابھی ڈھونڈتا ہے گور میں قاروں، گدا ملتا نہیں (نامعلوم)

قریہ (59) گاؤں، بستی، وہ جگہ جہاں لوگ آباد ہوں (4:75)، اَلْقُرٰی (42:7) قریہ کی جمع۔ اردو میں لفظ ''قریہ'' اسی معنی اور تلفّظ کے ساتھ معروف ہے۔

؎ بستی بسی تھی مُردوں کی قریے اجاڑ تھے لاشوں کی تھی زمیں، سروں کے پہاڑ تھے (انیسؔ)

قسط (27) انصاف (3:21)۔ لفظ نصف کی طرح قسط کے معنی بھی کسی چیز کے اس مقسوم حصہ کے ہیں جس کی تقسیم مبنی بر عدل ہو، کسی چیز کو برابر حصوں میں تقسیم کرنے پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ قرآن: اَقْسِطُوْا (49:9) تم انصاف کرو، اَلْمُقْسِطِیْنَ (5:42) انصاف کرنے والے، اَلْقِسْطَاسِ (17:35) ترازو۔ اگر یہ تقسیم مبنی بر انصاف نہ ہو اور اس میں بے انصافی برتی گئی ہو

تو پھر یہی لفظ کسی کا حق مارنے اور ظلم کرنے کے معنی بھی دیتا ہے۔ اس لحاظ سے اس مادہ میں متضاد معنی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ القاسط وہ شخص ہے جو کسی معاملہ (تقسیم وغیرہ) کرتے ہوئے حد سے بڑھ جائے اور انصاف کا خیال نہ کرے۔ اس معنی میں یہ لفظ قرآن میں مُسلِم کے مقابلے میں بھی آیا ہے۔ وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ (72:14) اور ہم (جنّوں) میں فرمانبردار بھی ہیں اور کچھ ظالم و سرکش بھی۔ اردو: قسط، اقساط (اگر کسی چیز یا مقدار کو متعدد برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ایسا ہر حصہ قسط کہلاتا ہے) وغیرہ۔

؎ بھولے ہیں رفتہ رفتہ انھیں مدتوں میں ہم ۔۔۔ قسطوں میں خودکشی کا مزہ ہم سے پوچھیے (روحیؔ)

قسم (33) تقسیم کرنا، کسی چیز کے حصے کرنا، بانٹنا، حلف اٹھانا، قسم کھانا۔ قرآن: اَلْقِسْمَةَ (4:8) تقسیم، مَقْسُوْمٌ (15:44) بانٹا گیا، اَلْمُقْتَسِمِيْنَ (15:90) تقسیم کرنے والے، یعنی اپنی خواہشِ نفس کے مطابق اللہ کی کتاب کے حصے بخرے کر ڈالنے والے لوگ۔ اس مادہ کے معنی حلف (قسم) اٹھانے کے بھی ہیں۔ یہ معنی اس مادہ میں لفظ قسامۃ (وہ قسمیں جو مقتول کے اولیاء پر تقسیم کی جاتی ہیں) کی وساطت سے آئے ہیں۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ (16:38) اور انہوں نے اللہ کی قسمیں کھائیں، اُقْسِمُ (90:1) میں قسم کھاتا ہوں۔ اردو: قَسم، قِسم، قسمت، قسّام، اقسام، قاسم، مقسوم وغیرہ۔

؎ تو کیا اے قاسمِ اشیاء، یہی آنکھوں کی قسمت ہے ۔۔۔ اگر خوابوں سے خالی ہوں تو پچھتاووں سے بھر جائیں (امجد اسلام امجدؔ)

؎ واہ قسّامِ ازل صدقے ہم اس قسمت کے ۔۔۔ جامِ عشرت اسے، اور داغِ تمنّا ہم کو (ذوقؔ)

؎ اے ابر، قسم ہے تجھے، رونے کی ہمارے ۔۔۔ تجھ چشم سے ٹپکا ہے کبھو خونِ جگر بھی (سوداؔ)

؎ ازل کے روز جس کی دھوم تھی وہ آج کی شب تھی ۔۔۔ جو قسمت کے لیے مقسوم تھی وہ آج کی شب تھی (حفیظؔ جالندھری)

قسو (7) سخت، کسی انسان کا سخت دل ہونا، قرآن میں ساتوں مقامات پر یہ مادہ دل کی سختی کے معنی دیتا ہے۔ قرآن: اَشَدُّ قَسْوَةً (2:74) اس سے بھی بڑھ کر سخت دل، اَلْقَاسِيَةِ (39:22) یعنی خرابی ہے ان کے لیے جن کے دل سخت کر دیئے گئے۔ اردو: قساوت، قسائی (اردو میں قصائی بھی لکھا جاتا ہے، جو اس لفظ کی خودساختہ غلط العام املا ہے۔ لغوی معنی ہیں، سنگدل بے رحم انسان) وغیرہ۔

؎ شجاعت تھی مگر اس کا ہدف اپنے ہی بھائی تھے ۔۔۔ یہ سب اک دوسرے کو ذبح کرنے میں قسائی تھے (حفیظؔ جالندھری)

؎ پڑے تھے نیم جاں بندے ہزاروں زخم کھا کھا کر ۔۔۔ قریب آئے قسائی زخمیوں کو نیم جاں پا کر (حفیظؔ جالندھری)

قصد (6) راستے کا سیدھا ہونا۔ قَصۡدُ السَّبِيۡلِ (16:9) سیدھا راستہ۔ عربی محاورہ قصدت قصدہ (میں سیدھا اسی کی طرف گیا)، سے سفر وغیرہ کا ''قصد'' (کرنا) بھی مشتق ہے اور رستے کا اقتصاد (سیدھا پن) بھی۔ راستے کے سیدھے ہونے کے مفہوم کے باعث اس مادہ میں عدل وانصاف کے معنی بھی شامل ہو گئے ہیں۔ مثلاً آیت 35:32 میں مُقۡتَصِد بمقابلہ ظالم آیا ہے۔ پھر انصاف اور عدل کے مفہوم کی بنا پر یہ مادہ اعتدال کے معنی بھی دینے لگا۔ چنانچہ آیت 31:19 میں وَاقۡصِدۡ، آیت 9:42 میں سَفَرًا قَاصِدًا اور آیت 31:32 میں مُقۡتَصِدٌ جیسے الفاظ ''اعتدال'' کے معنی میں آئے ہیں۔ اس مفہوم کے مطابق لفظ ''اقتصاد'' گویا اسراف اور بخل کے درمیانی راستہ کے لیے بولا جاتا ہے اور اس سے آمدنی اور خرچ کو حد اعتدال میں رکھنا مراد لیا جاتا ہے، اسی بنا پر یہ لفظ مطلق روپے پیسے کے معاملات (آمدن و خرچ) کے لیے بھی مخصوص ہو گیا۔

اسی مادہ سے لفظ ''قصیدہ'' بھی مشتق ہے جس کے لغوی معنی تو ''قصد کرنا'' کے ہیں مگر اصطلاح میں یہ لفظ ایسی نظم کے نام کے طور پر معروف ہے جس میں کسی کی مدح کا قصد کیا گیا ہو۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق ''مداحی نظم'' کو اس لیے بھی قصیدہ کہا جاتا ہے کہ اس میں شاعر کا کچھ ''مقصود'' بھی پیش نظر ہوتا ہے۔ قاصد کے معنی سفر کا قصد کرنے والا یا اعتدال کا رستہ اختیار کرنے والا کے ہیں، البتہ آج کل یہ لفظ صرف ''پیغام بر'' کے لیے مخصوص ہو چکا ہے۔ اردو: قصد، مقصد، مقصود، مقاصد، قصیدہ، قاصد، اقتصاد، اقتصادیات وغیرہ۔

؎ بے جستجو ملے گا نہ اے دل سراغِ دوست ‏ تو کچھ تو قصد کر تری ہمت کو کیا ہوا ‏ (داغؔ)

؎ بجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا ‏ اب کوئی سودائی سوزِ تمام آیا تو کیا ‏ (اقبالؔ)

؎ جب چھڑ گئی ہے کاکلِ شب رنگ کی غزل ‏ ایسے میں اک قصیدۂ رخسار بھی سہی ‏ (ماہرؔ)

؎ قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں ‏ میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں ‏ (غالبؔ)

قصر (11) کسی چیز کو لمبائی میں مختصر کرنا، کسی چیز میں کمی کرنا، ایسی عمارت جو محفوظ چار دیواری کے اندر گھری ہوئی ہو اسے بھی قصر (محل) کہا جاتا ہے۔ گویا چار دیواری اس کی حدود کو مختصر کر دیتی ہے۔ قرآن: تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ (4:101) تم نماز کو مختصر کرلو، مُقَصِّرِيۡنَ (48:27) بال کٹوانے والے لوگ، مراد زائرین کعبہ ہیں، لَا يُقۡصِرُوۡنَ (7:202) وہ کمی نہیں کرتے، قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ (38:52) ایسی عورتیں (حوریں) جو غیر کی طرف آنکھ اٹھانے سے قاصر ہوں، قَصۡرٍ (22:45) محل، گھر، قُصُوۡرًا (7:74) قصر کی جمع، محلات، مَقۡصُوۡرٰتٌ (55:72) ایسی عورتیں (حوریں) جو خیمے یا گھر کی چار دیواری کے اندر ''محصور'' ہوں۔ قَاصِرَات (38:52)

اور مَقْصُوْرَات (55:72) کے معانی میں باہمی مطابقت پائی جاتی ہے' دونوں الفاظ کے مفاہیم میں معذوری یعنی تقصیر کا عنصر مشترک ہے۔ (ایک طرف یہ تقصیر اختیاری ہے اور دوسری طرف حکمی)۔ ایسی ہی تقصیر' قصر (محل) کی کیفیت میں بھی پائی جاتی ہے جو چار دیواری کے اندر مقصور (محصور) ہوتا ہے۔ اردو: قصر (نمازِ قصر)' قاصر' قصور' تقصیر' قصر (محل)' قصور (محلات) وغیرہ۔

؎ وصلِ بتاں کے دن تو نہیں یہ' کہ ہو وبال	مومنؔ نماز قصر کریں کیوں سفر میں ہم	(مومنؔ)
؎ قاصد کی اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریئے	اس کی خطا نہیں ہے' یہ میرا قصور تھا	(غالبؔ)
؎ جب کرم رخصتِ بے باکی و گستاخی دے	کوئی تقصیر بجز خجلتِ تقصیر نہیں	(غالبؔ)
؎ عشق نے ڈالی تھی جب قصرِ محبت کی بنا	لکھ دیا تھا کوہکن بھی نام اک مزدور کا	(ذوقؔ)
؎ قہر تو یہ ہے کہ کافر کو ملیں حور و قصور	اور بے چارے مسلماں کو فقط وعدۂ حور	(اقبالؔ)

قصّ (30) بنیادی معنی ہیں کسی کے پیچھے پیچھے اس کے نشانِ قدم پر چلنا' قصہ بیان کرنا' بدلہ لینا' پیچھا کرنا وغیرہ۔ قرآن: قُصِّيْهِ (28:11) تو اس کے پیچھے جا' فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِ هِمَا قَصَصًا (18:64) وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر واپس آئے' اَلْقَصَص (7:176) قصّہ کی جمع۔ کوئی کہانی یا داستان بیان کرتے ہوئے اس کے الفاظ و فقرات کا چونکہ اتباع (پیچھا) کیا جاتا ہے اس لیے داستان وغیرہ کو عربی میں قِصّہ کہا جانے لگا اور پھر بیان کرنے کا مفہوم (بطور فعل) بھی اس میں شامل ہو گیا۔ نَقُصُّ' قَصَصْنَا (40:78) واقعات بیان کرنے کے مفہوم میں' قِصَاصٌ (5:45) جُرم کا بدلہ۔ یہ مفہوم اس مادہ میں مجرم کو سزا دلانے کے لیے اس کا پیچھا کرنے (اس کے نشاناتِ اقدام کا کھوج لگانے) کے تصور سے شامل ہوا۔

اردو: قصاص' قصہ' قصص' قصہ تمام ہونا' قصہ پاک ہونا وغیرہ۔

؎ تم ہی نہ سن سکے اگر' قصۂ غم سُنے گا کون	کس کی زباں کھلے گی پھر' ہم نہ اگر سُنا سکے	(حفیظ جالندھریؔ)
؎ یا تو پاسِ دوستی تجھ کو بتِ بے باک ہو	یا مجھی کو موت آجائے کہ قصہ پاک ہو	(ذوقؔ)
؎ قصاص خونِ تمنّا کا مانگیے کس سے	گناہگار ہے کون اور خوں بہا کیا ہے	(نامعلوم)

قصوی (5) کسی مقام یا کسی چیز کا دور ہونا۔ قرآن: مَكَانًا قَصِيًّا (19:22) دور دراز مقام' عُدْوَةِ الْقُصْوٰى (8:42) وادی کا دور والا کنارہ' اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ (36:20,28:20) شہر کے مضافات' اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (17:1) دور والی مسجد' چونکہ اسی آیت میں

مسجد الحرام کا ذکر بھی ہوا ہے اس لیے مسجد الحرام کے مقابلے میں بیت المقدس کو دور والی مسجد کا نام دیا گیا ہے۔ اردو: اقصاء (اقصائے عالم)، مسجد اقصیٰ وغیرہ۔

وہ دینِ حجازی کا بیباک بیڑا — نشاں جس کا اقصائے عالم میں پہنچا (حالیؔ)

ہوا چاروں طرف اقصائے عالم میں پکار آئی — بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی (حفیظؔ جالندھری)

جناب حفیظؔ جالندھری نے درج ذیل شعر میں آیت 8:42 کے حوالے سے ''عدوۃ القصوٰی'' بھی باندھا ہے۔

مقامِ ''عدوۃ القصوٰی'' کا ٹیلہ اک طرف رکھ کر — ہے آسودہ خدا کے دشمنوں کا اک بڑا لشکر

قضی (67) حکم دینا، قولاً یا عملاً کسی کام کا فیصلہ کرنا، قضاء بمعنی فیصلہ۔ اگر کسی مسئلہ کا فیصلہ کرنا (قضاء) مشکل ہو جائے تو اسے قضیہ کہا جاتا ہے (اردو میں قضیہ بمعنی جھگڑا بولا جاتا ہے)۔ اقتضاء کے معنی ہیں کسی معاملے میں تقاضا کرنا، یعنی فیصلہ چاہنا۔ قرآن: قَضٰى (3:47) وہ حکم یا فیصلہ کرے، قَضَيْتُ (28:28) میں پورا کر دوں، قَاضٍ (20:72) کوئی عمل کرنیوالا، فیصلہ کرنے والا، فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ (62:10) پس جب نماز ہو چکے۔ اردو: قضا (فیصلے کرنے کا منصب، موت، تقدیر، ''ادا'' کی ضد)، قاضی، اقتضاء، تقاضا، مقتضی وغیرہ۔

ہماری نعش پہ ہنگامہ کیوں ہے اے قاتل — اٹھا قضیہ ہے بعد انفصال کے کیسا (ذوقؔ)

نزع کے پیکِ اجل سے کہہ رہا تھا اک حسیں — تو قضا لایا ہے سر پر، اب ادا میں کیا کروں (نامعلوم)

شوخی سی ہے سوالِ مکرر میں اے کلیمؑ — شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے (اقبالؔ)

وہ بربنائے جبر ہو یا اقتضائے صبر — ہر بوالہوس سے کرتے رہو گے نباہ کیا؟ (امجد اسلام امجدؔ)

جب لہو بول پڑے اس کے گواہوں کے خلاف — قاضیٔ شہر کچھ اس باب میں ارشاد کرے (پروین شاکرؔ)

قط (1) حصہ، حساب کا رجسٹر، صحیفہ۔ بعض اوقات لکھی ہوئی چیز کو بھی قط کہا جاتا ہے اور جس چیز پر لکھا گیا ہو اسے بھی۔ اصل میں قط کے لغوی معنی کسی چیز کو عرض میں کاٹنا کے ہیں، جیسے قدّ کے معنی طول میں کاٹنا کے ہیں۔ کاٹنے کے مفہوم سے قلم کے منہ کو کاٹنے اور کسی چیز کے مقررہ حصے کو بھی قط کہا جاتا ہے جو اصل جسم سے کاٹ کر الگ کر لیا گیا ہو۔ اس طرح آیت 38:16 میں قطّنا کے معنی ہیں ''ہمارا حصہ''۔ آیت مذکورہ میں کفار مکہ کا یہ مطالبہ نقل کیا گیا جو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ازراہ تمسخر کرتے تھے کہ ہمارے حصہ کا عذاب ہمیں دنیا میں ہی دے دیا جائے۔ اردو: قط (قلم کا قط)، القط (کاٹنا)، القط کرنا (منقطع کرنا)، قطّ

(ف+قط' بمعنی صرف، محض، خاتمہ، ختم شد) وغیرہ۔

ہوں منحرف نہ کیوں رہ و رسمِ ثواب سے ٹیڑھا لگا ہے قطؔ قلمِ سرنوشت کو (غالبؔ)

کبھی خط بھی نہ لکھ بھیجا' پڑھایا آپ کو کس نے کہ القط دوستی انشاء سے ایسی یک قلم کیجے (انشاءاللہ انشاءؔ)

ہر تماشائی فقط ساحل سے منظر دیکھتا کون دریا کو الٹتا کون گوہر دیکھتا؟ (فرازؔ)

قطع (36) کاٹنا۔قرآن: تَقۡطَعُوۡنَ السَّبِيۡلَ (29:29) کے لغوی معنی ہیں تم راستہ کاٹتے ہو مگر اس آیت میں اس سے راہزنی مراد ہے' يَقۡطَعُوۡنَ (13:25) وہ قطع رحمی کرتے ہیں' فَاقۡطَعُوۡا (5:38) پس کاٹ ڈالو (چور کے ہاتھ) بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ (11:81) رات کا ایک حصہ۔اردو: قطع' قطعہ (ٹکڑا)' قاطع' مقطوع' مقطع' مقاطعہ وغیرہ۔

جب نہایا میں تو آیا غسلِ میّت کا خیال قطع جب ہونے لگے کپڑے' کفن یاد آ گیا (نامعلوم)

محسنؔ مری خواہش ہے کہ مقطع میں یہ کہہ دوں اے بوڑھی صدی دیکھ مری سوچ جواں ہے (محسنؔ نقوی)

قعد (31) بیٹھنا' یہ قیام کی ضد ہے۔قرآن: وَاقۡعُدُوۡا (9:5) اور تم (گھات میں) بیٹھو' قُعُوۡدًا (3:191) بیٹھے ہوئے' اَلۡقٰعِدُوۡنَ (4:95) مجاہدین کے مقابلے میں بیٹھ رہنے والے' اَلۡقَوَاعِدَ (2:127) بنیادیں' جو عمارت کے نیچے بیٹھی ہوتی ہیں۔آیت 24:60 میں اَلۡقَوَاعِدُ سے گھروں میں بیٹھی رہنے والی عورتیں مراد ہیں' مَقۡعَدِ (54:55) بیٹھنے کی جگہ' مجلس۔
اردو: قعدہ' قاعدہ' مقعد' قعود' ذی قعدہ (عربی مہینے کا نام ہے' لفظی معنی ہیں بیٹھنے والا' چونکہ اس مہینے میں اہلِ عرب جنگ وجدل وغیرہ سے فارغ ہو کر آرام سے بیٹھ جاتے تھے اس لیے اس مہینہ کا یہ نام پڑ گیا: فرہنگ آصفیہ) وغیرہ۔

قیام ان کا' رکوع ان کے' سجود ان کے' قعود اُن کا دکھاتا تھا کہ ہے کثرت میں بھی واحد وجود اُن کا (حفیظ جالندھریؔ)

ہاں جو جفا بھی آپ نے کی قاعدے سے کی ہاں' ہم ہی کار بندِ اصولِ وفا نہ تھے (فیضؔ)

قعر (1) گڑھا' گہرائی' کسی چیز کی گہرائی کی انتہاء۔آیت 54:20 میں نَخۡلٍ مُّنۡقَعِرٍ سے کھجور کے وہ درخت مراد ہیں جن کی جڑیں بہت گہرائی میں چلی گئی ہوں یا گہرائی سے اکھڑ گئی ہوں۔اردو: قعر (قعرِ دریا)' مقعر آئینہ (جو پیالے کی طرح درمیان سے گہرا ہوتا ہے) وغیرہ۔

میری قدرت میں جو ہوتا تو نہ اختر بنتا قعرِ دریا میں چمکتا ہوا گوہر بنتا (اقبالؔ)

قفل (1) تالہ۔آیت 47:24 میں اس کی جمع اَقۡفَالُ آئی ہے۔اس مادہ کے لغوی معنی کسی چیز کو بند کرنے اور کسی کو کام سے روک

دینے کے ہیں۔اس مفہوم کے مطابق سفر سے واپسی کو قـفـول اور سفر سے واپس آنے والی جماعت کو قـافـلـہ کہا جاتا ہے (مفردات)۔کثرتِ استعمال سے ''قافلے'' کے مفہوم سے واپس آنے کے معنی زائل ہو گئے اور رفتہ رفتہ ہر سفر کرنے والی جماعت کو قافلہ کہا جانے لگا۔اردو میں قفل، قافلہ وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ تجھ سے قسمت میں مری، صورتِ قفلِ ابجد تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا (غالبؔ)

(قفلِ ابجد سے مراد وہ قفل ہے جو ہندسوں یا حروف کی ترتیب سے کھلتا ہو)

؎ تھا دلِ وابستہ قفلِ بے کلید کس نے کھولا، کب کھلا، کیونکر کھلا (غالبؔ)

؎ بجھ گئی دل کی طرح راہِ وفا میرے بعد دوستو! قافلۂ درد کا اب کیا ہوگا (فیضؔ)

قفا(5) گردن کے قریب کا مقام، (گدّی) کسی کے پیچھے چلنا، قـافیه : پیچھے چلنے والا، مصرع کا آخری لفظ۔قرآن: وَلَا تَقْفُ (17:36) اور تم پیچھے نہ پڑ جاؤ، قَـفَّيْـنَا (2:87) یعنی ہم ان کے پیچھے اور انبیاء کو لائے۔اردو: قافیہ، قافیہ تنگ کرنا (محاورہ)، قوافی (جمع)، مقفّٰی (قافیہ والی) وغیرہ۔

؎ نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا کیا قافیہ تنگ ہر مدّعی کا (حالیؔ)

؎ نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفّا دیکھی (امیرؔ)

قلب (168) کسی چیز کے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنے کا عمل۔انقلاب کے معنی کسی ایک حالت کو بدل دینے کے ہیں۔انسان کے دل کو اس لیے قلب کہا جاتا ہے کہ وہ مسلسل الٹتا پلٹتا رہتا ہے (مفردات)۔قرآن: وَنُقَلِّبُهُمْ (18:18) اور ہم ان (اصحاب کہف) کی کروٹیں تبدیل کراتے رہے۔وَنُقَلِّبُ (6:110/111) اور ہم الٹ دیں گے یُقَلِّبُ كَفَّيْهِ (18:42) وہ ہاتھ ملتا رہ گیا، (ہاتھوں کو الٹ پلٹ کرنے کا مفہوم) قَـلْـبٌ (51:37) انسان کا دل، قُـلُوبِ (8:12) قلب کی جمع۔اردو: قلب، قلوب، قالب، انقلاب، منقلب، مقلوب، قلب ماہیت (کسی چیز کی اصل حیثیت تبدیل ہو جانا) وغیرہ۔

؎ قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں (اقبالؔ)

؎ تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے (اقبالؔ)

؎ دولت بغیر جنگ کسی کو نہیں ملی دیکھو کہ لفظ جنگ بھی مقلوبِ گنج ہے (نامعلوم)

؎ قلبِ ماہیت میں انگلستان ہے گر کیمیا کم نہیں کچھ قلبِ ماہیت میں ہندوستان بھی (نامعلوم)

قلد(4) رسی کو بل دینا' بٹی ہوئی رسی کو قلید یا مقلود کہا جاتا ہے۔قلادہ: جانوروں کے گلے میں ڈالی جانے والی رسی۔ مجازاً جانوروں کے گلے میں ڈالی جانے والی کسی بھی چیز کو قلادہ کہا جاتا ہے۔قرآن: آیات 5:2,97 میں لفظ اَلْقَلَآئِدَ سے مراد قربانی کے وہ جانور ہیں جن کے گلے میں اہلِ عرب نشانی کے طور پر گلوبند وغیرہ ڈال دیتے تھے' تا کہ راستے میں کوئی ان سے تعرّض نہ کرے۔لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (39:63اور42:12) یعنی اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی مقالید۔ان آیات کے حوالے سے بعض مفسرین نے مقالید سے خزانہ اور بعض نے کنجیاں مراد لی ہیں۔لیکن اس کے جو معنی بھی ہوں مراد اس سے اللہ کی قدرت اور حفاظت ہے جو تمام کائنات پر محیط ہے۔اردو: قلادہ' تقلید (جس کا معنوی قلادہ گلے میں ہو اس کی پیروی کا استعارہ)' مقلّد وغیرہ۔

- عشق میں سہل تھی فرہاد کی تقلید مگر — یہ مری ہمتِ عالی کو گوارا نہ ہوا (ثاقب)
- تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی — رستہ بھی ڈھونڈ' خضرؑ کا سودا بھی چھوڑ دے (اقبالؔ)

قلع(1) بنیاد سے اکھاڑ دینا' کسی چیز کا خاتمہ کر دینا۔یٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ (11:44) یعنی اے آسمان تو پانی برسانا ختم کر دے۔ اردو میں یہ مادہ اکیلا مستعمل نہیں' البتہ قلع قمع کرنا محاورہ معروف ہے (یعنی کسی چیز کو نیست و نابود کر دینا)۔

- جس نے تعظیمِ نبیؐ میں کی کمی — قلع قمع اس کا کر دیا حق نے (افضال انور)

قلّ(75) تھوڑا۔قرآن: قَلِیْلٌ (4:66) تھوڑی تعداد قَلِیْلُوْنَ (26:54) تھوڑے لوگ' قَلَّ بمقابلہ کَثُرَ (4:7) یعنی تھوڑا حصہ۔اردو: قلیل' قلت وغیرہ۔

- اس کی امیدیں قلیل' اس کے مقاصد جلیل — اس کی ادا دل فریب' اس کی نگہ دل نواز (اقبالؔ)

قلم(4) لکھنے کی چیز۔ اَلْقَلَمِ (68:1) قلم' اَقْلَامٌ (31:27) قلم کی جمع۔اردو: قلم' اقلام' قلم ہونا' قلم کرنا وغیرہ

- لوح بھی توؐ قلم بھی توؐ' ترا وجود الکتاب — گنبدِ آبگینہ رنگ ترے محیط میں حباب (اقبالؔ)
- لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خونچکاں — ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے (غالبؔ)

قمر(27) چاند (6:77/78)۔اردو میں قمر بمعنی چاند معروف ہے۔

- جب ستارے ہی نہیں مل پائے — لے کے ہم شمس و قمر کیا کرتے (پروینؔ شاکر)

قمیص(6) کُرتہ (12:18)۔ یہ لفظ 6 دفعہ صرف سورۂ یوسفؑ میں حضرت یوسفؑ کی قمیص کے سلسلے میں آیا ہے۔اردو میں اس کا تلفّظ بدل کر قمیض ہو گیا ہے۔البتہ درج ذیل شعر میں جناب فیض احمد فیضؔ نے قمیص ہی لکھا ہے۔

ے کیا کروں بھائی، یہ اعزاز میں کیونکر پہنوں مجھ سے لے لو مری سب چاک قمیصوں کا حساب (فیض)

قمع (1) گرز، ہتھوڑا۔ قرآن میں مَقَامِع (22:21) بطور جمع آیا، ایسی چیز جس سے کسی کو پیٹ پیٹ کر اپنا مطیع اور مغلوب کر لیا جائے۔ اردو میں یہ لفظ اکیلا مستعمل نہیں ہے، البتہ قلع قمع کرنا محاورہ معروف ہے۔

ے محمدؐ کی آیا غلامی میں جو بھی کیا قلع قمع اس نے قصرِ ہوس کا (افضال انور)

قنت (13) عاجزی کے ساتھ اطاعت کرنا۔ قرآن: قٰنِتِيۡنَ (2:238) یعنی نماز میں اللہ کے حضور عاجزی سے کھڑے ہوا کرو، قٰنِتٰتٌ (4:34) مونث جمع کا صیغہ، فرمانبردار عورتیں۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''قنوت'' (دعائے قنوت: فرمانبرداری اور اطاعت کی دعا) معروف ہے۔

ے بغیر اس کے کرم کے نہیں بَن آتی بات ہزار اگرچہ پڑھا کیجیے دعائے قنوت (انشاء)

جناب حفیظ جالندھری نے درج ذیل شعر میں آیت 4:34 کے حوالے سے لفظ ''قانتات'' بھی باندھا ہے۔

ے سماعت میں جو یہ دل ریش اخبارِ وفات آئیں مدینے سے نکل کر مومنات و قانتات آئیں

قنط (6) بھلائی سے مایوس ہونا، مایوس ہونا۔ قرآن: لَاتَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ (39:53) اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو جاؤ، قَنُوۡطٌ (41:49) مایوس شخص، اَلۡقٰنِطِيۡنَ (15:55) جمع، مایوس لوگ۔ اردو میں اس مادہ سے قنوطی، قنوطیت وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں، شاعری کی اصطلاح میں قنوطیت (مایوسی کے مضامین)، رجائیت (پُراُمّید مضامین) کی ضد ہے۔ آیت 39:53 کے حوالے سے حکم لَا تَقۡنَطُوۡا کے الفاظ اکثر اردو شعراء نے بطور تلمیح اپنے اشعار میں باندھے ہیں۔

ے جس کی نومیدی سے ہو سوزِ درونِ کائنات اس کے حق میں تقنطوا اچھا ہے یا لاتقنطوا (اقبالؔ)

ے تو ہے غلام مصطفیؐ، اچھے سمے کی آس رکھ لا تقنطوا ہے حکمِ ربِ مصطفیؐ تیرے لیے (افضال انور)

قنع (2) ضروریات زندگی میں سے تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جانا، قناعت کرنا۔ اَلۡقَانِعَ (22:36) قناعت کرنے والا۔ اس مادہ کے لغوی معنی اپنے سر کو ڈھانپ لینے کے ہیں، اس مفہوم میں قناع اس اوڑھنی کو کہا جاتا ہے جس سے عورتیں اپنے سر کو ڈھانپتی ہیں، گویا ''قناعت'' کا اصل مفہوم ''اخفائے حاجت'' ہے۔ چونکہ یہ مادہ متضاد معنی کا حامل ہے، اس لیے قنع کے معنی اوڑھنی ہٹا کر سر کو کھول دینے کے بھی ہیں۔ چنانچہ آیت 14:43 میں لفظ مُقۡنِعِىۡ مغضوب لوگوں کی روزِ حشر ایسی ہی بدحواسی کا نقشہ دکھاتا ہے۔ اردو: قناعت، قانع، مقنعہ (بمعنی برقعہ، گھونگھٹ)، ضرب المثل: اٹھاؤ میر امقنعہ، میں گھر سنبھالوں اپنا (فرہنگ آصفیہ) وغیرہ۔

ـ غمِ دو جہاں بھی ہے کافی مجھے مگر آدمی کو قناعت نہیں (داغؔ)

ـ کاسۂ دید میں بس ایک جھلک کا سکہ ہم فقیروں کی قناعت سے تجھے دیکھتے ہیں (پروین شاکرؔ)

ـ دل کسی حال میں قانع ہی نہیں جانِ فراز مل گئے تم بھی تو کیا اور نہ جانے مانگے (فرازؔ)

قُوت(2) روزی‘ غذا ۔ آیت 41:10 میں لفظ اَقْوَاتَھَا بطور جمع آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کے اندر کھانے پینے کی تمام چیزیں بقدر ضرورت رکھ دی گئی ہیں‘ مُقِیْتًا (4:85) یعنی اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کا نگران‘ محافظ اور روزی رساں ہے۔
اردو: قُوت‘ قُوتِ لایموت (اتنی روزی جس سے زندہ رہا جا سکے) وغیرہ۔

ـ کہاں بندگانِ ذلیل‘ اور کہاں وہ بسر کرتے ہیں بے غمِ قوت وناں وہ (حالیؔ)

قــوس (1) کمان‘ آدھے دائرے کی شکل کی کوئی چیز۔ زمانہ قدیم میں تیر اور کمان اہلِ عرب کا ہر وقت پاس رہنے والا ہتھیار تھا۔ اگر کہیں لمبائی ناپنے کی نوبت آتی تو قوس سے ناپ لیتے اور لمبائی کا اظہار کمان کی لمبائی کے حساب سے کیا جاتا‘ یعنی ایک قوس‘ دو قوس وغیرہ۔ آیت 53:9 میں قَــوْسَیْنِ کا یہی مفہوم ہے‘ یعنی درمیانی فاصلہ دو قوسوں کے برابر تھا یا اس سے بھی کم۔
اردو: قوس‘ قوسِ قزح‘ قوسین (دو بریکٹ) وغیرہ۔

ـ یا‘ قوس رکھے‘ یا وہ ہمیں دائرہ کر دے نقطے کی طرح ہیں کسی پرکار کے آگے (پروین شاکرؔ)

ـ بادل اوڑھ کے گزروں گا میں تیرے گھر کے آنگن سے قوسِ قزح کے سب رنگوں میں تجھ کو بھیگا دیکھوں گا (امجد اسلام امجدؔ)

قول(1723) بات (60:4)‘ قرآن میں اس مادے سے قُلْ‘ قَالَ‘ قَولٌ‘ قَالُوا‘ قَائِلٌ‘ یُقُوْلُوْنَ‘ تَقُوْلُوْنَ وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔
اردو: قول‘ اقوال‘ قائل‘ قوّال‘ قوّالی‘ قیل وقال‘ مقالہ‘ مقولہ‘ مقالات وغیرہ۔

ـ اقبالؔ یہاں نام نہ لے علمِ خودی کا موزوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات (اقبالؔ)

ـ مداراتِ الم میں وہ نہیں شرکت کا کچھ قائل نہ اپنے دکھ بتاتا ہے‘ نہ میرے رنج سہتا ہے (پروین شاکرؔ)

ـ کہا حمزہؓ نے خیر اب بند کر یہ قیل وقال اپنی میں تیرے سامنے موجود ہوں‘ حسرت نکال اپنی (حفیظ جالندھریؔ)

قام(277) کھڑا ہونا‘ کسی چیز کو کھڑا کرنا۔ قرآن: قَامُوْا (2:20) وہ کھڑے ہوئے‘ یُقِیْمَا (2:229) حدود قائم کرنے کے مفہوم میں‘ اِسْتَقَامُوْا (41:30) انہوں نے استقامت سے کام لیا‘ مَقَامِ (2:125) کھڑے ہونے کی جگہ‘ قَیُّوْمُ (2:255) اللہ کا صفاتی نام بمعنی قائم کرنے والا‘ اَلْقِیٰمَةِ (3:180) سب انسانوں کے دوبارہ زندہ ہو کر کھڑے ہونے کا دن‘ روزِ محشر۔ اردو: قیام‘ قائم‘

قائمہ، قیوم، قوام، تقویم، مقام، مقیم، قامت، اقامت، استقامت، قیامت (اردو میں اضافی معنی کے ساتھ بھی معروف ہے)، قیمت وغیرہ۔

- اچھا ہے نہیں آئے وہ دھوپ کی گرمی میں — قامت تو قیامت تھا ' سایہ بھی بلا ہوتا (داغ)

- خط میں لکھے ہوئے غیروں کے سلام آتے ہیں — کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں (داغ)

قوم (383) گروہ، جماعت۔ عربی میں عام طور پر لفظ قوم صرف مردوں کی جماعت کے لیے بولا جاتا ہے 49:11۔ مگر جب کسی علاقے، خطے یا نسل کے تمام لوگوں کا ذکر ہو تو یہ شرط ملحوظ نہیں رکھی جاتی (15:58)۔ اردو: قوم، قومی، قومیّت، اقوام، اقوامی وغیرہ۔

- الٰہی نسلِ اسماعیلؑ بڑھ کر قوم ہو جائے — یہ قوم اک روز پابندِ صلوٰۃ وصوم ہو جائے (حفیظ جالندھری)

- یہ نکتہ سرگذشتِ ملّتِ بیضا سے ہے پیدا — کہ اقوامِ زمینِ ایشیا کا پاسباں تُو ہے (اقبال)

قوی (41) طاقت، ضعف کی ضد۔ قرآن: قُوَّةً (11:80) طاقت، اَلْقُوٰی (53:5) قوت کی جمع، قَوِیٌّ (8:52) طاقتور، اللہ کا صفاتی نام۔ اردو: قوت، قوی، قوٰی، مُقَوِّی، تقاوی (قوّت دینا، حکومت کا کسانوں کو روپیہ وغیرہ بطور امداد دینا: فرہنگ آصفیہ)۔

- یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیرِ ملّت ہے — یہی قوت ہے جو صورت گرِ تقدیرِ ملّت ہے (اقبال)

- مضمحل ہو گئے قوٰی غالبؔ — اب عناصر میں اعتدال کہاں (غالبؔ)

قہر (10) غضب، غصہ، کسی پر غلبہ پا کر اسے ذلیل کرنا۔ قرآن: فَلَا تَقْهَرْ (93:9) پس مت جھڑکو، اَلْقَاهِرُ (6:18) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام، غالب، اَلْقَهَّارُ (12:39) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام، مبالغہ کا صیغہ۔ اردو: قہر، قاہر، قہار، قہاری، مقہور وغیرہ۔

- شکایت کیا کروں ان قہر آلودہ نگاہوں کی — ابھی بھولا نہیں احساں تری چشمِ عنایت کا (وحشت)

- عادت ہی ہوگئی ہے وہ دیکھیں گے جب مجھے — چتون غضب کی، قہر کے تیور بنائیں گے (داغ)

- قہّاری و غفّاری و قدّوسی و جبروت — یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان (اقبال)

قیل (2) آرام کرنا، دوپہر کو سونا۔ قرآن: قَآئِلُوْنَ (7:4) وہ دوپہر کو سوئے ہوئے تھے، مَقِيْلًا (25:24) مقامِ استراحت، آرام کرنے کی جگہ۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ "قیلولہ" معروف ہے، جس کے معنی دوپہر کے کھانے کے بعد لیٹ کر آرام کرنے کے ہیں۔

- کرو آرام ظہرانے کے بعد انورؔ — یہ قیلولہ میرے آقاؐ کی سنّت ہے (افضال انور)

تعداد مادہ: 57 — تعداد الفاظ: 4010

ک

کاس (6) پیالہ۔قرآن میں چھ مقامات پر اہلِ جنت کے پیالوں کا ذکر آیا ہے جن میں وہ مشروبات پئیں گے۔ بِکَـاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ (37:45) بہتی شراب کا جام۔ بعض اہل لغت کے نزدیک یہ فارسی لفظ کاسہ سے معرب ہے (علمی اردو لغت)۔اردو میں لفظ کاسہ (کاسۂ سر) معروف ہے۔

- کاسۂ چشم لے کے جوں نرگس　　ہم نے دیدار کی گدائی کی (میرؔ)
- کبھی سو ٹکڑے اگر کاسۂ سر کے ہوتے　　یار لوگ اس پہ بھی اس در سے نہ سر کے ہوتے (مصحفیؔ)

کبر (162) بڑائی وغیرہ' اَلْـکَبِیْرَۃ اصطلاح میں اس گناہ کو کہا جاتا ہے جس کی سزا بڑی ہو۔قرآن: کِبْرٌ (40:56) بڑائی' کَبَـآئِرَ (4:31) کبیرہ کی جمع' بڑے بڑے گناہ' اِسْتِکْبَارًا (35:43) تکبر کرنا' اَلْـمُتَکَبِّرِیْنَ (16:29) تکبر کرنے والے لوگ' اَکٰبِرَ (6:123/124) کسی قوم یا بستی کے بڑے لوگ' اَکْبَرُ (6:19) بہت بڑی' بہت بڑا۔اردو: اکبر' اکابر' کبر' کبیر' تکبر' متکبر' استکبار' کبریا' کبریائی' تکبیر' مکبّر وغیرہ۔

- آگ تکبیر کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں　　زندگی مثلِ بلالؓ حبشی رکھتے ہیں (اقبالؔ)
- حرفِ استکبار' تیرے سامنے ممکن نہ تھا　　ہاں مگر تیری مشیّت میں نہ تھا میرا سجود (اقبالؔ)

کتب (319) بنیادی معنی ہیں لکھنا۔قرآن: کَاتِبِیْنَ (82:11) لکھنے والے' کُتِبَ (2:183) لکھ دیا گیا' فرض کر دیا گیا' کِتٰبَ (17:14) اعمال نامہ' کِتٰبٌ (27:28) خط' اَلْکِتٰبُ (2:2) باقاعدہ لکھی ہوئی کتاب۔اس آیت میں اس سے قرآن مجید مراد ہے۔اردو: کتاب' کتب' کتابت' مکتب' مکتوب' مکتوبہ' مکاتب' کاتب' کاتبین' کتبہ' مکتبہ وغیرہ۔

- فطرت نے جو لکھے ہیں وہ کتبے پڑھا کرو　　مہنگی ہیں گر کتابیں تو چہرے پڑھا کرو (ساجدؔ)
- قابلِ دید ہے بے تابیٔ دل کا مضموں　　حرف کوئی مرے مکتوب میں ساکن ہی نہیں (داغؔ)
- شکایت ہے مجھے یا رب خداوندانِ مکتب سے　　سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا (اقبالؔ)

کتم (21) چھپانا' پوشیدہ رکھنا۔قرآن: کَتَمَ (2:140) اس نے چھپایا' تَکْتُمُوْنَ (3:71) تم چھپاتے ہو' یَکْتُمُوْنَ (4:37) وہ چھپاتے ہیں۔اردو میں یہ مادہ معروف نہیں ہے' البتہ اکتمام' مکتوم' مکتومہ' کتمان وغیرہ الفاظ ادبی سطح پر استعمال ہوتے ہیں۔

- حقائق یہ سب غیر معلوم رہتے خدائی کے اسرار مکتوم رہتے (حالیؔ)
- رہے سرائر مکتومہ دل ہی میں افسوس جہاں میں نہ ملا کوئی راز دار مجھے (شیفتہؔ)

کثر (167) زیادہ ہونا۔قرآن: کَثْرَۃُ (5:100) زیادتی، کَثِیْرٌ (22:18) زیادہ، اَلْکَوْثَرَ (108:1) خیرِ کثیر، حوضِ کوثر۔

اردو: کثرت، کثیر، اکثر، کوثر وغیرہ۔

- نہیں آتی تو یاد اُن کی مہینوں تک نہیں آتی مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں (حسرتؔ)
- خوشی سے ابل جائیں تسنیم و کوثر جو مل جائے آبِ وضوئے محمدؐ (نامعلوم)
- مجھے اے کثرتِ آلام، بس اتنی شکایت ہے کہ میرے غمگساروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے (عدمؔ)

کذب (282) جھوٹ۔قرآن: کَاذِباً (40:28) جھوٹا، کَذِبُوْنَ (6:28) کاذب کی جمع، جھوٹے لوگ، کَذَّابٌ (38:4) جھوٹا، مبالغہ کا صیغہ، غَیْرُ مَکْذُوْبٍ (11:65) جو جھٹلایا نہ جاسکے، اَلْمُکَذِّبُوْن (56:51) جھٹلانے والے۔

اردو: کذب، کاذب، کذّاب، تکذیب وغیرہ۔

- مقدم صدق پر ہے کذب، گرچہ صدق فائق ہے کہ پہلے صبح کاذب یاں ہے، پیچھے صبح صادق ہے (ذوقؔ)

کرب (4) مصیبت، تکلیف، سخت غم۔قرآن: کَرْبٍ (6:64) تکلیف، اَلْکَرْبِ الْعَظِیْمِ (37:76) بہت بڑی مصیبت، ابتلاء۔

اردو میں بھی لفظ کرب اسی معنی میں معروف ہے۔

- ہر سانس مرے دل کے لیے پھانس تھی انورؔ یہ عمر تھی یا کربِ مسلسل کا سفر تھا (افضال انورؔ)

کرّ (6) دوبارہ ہونا یا کرنا، کسی چیز کو پلٹنا یا موڑ دینا وغیرہ۔قرآن: کَرَّۃً (2:167) اگر ہم دوبارہ دنیا میں جائیں، کَرَّۃٌ (79:12) پلٹنا، دوبارہ زندہ ہونا، کَرَّتَیْنِ (67:4) اپنی نگاہوں کو ذرا دوبارہ پلٹاؤ۔اردو: کرّار (بار بار حملہ کرنے والا مراد بہادر، حضرت علیؓ کا لقب)، تکرّر، تکرار، مکرّر، کرّ و فرّ (شان و شوکت، نیز دیکھیے 'فرّ') کُرّہ وغیرہ۔

- میرے مرنے کی خبر سن کے کہا خوب ہوا روز کا قصہ گیا، روز کی تکرار گئی (داغؔ)
- سر اڑانے کے جو وعدے کو مکرّر چاہا ہنس کے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے ہم کو (غالبؔ)
- قبضہ میں یہ تلوار بھی آجائے تو مومن یا خالدؓ جانباز ہے یا حیدرِؓ کرّار (اقبالؔ)
- دنیا سے چلے لے کے گناہوں کی بھیڑ بھاڑ دوزخ میں جایئے تو بڑے کرّ و فرّ کے ساتھ (صباؔ)

کُرسی (2) بیٹھنے کی جگہ، جب کرسی کی نسبت اللہ کی طرف ہوگی تو اس سے اللہ تعالیٰ کا اختیار و اقتدار مراد ہوگا۔ بعض مفسرین کے نزدیک عرش ہی کا نام کرسی ہے۔ قرآن: آیت 2:255 میں کرسی کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہے، جب کہ آیت 38:34 میں اس سے حضرت سلیمانؑ کا تختِ شاہی مراد ہے۔ اردو میں لفظ کرسی عوام تک میں معروف ہے۔

ـ عرش و کرسی پہ کیا خدا ملتا　　آگے بڑھتے تو کچھ پتا ملتا　　(داغ)

کَــرم (47) مہربانی، عزّت، شرف وغیرہ۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس سے اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر لطف و احسان مراد ہوتا ہے۔ قرآن: کِرَامًا کَاتِبِینَ (82:11) معزز لکھنے والے، رَبُّكَ الْاَکْرَمُ (96:3) آپ کا رب بڑی عزت والا ہے، کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ (17:70) ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی، رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ (44:17) معزز رسول، رَبِّكَ الْکَرِیْمِ (82:6) تمہارا بزرگ و برتر رب، اَلْمُکْرَمِیْنَ (36:27) معزز لوگ۔ اردو: کرم، اکرم، اکرام، کریم، تکریم، مکرم، کرامت وغیرہ۔

ـ کرم بغیر ستم تیرا قاعدہ ہی نہیں　　جفا ادا ہے تری، شیوۂ وفا کے لیے　　(وحشت)

ـ آج تک شیخ کے اکرام میں جو شے تھی حرام　　اب وہی دشمنِ دیں، راحتِ جاں ٹھہری ہے　　(فیض)

ـ تڑپ کے شانِ کریمی نے لے لیا بوسہ　　کہا جو سر کو جھکا کر، گناہگار ہوں میں　　(نامعلوم)

ـ لوحِ پیشانی نہ دھوئی اے کراماً کاتبین　　تم نے لکھے پر ہے لکھی داستانِ زندگی　　(نامعلوم)

کَــرہ (41) انسان کا کسی چیز کو سخت ناپسند کرنا۔ یہ ناپسندیدگی طبیعت کی ناگواری کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہے اور عقل یا شرع کی رو سے بھی۔ قرآن: تَکْرَهُوْا (2:216) تم ناپسندیدہ ٹھہراؤ، کَرْهًا (4:19) جبراً، کُرْهًا (46:15) سختی، تکلیف (تکلیف کی وجہ سے ناپسندیدگی)، اِکْرَاهَ (2:256) جبر (جسے انسان کو نہ چاہتے ہوئے کرنا پڑے)، مَکْرُوْهًا (17:38) کراہت والی، کٰرِهِیْنَ (7:88) کراہت کرنے والے لوگ۔ اردو: کراہت، کریہہ، مکروہ، اکراہ وغیرہ۔

ـ رنگ تیرا ہمیں مطبوع نہیں اے دنیا　　تجھ میں ہم جی تو رہے ہیں مگر اکراہ کے ساتھ　　(نامعلوم)

کسب (67) کمانا، حاصل کرنا۔ قرآن: مَا کَسَبَ (111:2) جو اس نے کمایا، مَا اکْتَسَبُوْا (4:32) جو انھوں نے کمایا۔ اردو: کسب، کاسب، اکتساب وغیرہ۔

ـ خورشید کرے کسبِ ضیاء تیرے شرر سے　　ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے　　(اقبال)

ے نہ رہتا بدر کو کاہیدگی کا خوف ہی بالکل جو کرتا اکتسابِ نور حضرتؐ کے کفِ پا سے (عزیزؔ لکھنوی)

کساد (1) تجارت کا مندا پڑنا۔ قرآن: وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا (9:24) اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں اندیشہ رہتا ہے۔ اردو میں کساد، کساد بازاری وغیرہ الفاظ معروف و مستعمل ہیں۔

ے جسے کساد سمجھتے ہیں تاجرانِ فرنگ وہ شے متاعِ ہنر کے سوا کچھ اور نہیں (اقبالؔ)

کسف (5) سورج کا بادل یا گرہن کی وجہ سے ڈھک جانا، سورج کی اس کیفیت کو "کسوف" کہا جاتا ہے۔ اَلْكِسْفَةَ: بادل کا ٹکڑا، جو سورج کو ڈھانپ لیتا ہے اس سے اس مادہ میں "ٹکڑے" کے معنی بھی آ گئے ہیں۔ قرآن میں لفظ كِسْفًا (52:44) پانچوں مقامات پر "ٹکڑے" کے معنی میں ہی آیا ہے۔ اردو میں "کسوف" کا لفظ سورج گرہن کے معنی میں معروف ہے۔

ے ہیں ٹھیکرے بھی مدینے کے مہر و مہ انورؔ نہیں ہے جن کو و لیکن غمِ کسوف و خسوف (افضال انورؔ)

کسل (2) سستی، کاہلی، انسان کا ایسے معاملے میں گرانباری (سستی) ظاہر کرنا جس میں ایسا کرنا مناسب نہ ہو، اسی لیے یہ مادہ قرآن میں مذموم معنی میں آیا ہے۔ آیات 4:142 اور 9:54 میں لفظ كُسَالَىٰ منافقین کی طرف سے نماز میں سستی کرنے کے مفہوم میں آیا ہے۔ اردو میں کسل، کسالت، کسل مند، کسل مندی وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ے بس ہو چکا بیان کسل و رنجِ راہ کا خط کا مرے جواب ہے اے نامہ بر کہاں (حالیؔ)

ے تری تبرید بھلا کب ہو مفید اس کو طبیب مرضِ عشق سے جس کا ہو کسل مند مزاج (نامعلوم)

کسو (5) پہنانا، لباس پہنانا۔ قرآن: كِسْوَتُهُمْ (5:89) ان کا لباس، فَكَسَوْنَا (23:14) پس ہم نے پہنایا (ہڈیوں پر گوشت چڑھانے کے مفہوم میں)۔ اردو میں لفظ کسوت بمعنی لباس مستعمل ہے۔

ے شاید کہ پیام آیا پھر وادیٔ سینا سے شعلے سے لپکتے ہیں کچھ کسوتِ مینا سے (اصغرؔ)

ے دل کی کیفیت ہے پیدا پردۂ تقریر میں کسوتِ مینا میں مے مستور بھی عریاں بھی ہے (اقبالؔ)

کشف (20) کھولنا، ظاہر کرنا، غم یا تکلیف دور کرنا۔ قرآن: كَشَفَ الضُّرَّ (16:54) تکلیف دور کرنے کے معنی میں كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا (27:44) اس (ملکہ سبا) نے اپنی پنڈلیاں کھولیں كَاشِفَ (6:17) کھولنے والا، تکلیف دور کرنے والا۔

اردو: کشف، انکشاف، منکشف، اکتشاف، کاشف، مکاشفہ وغیرہ۔

ے طائرِ دل کے لیے غم شہپرِ پرواز ہے راز ہے انساں کا دل، غم انکشافِ راز ہے (اقبالؔ)

ـ اک چہرہ منکشف ہوا ایسا کہ ساری عمر   آئینے پوچھتے رہے، حیرت کو کیا ہوا   (افتخار عارف)

کظم (6) انسان کی سانس رکنے کی کیفیت، نہایت غمگین ہونا، غصے میں بھرے ہوئے ہونا، غصہ پی جانا۔ قرآن: کٰظِمِیْنَ (40:18) یعنی غم میں بھرے ہوئے دل، اَلْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ (3:134) غصہ پی جانے والے، مَکْظُوْمٌ (68:48) دل کی گھٹن کا شکار، سخت تکلیف میں، کَظِیْمٌ (12:84) غم کھانے والا۔ اردو: کاظم، کاظمین وغیرہ۔

ـ کیا ٹھکانا اُنؐ کے لطف و جود کا جن کے غلام   کاظمین الغیظ بھی ہوں، فیض کے مصدر بھی ہوں   (افضال انور)

کعب (4) ہموار سطح سے اوپر ابھری ہوئی کوئی چیز، انسان کا ٹخنہ، چوکور مکان، ابھرا ہوا پستان وغیرہ۔ قرآن: اَلْکَعْبَةِ (5:95,97) لغوی معنی زمین سے بلند چوکور مکان، بیت اللہ، اَلْکَعْبَیْنِ (5:6) دونوں ٹخنے، یہاں پر وضو کرنے کے حوالے سے ٹخنوں کا ذکر آیا ہے، کَوَاعِبَ (78:33) کاعب (پستان والی) کی جمع، جنت کی جوان لڑکیاں۔ اردو میں اس مادہ سے کعبہ، مکعب وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ـ سجدہ کروں کہ نقشِ قدم چومتی رہوں   گھر کعبہ بن گیا ہے تجھے دیکھنے کے بعد   (حنا تیموری)

ـ کعبہ کو گراتا ہے کوئی ہو کے مسلماں   کیوں آپ نے نظروں سے گرایا مرے دل کو   (امیر)

ـ بے خودی میں ہم تو تیرا در سمجھ کے جھک گئے   اب خدا معلوم، کعبہ تھا کہ وہ بت خانہ تھا   (طالب جے پوری)

کفو (1) برابر کا، مرتبہ اور منزلت میں دوسرے کے برابر ہونا، اسی سے لفظ مکافاۃ بھی مشتق ہے جس کے معنی کسی کی برابری کرنے اور برابر کا بدلہ دینے کے ہیں۔ آیت 112:4 میں لفظ کُفُوًا اللہ کی برابری کی نفی میں آیا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ مکافات (مکافاتِ عمل) معروف ہے۔

ـ کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ   دنیا ہے تری منتظرِ روزِ مکافات   (اقبال)

ـ عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر   آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیئے   (غالب)

کفر (524) انکار کرنا، چھپانا، نعمت کی ناشکری کرنا۔ کَفَّارہ: وہ چیز یا عمل جو گناہوں کو چھپا دے، یعنی ان کی تلافی کر دے۔ قرآن: کَفَرَ (2:253) یہاں پہ یہ لفظ بمقابلہ ایمان آیا ہے، کَفَرَ (27:40) یہاں کفر بمقابلہ شکر آیا ہے، کَافِرٌ (64:2) انکار کرنیوالا، اس آیت میں بھی کافر بمقابلہ مومن آیا ہے، اَلْکٰفِرِیْنَ (2:98) کافر کی جمع، کَفَّارَةُ (5:89) گناہوں کا کفارہ، کُفْرَانَ (21:94) بے قدری۔ اردو: کفر، کافر، کفار، تکفیر، کافر (اردو میں لفظ کافر کے اضافی معنی بھی رائج ہیں) کفارہ، کفران وغیرہ۔

ـ اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق (اقبالؔ)

ـ لائے اس بت کو التجا کر کے کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے (نسیمؔ دہلوی)

ـ محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے (غالبؔ)

کافور (1) ایک نہایت تیز خوشبودار مادہ' کافور بطور دوا بھی استعمال ہوتا ہے' جبکہ کھلا رکھنے سے ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اردو محاورہ ''کافور ہونا'' رائج ہوا' یعنی غائب ہو جانا۔ آیت 76:5 میں اہلِ جنت کے لیے کافوری (خوشبودار) مشروب کا ذکر ہے۔ اردو: کافور' کافوری' کافور ہونا' کافور ملنا (میّت کو یا کفن کو کافور بطور خوشبو لگانا) وغیرہ۔

ـ حیراں ہر ایک ظالمِ مقہور ہو گیا چہروں کا رنگ خوف سے کافور ہو گیا (انیسؔ)

ـ ملتے ہیں میری لاش پر کافور کیوں عزیز مٹ جائے گی یہ سوزشِ داغِ جگر بھی کیا (داغؔ)

کفّ (15) ہاتھ' ہتھیلی' کسی کو ہاتھ (ہتھیلی) سے مار کر دور ہٹانا' یا ہاتھ سے روکنا۔ اس مفہوم کی مناسبت سے اس مادہ میں مطلق دور کرنے یا روکنے کے (عن کیساتھ) معنی بھی آ گئے۔ چنانچہ کَافَّۃ وہ چیز ہے جو کسی کو انتہا تک لے جا کر روک دے۔ قرآن: کُفُّوٓا اَیۡدِیَکُمۡ (4:77) تم اپنے ہاتھ روکے رکھو' بَاسِطِ کَفَّیۡهِ اِلَی الۡمَآءِ (13:14) وہ پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے' یُقَلِّبُ کَفَّیۡهِ (18:42) وہ افسوس سے ہاتھ ملتا رہ گیا' کَآفَّةً (9:36) سب کے سب اکٹھے ہو کر' یعنی مشرکین کے ساتھ تم سب مل کر لڑو۔ امام راغب کے نزدیک اس سے مراد کسی قوم کی انتہائی (اجتماعی) قوت ہے۔ اردو: کف بمعنی ہاتھ (سر بکف)' کفِ افسوس ملنا محاورہ آیت 18:42 کے حوالے سے اردو میں بھی معروف ہے۔ ہتھیلی کے مفہوم کی نسبت سے پاؤں کے تلوے کو بھی اردو میں ''کف'' کہتے ہیں جیسے ''کفِ پا'' وغیرہ۔

ـ تہی دستوں کو کیا خوفِ بلائے آسمانی ہے کفِ افسوس مل کر رہ گئی برق اپنے خرمن پر (نامعلوم)

ـ آنکھیں ترے تلووں سے ملیں کس نے پئے وصل دو پھول سے نرگس کے بنے ہیں کفِ پا میں (داغؔ)

کفل (8) حصہ' کسی مال وغیرہ میں سے اس قدر لینا جس قدر کسی کی ضرورت کا کفیل ہو سکے۔ قرآن: کِفۡلٌ (4:85) حصہ' کِفۡلَیۡنِ (57:28) دو حصے' کَفِیۡلًا (16:91) ضامن' کَفَّلَهَا زَکَرِیَّا (3:37) اس نے اس (مریمؑ) کو زکریا کی کفالت میں دے دیا' یَکۡفُلُهٗ (20:40) جو اس (حضرت موسٰیؑ) کی کفالت کریں گے' اَکۡفِلۡنِیۡهَا (38:23) اسے میری کفالت میں دے دو (مجھے دے دو)۔ اردو: کفیل' کفالت وغیرہ۔

- عہدِ حاضر، جس کو کہتے ہیں ترقی کا کفیل کیا اسی پر اب تنزل کا زوال آنے کو ہے (ناظرؔ)
- کفالت رزق کی کس سے کسی کی ہو سکے انشاء صفت مخصوص ہے یہ تو فقط اس ذاتِ باری میں (انشاءؔ)
- ہر عہد کے ہر علم کی کرتا ہے کفالت صفّہ جو کہ اصحابِؓ محمدؐ کا تھڑا ہے (افضال انور)

ذاالکفل (2) ذوالکفلؑ، ایک عظیم المرتبت پیغمبر کا نام۔ آیات 21:85 اور 38:48 میں آپؑ کا ذکر آیا ہے۔ اردو میں ذوالکفل بطور اسمِ پیغمبر اور عام نام کی حیثیت سے معروف ہے۔

کفی (33) وہ چیز جس سے ضرورت پوری اور مراد حاصل ہو جائے۔ قرآن: وَکَفٰی بِاللّٰہِ...... (4:81) اور اللہ کافی ہے، کَفَیْنٰکَ (15:95) ہم تمہارے لیے کافی ہیں، اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ (3:124) کیا یہ تمہارے لیے کافی نہیں ہوگا؟ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (39:36) کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟ اردو: کافی، کفایت، اکتفاء، مکتفی وغیرہ۔

- اسی شیرِ خدا نے اٹھ کے پھر آواز دی، میں ہوں بفضلِ حق تجھ ایسوں کو اکیلا مکتفی میں ہوں (حفیظ جالندھریؔ)

کلب (6) کُتا (7:176)۔ کَلْبُھُمْ (18:18) ان (اصحابِ کہف) کا کتا، مُکَلِّبِیْنَ (5:4) سدھائے ہوئے شکاری جانور (جن میں کتے بھی شامل ہیں)۔ اردو میں لفظ ''کلب'' معروف نہیں ہے، البتہ ادبی سطح پر مستعمل ہے۔

- چھپتے نہیں ہزار میں تیور دلیر کے یہ تو نہیں ہے کلب ہے برقع میں شیر کے (انیسؔ)

کلف (8) شیفتہ ہونا، شیدا ہو جانا۔ التکلّف: کسی معاملہ میں دل کی شیفتگی ظاہر کرنا، باوجود اس کے کہ اس میں مشقت پیش آئے۔ اس لیے عرفِ عام میں کلف بمعنی مشقت ہی معروف ہے۔ اگر اس میں ریا کاری کا عنصر ہو تو مذموم ہے، جیسے آیت 38:86 میں لفظ مُتَکَلِّفِیْنَ آیا ہے، لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ (4:84) یعنی آپ اپنی ذات ہی کے مکلّف ہیں، لَا نُکَلِّفُ (6:152/153) یعنی ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر وسعت بھر۔ اردو: کلفت، تکلیف، تکالیف، تکلّف، متکلّف، مکلّف وغیرہ۔

- تم تکلّف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فرازؔ دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا (فرازؔ)
- اے ذوقؔ تکلّف میں ہے تکلیف سراسر آرام سے وہ ہے جو تکلّف نہیں کرتا (ذوقؔ)
- کلفتِ غم گرچہ اس کے روز و شب سے دور ہے زندگی کا راز اس کی آنکھ سے مستور ہے (اقبالؔ)

کُل (376) سب، تمام (40:17)۔ اس میں تثنیہ (دو) کا صیغہ کِلَا ہے، جیسے کِلَاھُمَا (17:23) وہ دونوں (والدین)، جبکہ کِلَا کا مونث صیغہ کِلْتَا ہے۔ کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ (18:33) دونوں باغ۔ اردو: کل، کلی، کلیات، بالکل وغیرہ۔

ـ قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جز میں کُل کھیل لڑکوں کا ہوا' دیدۂ بینا نہ ہوا (غالبؔ)

کلاّ (33) ہرگز نہیں (19:79)۔ اردو میں ''حاشاوکلّا'' بولا جاتا ہے' نیز دیکھیے حاشا۔

کلم (75) بات کرنا وغیرہ۔ قرآن: کَلَّمَ (2:75) کلام' کَلِمَةٍ (3:39) بات' کَلِمٰتُ (31:27) کلمہ کی جمع۔ اردو: کلام' کلیم' کلمہ' کلمات' تکلّم' متکلّم' مکالمہ' مکالمات' کلام نہ ہونا (واسطہ نہ ہونا) وغیرہ۔

ـ تجھ سے تو کچھ کلام نہیں' لیکن اے ندیم میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے (غالبؔ)

ـ میں جسے پیار کا انداز سمجھ بیٹھا ہوں وہ تبسّم وہ تکلّم تری عادت ہی نہ ہو (ساحرؔ)

کمل (5) پورا ہونا' مقصد پورا ہو جانا۔ قرآن: اَکْمَلْتُ (5:3) میں نے کامل کر دیا' حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ (2:233) دو سال مکمل' كَامِلَةٌ (2:196) مکمل (مونث صیغہ)۔ اردو: کمال' کامل' اکمل' مکمل' تکمیل' تکملہ' کاملیّت وغیرہ۔

ـ ہوا نہ تکملہ حسرتِ رنگیں تمام عمر چھلکتا رہا یہ پیمانہ (روشؔ صدیقی)

ـ اپنی تکمیل کر رہا ہوں میں ورنہ تجھ سے تو مجھ کو پیار نہیں (فیضؔ)

ـ ہزار کام مزے کے ہیں داغؔ الفت میں جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں (داغؔ)

کنز (9) خزانہ' دولت وغیرہ جمع کرنا (بطور فعل)۔ قرآن: مَا كَنَزْتُمْ (9:35) جو تم نے مال جمع کیا' کَنْزٌ (11:12) خزانہ' کَنْزٌ لَّهُمَا (18:82) ان دونوں کا خزانہ' اَلْكُنُوْزِ (28:76) کنز کی جمع۔ اردو: کنز' کنوز وغیرہ۔

ـ اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو یہی دربارِ عالی کنزِ آمال و امانی ہے (احمد رضاؔ)

ـ اصلِ ہر بود و بہبودِ تخمِ وجود قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

کوکب (5) ستارہ۔ قرآن: كَوْكَبٌ (24:35) ستارہ' اَلْكَوَاكِبِ (37:6) کوکب کی جمع' ستارے۔ اردو: کوکب' کواکب وغیرہ۔

ـ اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا (اقبالؔ)

ـ ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا (غالبؔ)

کان (1392) فعل ماضی کے معنی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس مادہ سے بہت سے صیغے قرآن میں آئے ہیں۔ مثلاً کَانَ (48:11)'

کَانُوا(26:5) کُنتُم(2:33) کُنّا(40:84) کُونُوا(2:65) یَکُونُ(33:37) کُنْ(2:117) کُونِی(21:69) وغیرہ۔لفظ مَکَانٍ(34:51) بھی اسی کان،یکون سے مشتق ہے،مگر کثرت استعمال سے ''میم'' مستقل طور پراس کا حصہ بن گئی ہے۔ اور پھراس سے مزید الفاظ بھی بنتے گئے جیسے مکین،تمکّن وغیرہ (مفردات)۔البتہ بعض ماہرینِ لغت ''مکن'' کو مستقل مادہ مانتے ہیں۔

اردو: کُن، تکوین، تکوینی، کائنات (کائن سے مشتق ہے بمعنی ہونے والا، موجود، دنیا)، مکان، مکین، تمکنت (شان وشوکت)، تمکن، تمکین (صبر، شان وشوکت)، امکان وغیرہ۔

۔ اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے سرِّ آدم ہے ضمیرِ کُن فکاں ہے زندگی (اقبالؔ)

۔ مکاں فانی، مکیں آنی، ازل تیرا، ابد تیرا خدا کا آخری پیغام ہے تو جاوداں تو ہے (اقبالؔ)

۔ موت کے ہاتھوں سے مٹ سکتا اگر نقشِ حیات عام یوں اس کو نہ کر دیتا نظامِ کائنات (اقبالؔ)

۔ بھلا دیتی ہیں سب رنج و الم حیرانیاں میری تری تمکینِ بے حد کی قسم، ایسا بھی ہوتا ہے (حسرتؔ)

کھف (6) غار، پناہ گاہ(18:9)۔یہ لفظ چھ دفعہ صرف سورۃ الکھف میں ہی آیا ہے۔اردو میں سورۃ الکھف اور اصحاب کہف کے حوالے سے لفظ کہف معروف ہے۔جناب احمد رضا خان بریلویؔ نے درج ذیل شعر میں ''کہف''، بمعنی پناہ گاہ باندھا ہے۔

۔ خلق کے داد رس، سب کے فریاد رس کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

کھل (2) بڑی عمر، بڑھاپا۔آیات 3:46 اور 5:110 میں لفظ کَھلًا اسی معنی میں آیا ہے۔اردو: کہولت (بڑھاپا)، بڑھاپے میں عام طور پر آدمی چونکہ سست ہو جاتا ہے،اس لیے کہل، کاہل اور کاہلی جیسے الفاظ مطلق سستی کے معنی میں بھی معروف ہیں۔

۔ نہیں ہوتی کوشش سے تقدیر زائل برابر ہیں یاں محنتی اور کاہل (حالیؔ)

۔ نہ کوئی کام کرتے تھے نہ کوئی کام آتا تھا انھیں بیکار و کاہل بیٹھ رہنا دل سے بھاتا تھا (حفیظ جالندھریؔ)

درج ذیل شعر میں شاعر نے ''کہل'' سے کہلانا (سستی کرنا) فعل بھی بنایا ہے اور اس سے شعر میں خوبصورت ایہام پیدا کیا ہے۔

۔ باتیں دیکھ زمانے کی جی بات سے بھی کہلاتا ہے خاطر سے سب یاروں کی مجبورؔ غزل کہہ لاتا ہے (مجبورؔ)

کھن (2) جادو۔کَاھِنٍ (52:29, 69:42) جادوگر۔اردو میں کاہن، کہانت وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔ ایک روایت کے

مطابق بھارت کے شہر ''کان پور'' کا اصل نام ''کاہن پور'' تھا' البتہ کثرت استعمال سے ''کاہن'' کی ''ہ'' غائب ہوگئی۔

ے کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی — طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی (حالؔی)

کیـد(35) ترکیب' حیلہ (12:5)۔ اگر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے معنی ایسا فعل سرزد کرنے والوں کو سزا دینے کے ہیں۔ جبکہ بعض اوقات یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی منصوبہ سازی کے معنی بھی دیتا ہے' جیسے اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ (7:183) بے شک میری تدبیر بہت محکم ہوتی ہے۔ اردو میں کید' کیادی وغیرہ الفاظ مذموم معنی (دھوکا' فریب) میں مستعمل ہیں۔

ے مگر ٹیلے سے دو صاحب خبیبؓ و زیدؓ اتر آئے — نہ سمجھے کیدِ صیّاداں' یہ سادہ صید اتر آئے (حفیظ جالندھرؔی)

ے بچھا رکھا تھا دامِ قرض کیادی کے حیلوں سے — یہ دولت لوٹتے تھے اوس وخزرج کے قبیلوں سے (حفیظ جالندھرؔی)

کیف(83) قرآن میں لفظ کَیۡفَ (88:17) حرفِ استفہام کے طور پر آیا ہے۔ معنی ہیں ''کیا' کیونکر' کیسا'' وغیرہ۔

اردو: کیف (نشہ' سرور)' کیفیت (کسی چیز کی حالت) وغیرہ۔

ے محفل میں اس شخص کے ہوتے کیف کہاں سے آتا ہے — پیمانے سے آنکھوں میں' یا آنکھوں سے پیمانے میں (ابنِ انشاء)

ے کیفیت باقی پرانے کوہ و صحرا میں نہیں — ہے جنوں تیرا نیا 'پیدا نیا ویرانہ کر (اقبالؔ)

تعداد مادہ: 40 — تعداد الفاظ 3788

ل

لولو(6) موتی، جمع لآلی ۔قرآن: لُؤْ لُؤٌ مَّكْنُونٌ (52:24) چھپا کر رکھے ہوئے (یعنی قیمتی) موتی، لُؤْ لُؤًا مَّنْثُوْرًا (76:19) بکھرے ہوئے موتی، غلمانِ جنت کو تشبیہہ کے طور پر بکھرے موتی فرمایا گیا ہے۔اردو میں ادبی سطح پر لؤلؤ، لآ لی (لؤلؤ کی جمع) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ے سنائی کے ادب سے میں نے غوّاصی نہ کی ورنہ — ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لولوئے لالا (اقبالؔ)

ے غوّاصِ طبیعت کو عطا کر وہ لآلی — ہو جن کی جگہ تاجِ سرِ عرش پہ خالی (انیسؔ)

اللات (1) لات، عرب میں زمانۂ جاہلیت کے ایک بت کا نام (53:19)۔امام راغب کی رائے میں لَات دراصل لفظ اللّٰہ کی تبدیل شدہ صورت ہے۔یعنی لفظ اللہ کی آخری "ہ" کو حذف کر کے "ت" (مونث بنانے کے لیے) لگا دی گئی ہے۔ آیت 38:3 میں لات اس بت کا نام نہیں بلکہ یہاں لا کے ساتھ تانیث کی ت آئی ہے (مفردات)۔اردو میں لفظ ''لات'' بمعنی ''بت''، حقیقی، مجازی اور تلمیحی مفہوم میں مستعمل ہے۔

ے کیا مسلماں کے لیے کافی نہیں اس دور میں — یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات ومنات (اقبالؔ)

ے یہ کہہ کر شہر کی جانب چلا اسلام کا ہادیؑ — سُنایا قیدیانِ لات کو پیغامِ آزادی (حفیظ جالندھریؔ)

لُب(16) عقلِ خالص، عقل جو ظن، وہم اور جذبات سے پاک ہو، ہر چیز کا خالص حصہ۔کسی چیز کے خلاصہ کو عربی میں اس کا لب یا الباب کہتے ہیں۔قرآن میں اس مادہ سے متعدد مقامات پر اُولُوا الْأَلْبَابِ اور لِأُولِي الْأَلْبَابِ (38:43,13:19) کی تراکیب (بمعنی صاحبانِ عقل وشعور) آئی ہیں۔اردو میں عام طور پر لُبِ لباب مستعمل ہے۔یعنی خلاصہ کا خلاصہ، مغز ہی مغز (فرہنگ آصفیہ)۔

ے روزہ بھی ہو، نماز بھی، حج بھی ہو اور زکوٰۃ بھی — لبِ لباب ہے یہی فلسفۂ حیات کا (ظفر علیخانؔ)

لبس(23) چھپانا، گڈ مڈ کرنا، کپڑا وغیرہ پہننا، اوڑھنا۔قرآن: لِبَاسُ (7:26) بطور اسم، وہ چیز جو پہنی جائے لِبَاسًا (25:47) یعنی اللہ تعالیٰ نے رات کو تمہارے لیے لباس (ڈھانپنے والی) بنایا۔میاں بیوی کو اسی مفہوم کے اعتبار سے آیت 2:187 میں ایک دوسرے کا لِبَاسٌ قرار دیا گیا ہے۔استعارہ کے طور پر یہ لفظ آیت 7:26 میں تقویٰ اور آیت 16:112 میں بھوک اور خوف کے پہناوے کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔بطور فعل اس کے معنی لباس وغیرہ پہننے کے ہونگے' تَلْبَسُوْنَهَا (16:14) یعنی جو زیور تم

پہنتے ہو' یَلْبَسُونَ ثِیَابًا(18:31)وہ کپڑے پہنیں گے'صَنْعَةَ لَبُوسٍ(21:80)صنعتِ لباس'یعنی لباس بنانے کا فن۔
''چھپانے'' کے مفہوم کے اعتبار سے اس مادہ میں شک'شبہ(پردۂ اخفاء کی وجہ سے حقیقی بات کا پوری طرح علم نہ ہونا' بے یقینی کی حالت میں مختلف الاصل چیزوں کو آپس میں خلط ملط کر دینا) کے معنی بھی آ گئے ہیں جو قرآن میں بھی مستعمل ہیں۔
لَبْسٍ (50:15)شک'لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (2:42) حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو'لَلَبَسْنَا' یَلْبِسُونَ(6:9)شکوک و شبہات کے مفہوم میں۔اردو:لباس'ملبوس'ملبوسات'التباس(شک)'تلبیس (منافقت'مکر'ریا)وغیرہ۔

- فرازؔ ترے گریباں پہ کل جو ہنستا تھا — اسے ملے تو دریدہ لباس تھا وہ بھی (فرازؔ)
- جاں لاغروتن فربہ و ملبوس بدن زیب — دل نزع کی حالت میں خرد پختہ و چالاک (اقبالؔ)
- انھیں میں تھا ابو عامر بھی اک تلبیس کا پیکر — نظر آتا تھا ظاہر میں مگر تقدیس کا پیکر (حفیظ جالندھریؔ)
- حور لکھا جو آپ کو ہم نے — جور کا اس پہ التباس ہوا (نوازشؔ)

لبن (2) دودھ'آیت16:66میں لَبَنًا خَالِصًا(خالص دودھ) کی ترکیب دودھیل جانوروں سے دودھ کی پیداوار کے حوالے سے آئی ہے'جب کہ آیت47:15میں جنت کی دودھ بھری نہروں کا ذکر ہے۔اردو میں لفظ لبن ادبی سطح پر مستعمل ہے۔لفظ ''لبنیٰ'' لڑکیوں کے نام کے طور پر بھی معروف ہے۔

- کہیں طوبیٰ' کہیں کوثر' کہیں فردوسِ بریں — کہیں بہتی ہوئی نہرِ لبن و نہرِ عسل (محسنؔ کاکوروی)

لجأ (3) پناہ لینا'التجاء:پناہ کے لیے درخواست کرنا۔قرآن میں لفظ مَلْجَأ تین آیات(9:57,118اور42:47)میں بمعنی پناہ گاہ آیا ہے۔اردو:التجاء(درخواست)'ملجا(پناہ گاہ)'ملتجی وغیرہ۔

- التجاء بھی ہے شکایت گویا — وہ خفا اور ہوئے جاتے ہیں (داغؔ)
- رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ — نہ قاضی' نہ مفتی' نہ صوفی نہ ملاّ (حالیؔ)
- اس کے سوا ہے کون جو بر لائے التجاء — تو ملتجی کسی سے بھی غیر از خدا نہ ہو (نامعلوم)

لجّ (4) کسی ممنوعہ کام کے کرنے میں بڑھتے چلے جانا اور اس پر ضد کرنا' لُجة البحر کے معنی ہیں سمندر کی موجوں کا بار بار اٹھنا۔ قرآن:لُجِّيٍّ(24:40)بحرِ عمیق'لُجَّةً(27:44) گہرا پانی' لَجُّوا (23:75اور67:21)سرکشی۔عربی میں لجاج کے معنی اصرار کے بھی آتے ہیں'اس معنی میں سمندر کی لہروں کے تواتر و تسلسل کا مفہوم موجود ہے۔اسی سے لجاجت(بمعنی مسلسل اظہار

خوشامد) بھی مشتق ہے۔اردو: لجاجت' لجہ (ندی) وغیرہ۔

؎ نہ اندازِ خوشامد تھا' نہ کچھ طرزِ رعونت تھی نہ آنکھوں میں لجاجت تھی نہ چہروں پر خشونت تھی (حفیظ جالندھری)

؎ عبور لجۂ عصیاں سے کس طرح ہو اگر وہ ناخدا نہ ہو اس بحرِ بیکراں کے لیے (حالی)

لحد (6) گڑھا' شگاف۔قبر کی گہرائی میں وہ حصہ جو ایک طرف ہٹا ہوا ہوتا ہے۔اسی سے زبان یا عمل سے کسی طرف جھکنے کو الحاد کہتے ہیں۔یعنی انصاف سے ہٹی ہوئی بات یا عمل۔قرآن: یُلْحِدُوْنَ (7:180) وہ غلط بات کرتے ہیں' یُلْحِدُوْنَ (41:40) یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو آیاتِ الٰہی کے بارے میں ''الحاد'' یعنی کفر و تحریف کرتے ہیں' اِلْحَادٍ (22:25) زیادتی وغیرہ' مُلْتَحَدًا (72:22) جو سیدھے راستہ سے ہٹ چکا ہو۔ لفظ لحد بمعنی قبر قرآن مجید میں نہیں آیا۔

اردو: لحد (قبر)' اَلحاد (لحد کی جمع)' اِلحاد (کفر)' ملحد وغیرہ۔

؎ ہاتھ بے زور ہیں' اِلحاد سے دل خوگر ہیں امتی باعثِ رُسوائیِ پیغبر ہیں (اقبال)

؎ ساتھ وہ میرے جنازے کے لحد تک آئے اے اجل تیرا قدم مجھ کو مبارک ہووے (نامعلوم)

لحف (1) لپٹ جانا' کپڑا وغیرہ اوڑھنا۔لحاف: اوڑھنے کا کپڑا۔آیت 2:273 میں قناعت پسند نادار لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ کسی سے لپٹ کر (اِلْحَافًا) نہیں مانگتے۔اردو میں اس مادے سے لفظ ''لحاف'' معروف ہے۔

؎ نالوں نے دی چڑھا جو تپ لرزہ مہر کو کھولی نہ آنکھ ابرِ سیہ کے لحاف سے (ذوق)

لحق (6) کسی چیز کو پالینا' ملحق: ملنے والا۔قرآن: لَمْ يَلْحَقُوْا (3:170) وہ ان سے ابھی نہیں ملے' اَلْحَقْنَا (52:21) ہم نے ملا دیا' اَلْحِقْنِیْ (12:101) تو مجھے ملا دے۔اردو: الحاق' ملحق' ملحقہ' لاحق' لواحق' لاحقہ وغیرہ۔

لحم (12) گوشت۔قرآن: لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ (5:3) سؤر کا گوشت' لَحْمِ طَيْرٍ (56:21) جنت میں اہلِ جنت کے لیے پرندوں کا من پسند گوشت' فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا (23:14) ماں کے پیٹ میں بچے کی ہڈیوں پر گوشت چڑھانے کی قدرت کا ذکر' لُحُوْمُهَا (22:37) ان (قربانی کے جانوروں) کے گوشت' لحم کی جمع۔اردو: لحم' لحیم بمعنی موٹا (اردو میں لحیم شحیم بولا جاتا ہے' نیز دیکھیے شحم)۔حلیم: ایک مشہور سالن جس کا جزو اعظم گوشت ہوتا ہے۔اس کا اصل تلفظ ''لحیم'' تھا۔کثرتِ استعمال سے ''لحیم'' غلط العوام ہو کر حلیم بولا جانے لگا (فرہنگ آصفیہ)۔

؎ جو صاحبِ ادا ہے، حسیں بھی، فہیم بھی لازم نہیں کہ ہو وہ لحیم و شحیم بھی (افضال انور)

ـ وہاں لحمِ شتر بھی، کشتیٔ مے کی روانی بھی برائے ساقیٔ کوثر یہاں کمیاب پانی بھی (حفیظ جالندھری)

لحن (1) بات کو اس کے مستعمل طریقہ اور اسلوب سے پھیر دینا، بات کرنے کا طریقہ، اسلوب ۔ آیت 47:30 میں لَحنِ القَولِ کے معنی بات کرنے کے اسلوب کے ہیں، عربی میں عام طور پر اس کے معنی زبان کی قدرت اور فصاحت کے لیے جاتے ہیں ۔ اردو میں اس مادہ کے معنی میں غنایت اور خوش آواز ہونے کا اضافی مفہوم بھی آ گیا ہے ۔ اس معنی و مفہوم میں لحن (لحنِ داؤدی ضرب المثل ہے)، الحان (خوش الحان)، خوش الحانی وغیرہ الفاظ اردو میں معروف و مستعمل ہیں ۔

ـ چلنا وہ بادِ صبح کے جھونکوں کا دم بہ دم مرغانِ باغ کی وہ خوش الحانیاں بہم (نامعلوم)

ـ گویا وہ لحنِ حضرت داؤدِ باخرد یا رب رکھ اس صدا کو زمانے میں تا ابد (انیس)

لذۃ (3) مزا، اچھا ذائقہ وغیرہ ۔ قرآن: لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِينَ (37:46) پینے والوں کے لیے لذیذ، تَلَذُّ الْاَعْيُنُ (43:71) نگاہوں کی لذت، جو دیکھنے میں نظروں کو بھائے ۔ اردو: لذّت، لذیذ، تلذّذ، لذائذ وغیرہ ۔

ـ جو لطف سوز میں ہے کہاں زہدِ خشک میں لذّت ہی اور ہوتی ہے دل کے کباب کی (نامعلوم)

ـ شمعِ محفل ہو کے جب تو سوز سے خالی رہا تیرے پروانے بھی اس لذّت سے بیگانے رہے (اقبال)

لزم (6) کسی چیز کا جمنا، ساتھ لگے رہنا، کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے ساتھ چمٹنا ۔ لازم: کسی چیز یا عمل کو مستقل طور پر اپنے ساتھ لگا لینا ۔ التزام بمعنی لازم کر لینا ۔ "ملازم" کے لغوی معنی ساتھ لگے رہنے والے شخص کے ہیں ۔ جبکہ "الزام" وہ بات یا چیز ہے جو کسی کے لیے حکماً ضروری کر دی جائے ۔ قرآن: طِينٍ لَّازِبٍ (37:11) چمٹنے والی مٹی ۔ ابن فارس کے مطابق یہ لازب بھی لازم ہی کی بدلی ہوئی شکل ہے، لِزَامًا (25:77) لپٹنے والا عذاب یا وہ عذاب جو کسی کے لیے لازم ہو چکا ہو ۔ اَلْزَمْنٰهُ (17:13) یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی قسمت اس کے ساتھ چمٹا دی ہے ۔ اردو: لازم، لازمہ، لوازمہ، لوازم، لزومت، ملزوم، لزوم، الزام، التزام، ملزم، ملازم، ملازمت، ملتزم، تلازم وغیرہ ۔

ـ ضبط لازم ہے مگر غم ہے قیامت کا فراز ظالم اب کے بھی نہ روئے گا تو مر جائے گا (فراز)

ـ الفت میں دونوں لازم و ملزوم ہو گئے غم کو غرض ہے دل سے، اسے غم سے واسطہ (داغ)

ـ تم نے جو چاہا کیا، کون تمہیں دے الزام ہم اگر شکر نہ کرتے تو شکایت ہوتی (وحشت)

ـ سچ جہاں پابستہ ملزم کے کٹہرے میں ملے اس عدالت میں سنے گا عدل کی تفسیر کون (پروین شاکر)

لسان (25) زبان، جو آدمی کے منہ میں ہوتی ہے اور وہ زبان (language) بھی جسے انسان کی قوتِ گویائی کہا جاتا ہے ۔ یہ

دونوں معانی لفظ لسان میں پائے جاتے ہیں۔قرآن: لِسَانًا وَّشَفَتَيۡنِ (90:9) یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک زبان اور دو ہونٹ دیئے' وَ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیۡنٌ (16:103) اور یہ زبان ہے واضح عربی۔اس آیت میں لفظ ''لسان'' language کے معنی میں آیا ہے۔ اَلۡسِنَةٍ (33:19) لسان کی جمع یعنی لوگوں کی زبانیں' اَلۡسِنَتُکُمُ (16:116) تمہاری زبانیں۔

اردو: لسان' لسانیات' لسّانی' السنہ وغیرہ۔

۔	آنکھوں سے بڑا کوئی بھی لسان نہیں ہے	اشکوں کی زباں خاص ہے منظوم نہ منثور	(افضال انورؔ)
۔	متانت سے سنی سرکارؐ نے بوڑھے کی لسّانی	کہ یہ طرزِ تکلم تھی عرب کی عادتِ ثانی	(حفیظ جالندھریؔ)
ع		وہ ادھر رطب اللّساں اور میں ادھر آتش بجاں	(ظفر علیخانؔ)

لطف (8) نرمی' مہربانی' باریکی' ہلکا ہونا' ایسی چیزیں یا حقائق جن کا ادراکِ انسانی حواس نہ کرسکیں۔لطیف: اللہ کا صفاتی نام۔ اللہ تعالیٰ کے اس نام میں ''مہربان'' کے معنی بھی پائے جاتے ہیں' انسانی حواس سے ماوراء ہونے کا مفہوم بھی' اور یہ مفہوم بھی کہ اللہ تعالیٰ کائنات کے باریک اور دقیق امور سے واقف ہے اور ان کا انتظام کرنیوالا ہے۔قرآن: وَلۡيَتَلَطَّفۡ (18:19) وہ لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے۔حروف کی تعداد کے حساب سے قرآن کا نصف اس لفظ کی ت پر بنتا ہے۔ اَللَّطِيۡفُ (6:103/104) اللہ کا صفاتی نام۔اردو: لُطف (مہربانی' مزا)' الطاف (لطف کی جمع بمعنی مہربانی)' لطیف' لطافت' لطیفہ (باریک نکتہ)' لطائف وغیرہ۔

۔	کچھ میں ہی جانتا ہوں جو مجھ پر گزر گئی	دنیا تو لطف لے گی مرے واقعات سے	(مصطفیٰ زیدیؔ)
۔	کچھ تو لطیف ہوتیں گھڑیاں مصیبتوں کی	تم ایک دن تو ملتے' دو دن کی زندگی میں	(بہادر شاہ ظفرؔ)
۔	کیا کیا مجھے تغافلِ ساقی کا تھا گلہ	دیکھا تو میں ہی درخورِ لطف و کرم نہ تھا	(وحشتؔ)
۔	اب وہ الطاف نہیں ہم پہ عنایات نہیں	بات یہ کیا ہے کہ پہلی سی مدارات نہیں	(اقبالؔ)
۔	لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی	چمن زنگار ہے آئینۂ بادِ بہاری کا	(غالبؔ)

لعب (20) کھیلنا' فضول مصروفیت۔امام راغب کے نزدیک اس کا مادہ لعاب (منہ سے بہنے والی رال) ہے جس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔اس لحاظ سے لعب کے معنی ہیں بے فائدہ چیز سے دل بستگی پیدا کرنا۔لُعبة: بچیوں کے کھیلنے کی گڑیا۔ قرآن: لَهۡوٌ وَّ لَعِبٌ (29:64) یعنی یہ دنیا لہو و لعب ہے' يَلۡعَبُوۡنَ (6:91/92) وہ بے مقصد اعمال یا دلچسپیوں میں پڑتے ہیں' اَللّٰعِبِيۡنَ (21:55) بے مقصد کھیل کھیلنے والے۔۔اردو: لعب (لہو و لعب)' لُعاب' لُعبت (گڑیا)' لُعبتان (لُعبت کی جمع) وغیرہ۔

ـ شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبیؐ چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)
ـ اِک لُعبتِ جمال کو ہر وقت سوچنا اور سوچتے ہی رہنے کی عادت کے رات دن (فرازؔ)
ـ جمگھٹے تھے لُعبتانِ حُوروش کے گرد وپیش حسنِ آفت خیز پر جن کے، دلِ عالم نثار (نظیرؔ)

لَعَلَّ (129) شاید۔ قرآن: لَعَلَّ (11:12) ،لَعَلَّكَ (26:3) شاید کہ آپ، لَعَلَّكُمْ (43:10) شاید کہ تم لوگ، لَعَلَّهُمْ (21:31) شاید کہ وہ لوگ، لَعَلِّيٓ (40:36) شاید کہ میں۔ اردو میں لَعَلَّ کا تلفظ بگڑ کر "لَعَل" ہوگیا ہے۔ نیز یہ اردو میں اکیلا مستعمل نہیں بلکہ عربی لفظ لَیت (کاش) کے ساتھ آتا ہے۔ اس طرح "لیت ولعل" کے معنی ٹال مٹول کے لیے جاتے ہیں (علمی اردو لغت)۔

ـ جی گیا میرؔ کا لیت ولعل میں لیکن نہ گیا ظلم ہی تیرا، نہ بہانہ ہی گیا (میرؔ)

لعن (41) کسی کو ناراضی کے سبب دور کرنا، دھتکارنا، لعنت کرنا۔ اللہ کا کسی شخص پر لعنت کرنے کا مطلب اسے دنیا میں اپنی رحمت سے محروم کرنا اور آخرت میں اسے سزا کا مستحق قرار دینا ہے۔ جبکہ انسان کی کسی پر لعنت اس کے منہ سے اس کے لیے نکلنے والی بددعا ہے۔ قرآن: لَعَنَ (33:64) یعنی اللہ کا کافرین پر لعنت کرنا، اَللّٰعِنُوْنَ (2:159) لعنت کرنے والے، مَلْعُوْنِيْنَ (33:61) وہ لوگ جن پر لعنت ہوئی ہو (ملعون کی جمع)۔ اردو: لعنت، لعین، لعان (لغوی معنی ایک دوسرے پر لعنت کرنا، اصطلاحی مفہوم کے لیے ملاحظہ ہو سورۃ النّور آیت 6 تا 10)، ملعون وغیرہ۔

ـ فریاد ہے لعینوں نے ہم پر ستم کیا تیغوں سے سروِ باغِ علیؓ کو قلم کیا (انیسؔ)
ـ بشر کے مرتبے سے جب بشر ملعون ہوتا ہے تو اس کے ہاتھ سے نوعِ بشر کا خون ہوتا ہے (حفیظ جالندھریؔ)
ـ بھیک لعنت ہے! ملے نہ ملے کیوں میں رسوائی فریاد کروں (امجد اسلام امجدؔ)

لغو (11) فضول بات، بولی اور آوازیں جو انسانوں یا جانوروں کے منہ سے نکلتی ہیں، خاص طور پر لغو پرندوں کی آوازوں کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے لغۃ کے معنی تو انسانوں کی بولی قرار پائے، جبکہ لفظ لغو فضول بات کا مترادف ٹھہرا۔ یعنی ایسی باتیں جن کا مقصد، مفہوم وغیرہ کچھ نہ ہو۔ قرآن: وَالْغَوْا فِيْهِ (41:26) اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم شور کیا کرو (کفار کا باہمی مشورہ)، عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (23:3) وہ لوگ لغویات سے احتراز کرتے ہیں، لَاغِيَةً (88:11) فضول آواز (جنت میں سنائی نہیں دے گی)۔ اردو: لَغو، لغویات وغیرہ۔

ـ ہے اگر دِل میں خوفِ رُستاخیز لغو باتوں سے کیجیے پرہیز (افضال انورؔ)

لفت (3) کسی کو اس کی اصل سمت سے موڑ دینا، مڑ کر دیکھنا۔ التفات: رخ موڑنا۔ قرآن: لَا يَلْتَفِتُ (15:65,11:81) کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، لِتَلْفِتَنَا (10:78) تاکہ تو ہمیں پھیر دے (ہمارے معبودوں سے)۔ اردو میں اس مادہ سے مشتق تمام الفاظ میں اضافی طور پر محبت اور شفقت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی کسی کی طرف شفقت سے متوجہ ہونا۔ مثلاً التفات (کسی کی طرف محبت اور شفقت سے توجہ کرنا)، ملتفت وغیرہ۔

ـ تغافل تو ادا ہے، پُر خطر ہے التفات اس کا　　مصیبت آئیگی اس وقت جب وہ مہرباں ہوگا (وحشتؔ)

ـ ملتفت وہ نہیں ہوتا جو مرے دل کی طرف　　دل ربائی کی اسے خاص ادا کہتے ہیں (وحشتؔ)

لفظ (1) منہ سے بات نکالنا، منہ سے نکلی ہوئی آواز۔ آیت 50:18 میں لفظ يَلْفِظُ اسی معنی میں بطور فعل آیا ہے۔ اردو: لفظ، اِلفاظ (لفظ بنانا)، اَلفاظ (لفظ کی جمع)، تلفظ، لفّاظی، ملفوظات وغیرہ۔

ـ مرے دِل کو رکھتا ہے شاداں مرے ہونٹ رکھتا ہے گل فشاں　　وہی ایک "لفظ" جو آپ نے مرے کان میں ہے کہا ہوا (امجد اسلام امجدؔ)

ـ پیکرِ نور کو الفاظ میں کیسے ڈھالوں　　روحِ قرآن کی تفسیر کہاں سے لاؤں (اقبال عظیمؔ)

ـ یہ رشک ہے کہ "غیر" تلفظ میں آئیگا　　مجھ کو تمہارے عشق میں "غیرت" نہیں رہی (سالکؔ)

(شاعر نے اس شعر میں ایک عجیب نکتہ پیدا کیا ہے، غیرت اس لیے نہیں رہی کہ اس لفظ کا پہلا حصہ "غیر" (رقیب) کے لفظ پر مشتمل ہے۔ اور میں رشک کے مارے رقیب کا خیال بھی اپنے ذہن میں نہیں لانا چاہتا)۔

لف (3) ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملا دینا، لپٹا دینا، مدغم کر دینا۔ قرآن: لَفِيفًا (17:104) اور اَلْفَافًا (78:16) سے مراد ایک دوسرے سے متصل، گھنے اور گنجان درخت ہیں، جبکہ وَالْتَفَّتِ (75:29) کے معنی ایک چیز کے دوسری چیز سے لپٹ جانے کے ہیں۔ اردو: لفافہ، ملفوف (لپٹی ہوئی چیز) وغیرہ۔

ـ قاصد، لکھوں لفافۂ خط کو غبار سے　　تا جانے وہ یہ خط ہے کسی خاکسار کا (ذوقؔ)

ـ فقط اس لفافے پر ہے کہ خط آشنا کو پہنچے　　تو لکھا ہے اُس نے انشاؔء یہ تیرا ہی نام الٹا (انشاؔء)

ـ یہ جرأت دیکھ کر منہ ہو گیا تھا زرد کافر کا　　مگر ملفوف تھا آہن میں تن، نامرد کافر کا (حفیظ جالندھریؔ)

لفی (3) کسی چیز کو پانا۔ لفظ تلافی اسی سے ماخوذ ہے، اس کے معنی ہاتھ سے نکلی ہوئی چیز کو دوبارہ پالینے کے ہیں۔ قرآن: اَلْفَوْا (37:69) یعنی انھوں نے اپنے اجداد کو گمراہ پایا، اَلْفَيَا (12:25) ان دونوں نے پایا، اَلْفَيْنَا (2:170) ہم نے پایا۔

اردو: تلافی، تلافیِ مافات (جو چیز ضائع ہوگئی ہو اس کی تلافی) وغیرہ۔

ـ تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر میں ۔۔۔ تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوئے (غالبؔ)

ـ دے داد اے فلک، دلِ حسرت پرست کی ۔۔۔ ہاں کچھ نہ کچھ تلافیٔ مافات چاہیئے (غالبؔ)

لقب(1) کسی کا وہ نام جو کسی خاص وجہ سے مشہور ہو جائے، جبکہ اصل نام کچھ اور ہو۔ وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَ لْقَابِ (49:11) اور تم آپس میں ایک دوسرے کو برے ناموں سے مت پکارو۔ اردو: لقب، القاب، القابات (جمع الجمع) وغیرہ۔

ـ سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے ۔۔۔ انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا تیرا (اقبالؔ)

ـ میں وہ مجنوں ہوں کہ، مجنوں بھی ہمیشہ خط میں ۔۔۔ قبلہ و کعبہ لکھا کرتا تھا القاب مجھے (ذوقؔ)

ـ کس طرح اسکی لگاوٹ کو بناوٹ سمجھوں ۔۔۔ خط میں لکھا ہے وہ القاب جو عنواں میں نہیں (حالیؔ)

لقم(1) کسی چیز کو نگلنا۔ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ (37:142) پس اس (حضرت یونسؑ) کو مچھلی نے نگل لیا۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ "لقمہ" (نگلنے کی چیز) معروف ہے۔

ـ بے خون پیئے، لقمۂ تر کس کو ملا ۔۔۔ بے جور کشی تاجِ ظفر کس کو ملا (نامعلوم)

ـ ہاں اے مصافِ ہستی، مت پوچھ مجھ سے کیا ہوں ۔۔۔ اک عرصۂ بلا ہوں، اک لقمۂ فنا ہوں (نیرنگؔ)

لُقْمٰن(2) اللہ کے ایک نیک اور دانشور بندے کا نام (31:13)۔ قرآن کی اکتیسویں سورۃ انہیں کے نام پر ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ وہ نبی تھے۔ قرآن کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ نے انھیں حکمتِ خاص (دانشمندی) سے نوازا تھا (31:12)۔ اردو ادب میں وہ لقمان حکیم (حکیم بمعنی طبیب) کے نام سے مشہور ہیں اور اس لحاظ سے ان کی حکمت (طبابت) ضرب المثل ہے۔

ـ مجھ میں کیا باقی ہے، جو دیکھے ہے تو آن کے پاس ۔۔۔ بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس (ذوقؔ)

"آن کے" بمعنی آ کر۔

لقی(146) کسی کے سامنے آنا اور اسے پالینا، کوئی چیز پھینک دینا۔ پھینکنے کے معنی میں اس مادہ سے لفظ القاء مشتق ہے۔ قرآن میں اس مادہ سے ان دونوں معانی میں الفاظ آئے ہیں۔

ملاقات کے معنی: اِذَالَقِیَا غُلٰماً (18:74) جب وہ دونوں ایک لڑکے سے ملے۔ یَلْتَقِیٰنِ (55:19) یعنی دو سمندروں کا آپس میں ملنا، مُلٰقُوْا (2:46) وہ ملاقات کرنے والے ہیں۔ یَوْمَ التَّلَاقِ (40:15) ملاقات (قیامت) کا دن۔

پھینکنے یا ڈالنے کے معنی: فَاَلْقٰی عَصَاهُ (7:107) پس اس نے اپنا عصا پھینک دیا' اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ (4:171) اسے مریمؑ کی طرف القاء کیا' اَلْــقُــــوْهُ (12:96) یعنی اس نے وہ قمیض حضرت یعقوبؑ کے چہرے پر ڈال دی۔ اردو: القاء' ملاقات' لقا (ملاقات) وغیرہ۔ اردو میں لقا بمعنی چہرہ بھی بولا جاتا ہے جیسے ''ماہ لقا''۔

- کیا سمجھتے نہیں ظاہر کی ملاقات کو ہم — دل تمہارا نہ ملا' ہم نے گلے مل دیکھا (نامعلوم)
- یوں ملاقاتیں ادھوری چھوڑ کر جاتے نہ تھے — تم تو میری دکھ بھری باتوں سے اکتاتے نہ تھے (خالد احمد)
- نامہ برکہیو کہ مشتاقِ لقا ہوں تیرا — تجھ کو ملنا ہے تو مل' نامہ و پیغام نہ بھیج (بہادر شاہ ظفر)
- کوئی یوسف لقا جب سے کہ آنکھوں میں سمایا ہے — اچٹ جاتی ہے نیند افسانۂ خوابِ زلیخا سے (عزیز لکھنوی)

لمح (2) کسی طرف تیزی سے دیکھنا' آنکھ جھپکنا' بجلی کی چمک وغیرہ۔ قرآن: كَلَمْحِ الْبَصَرِ (16:77)' كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (54:50) جیسے کہ آنکھ جھپکنا' مراد ہے بہت تھوڑا سا وقت۔ اردو: لمحہ' لمحات' تلمیح' (اچٹتی نگاہ ڈالنا' اشارہ کرنا' کلام میں ایسا لفظ لانا جو کسی واقعہ کا حوالہ دے) وغیرہ۔

- لمحہ لمحہ' اس فضاء کا جاں فزا — ذرّہ ذرّہ اس زمیں کا محترم (اقبال عظیم)
- بھولا نہیں دل ہجر کے لمحات کڑے وہ — راتیں تو بڑی تھیں ہی' مگر دن بھی بڑے وہ (پروین شاکر)

لمس (5) کسی چیز کو ہاتھ سے چھونا' کسی چیز کو تلاش کرنا۔ التمس: کسی چیز کو طلب کرنا' اس سلسلے میں کی جانے والی درخواست کو التماس کہا جاتا ہے۔ قرآن: لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ (4:43) تم عورتوں کو چھوؤ' فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا (57:13) تم (وہاں) نور کو ڈھونڈو۔ اردو: لمس' قوتِ لامسہ' التماس' ملتمس وغیرہ۔

- بے ارادہ لمس کی وہ سنسنی پیاری لگی — کم توجہ آنکھ کا وہ دیکھنا اچھا لگا (امجد اسلام امجد)
- صبح تک شمع سر کو دھنتی رہی — کیا پتنگے نے التماس کیا (میر)
- مجنوں ہے جہاں' تو مجھے اودھر ہی کو لے چل — لیلیٰ سے یہ ملتمس ہے محملِ لیلیٰ (مصحفی)

لوح (5) تختی' لکڑی کا تختہ' ہر ایسی چیز جس پر لکھا جا سکے' اس کی جمع الواح ہے۔ قرآن: لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (85:22) اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ نگارشات۔ حضرت موسیٰؑ کو کوہِ طور پر احکامِ الٰہی پر مشتمل اَلْاَلْـوَاحِ (7:145) عطا فرمائی گئیں۔ قرآن مجید میں کشتی نوحؑ کے تختوں کو بھی اَلْوَاحٍ (54:13) کا نام دیا گیا ہے۔ اردو: لوح (لوحِ محفوظ' عام تختی' قبر کی تختی)' الواح' سادہ لوح'

سادہ لوحی وغیرہ۔

؎ توڑ لاؤں میں ستارے بھی فلک سے لیکن لوحِ محفوظ کی تحریر کہاں سے لاؤں (اقبال عظیم)

؎ یہ مصرع لکھ دیا ظالم نے میری لوحِ تربت پر جو ہو فرقت میں بیتابی تو یہ خوابِ گراں کیوں ہو (داغ)

؎ اس سے بڑھ کر اور کیا ہے سادہ لوحی عشق کی آپ نے وعدہ کیا اور مجھ کو باور ہو گیا (نظیر)

لــوط (27) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام۔ حضرت لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے اور قرآن کے مطابق آپؑ حضرت ابراہیمؑ پر سب سے پہلے ایمان لائے (29:26)۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے مصر کی جانب ہجرت کی تو حضرت لوطؑ آپؑ کے ساتھ تھے۔ راستے میں نبوّت سے سرفراز ہوئے اور اردن کے شہر ''سدوم'' کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپؑ کی قوم کے لوگ کفر و شرک کے علاوہ بدترین اخلاقی برائیوں میں مبتلاء تھے۔ آپؑ کی دعوت پر انھوں نے مسلسل انکار کیا، بالآخر عذابِ الٰہی آ پہنچا، آسمان سے جلے ہوئے پتھروں کی بارش ہوئی اور ان کے علاقے کی زمین تہہ و بالا کر دی گئی (15:74)۔ یوں یہ قوم نیست و نابود ہو گئی۔ اردو زبان و ادب میں حضرت لوطؑ کا نام بطور اسم پیغمبر معروف ہے۔

؎ حضورؐ، آدمؑ و عیسیٰؑ کے مقتداء ٹھہرے حضورؐ، لوطؑ و براہیمؑ کے امامِ کریم (افضال انور)

لَــوم (14) کسی کو برے فعل کے ارتکاب پر برا بھلا کہنا، ملامت کرنا۔ قرآن: لَــوْمَةَ لَآئِـمٍ (5:54) ملامت کرنے والے کی ملامت، مَلُوْمٍ (51:54) جس کو ملامت کی جائے، مَـلُوْمِيْنَ (23:6) ملوم کی جمع، اَللَّوَّامَةِ (75:2) ملامت کرنیوالی، مبالغے کا صیغہ، لُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (14:22) تم اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ اردو: لوم (ملامت)، لائم (ملامت کرنے والا)، لئیم، ملامت وغیرہ۔ لوم یا لائم جیسے الفاظ اردو میں معروف نہیں، البتہ حفیظؔ جالندھری نے درج ذیل شعر میں ''لوم و لائم'' باندھا ہے۔

؎ مسلمانوں کا دل جب پاک دیکھا لوم و لائم سے تو قوم اپنی نظر آنے لگی بدتر بہائم سے (حفیظ جالندھری)

؎ اُس بزم میں نہ پوچھو کیا کیا ہوئی ملامت وہ صاف صاف طعنے وہ برملا ملامت (وزیر)

؎ مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم تُو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیئے (غالب)

لــون (9) رنگ، اس کی جمع الــوان ہے۔ الــوان کے معنی (رنگوں کی مختلف اقسام کی وجہ سے) مختلف النّوع ہونے کے بھی ہیں۔ اَلــوان مِــن الــطــعــام کے معنی ہیں قسم قسم کے کھانے۔ مُتَــلَــوِّنْ اس شخص کو کہتے ہیں جو مستقل مزاج نہ ہو، یعنی رنگ بدلتا رہے۔ قرآن: لَوْنُهَا (2:69) اس (گائے) کا رنگ، اَلْوَانِكُمْ (30:22) تم لوگوں کے رنگ، مراد ہے بنی آدم کے رنگوں کے

اختلافات، اَلۡوَانُھَا(35:27) پہاڑوں کے مختلف رنگ۔اردو: الوان، تلوّن، متلوّن وغیرہ۔

ـ یہ وسعت جس میں رنگا رنگ کی مخلوق بستی ہے — یہ کہنہ خاکداں، جو مخزنِ الوانِ ہستی ہے (حفیظ جالندھری)

ـ کس سے کہوں تلوّنِ ابنائے روزگار — دشمن یہ لاکھ بار ہوئے، لاکھ بار دوست (نامعلوم)

ـ تلوّن سے بتوں کے کشورِ دل کی خرابی ہے — کبھی ویران کرتے ہیں، کبھی آباد کرتے ہیں (سالکؔ)

لـوی(5) رسی بٹنا، کسی چیز کا پھیر دینا۔جھنڈے کو اللّـواء اس لیے کہتے ہیں کہ وہ بھی ہوا میں لہراتا (رخ بدلتا) رہتا ہے (امام راغب)۔ قرآن: اِنۡ تَلۡوٗا (4:135) اگر تم زبان کو مروڑ کر بات کرو، وَلَا تَلۡوٗنَ (3:153) اور تم مڑ کر نہ دیکھتے تھے، لَوَّوۡا رُءُوۡسَھُم (63:5) وہ اپنے سروں کو پھیر لیتے ہیں، لَیًّا بِاَلۡسِنَتِھِمۡ (4:46) وہ اپنی زبانوں کو مروڑتے ہیں (تلفظ بدلنے کے لیے)۔
اردو: لِواء (جھنڈا)، التواء، ملتوی وغیرہ۔

ـ جس کے زیرِ لِواء آدم و مَن سِوا — اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

لھب (3) شعلہ، آگ کی حرارت۔قرآن: اَللَّھَبِ(77:31) جہنم کے شعلوں کی حرارت، اَبِیۡ لَھَبٍ (111:1) حضور ﷺ کا چچا ابولہب۔اس کا اصل نام عبدالعزّٰی تھا، لیکن وہ اپنے سرخ وسفید رنگ کی بنا پر ''ابولہب'' کی کنیت سے مشہور تھا۔اس آیت میں ''ابی لہب'' کی ترکیب ذو معنی انداز میں آئی ہے۔اس میں اس شخص کی کنیت کے ذکر کے علاوہ اس کے جہنمی (آگ والا) ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے۔نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ (111:3) شعلوں والی آگ۔اردو: ابولہب، ابولہبی (نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس شخص کی دشمنی کا انداز اردو میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے)، التہاب (آگ کی لپٹ) وغیرہ۔

ـ تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہوا — عشق تمام مصطفٰےؐ، عقل تمام بولہب (اقبالؔ)

ـ ستیزہ کار رہاہے ازل سے تا اِمروز — چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی (اقبالؔ)

ـ ملتی ہے خوئے یار سے نار التہاب میں — کافر ہوں گر نہ ملتی ہو راحت عذاب میں (غالبؔ)

لھم (1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کے دل میں کوئی چیز القا کر دینا، اصطلاحاً وحی الٰہی کو ''الہام'' کہا جاتا ہے۔فَاَلۡھَمَھَا (91:8) یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس میں القاء کر دیا۔اردو: الہام، ملہم (جس پر الہام ہو) وغیرہ۔

ـ ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ الہام — ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز (اقبالؔ)

ع اچانک چلتے چلتے پائے ملہمؒ اک جگہ ٹھہرے (حفیظ جالندھریؔ)

لھو (16) کھیل وغیرہ، ایسی مصروفیت جو انسان کو بامقصد اعمال سے غافل کردے۔ قرآن: لَهْوٌ (6:32) دنیا صرف لہو ولعب ہے، لَاهِيَةً قُلُوْبُهُم (21:3) ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں، اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (102:1) تمہیں کثرت (کی خواہش) نے غافل کر دیا یا مشغول رکھا، لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ (63:9) تمہیں تمہارے اموال غافل نہ کردیں۔ اردو: لہو، لہو ولعب وغیرہ۔

ے طبیعت اگر لَہو و بازی پہ آئی — تو دولت بہت سی اسی میں لُٹائی (حالؔی)

لیت (15) حرفِ افسوس اور حرفِ تمنّا۔ کسی ایسی چیز کی آرزو جس کا حاصل ہونا خارج از امکان ہو (فرہنگ آصفیہ)۔ قرآن میں اس مادہ سے يٰلَيْتَ (28:79) يٰلَيْتَنَا (6:27) يٰلَيْتَنِيْ (4:73) جیسے الفاظ مختلف صیغوں میں اظہارِ افسوس کے لیے اور ''کاش'' کے مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ اردو میں ''لیت ولعل'' کی ترکیب بمعنی ٹال مٹول معروف ہے۔

ے جی گیا میرؔ کا لیت ولعل میں لیکن — نہ گیا ظلم ہی تیرا، نہ بہانہ ہی گیا (میرؔ)

لیل (92) رات۔ قرآن: اَلَّيْلَ (78:10) رات، لَيْلَةِ الْقَدْرِ (97:1) قدر والی رات، لَيَالٍ (19:10)، لَيَالِي (34:18) لیل کی جمع، راتیں۔ اردو: لیل، لیل ونہار، لیالی وغیرہ۔

ے جو تجھ سے عہدِ وفا استوار رکھتے ہیں — علاجِ گردشِ لیل و نہار رکھتے ہیں (فیضؔ)

لین (4) نرم ہونا، نرم مزاج ہونا۔ قرآن: لِنْتَ لَهُمْ (3:159) آپؐ اپنے ساتھیوں کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں، تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ (39:23) اُن کی جلدیں (اللہ کے ذکر سے) نرم پڑ جاتی ہیں، قَوْلًا لَّيِّنًا (20:44) نرم گفتگو، لِيْنَةٍ (59:5) کھجور کا نرم ونازک پودا۔ اردو: لینت، ملیّن وغیرہ۔

ے نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود — گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

تعداد مادہ: 41 — تعداد الفاظ: 682

م

متع (70) کسی چیز کا بڑھنا اور بلند ہونا، کسی چیز سے عرصہ دراز تک فائدہ اٹھانا۔ قرآن: مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (3:14) دنیا کی زندگی کا فائدہ، فَاسْتَمْتَعُوْا، فَاسْتَمْتَعْتُمْ (9:69) فائدہ حاصل کرنے کے معنی میں بطور افعال مَتَّعْنَا (15:88) ہم نے انھیں فائدہ یا ساز و سامان دیا۔ اردو: متاع، مال و متاع، تمتع وغیرہ۔

کیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا — فریبِ سود و زیاں لاالٰہَ الّا اللہ (اقبالؔ)

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا — کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا (اقبالؔ)

متن (3) سخت، بلند اور ہموار زمین۔ ہر چیز کا چوڑا، درمیانی اور بلند حصہ۔ تقریر یا کتاب کا اہم اور اصل حصہ۔ متین: مضبوط پشت والا آدمی۔ یعنی طاقت ور اور مضبوط آدمی۔ اس سے جسمانی طاقت بھی مراد ہو سکتی ہے، اور ارادے یا کردار کی مضبوطی بھی۔ قرآن: اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ (68:45,7:183) بے شک میری تدبیر مستحکم ہے، ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (51:58) اللہ کی صفت، بہت زیادہ قوت والا۔ اردو: متن، متین، متانت وغیرہ۔

لبِ جاں بخش کے قریب — وہ خط شرح ہے متنِ زندگی کی (آتشؔ)

نرالی تھی متانت جس طرح اسؐ کے لڑکپن کی — نرالی تھی جوانی بھی جوانِ پاک دامن کی (حفیظ جالندھریؔ)

مثل (169) ایک چیز کا دوسری چیز جیسا ہونا، مانند۔ تمثال بتصویر، مجسمہ۔ المثلہ: لاش کے اعضاء کاٹنا، لغوی معنی: سزا کو دوسروں کے لیے مثال یعنی عبرت ناک بنانا۔ قرآن: مِثْلُ (35:14) مثل، مِثْلُكُمْ (23:33) تمہاری مثال، اَلْاَمْثَالُ (13:17) مثل کی جمع، اَلتَّمَاثِيْلُ (21:52) تمثال کی جمع بمعنی تصویریں، مجسّمے، بت۔ اردو: مثل، مثال، مثلاً، تمثال، تمثیل، تماثیل، ممثیل، مُثلہ وغیرہ۔

یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تو نہ رہے — رہا نہ تُو، تو نہ سوزِ خودی، نہ سازِ حیات (اقبالؔ)

تمہاری بدمزاجی سے ہمیں کیونکر نہ خوف آئے — مثل مشہور ہے صاحب، بُروں سے سب ہی ڈرتے ہیں (داغؔ)

ماجوج (2) ایک خونخوار قوم کے افراد کا نام (یاجوج ماجوج) جو قربِ قیامت کے زمانے میں وسیع پیمانے پر فساد پھیلائیں گے۔ ان کی حقیقت کے بارے میں علمائے تفسیر میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ آیت 18:94 میں ان کے فساد اور آیت

21:96 میں ان کے خروج کی کیفیت کا ذکر ہے۔ اردو ادب میں یاجوج اور ماجوج کے نام معروف ہیں۔ اصلی مفہوم کے علاوہ کنایتہً اس سے مفسد لوگ بھی مراد لیے جاتے ہیں۔ علامہ اقبال کے درج ذیل شعر میں آیت 21:96 ہی کا حوالہ آیا ہے:

؎ کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ یَنْسِلُوْن (اقبالؔ)

مجد (4) عزت والا ہونا، بزرگی والا ہونا۔ تمجید بمعنی بزرگی، بندے کی طرف سے اللہ کی تمجید کے معنی اس کی ثناء کرنا اور اللہ کی طرف سے بندے کی تمجید کا مطلب اس پر اپنا فضل و کرم کرنا ہے۔ قرآن: اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ (11:73) یہاں ضمیر اللہ کی طرف ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ستودہ صفات اور بہت بزرگی والا ہے۔ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ (85:15) اعلیٰ عرش کا مالک، اَلْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ (50:1) یہاں ضمیر قرآن کی طرف ہے، یعنی بہت بزرگی والا قرآن۔ اردو: مجید، ماجد، تمجید، امجد وغیرہ۔

؎ کہا دادا نے، اے بیٹی مرا پوتا محمدؐ ہے کہ دنیا بھر کے انسانوں سے اعلیٰ اور امجد ہے (حفیظ جالندھریؔ)

مجوس (1) ایران کے ایک قدیم مذہب کے پیروکار (22:17)، زرتشت کے پیروکار، آتش پرست۔ اردو میں مجوس، مجوسی وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ مٹے اس ملک میں انسانیت کے عام جوہر بھی کہ گھر میں ڈال لیتے تھے مجوسی اپنی دختر بھی (حفیظؔ جالندھری)

محق (2) گھٹنا، کم ہونا، مٹا دینا۔ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰو (2:276) اللہ سود کو مٹاتا ہے، یَمْحَقَ الْکٰفِرِیْن (3:141) تاکہ وہ کفار کا نام و نشان مٹا ڈالے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''محاق'' مستعمل ہے، جس سے قمری مہینہ کی آخری راتوں میں چاند کے گھٹ جانے اور نمودار نہ ہونے کی کیفیت مراد ہے۔

؎ قمر ہی کیا ترے آگے محاق میں آیا کہ آفتاب بھی تو احتراق میں آیا (نامعلوم)

محن (2) آزمانا، سخت مشقت، وہ مشقت جس سے کسی کی آزمائش کی جائے۔ آیات 49:3 اور 60:10 میں اِمْتَحَنَ، اِمْتَحِنُوْھُنَّ آزمانے اور کھرا کھوٹا پہچاننے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو: محن، محنت، امتحان وغیرہ۔

؎ دارِ محن، اس دار کو داور نے کیا ہے ہر چشم سے خونِ جگر اس غم میں بہا ہے (نامعلوم)

؎ یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں عدو کے ہو لیے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو (غالبؔ)

محو (3) مٹانا، کسی چیز کے اثر اور نشان کو زائل کر دینا۔ قرآن: یَمْحُوا اللّٰہُ مَایَشَآءُ (13:39) اللہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے، فَمَحَوْنَا (17:12) پس ہم نے رات کو مدھم (نشان) بنایا، وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ (42:24) اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے۔

اردو: محو (زائل)، محو ہونا یا کرنا، محو (مصروف، فریفتہ) وغیرہ۔

ـ مرے ماضی و مستقبل سراسر محو ہو جائیں　　مجھے وہ اک نظر، اک جاودانی سی نظر دے دے　　(فیضؔ)

ـ کیا لوگ تھے کہ جان سے بڑھ کر عزیز تھے　　اب دل سے محو نام بھی اکثر کے ہوگئے　　(فرازؔ)

ـ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں　　محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی　　(اقبالؔ)

مد (32) کسی چیز کو لمبائی میں کھینچنا، بڑھانا اور پھیلانا۔ اسی سے مَدّ کے معنی سیلاب کے لیے جاتے ہیں۔ مَدَّ الْبُحر: سمندر کا چڑھاؤ (مدوجزر)، مُدَّۃ: عرصۂ دراز۔ مادہ: کسی دوسری چیز کی مدد یا بڑھوتری کرنے والی چیز۔ قرآن میں یہ مادہ درج ذیل معانی میں آیا ہے۔ کھینچنا: یَمُدُّھُمْ (2:15) وہ انھیں کھینچتا ہے (سرکشی میں)۔ پھیلانا: مَدَّ الْاَرْضَ (13:3) زمین کا پھیلانا۔ آنکھ اٹھانا: لَاتَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ (15:88) تم آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو (کفار کے اموال کی طرف)۔ مدد کرنا: اَمْدَدْنٰکُمْ (17:6) ہم نے تمہاری مدد کی۔ مدت: اِلٰی مُدَّتِھِم (9:4) یعنی طے شدہ مدت تک عہد پورا کرنے کا حکم ہے۔ سیاہی: مِدَادًا (18:109) لکھنے کی سیاہی، سیاہی کو مداد اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ قلم کے ذریعے تسلسل کے ساتھ کاغذ وغیرہ پر پھیلتی رہتی ہے۔ اردو: مد بمعنی پھیلاؤ (مدنظر، مد مقابل)، مد، امداد، ممد، مدّت، مدید، مدوجزر، مداد (سیاہی)، مادہ، مادی وغیرہ۔

ـ قابلِ دید تھیں اس وقت ادائیں ان کی　　آئینہ دیکھ کے جب مدِّ مقابل دیکھا　　(داغؔ)

ـ تیشے سے کوئی کام نہ فرہاد سے ہوا　　جو کچھ ہوا، وہ عشق کی امداد سے ہوا　　(بیخود دہلویؔ)

ـ کہ نااتفاقی نے کھویا ہے ہم کو　　اسی جزر و مد نے ڈبویا ہے ہم کو　　(حالیؔ)

ـ صفحۂ ایام سے داغِ مدادِ شب مٹا　　آسماں سے نقشِ باطل کی طرح کوکب مٹا　　(اقبالؔ)

مدن (27) کسی جگہ قیام کرنا، رہنا بسنا۔ مدینہ: رہنے کی جگہ، شہر، اس کی جمع مدائن ہے۔ قرآن: اَلْمَدِیْنَۃِ (9:101,120) ان آیات میں مدینۃ النبی ﷺ کا ذکر ہے، مَدِیْنَہ (28:20) عام شہر، اَلْمَدَآئِنِ (7:111) مدینہ کی جمع، مَدْیَنَ (7:85) ایک خاص علاقہ، حضرت شعیبؑ کی قوم کا علاقہ۔ اردو: مدینہ، تمدّن، مدنیّت وغیرہ۔

ـ خیرہ نہ کر سکا مجھے، جلوۂ دانشِ فرنگ　　سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف　　(اقبالؔ)

ـ بے کاری و عریانی و مے خواری و افلاس　　کیا کم ہیں فرنگی مدنیّت کے فتوحات　　(اقبالؔ)

ـ نہیں رہتا ہمیشہ سازِ ہستی ایک ہی دھن پر　　کھنڈر ہنسنے لگے بابل کے نمرودی تمدّن پر　　(حفیظ جالندھریؔ)

مَرْءٌ (37) انسان، مرد۔ اِمْرَءَةٌ :عورت (مرءٌ کی مونث)۔ قرآن: یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ (80:34) جس دن انسان اپنے بھائی سے بھاگے گا، وَامْرَاَتُهٗ (111:4) اس کی عورت، بیوی، امْرَاَتٰنِ (2:282) دو عورتیں۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''مروّت'' بمعنی مردانگی مستعمل ہے۔ اس کا اصل عربی تلفظ مَرُوْءَت ہے، لیکن اردو میں بطور مُروّت رائج ہو چکا ہے۔

؎ اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم ایک سازش ہے فقط دین و مروّت کے خلاف (اقبالؔ)

ماروت (1) ان دو فرشتوں میں سے ایک کا نام (2:102) جنہیں حضرت سلیمانؑ کے دور میں بابل شہر کے باشندوں کی آزمائش کے لیے بھیجا گیا تھا، دوسرے فرشتے کا نام ھاروت تھا، یہ دونوں فرشتے بطور ماہرین جادو بابل میں بھیجے گئے تھے۔ ان دنوں اس شہر میں جادو سیکھنے سکھانے کا بہت رواج تھا۔ یہ فرشتے لوگوں کو بتاتے تھے کہ جادو سیکھنا کفر ہے اور یہ کہ وہ اس شہر کے لوگوں کی آزمائش کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود لوگ ان کے پاس جادو سیکھنے کی فرمائش لے کر آتے تھے (2:102)۔ ''ہاروت و ماروت'' کا یہ قرآنی واقعہ اردو ادب میں بھی متعارف ہے۔

؎ اندر کا جنوں شائقِ ہر سحر و خباثت استادِ طلسمات، نہ ہاروت نہ ماروت (افضال انورؔ)

مرجان (2) مونگا، موتی جو سمندر میں پایا جاتا ہے۔ آیات 55:22,58 میں جنت کی نعمتوں کے سلسلے میں مَرجان کا ذکر آیا ہے۔ اردو میں لفظ مرجان اسی تلفظ اور معنی کے ساتھ مستعمل ہے۔

؎ بیاں کیا کیجیے بیدادِ کاوش ہائے مژگاں کا کہ ہر اک قطرۂ خوں، دانہ ہے تسبیحِ مرجاں کا (غالبؔ)

؎ تا سمجھے حقیقت، دلِ خوں گشتہ کی مرے میں نامہ لکھا ہے اسے مرجاں کے قلم سے (مصحفیؔ)

مرد (5) سرکشی کرنا۔ قرآن: مَرِیْدٍ (22:3) سرکش، ایسا انسان یا جن جو ہر قسم کی خیر سے عاری ہو، مَارِدٍ (37:7) سرکش۔ عربی میں شَجر اَمرَد ایسے درخت کو کہتے ہیں جس کے پتے نہ ہوں اور اسی سے ''امرد'' اس نوجوان لڑکے کو بھی کہا جاتا ہے جس کے چہرے پر ابھی سبزہ نہ اگا ہو (ڈاڑھی نہ نکلی ہو)۔ اسی نسبت سے رملة مرداء کے معنی ریت کے ایسے ٹیلے کے ہیں جس پر کوئی روئیدگی نہ ہو۔ مُمَرَّدٌ (27:44) ہموار چکنا فرش، مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ (9:101) یعنی وہ لوگ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، اپنی اس روش کی وجہ سے وہ ہر قسم کی خیر سے محروم ہو گئے ہیں (امام راغب)۔ اردو میں اس مادے سے لفظ ''امرد'' (بمعنی نوجوان لڑکا) معروف ہے۔

؎ اپنی ہی مناتا ہے، نہیں غیر کی سنتا یہ دِل بھی کسی امردِ خودسر کی طرح ہے (افضال انورؔ)

مرّ (34) گزرنا' چلنا۔قرآن: مَرَّ (2:259) اس کا گزر ہوا' فَمَرَّتْ بِهٖ (7:189) وہ اس حمل کے ساتھ ہی چلتی پھرتی رہی۔ امررت الحبل کے معنی ہیں بٹی بٹنا (رسّی کو بل دینے سے یہ آگے کو چلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے)' بٹی ہوئی رسی کو مریر یا ممر کہا جاتا ہے۔بٹی ہوئی رسی چونکہ قوت کی علامت ہوتی ہے اس لیے اس مادے میں قوت کا مفہوم بھی آ گیا ہے۔اس لحاظ سے آیت 53:6 میں ذُوْ مِرَّةٍ کے معنی طاقتور کے ہیں' سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (54:2) وہ جادو جو ماضی کا تسلسل ہو' یعنی پیچھے سے چلا آرہا ہو' مَرَّةً (6:94/95) ایک بار۔اسی سے لفظ استمرار کے معنی بار بار کے ہیں۔ مرّہ کی جمع مَرّٰتٍ (24:58) ہے' اس کا تثنیہ مَرَّتَيْنِ (17:4) یا مَرَّتٰنِ (2:229) ہے' یعنی دو مرتبہ۔مُرور: وقت اور زمانہ کا گزرنا۔اردو: مرور (مرورِ ایام)' استمرار' استمراری (ماضی استمراری) وغیرہ۔

؎ بدن غلام کا سوزِ عمل سے ہے محروم — کہ ہے مرور غلاموں کے روز و شب پہ حرام (اقبالؔ)

؎ نغمہ ہے دلفریب' تو بُعدِ مکاں سے ہے — وابستہ کیفِ شعر مرورِ زماں سے ہے (سالکؔ)

مرض (24) بیماری۔قرآن: مَرَضٌ (2:10) بیماری' اَلْمَرِيْضِ (24:61) بیمار' اِذَا مَرِضْتُ (26:80) جب میں بیمار ہوتا ہوں۔اردو: مرض' امراض' مریض وغیرہ۔

؎ تجھ سے جس شخص کا دل اے بتِ خونخوار لگا — مرض الموت سے بدتر اسے آزار لگا (جرأتؔ)

؎ لازم ہے اب تو تجھ کو عیادت دمِ اخیر — ہچکی ترے مریض کو اے بے وفا لگی (رندؔ)

؎ پند کا ناصح ہے اور میں دردِ الفت کا مریض — اس زمانے میں ہے ہر اک اپنی عادت کا مریض (سالکؔ)

مروہ (1) مکہ کی پہاڑی کا نام' جہاں حجاج ''سعی'' کرتے ہیں۔آیت 2:158 میں صفا اور مَروہ دونوں پہاڑیوں کو شعائراللہ قرار دیا گیا ہے۔اس لحاظ سے تمام مسلم معاشروں میں یہ نام متعارف ہیں اور اس بنا پر اردو زبان و ادب میں بھی معروف ہیں۔

؎ صفا و مَروہ پہ ہر سو تلاشِ آب میں دوڑیں — بلند و پست پر فکرِ شئے نایاب میں دوڑیں (حفیظ جالندھریؔ)

مریم (34) حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام۔حضرت مریمؑ واحد خاتون ہیں جن کا نام قرآن کریم میں آیا ہے۔حضرت عیسیٰؑ اردو ادب میں ''ابنِ مریم'' کی کنیت سے بھی معروف ہیں۔اس لحاظ سے حضرت مریمؑ کا نام بھی معروف ہے۔

؎ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی — مرے دکھ کی دوا کرے کوئی (غالبؔ)

مزج (3) کسی مشروب میں کوئی دوسری چیز ملا دینا' ملائی جانیوالی چیز کو مزاج کہا جاتا ہے اور اس ''ملاوٹ'' کو امتزاج۔

قرآن: آیات 76:5,17اور 83:27 میں مِزَاج اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو: مزاج (انسان کی وہ کیفیت جو مختلف عوامل اور عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے' اس کا اطلاق انسان کی طبیعت' سرشت' جبلت' عادت وغیرہ پر ہوتا ہے: فرہنگِ آصفیہ)' امتزاج' استمزاج وغیرہ۔

ے میرا جدا مزاج ہے' انکا جدا مزاج — پھر کس طرح سے ایک ہوا چھا بُرا مزاج (داغؔ)

ے ہے امتزاجِ مشک مے لالہ فام میں — آتی ہے بوئے غیر ہمارے مشام میں (شیفتہؔ)

ے اٹھے ہیں اہلِ مکہ تاخت و تاراج کی خاطر — چلا آتا ہے باطل حق سے استمزاج کی خاطر (حفیظ جالندھریؔ)

مسح (15) مسح کرنا' کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا اور اس سے نشان' آلائش وغیرہ صاف کر دینا۔ مسح الارض کے لغوی معنی ہیں زمین ناپنا' مجازاً سفر کرنا مراد ہے۔ حضرت عیسٰیؑ چونکہ ہاتھ پھیر کر لوگوں کے امراض (کوڑھ وغیرہ) کو ٹھیک کر دیتے تھے' اس لیے آپؑ کو مسیحؑ کا لقب دیا گیا تھا۔ قرآن: وَامۡسَحُوۡا (5:6) اور تم مسح کرو' مَسۡحًا (38:33) یعنی حضرت سلیمانؑ کا اپنے گھوڑوں پر ہاتھ پھیرنا' اَلۡمَسِیۡحُ (9:30) مسیحؑ یعنی حضرت عیسٰیؑ۔ اردو: مسح' مسیح' مسیحا (ڈاکٹر' طبیب)' مسیحائی' مساحت (سفر) وغیرہ۔

ے کہتے تھے تجھ کو لوگ مسیحا مگر یہاں — اک شخص مر گیا ہے تجھے دیکھنے کے بعد (حناؔ تیموری)

ے کہنا پڑا انہی کو مسیحائے وقت بھی — جن سے ہمارے درد کا درماں نہ ہو سکا (نامعلوم)

ے ان لبوں نے نہ کی مسیحائی — ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا (دردؔ)

مسخ (1) صورت بگاڑ دینا' (اخلاق و عادات بگاڑنے کے معنی میں بھی آتا ہے)۔ لَمَسَخۡنٰهُمۡ (36:67) ہم ان (کی صورتوں) کو مسخ کر دیتے۔ اردو میں لفظ "مسخ" اسی معنی میں معروف ہے۔

ے کسی قوم کا جب الٹتا ہے دفتر — تو ہوتے ہیں مسخ ان میں پہلے تونگر (حالیؔ)

مسّ (61) چھونا۔ قرآن: یَمۡسَسۡكُمۡ (3:140) زخم لگنے کے معنی میں' لَمَسَّكُمۡ (8:68) تمہیں مس کرتا (عذاب)' تَمَسُّوۡهُنَّ (2:237) تم عورتوں کو چھوؤ' یعنی مباشرت کرو' لَا مِسَاسَ (20:97) نہ چھوؤ۔ اردو: مَس ہمَس کرنا یا ہونا وغیرہ۔

ے کریں مِس کو گر مَس تو وہ کیمیا ہو — اگر خاک میں ہاتھ ڈالیں طلاء ہو (حالیؔ)

ے آنکھوں سے مَس کروں میں مزارِ بتولؓ کو — دکھلا دے جلد مرقدِ سبطِ رسولؐ کو (انیسؔ)

مسك (27) کسی چیز کو روک لینا' کسی چیز سے چمٹ جانا۔ قرآن: آیت 83:26 میں مِسۡكٌ کے معنی خوشبو کے ہیں' یہ خوشبو

اصل میں ایک خاص نسل کے ہرن کی ناف میں جم جانے والے خون اور میل سے بنتی ہے۔ ناف میں رکنے اور منجمد ہونے کے سبب اسے مسک کا نام دیا گیا' جو فارسی اور اردو میں مُشک بولا جاتا ہے۔ البتہ بعض اہل لغت کے نزدیک عربی لفظ ''مِسک'' خود فارسی لفظ ''مُشک'' سے معرّب ہے۔ مندرجہ بالا آیت (83:26) کے علاوہ قرآن میں باقی تمام مقامات پر مِسک بطور فعل (روکنے وغیرہ کے معنی میں) ہی استعمال ہوا ہے۔ اَمۡسِكۡ (33:37) تو (اسے) روک لے' اَمۡسَكۡنَ (5:4) یعنی شکاری جانوروں کا شکار کو پکڑے رکھنا' اِمۡسَاكٌ (2:229) روکے رکھنے کا عمل' مُمۡسِكَ (35:2) روکنے والا۔ اردو: امساک' مُمسِک (کنجوس' اِمساک بڑھانے والا) وغیرہ۔

؎ ہمارے ظرف ہی انعام کے قابل نہیں ورنہ لنڈھائے خم پہ خم غیروں پہ کیوں' ممسک ہو گر ساقی (حالؔی)

مسا (1) شام' شام کرنا۔ تُمۡسُوۡنَ (30:17) تم شام کرتے ہو۔ اردو میں ''صبح و مسا'' کی ترکیب معروف ہے۔

؎ پرورش جرم پہ بھی صبح و مسا ہوتی ہے یاں سے ہوتی ہے خطا' واں سے عطا ہوتی ہے (نامعلوم)

مشی (23) پیدل چلنا۔ الماشیة : پیدل چلنے والے جانور' چوپائے وغیرہ' اس کی جمع مواشی ہے۔ قرآن: مَشَوۡا (2:20) وہ چلے' وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا (31:18) تو زمین میں اکڑ کر نہ چل' مَشۡیِكَ (31:19) تیری چال' مَشَّآءٍ بِنَمِيۡمٍ (68:11) چغل خور' جو اِدھر اُدھر چل پھر کر غیبت کرتا ہے۔ اردو: مواشی یا مویشی' تماشا (مشی یعنی چلنا سے مشتق ہے) ' تماشا دیکھنا' تماشا بننا' تماشا بنانا وغیرہ محاورات بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ مشائین: واحد مشائی بمعنی پیدل چلنے والا۔ قدیم یونان کے وہ فلسفی جو چلتے پھرتے اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے تھے۔ بعد میں ان کے پیروکار بھی اسی نام سے مشہور ہوئے۔

؎ اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر کیوں دیکھا آنکھیں پھڑواتے ہیں' لو اور تماشا دیکھو (رندؔ)

؎ دیوانہ بنانا ہے تو دیوانہ بنا دے ورنہ کہیں تقدیر تماشا نہ بنا دے (نامعلوم)

؎ لاکھوں کٹوائے سر آن میں ہنستے ہنستے مری جان کوئی تُو تو تماشا نکلا (موجؔ)

مِصر (5) شہر' قرآن میں یہ لفظ عام شہر کے لیے بھی آیا ہے اور ملک مِصر کے لیے بھی۔ مُلۡكُ مِصۡرَ (43:51) مصر کی سلطنت' اُدۡخُلُوۡا مِصۡرَ (12:99) تم لوگ شہر میں داخل ہو جاؤ یا ملکِ مصر میں داخل ہو جاؤ' اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا (2:61) تم لوگ کسی شہر میں چلے جاؤ۔ اردو: مصر (ملک)' امصار (جمع)' جیسے امصار و دیار۔ قصۂ حضرتِ یوسفؑ کی وجہ سے مصر کا لفظ اردو ادب میں علامتی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

؎ حسنِ یوسفؑ پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں　　سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب　(احمد رضاؔ)

مضغة(3) گوشت کا لوتھڑا، ٹکڑا (22:5,23:14)۔قرآن میں تینوں دفعہ مضغه کا لفظ ماں کے پیٹ میں بچے کی تخلیق کے سلسلے میں آیا ہے۔یعنی انسان کی تخلیق کے دوران میں ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جب یہ محض گوشت کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔اردو میں یہ لفظ عام مستعمل نہیں، البتہ حفیظ جالندھری نے درج ذیل شعر میں اسے باندھا ہے۔

؎ یہ پتھر اور سانپوں کے مماثل سنگدل کیڑے　　یہ زہر آلود مضغ، بے مروّت تنگدل کیڑے　(حفیظ جالندھریؔ)

مضى (5) کسی چیز کا گزر جانا، زمانے کا گزر جانا، چلے جانا۔قرآن: وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ (43:8) اور پہلے لوگوں کی مثالیں گزر چکیں ہیں، وَامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ (15:65) اور تم لوگ چلے جاؤ جہاں حکم ہوتا ہے۔اردو میں لفظ ''ماضی'' گزرے ہوئے زمانے کے نام کے طور پر معروف ہے۔

؎ یادِ ماضی عذاب ہے یا رب　　چھین لے مجھ سے حافظہ میرا　(نامعلوم)

مع (161) ساتھ، یہ مادہ اجتماع کے معنی چاہتا ہے، خواہ یہ اجتماع زمانی ہو یا مکانی۔قرآن: مَعَ (2:43) ساتھ، مَعَكَ (33:50) تیرے ساتھ، مَعَكُمْ (36:19) تمہارے ساتھ، مَعَنَا (9:40) ہمارے ساتھ۔اردو میں اس مادہ سے مع اور معیّت وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ مع قاروں زمیں میں دھنس گیا گنجِ زرِ قاروں　　کسی نے دولتِ دنیا پہ ایسی لات ماری تھی　(نامعلوم)

مكر (43) خفیہ تدبیر کرنا، کسی کو حیلہ کے ساتھ اس کے مقصد سے پھیر دینا، اگر مقصد یا فعل اچھا ہو تو یہ عمل محمود ہے، ورنہ مذموم (27:50)۔اگر اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو (7:99)، تو یہ مادہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی سازشوں کا توڑ کرنے، انہیں ان کی سازشوں کی سزا دینے اور ان کے خلاف خفیہ تدبیر کرنے کے معنی دیتا ہے۔اردو میں مکر، مکّار وغیرہ الفاظ مذموم معنی میں ہی استعمال ہوتے ہیں۔

؎ مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار　　انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات　(اقبالؔ)

مكة(1) شہرِ مکہ (48:24)۔ایک آیت (3:96) میں اس کا نام بَکّہ بھی آیا ہے۔ اردو میں ''مکہ'' ہی مستعمل ہے۔

؎ مکّے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام　　جمعیّتِ اقوام کہ جمعیّتِ آدم　(اقبالؔ)

ميكال (1) ایک معزز فرشتہ کا نام (2:98)۔اردو میں یہ نام ''میکائیل'' کے تلفظ سے معروف ہے۔یہ تلفظ دراصل دوسرے

مشہور ملائکہ جبرائیلؑ، اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ کے ناموں کے وزن پر رواج پا گیا ہے۔

ے میکالؑ شگفتہ ہوئے جاتے تھے خوشی سے — جبریلؑ تو پھولوں نہ سماتے تھے خوشی سے (انیسؔ)

ملح (2) پانی کا کھاری ہونا، کسی چیز کا نمکین ہونا۔ قرآن: آیات 25:53 اور 35:12 میں مِلۡحٌ اُجَاجٌ کی ترکیب فُرَات (میٹھا پانی) کے مقابلے میں آئی ہے۔ رجلٌ ملیحٌ اس خوبصورت آدمی کو کہتے ہیں جس کا حسن غور کے بعد محسوس ہو، ملاحت بمعنی خوبصورتی۔ ملاّح بمعنی نمک فروخت کرنے والا۔ کشتی چلانے والے کو اس لیے ''ملاح'' کہا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ شور پانی میں رہتا ہے (البتہ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ لفظ ملاح کو اس مادہ سے نہیں مانتے)۔ ابن فارس کے نزدیک اس مادہ کے معنی سفید ہونے کے ہیں، نمک کو بھی سفید ہونے کی وجہ سے ملحٌ کہتے ہیں اور ''حُسنِ لطیف'' کے لیے بھی یہ لفظ اسی لیے استعمال ہوتا ہے۔ اردو: ملاحت (خوبصورتی، سانولا رنگ)، ملیح (خوبصورت، سانولا)، ملاّح وغیرہ۔

ے میں کشتی و ملاّح کا محتاج نہ ہوں گا — چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تُو تو اتر جا (اقبالؔ)

ے وہ نورانی ملاحت، نورِ حق کی جس میں تابانی — وہ تابانی، ہویدا جس سے صد تائیدِ ربانی (حفیظ جالندھریؔ)

ے حوریں گلوں کو کاٹ کر تڑپیں، رہے نہ تاب — دیکھیں اگر وہ حسنِ ملیح، اور وہ شباب (انیسؔ)

ملق (2) کسی چیز کو مٹا دینا، نرم کر دینا۔ ابنِ فارس کے نزدیک اس کے معنی کسی چیز سے عاری ہونے کے ہیں۔ المالق: وہ شہتیر نما لکڑی (سہاگا) جس سے کھیت کی زمین کو نرم کیا جاتا ہے اور اس میں سے ڈھیلے وغیرہ باریک کر دیے جاتے ہیں۔ اسی سے کسی شخص کو ''نرم اور ہموار'' (خوش) کرنے کے لیے جو چاپلوسی کی جاتی ہے اسے تملّق کہا جاتا ہے۔ قرآن: آیات 6:151/152 اور 17:31 میں لفظ اِملَاقٍ ناداری و عسرت کے معنی میں آیا ہے۔ ناداری کی حالت میں آدمی چونکہ نرم اور عاجز پڑ جاتا ہے اس لیے یہ مفہوم بھی اس مادہ میں شامل ہو گیا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''تملّق'' بمعنی خوشامد معروف ہے۔

ے جھوٹ بھی مصلحت آمیز ترا ہوتا ہے — ترا اندازِ تملّق بھی سراپا اعجاز (اقبالؔ)

ے ہاں تملّق پیشگی دیکھ آبرو والوں کی تُو — اور جو بے آبرو تھے، ان کی خودداری بھی دیکھ (اقبالؔ)

مُـلك (118) سلطنت، بادشاہی۔ اس مادہ سے بنیادی طور پر تین معانی نکلتے ہیں، مُلک (سلطنت)، مَلِک (بادشاہ) اور مِلک (ملکیت رکھنا)۔ قرآن میں یہ مادہ ان تینوں معانی میں آیا ہے: مُلۡكِ سُلَيۡمٰنَ (2:102) حضرت سلیمانؑ کا ملک یا آپؑ کی سلطنت، مُلۡكًا عَظِيۡمًا (4:54) عظیم سلطنت، اَلۡمَلِكُ (12:43) بادشاہ، اَلۡمُلُوۡكَ (27:34) ملک (بادشاہ) کی جمع، مِلۡكَ

(3:26) ملکیت والا' مالک مَـلَکْتُمُ (24:61) تم ملکیت میں رکھتے ہو' مَـایَـمْـلِکُونَ (35:13) وہ لوگ کسی چیز کے بھی مالک نہیں۔اردو: مُلک' ممالک' مَلک' ملوک' مالک' مِلک' ملکیت وغیرہ۔

۔ کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

۔ اسی خطا سے عتابِ ملوک ہے مجھ پر — کہ جانتا ہوں مآلِ سکندری کیا ہے (اقبالؔ)

مَلَك (88) فرشتہ (12:31)۔اَلْمَلٰئِكَةِ (2:30) جمع' فرشتے۔اردو: ملک' ملائک' ملائکہ' ملکوتی وغیرہ۔

۔ ملکُ الموت بضد ہے کہ میں جاں لے کے ٹلوں — سربسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے (نامعلوم)

۔ اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے — تھا جو مسجودِ ملائک' یہ وہی آدم ہے (اقبالؔ)

۔ فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہرِ ملکوتی — خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند (اقبالؔ)

ملة (18) قوم' دین۔امام راغب کے مطابق یہ اَمْـلَلْتُ الکِتَابَ سے مشتق ہے جس کے معنی لکھوانے کے ہیں۔آیت 2:282 میں اِملاء (لکھوانے) کے معنی میں یہ مادہ تین مرتبہ آیا ہے (یُـمِـلَّ ' یُمْلِلُ)۔ملت بمعنی دین سے مراد وہ قانون ہے جو اللہ نے انبیاؑء کی وساطت سے بندوں کے لیے نازل فرمایا۔اس لحاظ سے لفظ مـلّـت کے لغوی معنی ہیں ''لکھا ہوا قانون'' (امام راغب) جبکہ مراد اس سے ایک خاص طریقہ' راستہ اور آئین لیا جاتا ہے۔قرآن: مِـلَّةَ اِبْرٰهِمَ (2:130) دینِ ابراہیمؑ فِـی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ (38:7) یعنی ہم نے کسی دوسرے دین میں تو یہ بات نہیں سنی' اَوْلَتَـعُـوْدُنَّ فِـیْ مِلَّتِنَا (7:88) یا پھر ہمارے دین میں واپس آجاؤ (حضرت شعیبؑ کو آپ کی قوم نے کہا)۔طریقٌ ملیل کے معنی اس واضح راستے کے ہیں جس پر بکثرت آمدورفت ہوتی ہو' اس سے مـلال کے معنی اس تکان اور دل برداشتگی کی کیفیت کے ہیں جو کسی کام کو مسلسل کرتے رہنے سے انسان کی طبیعت میں پیدا ہو جاتی ہے۔اردو: ملّت' ملل' املاء' مُلّا (بہت املاء کرنے والا' بہت لکھنے اور پڑھنے والا' عالم فاضل: فرہنگ آصفیہ)' ملال وغیرہ۔

۔ فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں — موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں (اقبالؔ)

۔ ہے سخن گو کو' نہ انشاء کی نہ املاء کی خبر — ہو گئی نظم کی انشاء وخبر سب مہمل (محسنؔ کاکوروی)

۔ ملال کون کرے اب گئے زمانوں کا — زوالِ شب تو علامت نئے سفر کی ہے (اسرار زیدیؔ)

منع (17) روکنا' یہ عطا کی ضد ہے۔قرآن: مَنَّاعٍ (50:25) منع کرنے والا' بخیل آدمی' یَمْنَعُوْنَ (107:7) وہ منع کرتے ہیں'

یعنی نہیں دیتے' مَمْنُوعَةٍ (56:33) ایسی چیز جس کے استعمال وغیرہ سے روکا جائے۔ اردو: منع' مانع' ممنوع' ممانعت وغیرہ۔

ے حالِ دل' تجھ سے دل آزار' کہوں یا نہ کہوں خوف ہے مانعِ اظہار' کہوں یا نہ کہوں (داغؔ)

منّ (26) احسان کرنا' احسان جتانا' عربی میں ایک وزن کا نام' جو دو رطل (تقریباً ایک کلوگرام) کے برابر ہوتا ہے۔ اس سے مِنّة کے معنی بھاری چیز کے ہیں' یہ بھاری پن اور وزن چاہے حقیقی ہو یا معنوی۔ لہٰذا ممنون کے لغوی معنی تو وزن والی چیز کے ہیں مگر مجازی معنی کے اعتبار سے ممنون سے وہ شخص مراد ہے جو کسی کا زیرِ احسان ہو۔ قرآن: مَنَّ اللّٰـهُ (28:82) اللہ نے احسان کیا' وَلَا تَمْنُنْ (74:6) اور احسان نہ کر (جتانے کے لیے) غَيْرُ مَمْنُونٍ (41:8) بے حساب' یعنی بغیر اندازہ اور بغیر وزن کیے۔ اردو: مَن بِمِنَن ' (من کی جمع)' ممنون' منّان' امتنان' منّت وغیرہ۔

ے آہستہ کی یہ عرض کہ اے ربِ ذوالمنن دشمن پہ فتح یاب ہو لختِ دلِ حسنؓ (انیسؔ)

ے اس کے کانوں تک گئی ممنونِ احساں ہم ہوئے آج اپنے جی میں ہے منہ چومیے فریاد کا (نسیمؔ دہلوی)

ے بڑا مزہ ہو جو محشر میں ہم کریں شکوہ وہ منتوں سے کہیں چپ رہو' خدا کے لیے (داغؔ)

مَـنٌّ (3) قدرتی غذا جو بنی اسرائیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے بطور خصوصی انعام نازل کی تھی (20:80,7:160)۔ تفہیم القرآن تشریح آیت (2:57) کے مطابق یہ دھنیے کے بیج کی طرح کی کوئی چیز تھی جو اوس کی طرح گرتی اور زمین پر جم جاتی تھی۔ ''من وسلوٰی'' کی یہ غذا بنی اسرائیل کو صحرائے سینا میں مسلسل چالیس سال تک ملتی رہی۔ اردو میں اسی مفہوم میں ''من وسلوٰی'' معروف ہے۔

ے منّ و سلوٰی کا زمانہ جا چکا بھوک اور آفات کی باتیں کریں (ساحرؔ)

ے یہی وہ قوم ہے جس کے لیے نعمت کے مینہ برسے کہ اترے من وسلوٰی ان کی خاطر آسماں پر سے (حفیظ جالندھریؔ)

منی (17) آرزو کرنا' دل میں کوئی خیال لانا اور اس کی تصویر بنا لینا۔ عام طور پر عربی میں تمنی کا لفظ غلط آرزوئیں قائم کر لینے پر بولا جاتا ہے۔ قرآن: تَمَنَّوْا (28:82) انھوں نے تمنّا کی' اَمَانِيَّ (2:78) آرزوئیں' اَمَانِيِّكُمْ (4:123) تمہاری آرزوئیں۔ اردو: تمنا' متمنّی (آرزومند) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے تمنّا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خُو کر لے (اقبالؔ)

ے تماشا کر اے محوِ آئینہ داری تجھے کس تمنّا سے ہم دیکھتے ہیں (غالبؔ)

مَنِـيٌّ (4) مرد کا مادہ تولید۔ قرآن: آیات 53:46, 56:58 اور 75:37 میں یہ مادہ بطور اسم اور فعل آیا ہے۔ اردو میں لفظ منی

بطور اسم اسی معنی میں معروف ہے۔

مناۃ (1) عرب میں زمانہ جاہلیت کے ایک بت کا نام (53:20)۔ اردو میں قرآن اور تاریخی حوالے سے لفظ ''منات'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

؎ بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں — اگرچہ پیر ہے آدم' جواں ہیں لات و منات (اقبالؔ)

موت (165) موت' مرگ' حیات کی ضد۔ قرآن: مُصِیْبَةُ الْمَوْتِ (5:106) موت کی تکلیف' مَوْتِكُمْ (2:56) تمہاری موت' مُوْتُوْا (2:243) تم مرجاؤ' اَلْمَوْتٰی (5:110) مُردے' اَلْمَیْتَةُ (5:3) مردہ جانور جو ذبح نہ کیا گیا ہو' اَلْمَمَاتِ (17:75) موت' یہاں یہ لفظ بمقابلہ ''حیات'' ہے۔ اردو: موت' اموات' ممات' میّت' مات' مات دینا وغیرہ۔ عربی میں مات (وہ مرگیا) ماضی کا صیغہ ہے' مگر اردو میں بطور اسم بمعنی شکست (جیت کی ضد) مستعمل ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

؎ تم بتا دو راز جو اس گنبدِ گرداں میں ہے — موت اک چبھتا ہوا کانٹا دلِ انساں میں ہے (اقبالؔ)

؎ دعائے مغفرت کو آئیں گے احباب میت پر — یہ ان کے کس قدر احسان ہونگے' ہم نہیں ہونگے (کلیمؔ)

؎ تجھ کو کھو کر بھی رہوں خلوتِ جاں میں تیری — جیت پائی ہے محبت نے عجب' مات کے ساتھ (پروین شاکرؔ)

موج (7) پانی کی لہر۔ قرآن مجید میں یہ مادہ بطور اسم بھی آیا ہے اور بطور فعل بھی۔ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ (11:42) یعنی پہاڑ جیسی موج' یَمُوْجُ (18:99) یعنی انسانوں کے ایک گروہ کا ریلے کی صورت میں یلغار کرنا۔ اردو: موج' امواج' تموّج' موّاج' موّاجی وغیرہ۔

؎ اے موجِ دجلہ! تو بھی پہچانتی ہے ہم کو — اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا (اقبالؔ)

؎ اے موجِ بلا ان کو بھی ذرا' دو چار تھپیڑے ہلکے سے — کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوفاں کا نظارا کرتے ہیں (جذبیؔ)

؎ بہت دن سے دریا کا پانی کھڑا تھا — تموّج کا جس میں نہ ہرگز پتا تھا (حالیؔ)

؎ مدینہ اس طرح محصور تھا افواج کے اندر — جزیرہ جس طرح ہو قلزمِ موّاج کے اندر (حفیظ جالندھریؔ)

موسٰی (136) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام۔ قرآن میں جتنی دفعہ حضرت موسیٰؑ کا نام آیا ہے کسی اور پیغمبر کا نام اتنی دفعہ نہیں آیا۔ قرآن میں ان کے حالات مفصل بیان ہوئے ہیں' زیادہ تفصیل سورۂ طٰہٰ (20:9) اور سورۃ القصص (28:3) میں آئی ہے۔ اردو میں حضرت موسیٰؑ کا نام حقیقی اور مجازی (تلمیحی اور علامتی) معانی میں معروف ہے۔

؎ معجزۂ اہلِ فکر' فلسفۂ پیچ پیچ — معجزۂ اہلِ ذکر' موسیٰؑ و فرعون و طُور (اقبالؔ)

؎ خونِ اسرائیل آ جاتا ہے آخر جوش میں — توڑ دیتا ہے کوئی موسیٰ طلسمِ سامری (اقبالؔ)

مال (86) دولت۔ قرآن: اَلْمَالَ (89:20) دولت' اَمْوَالَ (4:10) مال کی جمع' اَمْوَالِکُمْ (4:2) تمہارے اموال۔

اردو: مال' اموال' تموّل' مالیت' مالیہ وغیرہ۔

؎ طبل و علم نہ پاس ہے اپنے' نہ ملک و مال — ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا (آتش)

مھد (16) بستر' گود' اگر بطور فعل آئے تو معنی ہونگے' بستر بچھانا' کسی چیز کو ترتیب دینا' تیاری کرنا۔ قرآن: اَلْمَھْدِ (3:46) گود' پنگوڑا' مِھٰدًا (78:6) بچھی ہوئی یعنی زمین' بِئْسَ الْمِھَادُ (3:197) بُرا ٹھکانا یعنی جہنم' اَلْمٰھِدُوْنَ (51:48) تیار کرنے والے' بچھانے والے (زمین کو)' وَمَھَّدْتُّ لَہٗ' تَمْھِیْدًا (74:14) اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کر رکھی ہیں۔

اردو: مہد' مہاد' تمہید وغیرہ۔

؎ ہماری سادگی تھی التفاتِ ناز پر مرنا — ترا آنا نہ تھا ظالم مگر تمہید جانے کی (غالبؔ)

؎ چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں — کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا (احمد رضاؔ)

؎ سند قربِ ذات ہے' شرفِ درگہِ رسولؐ — یہی نعم المہاد ہے' یہی دارالسلام ہے (نامعلوم)

مھل (6) اس مادہ کے بنیادی معنی حلم اور سکون کے ہیں۔ قرآن: فَمَھِّلْ' اَمْھِلْھُمْ (86:17) مہلت دینے کے مفہوم میں' مَھِّلْھُمْ (73:11) انہیں تھوڑی سی مہلت دیں۔ مُھْلِ (70:8, 44:45, 18:29)۔ کسی مائع کی تہہ میں سکون سے بیٹھ جانے والی تلچھٹ۔ اردو میں لفظ ''مہلت'' معروف ہے۔

؎ حسابِ عداوت بھی ہوتا رہے گا — محبت نے جینے کی مہلت اگر دی (پروین شاکر)

؎ اجل نے دی نہ مہلت بات کی بھی رہ گئی حسرت — اُدھر وہ گھر سے نکلے تھے' اِدھر جانِ حزیں نکلی (داغؔ)

مھن (4) حقیر ہونا' ذلیل ہونا۔ قرآن: مَآءٍ مَّھِیْنٍ (77:20, 32:8) حقیر پانی یعنی انسان کا مادۂ تخلیق' مَھِیْنٌ (43:52) فرعون نے اپنے مقابلے میں از راہ تکبر حضرت موسیٰؑ کے لیے یہ لفظ استعمال کیا' مَھِیْنٍ (68:10) گھٹیا اور ذلیل شخص۔ اردو لفظ ''مہین''، بمعنی باریک کمزور اور ضعیف اسی مادہ سے مشتق ہے۔ اس کے علاوہ ''طعنہ مہنا'' کی ترکیب میں لفظ ''مہنا'' اگرچہ ہندی بتایا جاتا ہے مگر زیادہ قرینِ قیاس یہی ہے کہ اس کا تعلق بھی بنیادی طور پر اسی مادہ سے ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

؎ طعنے مہنے سن کر بھی — عاشق چپ ہی رہتے ہیں (افضال انورؔ)

مائدہ (2) دستر خوان۔ قرآن کی پانچویں سورۃ کا نام۔ سورۃ المائدہ کی آیات 112 اور 114 میں یہ لفظ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کے حوالے سے آیا ہے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمائش کی تھی کہ ان کے لیے آسمانوں سے مائدہ (دستر خوان) نازل کیا جائے۔

اردو میں اسی حوالے سے لفظ ''مائدہ'' ادبی سطح پر مستعمل ہے۔

ے لذت ہنوز مائدۂ عشق میں نہیں آتا ہے لطفِ جرمِ تمنّا' سزا کے بعد (جوہر)

میز (4) کسی چیز کو چھانٹ کر الگ کرنا۔ قرآن: حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ (3:179) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پاک اور ناپاک کو الگ الگ کردے' تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ (67:8) غیظ و غضب سے پھٹ جائے گی' یعنی اس کے حصے الگ الگ ہو جائیں گے' وَامْتَازُوا (36:59) اور تم الگ ہو جاؤ۔ اردو: تمییز' تمیز (تمیز دراصل لفظ تمییز کا مخفف یا بگاڑ ہے)' ممیّز' امتیاز' ممتاز وغیرہ۔

ے ہر داغ پر ہے داغ' تو ہر زخم پر ہے زخم تمییزِ داغِ تازہ و زخمِ کہن کہاں (سالکؔ)

ے تمیزِ آقا و بندہ فسادِ آدمیّت ہے حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں (اقبالؔ)

ے نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا یہ سپہ کی تیغ بازی' وہ نگہ کی تیغ بازی (اقبالؔ)

میل (6) ایک طرف جھکنا۔ اس مادہ کے ساتھ اگر عن آئے تو یہ راہ سے ہٹنے یا غافل ہونے' اگر الیہ آئے تو رجوع کرنے اور اگر علی آئے تو ظلم کرنے یا حملہ آور ہونے کے معنی دیتا ہے۔ قرآن: تَمِیْلُوا (4:27) تم جھک جاؤ' فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَیْلَةً (4:102) وہ تمہارے اوپر یکبارگی حملہ آور ہو جائیں۔ اردو: مَیل' میلان' مائل وغیرہ۔

ے بزمِ اغیار کا یہ حال بتا اے قاصد تو نے کس کی طرف اس شوخ کو مائل دیکھا (داغؔ)

ے ان شوخ حسینوں پہ جو مائل نہیں ہوتا کچھ اور بلا ہوتی ہے وہ دل نہیں ہوتا (نامعلوم)

ے ہوتی ہے جو دل میں چاہ' چھپتی کب ہے میلانِ طبیعت آہ! چھپتی کب ہے (مصحفیؔ)

تعداد مادہ: 54 تعداد الفاظ: 1531

ن

نبأ(160) خبر' مفید اور سچی خبر۔ قرآن: اَنۡبَأَهُمۡ(2:33) اُس نے انہیں بتایا' نَبَاَهُمۡ(18:13) ان کی خبر' اَلنَّبِیُّ(3:68) لغوی معنی ہیں خبر دینے والا' یعنی اللہ کی طرف سے خبریں لوگوں تک پہنچانے والا' اَنۡبِیَآءَ(2:91) نبی کی جمع' اَلنُّبُوَّةَ (6:89) نبوت' اللہ کی طرف سے رشد وہدایت کے سلسلے میں پیغام رسانی کا نظام۔ اردو: نبی' انبیاء' نبوّت وغیرہ۔

۔ جہانِ آب و گِل سے عالمِ جاوید کی خاطر — نبوّت ساتھ جس کو لے گئی' وہ ارمغاں تُو ہے (اقبالؔ)

نبت(26) اُگنا' ہر وہ چیز جو زمین سے اُگتی ہے نبات کہلاتی ہے۔ قرآن: اَنۡبَتَتۡ(2:261) وہ اُگی' اَنۡبَتۡنَا (15:19) ہم نے اگایا' نَبَاتُ الۡاَرۡض(18:45) زمین کا سبزہ۔ اردو: نبات' نباتات وغیرہ۔

۔ ہر گل زبانِ برگ سے کہتا ہے باغ میں — انسان کیا نبات کو ہے زر کی احتیاج (نامعلوم)

۔ محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی — موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات (اقبالؔ)

۔ بتلاتے ہیں اللہ کی ہر لمحہ نئی بات — حشرات' جمادات' فلزات' نباتات (افضال انورؔ)

نبع(2) چشمہ سے پانی پھوٹنا' منبع: چشمہ پھوٹنے کی جگہ۔ قرآن: یَنۡبُوۡعًا(17:90) وہ چشمہ جس سے پانی ابل رہا ہو' یَنَابِیۡعَ (39:21) ینبوع کی جمع۔ اردو میں لفظ ''منبع'' بمعنی سرچشمہ معروف ہے۔

۔ بہت پُر ہول تھا یہ آخری منبع فسادوں کا — کہ جمگھٹ تھا طلسماتی' سواروں کا پیادوں کا (حفیظ جالندھریؔ)

نشر(3) کسی چیز کو بکھیر دینا' نچھاور کرنا' نظم کی ضد۔ قرآن: لُؤۡ لُؤًا مَّنۡثُوۡرًا (76:19) خدمت میں مصروف غلمانِ بہشت کو بکھرے موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے' هَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا (25:23) غبار کے بکھرے ہوئے باریک ذرّات' وَاِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ (82:2) اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔ اردو: نثر' نثّار (نثر لکھنے والا)' نثر نگار' منثور (منظوم کی ضد) وغیرہ۔

۔ نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا — نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفّا دیکھی (اسیرؔ)

۔ آنکھوں سے بڑا کوئی بھی لسّان نہیں ہے — اشکوں کی زباں خاص ہے منظوم نہ منثور (افضال انورؔ)

قرآن میں اس مادہ سے لفظ ''نثار'' بمعنی قربان ہونا یا جان نچھاور کرنا استعمال نہیں ہوا' البتہ اردو میں یہ لفظ اس معنی میں معروف ہے۔

۔ وہ بت بنائے تو نے کہ تقوٰی ہوا نثار — تو ہی پھنسائے ہم کو تو یا رب بچائے کون (نامعلوم)

نجد(1) بلند اور سخت زمین، سعودی عرب کے ایک علاقے کا نام جس کی زمین بلند اور پتھریلی (مرتفع) ہے۔ آیت 90:10 میں لفظ اَلنَّجۡدَیۡنِ (دو ابھری ہوئی چیزوں) سے بعض مفسرین نے دو واضح راستے (نیکی اور بدی) مراد لیے ہیں اور بعض نے عورت کی چھاتیاں۔ وادیٔ نجد کا نام اردو میں بھی معروف ہے۔

؎ وادیٔ نجد میں وہ شورِ سلاسل نہ رہا ۔ قیس دیوانۂ نظارۂ محمل نہ رہا (اقبالؔ)

نجس (1) پلید، ناپاک، طاہر کی ضد (یہ مادہ حسی اور معنوی پلیدی دونوں کے معنی دیتا ہے)۔ آیت 9:28 میں لفظ نجس سے مشرکین کے عقائد کی ناپاکی مراد ہے۔ اردو میں نجس، نجاست وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ ناز اس ظاہر طہارت پر نہ اے مغرور کر ۔ حرصِ دنیا خود نجس ہے، یہ نجاست دور کر (نامعلوم)

؎ خدا کی بات سن کر مضحکے میں ٹال دیتے تھے ۔ نبیؐ کے جسمِ اطہر پر نجاست ڈال دیتے تھے (حفیظ جالندھریؔ)

انجیل (12) حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہونے والی کتاب (3:65)۔ اردو میں لفظ انجیل معروف ہے۔

؎ عیسیٰؑ نہ بن کہ اس کا مقدر صلیب ہے ۔ انجیلِ آگہی کے ورق عمر بھر نہ کھول (فرازؔ)

نجم (13) ستارہ، نجم کی جمع نجوم بھی ہے اور انجم بھی۔ قرآن: وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ یَهۡتَدُوۡنَ (16:16) اور وہ لوگ ستاروں سے راستہ معلوم کرتے ہیں، وَالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ (55:6) ستارے اور درخت اللہ کو سجدے کرتے ہیں۔ اَلنُّجُوۡمُ (6:97/98) نجم کی جمع۔ اردو: نجم، انجم، نجوم، علم النجوم، نجومی، انجام وغیرہ۔

؎ بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم ۔ لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان (اقبالؔ)

نجات (84) خلاصی، الگ ہو جانا۔ استنجا: طہارت حاصل کرنا، لغوی معنی ہیں الگ جگہ تلاش کرنا۔ قرآن: نَجَا (12:45) وہ نجات پا گیا، نَجَّیۡنٰكَ (20:40) ہم نے تجھے نجات دی، نَاجٍ (12:42) نجات پانے والا، اَلنَّجٰوۃِ (40:41) نجات، اَلنَّجۡوٰی (20:62) راز کی باتیں کرنا، دوسروں سے الگ ہو کر سرگوشیاں کرنا، خَلَصُوۡا نَجِیًّا (12:80) وہ الگ ہو کر سرگوشیاں کرنے لگے۔ اردو: نجات، ناجی (نجات پا جانے والا)، استنجاء، مناجات (اللہ سے سرگوشی کرنا) وغیرہ۔

؎ غرق ہونے کو جانتا ہوں نجات ۔ ورنہ لینا ہے سہل ساحل کا (سالکؔ)

؎ کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی ۔ اے پیرِ حرم تیری مناجاتِ سحر کیا (اقبالؔ)

نحس (3) نامبارک، سعد کی ضد، پگھلا ہوا تانبا۔ قرآن: یَوۡمِ نَحۡسٍ (54:19) منحوس دن، اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ (41:16) بطور جمع،

نُحَاسٌ (55:35) شعلے کے بغیر دھواں۔اردو: نحس، منحوس، نحوست وغیرہ۔

؎ تلوار یاں پڑی تھی کسی کی تو واں سپر — برچھی تھی اس شقی کی، تو اس نحس کا جگر (انیسؔ)

درج ذیل شعر میں ابراہیم ذوقؔ نے نحوست بمقابلہ سعادت باندھا ہے۔

؎ نحوست بھی سعادت ہوگئی سودے میں زلفوں کے — گلیمِ تیرہ بختی، سر پہ ہم ظلِ ہما سمجھے

نخلة (20) کھجور کا درخت، اس کی جمع نخل بھی ہے اور نخیل بھی۔قرآن: اَلنَّخْلَةِ (19:23) کھجور، اَعْجَازُ نَخْلٍ (69:7) کھجوروں کے تنے، نَخِيلٌ (13:4) کھجوریں۔اردو: نخل (عام درخت)، نخیل (کھجور) وغیرہ۔

؎ پھینک دو کاٹ کے جڑ نخلِ تمنّا کی امیر — پھول کمبخت پہ آئے نہ کبھی پھل آئے (امیرؔ)

؎ تیری بنا پائیدار، تیرے ستوں بے شمار — شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجومِ نخیل (اقبالؔ)

ندم (7) پشیمان ہونا۔لغوی معنی ''غم'' کا ندیم (ساتھی) بن جانے کے ہیں۔شراب نوشی کے ساتھی کو خاص طور پر ندیم کہا جاتا ہے، جبکہ دونوں ساتھیوں (اکٹھے شراب نوشی کرنے والوں) کو ندیمان کہتے ہیں۔ایسے لوگوں کو انجام کار چونکہ اپنے اس فعل پر حسرت و پشیمانی ہوتی ہے اس لیے اس مادہ میں پشیمانی وغیرہ کے معنی بھی شامل ہوگئے۔(امام راغب)۔قرآن: اَلنَّدَامَةَ (10:54) حسرت، اَلنّٰدِمِيْنَ (5:31) نادم کی جمع۔اردو: نادم، ندامت، ندیم (دوست، ساتھی) وغیرہ۔

؎ کر کے زخمی مجھے نادم ہوں یہ ممکن ہی نہیں — گر وہ ہوں گے بھی تو بے وقت پشیماں ہونگے (مومنؔ)

؎ اے مصحفیؔ اس اشکِ ندامت سے ہماری — افسوس کہ دھویا نہ گیا نامۂ اعمال (مصحفیؔ)

؎ حالِ جگرخراش کا میرے اثر تو دیکھ — سُن سُن کے پک گیا ہے کلیجا ندیم کا (سالکؔ)

نداء (53) پکار، آواز، مجالست یعنی اکٹھے مل کر بیٹھنا۔نادی: ہم مجلس۔قرآن: فَلْيَدْعُ نَادِيَه (96:17) پس وہ اپنے ہم مجلس (ساتھی) کو بُلا لے، نَدِيًّا (19:73) مجلس، نَادٰى (26:10) اس نے پکارا، اِذَا نُوْدِیَ (62:9) جب پکارا جائے، نِدَآءً (2:171) پکار، يَوْمَ التَّنَادِ (40:32) جس دن پکار مچے گی۔اردو: نداء، مناد، منادی، ندوہ (مجلس کی جگہ، مشورہ گاہ)۔دارالندوہ مکہ میں ایک مقام تھا جہاں لوگ جمع ہو کر مشورہ وغیرہ کرتے تھے، ہندوستان کا ''ندوۃ العلماء'' بھی مشہور ہے۔

؎ امجدؔ جو رکا اس کی صدا پر، نہ چلا پھر — انسان کا دل کوہِ ندا ہے کہ نہیں ہے (امجد اسلام امجدؔ)

ـ موت نے مجھ کو پکارا کہ مرے قاتل نے آ یئے' آ یئے' مقتل سے ندائیں آ ئیں (داغ)

ـ قبائل کی طرف بھیجے گئے منّاد مکے سے کہ پھر اٹھنے کو تھا طوفانِ استبداد مکے سے (حفیظ جالندھری)

نـذر (5) کسی کا کسی وجہ سے غیر واجب چیز کو اپنے اوپر واجب کر لینا۔ قرآن: نَـذْرٍ' نَـذَرْ تُـمْ (2:270) نذر' تم نے نذر مانی' نَذَرْتُ (3:35) میں نے نذر مانی۔ اردو: نذر' نذرانہ وغیرہ۔

ـ نذر کرتا رہا میں پھول سے جذبات اسے جس نے پتھر کے کھلونوں سے مجھے بہلایا (احمد ندیم قاسمی)

ـ پتہ ملتا نہیں جنسِ وفا کا اب زمانے میں کہیں سے ہاتھ اگر لگتی تو نذرِ دوستاں کرتے (وحشت)

نذیر (125) ڈرانے والا' یعنی نبیؑ یا رسولؐ۔ قرآن: نَذِیرٌ (5:19) بروقت آگاہ کرنیوالے نبی' اس کی جمع اَلنُّذُرِ (54:23) ہے یعنی ڈرانے والے' نُذُرِ (54:21) ڈرانے والے احکامات' اَلْمُنْذَرِیْنَ (10:73) وہ لوگ جن کو خبردار کر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کے صفاتی نام کی نسبت لفظ نذیر اردو میں معروف ہے۔ عام نام بھی رکھا جاتا ہے۔

ـ بشیرؐ کہیئے' نذیرؐ کہیئے' انھیں سراجِ منیرؐ کہیئے جو سر بسر ہے کلامِ ربی وہ میرے آقاؐ کی زندگی ہے (نامعلوم)

نـــزع (20) کسی چیز کو اس کی قرارگاہ سے کھینچنا۔ التـــنـــازع: باہم ایک دوسرے کو کھینچنا یا ایک دوسرے کی باتوں کو کھینچنا (جھگڑا کرنا)۔ قرآن: نَـزَعَ یَـدَهٗ (26:33) اس نے اپنا ہاتھ کھینچا' یَـنْـزِعُ (7:27) یعنی اس نے ان کے لباس اتروا دیئے' فَتَـنَـازَعُـوْا اَمْـرَهُـمْ (20:62) انھوں نے اپنے معاملہ کو متنازع بنالیا' یَتَـنَـازَعُـوْنَ فِیْهَـا كَـاْ سًـا (52:23) وہ ایک دوسرے سے جام لیں گے۔ اردو: نزع' تنازُع (تنازعہ غلط ہے)' متنازع' متنازعہ (تنازعہ کی طرح متنازعہ بھی غلط العام ہے) وغیرہ۔

ـ اب نزع کا عالم ہے مجھ پر تم اپنی محبت واپس لو جب کشتی ڈوبنے لگتی ہے تو بوجھ اتارا کرتے ہیں (قمر جلالوی)

نزل (293) بلند جگہ سے نیچے اترنا' انزال اور نزلہ کے معنی عام طور پر کسی چیز کے ایک ہی دفعہ مکمل طور پر نازل ہو جانے کے لیے جاتے ہیں۔ نَـزل: کسی جگہ اترنا' قیام کرنا' مہمان بننا' نُـزل: مہمانی' مہمان کے اترنے کے فوراً بعد اسے کھانے یا پینے کے لیے جو چیز پیش کی جائے۔ قرآن: اَنْـزَلْـنٰهُ (17:105) ہم نے اسے نازل کیا' نُزُلًا (41:32) مہمانی' مَـنَازِلَ (36:39) چاند کی منزلیں' مُـنْـزَلِیْنَ (3:124) اترے ہوئے' نَـزْلَةً (53:13) نزول۔ اردو: نازل' نزلہ' نزول' انزال' تنزیل' منزل' منازل' منزلت' منزلہ وغیرہ۔

ـ بزم سے گلدستے سب اٹھوا دیئے داغ کا نزلہ گلِ تر پر گرا (داغ)

ـ منزل پہ آ کے شاؔذ عجب حادثہ ہوا — میں ہمسفر کو بھول گیا، ہم سفر مجھے (شاؔذ امرتسری)

نسب (3) قرابت داری، رشتہ داری۔ قرآن: نَسَبًا (25:54) قرابت داری، اَنْسَابَ (23:101) بطور جمع، یعنی روز قیامت تمام قرابت داریاں ختم ہو جائیں گی۔ اردو: نسب، نسبت، انتساب، منسوب، مناسب، مناسبت، تناسب، متناسب وغیرہ۔

ـ غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے — تو اے مرغِ حرم اڑنے سے پہلے پرفشاں ہو جا (اقباؔل)

ـ مولائے کائنات کا ہے مدح خواں فقیؔر — کچھ پاس ہے تو ایک یہی انتساب ہے (افضل فقیؔر)

ـ ایک بادل کہ مرے نام سے منسوب ہوا — مرے صحرا میں تو برسا بھی نہیں تھا شاید (افتخار عارفؔ)

ـ بے وفائی کیا کہوں؟ دل ساتھ تجھ محبوب کی — تیری نسبت تو میاں، بلبل سے گل نے خوب کی (مصحفؔی)

نسخ (4) ایک چیز کو زائل کر کے دوسری چیز کو اس کی جگہ لانا۔ قرآن: نَنْسَخْ (2:106) ہم منسوخ کریں، نُسْخَتِهَا (7:154) اس کی تحریر۔ ''نسخ'' ایک قدیم رسم الخط کا نام بھی ہے، جس سے پہلے والے تمام رسم الخط منسوخ ہو گئے تھے۔ تناسخ کے لغوی معنی ہیں ایک چیز کا گزر جانا اور دوسری کسی چیز کا اس کے قائم مقام ہونا۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق روح کا ایک جسم کی موت کے بعد دوسرے جسم میں منتقل ہو جانا۔ لفظ ''نسخہ'' کا تعلق بھی خط ''نسخ'' سے ہے، معنی ہیں لکھی ہوئی چیز (اردو میں عام طور پر ڈاکٹر یا حکیم کی تجویز کردہ دوائیوں کی فہرست کو نسخہ کہا جاتا ہے)۔ اردو: نسخ، نسخہ (مرقومہ)، منسوخ، تناسخ، تنسیخ وغیرہ۔ اردو اور فارسی میں ''خطِ نستعلیق'' (نسخ، تعلیق) کی ترکیب بھی معروف ہے۔ یعنی وہ رسم الخط جو خط نسخ اور خط تعلیق کے ملنے سے بنا ہے۔ درمیانی ''خ'' کثرتِ استعمال سے گر گئی اور ''نسخ تعلیق'' سے ''نستعلیق'' بن گیا۔ نیز ''تعلیق'' کے لیے دیکھیے علق۔

ـ لیا ہاتھ جب خامۂ مشکبار — لکھا نسخ و ریحان و خطِ غبار (میر حسؔن)

ـ اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا (حاؔلی)

ـ بڑھتے بڑھتے دل تلک پہنچا ظفؔر زخمِ جگر — اور میں اب تک تلاشِ نسخۂ مرہم میں ہوں (بہادر شاہ ظفؔر)

ـ آپ سے آگہی کی شرط ہے یہ — پہلے تنسیخِ ذات کی جائے (امجد اسلام امجؔد)

ـ ''لام'' ''نستعلیق'' کا ہے اس بتِ خوش خط کی زلف — ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اِس لام کے (نامعلوم)

نسرا (1) قوم حضرت نوحؑ کے ایک بت کا نام (71:23)۔ اس کے لغوی معنی گدھ یا عُقاب کے ہیں۔ آسمان پر ستاروں کے ایک جھمکے کا نام بھی اس سے منسوب ہے، جس کی شکل، پر پھیلائے ہوئے گدھ کی طرح ہوتی ہے، اسے ''نسرِ طائر'' کا نام دیا گیا ہے

یعنی اڑتا ہوا گدھ یا عُقاب۔ ''نسرِ طائر'' کی یہی ترکیب درج ذیل اردو شعر میں شاعر نے استعمال کی ہے۔

؎ اوجِ طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہاں نسرِ طائر خط مرا اس ماہ کو لے کر گیا (نامعلوم)

نسك (7) راستہ، مــنسك : وہ مقام جہاں جانے کے لوگ عادی ہو گئے ہوں، عبادت۔ مگر اب یہ لفظ حج کے ارکان کے لیے مخصوص ہو چکا ہے۔ حج کی مناسبت سے اس لفظ میں ''قربانی'' کے معنی بھی شامل ہو گئے۔ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَا سِكَكُمْ (2:200) پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو۔ نُسُكِیْ (6:162/163) میری قربانی، مَنْسَكًا (22:34) شریعت کے قوانین۔ اردو میں ''مناسکِ حج'' کی ترکیب معروف ہے۔

؎ نقوش پا پہ چلتا ہوں کسی کے مجھے معلوم ہیں حج کے مناسک (افضال انور)

نســل (4) اولاً ایک چیز کا دوسری چیز سے الگ ہو جانا، اونٹوں کی اون جھڑنے کے عمل کو بھی نســل کہا جاتا ہے۔ کسی انسان یا گروہ کی نسل بھی اسی طرح سے اپنے آباء واجداد سے الگ ہوتی جاتی ہے اور یہ سلسلہ ایک تسلسل کے ساتھ نسل در نسل جاری وساری رہتا ہے۔ اس لحاظ سے اس مادہ میں چلتے رہنے یا دوڑنے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے لفظ نســل کی انگریزی لفظ race (بمعنی نسل اور دوڑنا) کے ساتھ معنوی مماثلت لائقِ توجہ ہے۔ قرآن: اَلــنَّسْــلَ (2:205) یہاں مراد جانیں ہیں، نَسْــلَــهٗ (32:8) یعنی انسان کی نسل، آیات 21:96 اور 36:51 میں یَنْسِلُوْنَ کے معنی دوڑنے کے ہیں۔ اردو: نسل، تناسل (نسل بڑھانا، بچے پیدا کرنا) وغیرہ۔

؎ نسل اگر مُسلم کی مذہب پر مقدّم ہو گئی اڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہگزر (اقبال)

؎ ہر نئی نسل کو اک تازہ مدینے کی تلاش صاحبو! اب کوئی ہجرت نہیں ہو گی ہم سے (افتخار عارف)

؎ اک نسل کی تعزیر سہیں دوسری نسلیں اے منصفِ برحق یہ ہوا ہے کہ نہیں ہے (امجد اسلام امجد)

نِساء (59) عورتیں، اس کے علاوہ عربی نسوۃ اور نسواں کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ سب الفاظ جمع ہیں ان کا واحد اس مادے سے نہیں، ایک عورت کے لیے عربی میں اِمْرَاَة کا لفظ آتا ہے۔ قرآن: اَلنِّسَآءَ (2:222) عورتیں، نِسَــآءَ كُمْ (2:49) تمہاری عورتیں، نِسْوَةٌ (12:30) عورتیں۔ اردو: نساء، نسواں، نسوانی، نسوانیت، نساء بطور نام جیسے ''زیب النساء'' وغیرہ۔

؎ میں بھی مظلومیٔ نسواں سے ہوں غمناک بہت نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کشود (اقبال)

؎ نَے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی نسوانیّتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد (اقبال)

نسبی (45) بھول جانا' جب اس مادہ کی نسبت اللہ کی طرف ہوتو اس سے مراد اللہ کا انسان کو از راہِ اہانت چھوڑ دینا یا اس کی نافرمانیوں کی سزا دینا ہوگا۔ قرآن: نَسِیَ (36:78) وہ بھول گیا' وَلَا تَنسَ (28:77) اور تُو مت بھول جا' نَسیاً مَّنسِیًّا (19:23) جسے بالکل بھلا دیا گیا ہو' فَالیَومَ نَنسَاھُمْ (7:51) یہاں اس مادہ کی نسبت اللہ کی طرف ہے' لہٰذا معنی ہوں گے "اس دن ہم انھیں نظر انداز کر دیں گے"۔ اردو: نسیان' طاقِ نسیان وغیرہ۔

- نسیان ہے یاں تلک کہ خط میں میں "یاد" کی جا لکھا "فراموش" (مصحفی)
- ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا وہ اک گلدستہ ہے ہم بےخودوں کے طاقِ نسیاں کا (غالب)

نشاء (28) کسی چیز کو پیدا کرنا اور اس کی پرورش کرنا۔ الانشاء کے معنی کسی چیز کی ایجاد اور تربیت کے ہیں' عموماً یہ لفظ زندہ چیز کے متعلق بولا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس مادہ میں زندہ ہونا' نیا ہونا' رونما ہونا' بلند ہونا' بتدریج ترقی کرنا' نشوونما پانا وغیرہ معانی شامل ہیں۔ قرآن: اَلنَّشاَۃَ الاُخرٰی (53:47) دوسری بار کا اٹھانا' نَاشِئَۃَ الَّیلِ (73:6) رات کو (تہجد کے لیے) اٹھنا' اَنشَاْنٰھُنَّ اِنشَآءً (56:35) ہم نے ان عورتوں (حوروں) کو اچھی اٹھان اٹھایا' یُنشِئُ السَّحَابَ (13:12) وہ بادل پیدا کرتا ہے یا اٹھاتا ہے' اَلْمُنشَئٰتُ (55:24) سمندر کے اندر سطح آب سے اوپر اٹھی ہوئی نظر آنے والی چیزیں' یعنی بڑے بڑے جہاز۔

اردو: نشاۃ (نشاۃ ثانیہ وغیرہ)' نشوونما' منشاء (پیدا ہونے کی جگہ)' انشاء پردازی (تخلیقی تحریر)' منشی (لکھنے والا)' انشائیہ وغیرہ۔ مولانا محمد حسین آزاد نے فارسی لفظ "نشہ" کو بھی اسی مادہ سے مفرس بتایا ہے (آبِ حیات)' یعنی کسی چیز کا اثر بتدریج دماغ اور عقل پر رونما کرنیوالی کیفیت۔

- مشرق کو بھی موقع ہے اب نشاۃ ثانی کا مغرب میں خدا رکھے' ہنگامۂ محشر ہے (احمق)
- نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشئ رحمت کا قلمدان گیا (احمد رضا)
- خط کو روئے یار پر نشوونما ہوتا نہیں سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں (ناسخ)
- ادھر روم کی شمعِ انشاء تھی مردہ ادھر آتشِ پارسی تھی فسردہ (حالی)

نشر (21) پھیلانا' بکھیرنا وغیرہ۔ قرآن: فَانتَشِرُوا (33:53) پس تم منتشر ہو جایا کرو' اَلنُّشُورُ (35:9) روز حشر انسانوں کے بکھرے ہوئے ہونے کی کیفیت مراد ہے' مُّنتَشِرٌ (54:7) بکھرے ہوئے (جب لوگ قبروں سے نکلیں گے)۔ اردو: نشر' ناشر' ناشران' نشری' نشریات' نشور' منشور (نشر کیا ہوا)' انتشار' منتشر وغیرہ۔

ـ مصلحتاً کہہ دیا میں نے مسلمان تجھے تیرے نفس میں نہیں گرمیٔ یوم النشور (اقبالؔ)

ـ ہنگامہ گرم کن جو دلِ ناصبور تھا پیدا ہر ایک نالے سے شورِ نشور تھا (میرؔ)

ـ جسے آزادیٔ اقوام کا منشور کہیں آخری حج پہ شہِ دیں کا خطابِ اقوَم (نامعلوم)

نشـــط (2) کسی ایک جگہ سے نکل کر اپنی مرضی سے دوسری جگہ چلے جانا' گرہ کھولنا۔ اسی مناسبت سے کسی کام میں انسان کا مستعد اور خوش دل ہونا' دلچسپی لینا' دل کی گرہ کا کھل جانا جیسے معانی بھی اس مادہ میں پائے جاتے ہیں۔ آیت 79:2 میں اَلـنّٰشِـطٰتِ نَشْـطًـا سے مراد وہ ستارے ہیں جو مسلسل گردش میں رہتے ہیں۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''نشاط'' بمعنی خوشی معروف ہے۔

ـ غم و نشاط کی تاثیر کس بیاں میں نہیں اثر نہیں ہے تو میری ہی داستاں میں نہیں (ذوقؔ)

نصب (32) کسی چیز کو کھڑا کر دینا یا گاڑ دینا۔ اس لحاظ سے عمارت یا نیزے وغیرہ کے گاڑنے کو نَصَب اور ہر گاڑی ہوئی چیز کو نُصُب کہا جاتا ہے' اس کی جمع انصاب ہے۔ آیت 5:3 میں نُصُب اور آیت 5:90 میں انصاب سے مراد وہ نصب کردہ استھان یا بت ہیں' جن کی مشرکین مکہ پوجا کرتے اور ان پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ النَّصِیُب وہ پتھر ہے جو کسی جگہ وغیرہ کی تخصیص یا پہچان کے لیے کھڑا یا متعین کر دیا جائے۔ اس طرح سے عرف عام میں کسی چیز میں سے ایک مقرر شدہ حصہ کو نصیب اور اس کے اصل کو النّصاب کہا جاتا ہے۔ نصب العین کا تعلق بھی اسی مادہ سے ہے جو جَعَلْتُه نصب عَینی (میں نے اسے اپنی نظر کے سامنے رکھ لیا) کے محاورے سے مشتق ہے۔ اسی مادہ سے ایک فعل نَصِبَ بھی مشتق ہے' جس کے معنی تھک جانا کے ہیں' اس کا اسم النَّصَبُ (تھکن' کوفت' مشقت وغیرہ) ہے' اس لیے کہ مسلسل کھڑا رہنے سے انسان تھک جاتا ہے یا چلتے ہوئے تھک جانے والا انسان ایک جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ قرآن: کَیْفَ نُـصِبَـتْ (88:19) یہ (پہاڑ) کیسے گاڑ دیئے گئے ہیں' نَـصَـبٌ (9:120) تکلیف' مشقت' نَصَبًا (18:62) تھکن' فَانْصَبْ (94:7) پس آپ محنت میں لگ جائیں' نَصِیْبٌ (4:32) مقرر حصہ۔ اردو: نصیب' تنصیب' نصاب' نصب' نصب العین' منصب (نصب ہونے کی جگہ' عہدہ)' مناصب' منصوبہ وغیرہ۔

ـ خط وہ بھیجے رقیب کا لکھا یہ بھی اپنے نصیب کا لکھا (نامعلوم)

ـ کثرتِ داغِ دِل کی دولت سے میں گدا صاحبِ نصاب ہوا (ذوقؔ)

ـ وہ پتھر نصب ہونا' آپ وہ جھگڑے کا چک جانا وہ ہر اک جنگجو کا آشتی کی سمت جھک جانا (حفیظ جالندھریؔ)

ـ خطا یہ تھی کہ امن و صلح نصب العین تھا ان کا　　زمانے بھر کی بے چینی سے دل بے چین تھا ان کا (حفیظ جالندھری)

ـ ترے بلند مناصب کی خیر ہو' یارب　　کہ ان کے واسطے تُو نے کیا خودی کو ہلاک (اقبالؔ)

نصح (13) دوسرے کی خیر خواہی کرنا' اچھا مشورہ دینا۔ نصیحت: خیر خواہی۔ قرآن: نَصَحُوا (9:91) وہ اخلاص برتیں' نَاصِحٌ (7:68) خیر خواہ' نصیحت کرنیوالا' اَلنّٰصِحِیْنَ (7:21)' اَلنّٰصِحُوْنَ (12:11) ناصح کی جمع' نَصُوحًا (66:8) پُرخلوص' نَصَحْتُ لَکُمْ (7:79) میں نے تمہاری خیر چاہی۔ اردو: نصیحت' ناصح' نصوح وغیرہ۔

ـ دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو　　میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو (غالبؔ)

ـ شام سے وصل کی شب آنکھ نہ جھپکی ناصح　　شادیٔ دولتِ دیدار نے سونے نہ دیا (آتشؔ)

نصر (143) مدد کرنا' بندے کی طرف سے اللہ کی مدد کرنے (3:52) سے مراد اقامت دین کے لیے بندے کی کوشش ہے۔ قرآن: نَصْرُ (2:214) مدد' نَاصِرَ (47:13) مدد کرنے والا' لَا تَنَاصَرُوْنَ (37:25) یعنی تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ہو؟ نَصِیْرٍ (9:74) مددگار' اللہ کا صفاتی نام بھی ہے' مَنْصُوْرًا (17:33) جس کی مدد کی جائے۔ اردو: نصر' نصرت' نصیر' ناصر' انصر' انصار' انصاری' منصور وغیرہ۔

ـ لبِ معجز نما نے فتح و نصرت کی بشارت دی　　شہادت کے طلب گاروں کو جنّت کی بشارت دی (حفیظ جالندھری)

نصارٰی / نصرانیًا (15) نصارٰی' نصرانی' عیسائی لوگ۔ آیت 3:67 میں نصرانیًا اور آیت 2:62 میں نصارٰی کے الفاظ حضرت عیسٰیؑ کے پیروکاروں کے لیے آئے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق حضرت عیسٰیؑ قصبہ ناصرہ (مضافات بیت المقدس) میں پیدا ہوئے اس لیے آپؑ کو مسیحؑ ناصری اور آپؑ کے ماننے والوں کو نصرانی یا نصارٰی کہا جاتا ہے۔ اردو میں مسیحؑ ناصری' نصرانی اور نصارٰی وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے　　یا مجدد' جس میں ہوں فرزندِ مریمؑ کے صفات (اقبالؔ)

ـ وضع میں تم ہو نصارٰی تو تمدّن میں ہنود　　یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود (اقبالؔ)

ـ اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی　　اسی دنیا میں یہودی بھی تھے نصرانی بھی (اقبالؔ)

نصف (7) کسی چیز کا آدھا حصہ۔ انصاف: کسی چیز کو برابر حصوں میں تقسیم کر دینا' عدل سے کام لینا۔ قرآن: اَلنِّصْفُ (4:11) آدھا۔ نِصْفَهٗ (73:3) رات کا آدھا حصہ۔ اردو: نصف' انصاف' تنصیف' منصف' منصفی وغیرہ۔

ـ وائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو　　اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائے گا　　(غالبؔ)

ـ لگا کر تیغ قصہ پاک کیجے داد خواہوں کا　　کسی کا فیصلہ گر منصفی سے ہو نہیں سکتا　　(داغؔ)

ـ میرا سر حاضر ہے لیکن میرا منصف دیکھ لے　　کر رہا ہے میری فردِ جرم کو تحریر کون　　(پروین شاکرؔ)

ناصیہ(4) پیشانی' پیشانی کے بال۔قرآن:اَلنَّاصِیَۃِ(96:15) پیشانی کے بال' آیت 96:16 میں یہی لفظ دوبارہ پیشانی کے معنی میں آیا ہے' اَلنَّوَاصِیُ(55:41) ناصیہ کی جمع۔اردو: ناصیہ' ناصیہ فرسائی' ناصیہ سا (بمعنی ماتھا رگڑنے والا) وغیرہ۔

ـ ہر مہینے میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال　　آستانہ پہ ترے' مہ ناصیہ سا ہوتا ہے　　(غالبؔ)

ـ اس آستاں کی ناصیہ سائی محال ہے　　قدسی نگاہباں ہیں اگر پاسباں نہیں　　(ظہیرؔ)

نطفہ(12) انسانی مادہ تولید(22:5)۔اردو میں یہ لفظ اسی تلفظ و معنی کے ساتھ معروف ہے۔

نطق(12) وہ اصوات جو انسان کی زبان سے ادا ہو کر منہ سے نکلتی ہیں' قوت گویائی۔منطق: انسانی بولی۔قرآن میں پرندوں کی بولی کے لیے بھی منطق (منطق الطیر) کا لفظ آیا ہے۔شاید اس لیے کہ حضرت سلیمانؑ پرندوں کی بولی کو بھی انسانوں کی بولی ہی کی طرح سمجھ لیتے تھے' ورنہ عرفِ عام میں پرندوں کی آوازوں کو صوت کہا جاتا ہے۔قرآن: مَنْطِقَ الطَّیْرِ (27:16) پرندوں کی بولی' مَالَکُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ (37:92) تمہیں کیا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو' اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ (21:63) اگر یہ بول سکتے ہیں۔ اردو: نطق' ناطق' منطق (لغوی معنی بولی اور فصاحت کے ہیں' اردو میں یہ لفظ عقلی دلیل کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے)' ناطقہ' ناطقہ بند کرنا (محاورہ) یعنی کسی کو لاجواب کر دینا کہ بول نہ سکے۔

ـ تجھ سے آنکھوں نے لیا رنگ پرکھنے کا ہنر　　لفظ کی جادوگری نطق نے جانی تجھ سے　　(امجد اسلام امجدؔ)

ـ خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے　　ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہیئے　　(غالبؔ)

ـ ناطقہ بند کیا تو نے ہر اک ناطق کا　　مشرکِ مکہ ہوئے صورتِ عزّٰی خاموش　　(ناسخؔ)

ـ شاید کوئی منطق ہو' نہاں اس کے عمل میں　　تقدیر نہیں تابعِ منطق نظر آتی　　(اقبالؔ)

نظر (129) دیکھنا' بطور اسم اس کے معنی نگاہ کے بھی ہیں۔اس مادہ میں اور بھی بہت سے معانی پائے جاتے ہیں۔مثلاً غور و فکر کرنا' توجہ دینا' معائنہ کرنا' انتظار کرنا' صرفِ نظر کرنا' آمنے سامنے ہونا' نظیر (بمعنی مثل) ہونا وغیرہ۔قرآن: ثُمَّ نَظَرَ (74:21) پھر اس نے دیکھا' اُنْظُرْنَا (2:104) ہماری طرف توجہ فرمایئے' اَنْظِرْنِیْ (7:14) مجھے مہلت دیں' صرفِ نظر کریں'

وَانتَظِرُ (32:30) اورتم انتظار کرو' نَظر (47:20) نگاہ (بطور اسم)۔ اردو: نظر' نظیر' ناظر (دیکھنے والا' اردو میں بمعنی عدالت کا منشی بھی معروف ہے)' تناظر' ناظرہ' نظری' نظریہ' نظریات' نظارہ' منظر' مناظر' مناظرہ' منظور بمنتظِر بمنتظَر' انتظار وغیرہ۔

- اے فلک چاہیے جی بھر کے نظارہ ہم کو — جا کے آنا نہیں دنیا میں دوبارہ ہم کو (داغؔ)
- یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا — اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا (غالبؔ)
- تیرا نظیر وہ ہے' جس کو تُو آئینے میں — کہتا ہے' دیکھ اللہ ! ایسے بھی آدمی ہیں (نامعلوم)
- کبھی اے حقیقت منتظَر نظر آ لباسِ مجاز میں — کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں (اقبالؔ)
- نہ گیا کارگزاری میں یہ وحشت کا اثر — جس عدالت کا میں ناظر ہوں وہ ''دیوانی'' ہے (اسیرؔ)

نعل (1) جوتا' گھوڑے کے سُم کے نیچے حفاظت کی خاطر نیم دائرہ شکل کا جو لوہا لگایا جاتا ہے' اسے بھی نعل کہتے ہیں' دونوں جوتوں کو عربی میں نعلین کہا جاتا ہے۔ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ (20:12) آپ اپنے جوتے اتار دیں۔ یہاں حضرت موسیٰؑ کو وادیٔ سینا کے اندر جوتے اتارنے کے حکم کا ذکر ہے۔ اردو: نعل' نعلین' نعلین در بغلین (محاورہ) وغیرہ۔

- سُم بدر تھے تو نعل بھی چاروں ہلال تھے — نقشِ سُمِ فرس سے ہزاروں ہلال تھے (انیسؔ)
- فلک نے سر پہ اپنے رکھ کے ماہِ نو بنایا ہے — گرا تھا جوز میں پر ٹوٹ کر نعل اس کے توسن کا (اسیرؔ)
- سر پہ اپنے رکھ کے نعلینِ رسولؐ مجتبےٰ — شکر اللہ اے ظفرؔ' ہم تاجداروں میں ملے (بہادر شاہ ظفرؔ)

نعم (140) اچھی حالت ہونا' اچھی چیز ہونا' تروتازہ ہونا۔ نعمت: اللہ کی عطا کردہ چیز۔ النعم کا لفظ خاص طور پر اونٹوں کے لیے بولا جاتا تھا' اس کی جمع اَنـعـام ہے' مگر بعد میں یہ لفظ سب پالتو جانوروں پر بولا جانے لگا۔ قرآن: نِعْمَةِ (29:67) نعمت' اَلنَّعِيْمِ (102:8) نعمت کثیرہ' اَلنَّعَمِ (5:95) مویشی' اَلْاَنْعَامِ (3:14) النعم کی جمع' چوپائے' نَاعِمَةٌ (88:8) یعنی نعمت اور چین میں رہنے والے' تروتازہ۔ اردو: نعمت' نعم (نعم البدل)' انعم' نعیم' اِنعام' اَنعام (نَعم کی جمع' مویشی)' منعم وغیرہ۔

- تنگدستی اگر نہ ہو سالکؔ — تندرستی ہزار نعمت ہے (سالکؔ)
- وہ کون ہے جسے نعم البدل نہیں ملتا — درخت میں نہ رہے گل' تو میوہ دار ہوا (اسیرؔ)
- گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے — کہ منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا (اقبالؔ)

نفخ (21) پھونک مارنا' ہوا کا چلنا' خوشبو کا پھیلنا وغیرہ۔ قرآن: نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ (32:9) اور اس میں اُس نے اپنی روح

پھونکی' فَاَنۡفُخُ فِیۡهِ (3:49) پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں' نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ (18:99) صور میں پھونک ماری جائے گی' نَفۡخَةٌ (69:13) پھونک مارنے کا عمل۔ اردو میں "نفخِ صور" کی ترکیب معروف ہے۔

ے پہلے نفخِ صور سے آجاؤ یاں شک نہ ہو تم کو مری فریاد کا (سالکؔ)

نفذ (3) تیر کا نشانے سے پار ہو جانا۔ نفذت الامر بمعنی حکم نافذ کرنا' نَفِّذُوا جیش اُسامة (حدیث) حضرت اسامہؓ کے لشکر کو روانہ کرنے کے ضمن میں۔ آیت 55:33 میں تَنۡفُذُوۡا' فَانۡفُذُوۡا' تَنۡفُذُوۡنَ تینوں صیغے مخصوص حدود میں سے نکل جانے کے معنی میں آئے ہیں۔ اردو: نافذ' نافذہ' نفاذ' نفوذ' تنفیذ وغیرہ۔

ے وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام (احمد رضاؔ)

نفر (18) بے قرار ہونا' ہٹ جانا' الگ ہو جانا' آدمی' شخص۔ بعد میں اِلیٰ آئے تو معنی کسی چیز کی طرف دوڑ کر جانے کے ہوں گے' النفر: ایسا گروہ جو کسی کی مدد کے لیے اٹھ کھڑا ہو۔ اس میں بھاگنے والے گروہ' اور مطلق گروہ کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ قرآن: اِنۡفِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ (9:38) اللہ کے رستے میں نکلو' نُفُوۡرًا (17:41) بھاگنے کا عمل' نفرت' مُسۡتَنۡفِرَةٌ (74:50) ڈر کر بھاگنے والے' نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ (72:1) جنات کا ایک گروہ۔ اردو: نفرت' نفور' متنفر' نفر (آدمی)' انفار (نفر کی جمع) وغیرہ۔

ے مجھ کو نفرت سے نہیں پیار سے مصلوب کرو میں تو شامل ہوں محبت کے گنہگاروں میں (احمد ندیم قاسمیؔ)

ے دل کہ ہے بے تابیٔ الفت میں دنیا سے نفور کھینچ لایا ہے مجھے ہنگامۂ عالم سے دور (اقبالؔ)

ے یہ چند انفار' کارندے رئیسانہ قیادت کے بڑی سرکار ہیں' افسر ہیں' پتلے ہیں نفاست کے (حفیظ جالندھریؔ)

نفس (298) روح' جان' سانس وغیرہ۔ قرآن: نَفۡسٌ (2:48) جان' نُفُوۡسِکُمۡ (17:25) تمہارے نفس بمعنی ذات' دل وغیرہ یعنی اللہ جانتا ہے تمہارے دلوں میں کیا ہے' تَنَفَّسَ (81:18) صبح کا سانس لینا' مراد ہے صبح طلوع ہونا' فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ (83:26) تو شوقین لوگ اس کے لیے رغبت کریں۔ نفس (جان' روح) کی مناسبت سے لفظ نفیس کے معنی لطیف اور قیمتی چیز کے ہیں (امام راغب)۔ اردو: نَفۡس (جان)' نَفَس (سانس)' اَنفُس' انفاس' نفوس (اشخاص)' تنفّس' متنفّس (سانس لینے والا' جاندار)' نفاس (خون)' نفسا نفسی' نفسانی' نفیس' نفاست وغیرہ۔

ے ہر نَفَس عمرِ گذشتہ کی ہے میّت فانیؔ زندگی نام ہے مر مر کے جیئے جانے کا (فانیؔ)

ے نفاست بھری ہے طبیعت میں ان کی نزاکت' سو داخل ہے عادت میں ان کی (حالیؔ)

ے بات کرتا ہوں تو لفظوں سے مہک آتی ہے کوئی انفاس کے پردے میں چھپا ہے کب سے (امجد اسلام امجد)

نفع (5) خیر' یہ ضرر کی ضد ہے' فائدہ۔ قرآن: نَفۡعًا (4:11) نفع بطور اسم' مَنَافِعُ (16:5) منفعت کی جمع فائدے' یَنۡفَعُ النَّاسَ (13:17) لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ اردو: نفع' نافع' منفعت' منافع وغیرہ۔

ے نہیں جنسِ ثوابِ آخرت کی آرزو مجھ کو وہ سوداگر ہوں میں نے نفع دیکھا ہے خسارے میں (اقبالؔ)

ے منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک ایک ہی سب کا نبیؐ' دین بھی' ایمان بھی ایک (اقبالؔ)

نفق (73) سرنگ۔ ''گو'' نامی صحرائی جانور کی بنائی ہوئی زیرِ زمین سرنگ' جس کے دونوں طرف کے مُنہ کھلے ہوتے ہیں' کسی شخص کا کسی معاملے میں دورخی اختیار کرنا' مال خرچ کرنے میں ہاتھ کھلا رکھنا۔ نفاق: دین اور ایمان کے معاملے میں دورخی اختیار کرنا۔ انفاق: اللہ تعالیٰ کے رستے میں مال خرچ کرنا۔ قرآن: نَفَقًا (6:35) سرنگ' اَلنِّفَاقِ (9:101) منافقت' اَلَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا (59:11) وہ لوگ جنہوں نے منافقت اختیار کی' نَفَقَةٍ (2:270) مال خرچ کرنا۔ اردو: نفاق' منافق' منافقت' انفاق (خرچ کرنا)' نفقہ وغیرہ۔

ے سرزمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے وصل کیسا یاں تو اک قربِ فراق انگیز ہے (اقبالؔ)

ے دل منافق تھا شبِ ہجر میں سویا کیسا اور جب تجھ سے ملا ٹوٹ کے رویا کیسا (فرازؔ)

نفل (4) ہر وہ عمل جو فرض سے زیادہ ہو' فاضل مال یا چیز' مالِ غنیمت۔ نفل کی جمع انفال ہے' (نوافل دراصل نافلة کی جمع ہے)۔ نافلة کے معنی پوتا کے بھی ہیں (حقیقی اولاد سے زائد) اور فرض سے زائد عمل کے بھی' نوفل: بہت سخی آدمی۔ قرآن: اَلۡاَنۡفَالِ (8:1) اموالِ غنیمت' آیت 17:79 میں نَافِلَةً کے معنی زائد عمل یعنی نمازِ تہجد کے ہیں' جب کہ آیت 21:72 میں اس لفظ کے معنی پوتے کے ہیں۔ اردو: نفل' نوافل وغیرہ۔

ے ادا فرمائے فرطِ شوق سے دو نفل شکرانہ دکھایا ان کمینوں کو یہ اندازِ شریفانہ (حفیظ جالندھریؔ)

نفی (1) انکار' کسی چیز کو کسی چیز سے الگ کر دینا' یہ اثبات کی ضد ہے۔ آیت 5:33 میں یُنۡفَوۡا کے معنی جلاوطن کر دینے کے ہیں۔ اردو میں اس مادہ سے نفی' منفی وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا دی ہے جائے دہن اس کو دمِ ایجاد' نہیں (غالبؔ)

نقب (3) لغوی معنی دیوار وغیرہ میں سوراخ کرنا کے ہیں۔ قرآن میں یہ مادہ تین مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے: نَقۡبًا

(18:97) دیوار میں سوراخ کرنا'نقب لگانا' نَقَّبُوا (50:36) یعنی کسی چیز کی جستجو میں ادھر ادھر چلنا پھرنا' بھاگ دوڑ کرنا' یہ بھی معنوی انداز کی ''نقب زنی'' ہی ہے'نَقِيبًا (5:12) کسی قوم کا سردار'نمائندہ وغیرہ'جوان کے حالات سے واقف ہو'اپنی قوم کے لوگوں کے حالات کی چھان بین کرنے والا۔لفظ منقبۃ بھی اسی مادہ سے مشتق ہے'جس کے معنی پہاڑی درّہ کے ہیں۔ منقبت کے معنی شریفانہ کارنامے کے ہیں'جس پر کوئی شخص فخر کر سکے'اس معنی کا تعلق یا تو نقیب (بڑے آدمی) سے ہے یا منقبۃ (پہاڑی درے) سے کہ کسی شخصیت کا کوئی بڑا کارنامہ اس کی عظمت و رفعت تک رسائی کا ایک ذریعہ ہوتا ہے (امام راغب)۔اردو: نقب' نقاب (چہرے کا پردہ جس میں سے دیکھنے کے لیے سوراخ رکھے جاتے ہیں)' نقیب (سردار)' نقابت' منقبت (تعریفی نظم)' مناقب وغیرہ۔

- یہ فلک پہ جتنے نجوم ہیں' ترے حکم کے ہیں یہ منتظر — وہ جو صبحِ نَو کا نقیب ہے' مری سمت اسکو اچھال دے (امجد اسلام امجدؔ)
- یہ فرما' محل میں گیا بادشاہ — نقیبوں نے سن حکم' لی اپنی راہ (میر حسنؔ)
- مناقب سے بدلے گئے سب مثالب — ہوئے روح سے بہرہ ور انکے قالب (حالیؔ)
- منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں — زلف سے بڑھ کر نقاب اس شوخ کے منہ پر کھلا (غالبؔ)

نفر (4) لغوی معنی کے مطابق کسی چیز کو کسی نوکدار چیز سے اس طرح ٹھوکریں مارنا کہ اس میں گڑھے یا سوراخ پڑ جائیں۔ منقار اس آلے کو کہا جاتا ہے جس سے چکی کے پاٹ پر نشانات کھودتے ہیں (چکی کو ''راہتے'' ہیں)' اسی مناسبت سے پرندے کی چونچ کو بھی منقار کہا جاتا ہے (بعض پرندے چکی ''راہنے'' کے انداز سے چونچیں مارتے ہیں)۔ النقرۃ: گڑھا۔قرآن: نَقِيرًا (4:53,124) کھجور کی گٹھلی کے اندر کا گڑھا' یہاں یہ لفظ انتہائی معمولی مقدار کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے' آیت 74:8 میں نُقِرَ ' نَاقُوْر کے الفاظ بگل بجانے (فعل) اور بگل (اسم) کے معنی میں آئے ہیں' یہ کسی چیز کو کھٹکھٹا کر آواز پیدا کرنے کی مناسبت سے ہے۔اردو: نقّارہ' نقّار خانہ' منقار (چونچ) وغیرہ۔

- بجا کہے جسے عالمؔ اسے بجا سمجھو — زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو (ذوقؔ)
- مرے نالوں سے چپ ہیں مرغِ خوش الحاں زمانے میں — صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں (ذوقؔ)
- اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا — طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا (اکبر الہ آبادیؔ)

نقص (9) کمی' حق تلفی' کسی مخصوص کردہ حصہ میں کمی ہونا۔قرآن: نَقْصٍ (2:155) کمی' وَلَا تَنْقُصُوا (11:84) تم کمی نہ کرو'

غَیۡرَ مَنۡقُوۡصٍ (11:109) جس میں کمی نہ ہو سکے۔ اردو: نقص، ناقص، نقصان، تنقیص وغیرہ۔

؎ وہ دہن کھلتے ہی گویا نقصِ قدرت مٹ گیا   یہ سخن ہے رشکِ اعجازِ مسیحا دیکھیے (ذوقؔ)

؎ باغِ فردوس میں حوروں نے بھی دل لوٹ لیا   جو ہے تقدیر کا نقصان، کہاں جاتا ہے (داغؔ)

؎ نہ جانے کب مرے آنگن میں برسے   وہ اک بادل کہ نقصانی بہت ہے (افتخار عارفؔ)

نقض (8) کسی چیز کا توڑنا، شیرازہ بکھیرنا، عہد شکنی کرنا۔ قرآن: نَقَضَتۡ (16:92) اس عورت نے توڑ دیا، نَقۡضِهِمۡ (5:13) ان کا (عہد) توڑنے کا عمل، وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَیۡمَانَ (16:91) تم اپنے عہد و پیمان مت توڑو۔ اردو: نقض عہد، نقضِ امن (نقصِ امن غلط ہے) وغیرہ۔

؎ تو سلجھا صرف اپنے گیسوؤں کو   تجھے پروائے نقضِ امن کیوں ہو (افضال انورؔ)

نقم (17) کسی چیز کو بُرا سمجھنا، کسی کو بُرے فعل کی سزا دینا، برائی کرنیوالے کو برائی کا بدلہ دینا۔ قرآن: نَقَمُوۡا (9:74) انھیں بُرا لگا، تَنۡقِمُوۡنَ (5:59) تمہیں بُرا لگتا ہے، فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ (15:79) پس ہم نے ان سے انتقام لیا، ذُو انۡتِقَامٍ (5:95) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام، انتقام لینے والا، جوابًا سزا دینے والا۔ اردو میں انتقام، منتقم وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

؎ کیا رنگِ انتقام، خزاں کا ہو دیکھیے   ڈرنے لگے ہیں جوشِ بہارِ چمن سے ہم (وحشتؔ)

؎ ان پری زادوں سے لیں گے خلد میں ہم انتقام   قدرتِ حق سے یہی حوریں اگر واں ہو گئیں (غالبؔ)

؎ انتقاماً مجھے یاد آجانا   میں کبھی تجھ کو اگر یاد آیا (روحی کنجاہیؔ)

؎ ہوائیں مہرباں تھیں، منتقم کیوں ہو گئی ہیں   نگہ دارانِ ساحل کچھ بتائیں گے نہیں کیا (افتخار عارفؔ)

نکب (2) رستے سے ہٹ جانا۔ قرآن: نَاکِبُوۡنَ (23:74) وہ لوگ رستے سے کترائے ہوئے ہیں، مَنَاکِبِهَا (67:15) اس (زمین) کے رستے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''نکبت'' بمعنی افلاس، بدحالی وغیرہ مستعمل ہے۔

؎ تنزّل نے کی ہے بُری گت ہماری   بہت دور پہنچی ہے نکبت ہماری (حالیؔ)

؎ جو میری حاجتیں ہیں ساری مصیبتیں ہیں   نکبت کی ابتداء ہوں شامت کی انتہا ہوں (نیرنگؔ)

نکح (23) نکاح کرنا۔ قرآن: اَلنِّکَاحَ (4:6) نکاح، فَانۡکِحُوۡا (4:3) پس نکاح تم کرو۔ اردو: نکاح، منکوحہ وغیرہ۔

نکر (37) ناپسندیدہ بات، عمل یا حرکت جو معروف نہ ہو، تنکیر: کسی چیز کی پہچان کو بدل دینا، النکرۃ: کسی چیز کی پہچان نہ

کرنا۔قرآن: نَکِرَهُمْ (11:70) وہ ان سے منکر ہوا یعنی اس نے انھیں نہ پہچانا' نَکِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا (27:41) اس کے لیے اس کے تخت کی شکل بدل دو' شَیْءٍ نُّکُرٍ (54:6) ناپسندیدہ چیز' اَلْمُنْکَرِ (9:71) بُرے اعمال' یہ معروف کی ضد ہے۔ اردو: انکار' منکر' نکیر' نکیرین' نکرہ (اسم نکرہ)' تنکیر وغیرہ۔

۔ اے عدمؔ ! احتیاط لوگوں سے لوگ منکر نکیر ہوتے ہیں (عدمؔ)

۔ تامّل تو تھا ان کو آنے میں قاصد مگر یہ بتا طرزِ انکار کیا تھی (اقبالؔ)

۔ جو منکرِ وفا ہو فریب اس پہ کیا چلے کیوں بدگماں ہوں دوست سے دشمن کے باب میں (غالبؔ)

نمیم(1) چغل خور (68:11)' اردو میں نمیم' نمام (چغل خور) وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

۔ رازِ دل مجھ سے کیوں چھپاتا ہے مجھ کو سمجھا ہے کیا کہیں نمام (غالبؔ)

نوب (18) کسی چیز کا بار بار لوٹ کر آنا' رجوع کرنا۔ نوبت بمعنی باری' نیابت: اپنی باری کسی کو دے دینا۔ یعنی "قائم مقام" بنانا۔ نائب: قائم مقام بننے والا۔ نوّاب: نائب سلطان یعنی سلطان کی نیابت کرنے والا اور راہنمائی کے لیے اس کی طرف رجوع کرنیوالا' یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ قرآن: اَنَابَ (31:15) وہ رجوع کرے' اِلَیْکَ اَنَبْنَا (60:4) ہم نے تیری طرف رجوع کیا' اُنِیْبُ (11:88) میں رجوع کرتا ہوں' مُنِیْبٌ (11:75) رجوع کرنے والا' فرمانبردار۔

اردو: نیابت' نوّاب' منیب' (اردو میں "منیب" بگڑ کر "منیم"' بمعنی منشی اور نائب بن گیا ہے: فرہنگ آصفیہ)۔ ہمارے ہاں منیب بطور نام بھی معروف ہے' نوبت (پرانے زمانے میں دربارِ شاہی میں وقت کے تعیّن کے لیے ڈھول یا نقارہ بجایا جاتا تھا' جسے نوبت بجانا کہا جاتا تھا' مسلح افواج میں ہر مقامی چھاؤنی میں آج کل بھی صبح و شام بگل بجانے کی صورت میں اس روایت کا اہتمام کیا جاتا ہے)۔ نوبت کے اس مفہوم سے اردو میں بہت سے محاورات نے جنم لیا ہے۔ مثلاً نوبت آنا (کسی کام کے ہونے کا وقت آنا)' نوبت بجنا' نوبتِ صبح' نوبتی (نوبت بجانے والا) وغیرہ۔

۔ اللہ رے بے کسی کہ یہ نوبت ہے آجکل ارمان تک بھی دل سے ہمارے نکل گیا (نسیمؔ دہلوی)

۔ نوبت نہ آئے اوروں کی' ہوں وہ گناہگار پہلے جو سب سے حشر میں میرا حساب ہو (رندؔ)

۔ حسبِ خواہش گر خدا دیتا تو انسانِ حریص حشر تک ہر شے یونہی نوبت بنوبت مانگتا (ظہیرؔ)

۔ نقارچی بھی ہجر میں میرے رقیب ہیں نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک بجی نہیں (اخترؔ)

نوح (43) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام (9:70)۔بعض اہل لغت کے نزدیک لفظ نوح کا مادہ ناح ہے جس کے معنی بلند آواز میں گریہ وزاری کرنے کے ہیں، جبکہ بعض کے نزدیک یہ لفظ غیر عربی ہے۔ناح کا مادہ اپنے لغوی معنی میں بطور فعل قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔البتہ نوحہ، نوحہ گر، نوحہ گری وغیرہ اردو الفاظ اسی مادہ (ناح) سے مشتق ہیں۔اردو زبان وادب میں حضرت نوحؑ کا نام علامتی اور تلمیحی حیثیت رکھتا ہے۔

۔ کہتا ہے جسے نوحؑ کا طوفان زمانہ	قطرہ کوئی ٹپکا تھا مرے دامنِ تر کا	(نامعلوم)
۔ حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں	مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں	(غالبؔ)

نور (94) وہ پھیلی ہوئی روشنی جو اشیاء کو دیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ النّار: شعلہ، جلتی ہوئی آگ، منار: روشنی کی جگہ، بعض اہل لغت کے نزدیک لفظ ''تنور'' بھی اسی مادے سے مشتق ہے۔قرآن: نُورٌ (5:44) روشنی نَارٌ (27:7) آگ، مُنِیرًا (25:61) روشن۔ اردو: نور، نار، مُنار (نور کی جگہ، وہ اونچا ستون جو بندرگاہوں پر رات کے وقت جہازوں کو روشنی دکھانے کی غرض سے بنایا جاتا تھا، بعد میں ہر ستون کو مُنار یا مینار کہا جانے لگا: فرہنگ آصفیہ)، انور، انوار، نیّر (روشن، چمکدار)، منوّر، تنویر، منیر، مستنیر وغیرہ۔

۔ تیرے در و بام پر وادئ ایمن کا نور	تیرا مُنار بلند جلوہ گہہِ جبرئیل	(اقبالؔ)
۔ آنکھیں مری کرے جو منوّر جمالِ یار	گھی کے چراغ طور کے اوپر جلاؤں میں	(آتشؔ)
۔ تم آئے میرے گھر کا ذرّہ ذرّہ ہوگیا روشن	ہوئی مہرِ درخشاں سے سوا تنویر مٹی کی	(سالکؔ)
۔ لیکن بلالؓ، وہ حبشی زادۂ حقیر	فطرت تھی جس کی نورِ نبوّت سے مستنیر	(اقبالؔ)

نـاس (241) لوگ (5:97)، یہ انـاس (انس کی جمع) کا مخفف ہے (علمی اردو لغت)۔اردو میں لفظ ''ناس'' مختلف تراکیب کی صورت میں مستعمل ہے، مثلاً عوام الناس (نیز دیکھیے انس)۔

۔ زبانِ حال سے اشکال کی تشریح کرنے دے	عوام الناس کی خاطر ذرا توضیح کرنے دے	(حفیظ جالندھریؔ)

ناقہ (7) اونٹنی (7:73)۔قرآن میں یہ لفظ ساتوں مقامات پر حضرت صالحؑ کی اونٹنی کے حوالے سے آیا ہے۔اردو میں لفظ ناقہ بمعنی ''اونٹنی''، معروف ہے۔

۔ جنوبی سمت اٹھا ایک نورانی غبار آخر	سوادِ شہر میں داخل ہوا ناقہ سوار آخر	(حفیظ جالندھریؔ)

نـــون (2) عربی اور اردو میں ''م'' کے بعد کا حرفِ تہجی، بڑی مچھلی۔عبرانی اور سریانی میں بھی اس مخرج کے حرف کا نام زمانہ قدیم

سے ''نون'' ہی ہے۔ عربی میں اس حرف کی قدیم شکل مچھلی سے مشابہت رکھتی تھی اس لیے مچھلی کو بھی نون کہا جانے لگا۔ بعض اہل علم کے نزدیک آیت 68:1 میں حرف ن سے سیاہی والی دوات مراد ہے۔ آیت 68:1 میں حرف ن مفرد (حروفِ مقطعات کے انداز میں) اور آیت 21:87 میں ذَاالنُّوْن، حضرت یونسؑ کے لقب کے طور پر آیا ہے۔ ذَاالنُّوْن کے لغوی معنی ہیں ''مچھلی والا''۔ حضرت یونسؑ کو، چونکہ ایک دفعہ مچھلی نے نگل لیا تھا (37:142) اس لئے آپؑ کا لقب ذَاالنُّوْن مشہور ہو گیا۔ اردو: ''ن'' اردو کے حروف تہجی میں سے ہے اور ''ذوالنّون'' (حضرت یونسؑ کا لقب) بھی اردو میں معروف ہے۔ درج ذیل قطعہ میں اکبرالہ آبادی نے میم، نون اور ذوالنّون کے الفاظ سے نکتہ آفرینی کی ہے:

ے نون، تنہا کو میں ہے، کیوں میم سے لکھتے ہیں لوگ — مدتوں تک میں نہیں سمجھا تھا اس مضمون کو

ے آج لٹریری لطیفہ یہ سنا اک دوست سے — ''میم'' نے ماہی کے نگلا حضرتِ ذوالنّونؑ کو

نوی (1) دل میں کسی چیز کا قصد اور ارادہ کرنا، کسی چیز کی گٹھلی۔ آیت 6:95 میں لفظ اَلنَّوٰی گٹھلی کے معنی میں آیا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''نیّت'' معروف ہے۔

ے نیّتِ شوق بھر نہ جائے کہیں — تُو بھی دل سے اتر نہ جائے کہیں (ناصرؔ)

ے رسول اللہؐ کو معلوم تھی کفار کی نیّت — اسی باعث یہاں رکھی تھی تیر انداز جمعیّت (حفیظ جالندھریؔ)

نہج (1) بڑا راستہ، شاہراہ۔ آیت 5:48 میں لفظ مِنْهَاجًا کشادہ راستہ (قانون، دین) کے معنی میں آیا ہے۔ اردو میں نہج، منہاج وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے انھیں تسکینِ کامل تھی کہ ہم منہاجِ حق پر ہیں — نئی تاریخ انسانی کے زرّیں سرورق پر ہیں (حفیظ جالندھریؔ)

نہر (113) جھڑکنا، پانی بہنے کا بڑا راستہ (نہر)، اس مفہوم کی وجہ سے یہ مادہ مطلق وسعت کے معنی بھی دیتا ہے، النھار کے معنی دن کے ہیں، جس میں وسعت اور باافراط روشنی کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ قرآن: نَهَرٍ (54:54) ندی، اَلْاَنْهٰرُ (2:25) نہر کی جمع، اَلنَّهَارِ (6:60) دن کا وقت۔ آیات 17:23 اور 93:10 میں دو دفعہ تَنْهَر سختی کرنے اور جھڑکنے کے معنی میں آیا ہے۔ اردو: نہر، اَنہار، نہار (لیل و نہار)، نہاری وغیرہ۔ ''نہر'' بمعنی جھڑکنا اردو میں مستعمل نہیں ہے۔

ے آساں نہیں ہے بحرِ محبت کا کاٹنا مرمر گیا ہے نہر کے لانے میں کوہکن (رشید)

ے گزر گئے اسی گردش میں اپنے لیل ونہار شبِ فراق گئی 'روزِ انتظار آیا (داغ)

نہی (56) کسی چیز سے منع کر دینا۔ تنهيةُ الوادی : وادی کا آخری کنارہ جہاں پہ سیلاب رک جاتا ہے۔ الانتهاء: کسی ممنوع کام سے رک جانا۔ النّهية: عقل جوانسان کو قبیح اعمال سے روکتی ہے اس کی جمع النُّهٰی ہے نِهَايَةُ النّهار کے معنی دن کے بلند ہونے کے ہیں جب کہ اس کا آخری حصہ شروع ہو جاتا ہے۔ قرآن: نَهٰكُمْ ، فَانْتَهُوْا (59:7) وہ تمہیں منع کریں پس تم منع ہو جایا کرو اِنْتَهُوْا (4:171) تم لوگ باز آ جاؤ اَلْمُنْتَهٰى (53:14) آخری حد فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (5:91) کیا تم لوگ باز آنے والے نہیں ہو اَلنُّهٰى (20:54) عقل (جمع)۔ اردو: نہی (نہیں) انتہاء منتہی منتہا نہایت (کسی چیز کا انجام انتہاء) وغیرہ۔

ے ترے علم و محبت کی نہیں ہے انتہا کوئی نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر سازِ فطرت میں نوا کوئی (اقبال)

درج ذیل شعر میں میر تقی میر نے لفظ ''نہایت'' بمقابلہ بدایت (ابتداء) استعمال کیا ہے۔

ے تھی صعبِ عاشقی کی بدایت ہی میر پر کیا جانیئے کہ حالِ نہایت کو کیا ہوا

نیل (12) عطیہ پہنچنا ہر وہ چیز جو انسان کی پہنچ میں ہو۔ قرآن: لَايَنَالُ (22:37,2:124) نہیں پہنچتا لَنْ تَنَالُوا (3:92) تم نہیں پہنچ سکتے تَنَالُه اَيْدِيْكُمْ (5:94) اس تک تمہارے ہاتھ پہنچ سکتے ہیں آیت 9:120 میں یَنَالُوْنَ نَيْلًا سے دشمن کے ہاتھوں مسلمانوں کو پہنچنے والی تکلیف وغیرہ مراد ہے۔ اردو: نائلہ (نام عرب میں زمانہ جاہلیت کے ایک بت کا نام بھی نائلہ تھا) نیلِ مرام (نَیل بمعنی حصول اور مرام بمعنی مقصد یعنی حصولِ مقصد: فرہنگ آصفیہ) بے نیلِ مرام (ناکام) وغیرہ۔

ے یہ عزّیٰ پہ وہ نائلہ پہ فدا تھا اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا (حالی)

ے بارہا پلٹا ہوں ان کے در سے بے نیلِ مرام جی میں ہے پھر آج قسمت آزمانا چاہیے (ثاقب)

تعداد مادہ: 66 تعداد الفاظ: 2625

و

وبل (8) موسلا دھار بارش۔ وبال: ہر ایسی چیز جس میں شدت ہو اور اس سے ''ضرر'' کا احتمال ہو۔ قرآن: وَابِلٌ (2:265) تیز بارش، آیت 73:16 میں لفظ وَبِیْلًا اور آیت 59:15 میں لفظ وَبَالَ کے معنی سختی، سزا وغیرہ کے ہیں۔ اردو میں لفظ وبال (بمعنی مصیبت، بلائے جان وغیرہ) معروف ہے۔

؎ زندگی ہر طرح وبال رہی — صبر بھی آزما کے دیکھ لیا (عرشؔ)

؎ بل نازکی سے پڑتے ہیں لاکھوں دمِ خرام — گیسو کا بال بال کمر پر وبال ہے (امانتؔ)

وتد (3) میخ جو کہیں گاڑ دی جائے۔ آیات 38:12، 89:10 اور 78:7 میں لفظ اَوتَاد (وتد کی جمع) میخوں اور پہاڑوں کے معنی میں آیا ہے۔ پہاڑ بھی چونکہ زمین میں میخوں کی طرح گڑے ہوتے ہیں اس لیے معنی میں مماثلت پیدا ہوئی ہے۔ اُردو میں اگرچہ یہ لفظ معروف نہیں مگر میر انیسؔ نے درج ذیل شعر میں ''اوتاد'' بمعنی پہاڑ باندھا ہے۔

؎ گیتی لرز گئی دلِ اوتاد ہل گئے — تیرِ ستم کمانوں کے چلّوں سے چل گئے (انیسؔ)

وتر (3) اس مادہ کے تین معنی قرآن میں آئے ہیں۔ اَلْوَتْرِ (89:3) طاق (بمقابلہ جفت)، تَتْرَا (23:44) متواتر، ایک کے بعد دوسرا، یَتِرَکُمْ (47:35) کم کرنا، نقصان دینا۔ اردو: وِتر (عشاء کے بعد کی نماز جو طاق رکعات کی وجہ سے وِتر کہلاتی ہے)، تواتر، متواتر، وتیرہ (وہ عادت جو کسی کام کے متواتر کرنے سے بن جاتی ہے) وغیرہ۔

؎ رواں پیہم دواں سیلابِ تیر و سنگ کی آندھی — مسلسل اور متواتر فسادِ جنگ کی آندھی (حفیظ جالندھریؔ)

؎ یہودی قلعہ میں یثرب کے غلوں کا ذخیرہ ہے — ہمیں کچھ بھی نہیں دیتے یہ کیا ان کا وتیرہ ہے (حفیظ جالندھریؔ)

وثق (34) کسی چیز کو رسی کے ساتھ باندھنا، مضبوط ہونا، محکم ہونا۔ المیثاق: پختہ عہد، ثقہ: قابل اعتماد آدمی، مضبوط کردار کا آدمی۔ قرآن: یُوْثِقُ، وَثَاقَہٗ (89:26) مضبوط باندھنے کے معنی میں، اَلْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی (2:256) مضبوط حلقہ، مِیْثَاقَ (2:83) پختہ عہد۔ اردو: میثاق، وثوق، واثق، توثیق، وثیقہ، ثقہ وغیرہ۔

؎ ہوا بھی ہو گئی میثاقِ تیرگی میں فریق — کوئی چراغ نہ اب رہگزر میں رکھا جائے (افتخار عارفؔ)

وجب (1) کوئی چیز زمین پر ڈال دینا، کسی چیز کا پختہ طور پر جمنا۔ آیت 22:36 میں لفظ وَجَبَتْ قربانی کے جانوروں کے ذبح ہونے کے بعد زمین پر گرنے کے مفہوم میں آیا ہے۔ اردو: واجب، واجبات، واجبی، وجوب، موجب وغیرہ۔

؎ واجبُ القتل اس نے ٹھہرایا آیتوں سے روایتوں سے مجھے (ذوقؔ)

؎ عشق کے واجبات کیسے دوں تم نے کیا میرے پاس چھوڑا ہے (امجد اسلام امجدؔ)

وجد(107) پانا۔قرآن: وَجَدَ (3:37) اس نے پایا' وَوَجَدَكَ (93:7) اور اس نے آپؐ کو پایا' لَا يَجِدُوْنَ (24:33) وہ لوگ نہیں پاتے' وُجدِكُمْ (65:6) تمہاری استطاعت۔اردو: وجد' وجدان' وجود' واجد' موجود' موجودات' ایجاد' موجد وغیرہ۔

؎ عرشِ اعظم کو ہلاتی تھیں دعائیں ان کی وجد کرتے تھے مَلک سن کے صدائیں ان کی (انیسؔ)

؎ تیرے ہی ذوقِ جلوہ سے وا ہو گئی ہے چشم یاں ورنہ امتیازِ وجود و عدم نہ تھا (وحشتؔ)

؎ نبضِ موجودات میں پیدا حرارت اس سے ہے اور مُسلِم کے تخیّل میں جسارت اس سے ہے (اقبالؔ)

وجہ(78) کسی چیز کا وہ حصہ جو سب سے پہلے کسی کے سامنے آئے' چہرہ' ہر چیز کا بہتر اور اشرف حصہ۔قرآن: وُجُوْهٌ (3:106) وجہ کی جمع یعنی چہرے۔یہ مادہ "مبداء و آغاز" کے معنی بھی دیتا ہے۔جیسے وَجْهَ النَّهَارِ (3:72) دن کا اوّل حصہ' وَجْهَ اللّٰهِ' (30:38) یہاں مراد اللہ کی رضا اور خوشنودی ہے' تَـوَجَّـهَ (28:22) اس نے دھیان کیا' اس طرف اپنا چہرہ کیا' وِجْهَةٌ (2:148) سمت' جہت' وَجِيْهًا (3:45) خوش شکل' اعلیٰ مرتبے والا۔اردو: وجہ (چہرہ' اصل بات)' وجوہ' وجاہت' وجیہہ' جاہ' توجّہ' متوجّہ' توجیہہ' جہت' جہات وغیرہ۔

؎ دیکھ اے داغؔ' اہلِ دنیا کو ہوسِ عزوجاہ نے مارا (داغؔ)

؎ آپؐ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہہ ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے (احمد رضاؔ)

؎ خوش جمالوں میں دھوم تھی اپنی نام اس کا بھی وجہِ شہرت تھا (افتخار عارفؔ)

؎ دشمن کے فعل کی تمہیں توجیہہ کیا ضرور تم سے فقط مجھے گلہٗ دوستانہ تھا (شیفتہؔ)

؎ بے ارادہ لمس کی وہ سنسنی پیاری لگی کم توجہ آنکھ کا وہ دیکھنا اچھا لگا (امجد اسلام امجدؔ)

وحد(68) ایک ہونا' یگانگت ہونا۔قرآن: وَاحِدٍ (2:61) ایک' وَحِيْدًا (74:11) یگانہ' جس کا کوئی ثانی نہ ہو۔

اردو: واحد' موحّد (توحید پرست)' وحید (ممتاز)' توحید' وحدت وغیرہ۔

؎ سر تو سجّادوں پہ تھے' عرشِ معلّی پہ نماز شیر دل' منتخبِ دہر' وحید و ممتاز (انیسؔ)

؎ وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آ سکے آئینہ کیا مجال تجھے منہ دکھا سکے (دردؔ)

؎ ہم موحّد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم ملّتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں (غالبؔ)

وحش (1) انس کی ضد۔ وہ جانور جو انسان سے مانوس نہیں ہوتے انھیں وحش کہا جاتا ہے' اس کی جمع وُحُوش (81:5) ہے۔
اردو: وحشت' وحش' وحوش' وحشی وغیرہ۔

ے گرمی سے رن کی' ہوش اڑے وحش وطیر کے　　شیر اس طرف اتر گئے دریا کو پیر کے　(انیسؔ)

ے ہم کہاں جائیں یہ بے نام سی وحشت لے کر　　جن کے گھر ہوتے ہیں' وہ لوگ تو گھر جاتے ہیں　(نامعلوم)

وحی (78) تیزی سے اشارہ کرنا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات کسی کے دل میں ڈال دینا۔ اصطلاحی مفہوم میں کلمہ الٰہیہ کے نبی یا رسول پر نازل ہونے کو وحی کہا جاتا ہے۔ قرآن: وَحْیٌ (53:4) وحی' اَوْحَیْتُ (5:111) میں نے وحی کی' اَوْحَیْنَا (4:163) ہم نے وحی کی' وَحْیِنَا (11:37) ہماری وحی۔ اردو میں لفظ ''وحی'' اسی معنی میں معروف ہے۔

ے بیان کیسے ہوں الفاظ میں صفات انؐ کی　　نزولِ وحیِ الٰہی ہے بات بات انؐ کی　(اقبال عظیم)

ودّ (28) چاہنا' محبت کرنا' تمنّا کرنا۔ قرآن: وَدُّوا (4:89) انہوں نے چاہا' مَوَدَّۃٌ (4:73) محبت' مودّت' وَدُوْدٌ (11:90) اللہ کا صفاتی نام' محبت کرنے والا (اپنے بندوں سے)۔ اردو: ودود (بطور نام' عبدالودود)' مودّت وغیرہ۔

ے یادِ حق قلب میں' سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ درود　　یہ دعا خالقِ اکبر سے کہ اے ربِّ ودود　(انیسؔ)

ے شبانہ روز دارالامن میں فتنہ فساد ان کا　　منافق سے مودّت اور مومن سے عناد ان کا　(حفیظ جالندھریؔ)

ودع (4) کسی چیز کو پُرسکون طریقے سے چھوڑ دینا۔ ودیعت: وہ چیز جو کسی کے پاس بطور امانت رکھ دی جائے۔ یعنی ایسی چیز جس میں سکون اور ٹھہراؤ آ گیا ہو۔ تودیع: مسافر کو الوداع کہنا۔ قرآن: مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ (93:3) آپؐ کے رب نے آپؐ کو نہیں چھوڑا' دَعْ اَذٰهُمْ (33:48) ان کی تکالیف کو چھوڑ دیں یعنی درگزر کریں' مُسْتَوْدَع (6:98/99) وہ جگہ جہاں کسی چیز کو آرام سے رکھ دیا جائے۔ اردو: وداع' الوداع' ودیعت وغیرہ۔

ے ایک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب　　خونِ جگر' ودیعتِ مژگانِ یار تھا　(غالبؔ)

ے ہم روزِ وداع ان سے ہنس ہنس کے ہوئے رخصت　　رونا تھا بہت ہم کو' روتے بھی تو کیا ہوتا　(اکبرؔ الہ آبادی)

دیۃ (2) خون بہا۔ (اس کا مادہ و د ی ہے) آیت 4:92 میں لفظ دِیَۃٌ دونوں دفعہ اسی مفہوم میں آیا ہے۔ اردو میں بھی لفظ ''دیّت'' اسی معنی میں معروف ہے۔

ے خونِ عُشّاق ہے کیوں مذہبِ خوباں میں حلال　　دیّت اس خون کی شاید نہیں اِسلام کے بیچ　(مصحفیؔ)

واد(12) وادی، پانی بہنے کی جگہ، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ زمین۔ قرآن: وَادٍ (14:37) وادی، اَوْدِيَةٌ (13:17) وادی کی جمع، اَوْدِيَتِهِمْ (46:24) ان کی وادیاں۔ اردو میں لفظ "وادی" اسی معنی میں معروف ہے۔

؎ اے سرزمینِ وادیٔ بطحا پناہ دے — چھانیں گے خاک اہلِ وفا در بدر کہاں (اقبال عظیم)

ورث(35) کسی چیز کا کسی کی ملکیت میں ہونا اور پھر اس چیز کا کسی دوسرے کو منتقل ہو جانا۔ جو چیز اس طرح منتقل ہوا سے میراث اور جسے منتقل ہوا سے وارث کہا جاتا ہے۔ وارث کی جمع ورثاء ہے۔ قرآن: وَرِثُوا (7:169) وہ وارث ہوئے، اَلْوَارِثِ (2:233) وارث، مِيرَاثُ (57:10) میراث۔ اردو: وارث، ورثاء، وراثت، ورثہ، میراث، موروثی، مرثیہ، مراثی وغیرہ۔

؎ یہ ٹھہرے ہیں اسلام کے رہنما اب — لقب ان کا ہے وارثِ انبیاء اب (حالؔی)

؎ میرے بچوں کو وراثت میں ملے حُبِّ رسولؐ — یہ اثاثہ بعد میرے بھی، تو گھر میں چاہیئے (ریاضؔ)

؎ گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی — ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا (اقبالؔ)

؎ انھیں اعمالناموں پر نسب نامے مقدّم تھے — کہ یہ پیدائشی اشراف، موروثی مکرّم تھے (حفیظ جالندھرؔی)

ورد(9) پہنچنا، داخل ہونا، کسی سیّال چیز کا بہنا۔ قرآن: مَا وَرَدُوهَا (21:99) وہ اس میں داخل نہ ہوتے، وَارِدَ (12:19) قافلے کے آگے آگے چلنے والا آدمی، وٰرِدُوْنَ (21:98) داخل ہونے والے لوگ، اَلْوِرْدُ (11:98) داخلہ، حَبْلِ الْوَرِيْدِ (50:16) وہ بڑی رگ جو پورے جسم میں خون کا ورود یقینی بناتی ہے۔ اردو: وارد، ورود، واردات (وارد کی جمع ہے، وہ کیفیت جو آدمی کے دل، دماغ یا جسم پر گزرے، خارجی لحاظ سے اس کے معنی کسی خاص کام کے کرنے یا ہونے کے ہیں)، وِرد (وظیفہ)، مورد (موردِ الزام) وغیرہ۔

؎ پچھلے پہر کی چاندنی نور میں ہے ڈھلی ہوئی — عرشِ بریں سے پے بہ پے قدسیوں کا ورود ہے (اثرؔ)

؎ تھا وردِ زباں، نعرۂ یا رب شبِ فرقت — آتا ہے بُرے وقت میں بندے کو خدا یاد (داغؔ)

؎ میں ہر طرح سے موردِ الزام ہو گیا — تقصیر کی کسی نے 'مرا نام ہوگیا (داغؔ)

وردہ (1) گلاب کا پھول، سرخ رنگ۔ آیت 55:37 میں روز قیامت آسمان کے پھٹ کر سرخ ہو جانے کو وردہ (گلاب کے پھول) کے رنگ سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اردو: ورد، وردہ (گلاب کا پھول، سرخ رنگ) وغیرہ۔

؎ واں رخ شگفتگی سے گلِ ورد بن گیا — یاں غم سے روئے زرد، زرِ ورد ہو گیا (ذوقؔ)

؎ ہے اصل ایک ریشہ وہی نخلِ قدس کا — لیکن کہیں وہ خار، کہیں ورد ہوگیا (ذوقؔ)

انگریز سپاہ سرخ یونیفارم کے ساتھ برصغیر میں وارد ہوئی تو مقامی زبان میں ان کے اس لباس کو "وردی" (لباسِ سرخ) کا نام دیا گیا۔ بعد میں یہ لفظ رفتہ رفتہ اپنے رنگ کی قید سے آزاد ہو کر انگریزی لفظ uniform کا مستقل طور پر قائم مقام بن گیا۔ لہٰذا آج کل یونیفارم کسی محکمہ کی ہو، کسی رنگ کی ہو اردو میں وردی ہی کہلاتی ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

ؔ خزاں کا دور تھا، نا قابلِ برداشت سردی تھی ہزاروں زخم تن پر، یہ خدا والوں کی وردی تھی (حفیظ جالندھریؔ)

ورق (4) درخت کا پتّا، کرنسی کے طور پر سکّہ وغیرہ۔ قرآن: بِوَرِقِكُمْ (18:19) یعنی تم اپنا یہ سکّہ دے کر اپنے ایک ساتھی کو شہر بھیجو، وَرَقِ الْجَنَّةِ (20:121) جنت کے پتّے، وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ (6:59) اللہ کے عالم الغیب ہونے کا ذکر ہے کہ کہیں کوئی پتّا بھی گرتا ہے تو وہ جانتا ہے۔ اردو میں لفظ "ورق" بمعنی درخت کا پتا اور کاغذ معروف ہے، اس کی جمع "اوراق" ہے۔

ؔ جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور رخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے (اقبالؔ)

ؔ دفترِ ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات (اقبالؔ)

وَراء (32) پیچھے، پرے، کسی چیز کا چھپا ہوا ہونا، آگ بھڑکانا۔ قرآن میں یہ مادہ ان سب معانی میں آیا ہے۔ **پیچھے ہونا:** وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ (2:101) ان کی پیٹھوں کے پیچھے، وَرَآءَهٗ (2:91) اس کے علاوہ، اس کے بعد یا پیچھے، وَرَآءِیْ (19:5) میرے بعد یعنی میرے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد۔ **چھپانا:** يُوَارِيْ (5:31) وہ چھپاتا ہے، يَتَوَارٰى (16:59) وہ چھپتا ہے، تَوَارَتْ (38:32) وہ (سورج) چھپ گیا۔ **آگ جلانا:** تُوْرُوْنَ (56:71) تم آگ جلاتے ہو، اَلْمُوْرِيٰتِ (100:2) آگ کی چنگاریاں نکالنے والے۔ اُردو میں یہ مادہ چھپانے اور آگ جلانے کے معنی میں مستعمل نہیں، البتہ "پرے"، "پیچھے" اور "علاوہ" کے معنی میں وراء، ماوراء وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ؔ مقام بندۂ مومن کا ہے ورائے سپہر زمیں سے تابہ ثریّا تمام لات و منات (اقبالؔ)

ؔ طویل سجدہ اگر ہیں تو کیا تعجب ہے ورائے سجدہ غریبوں کو اور کیا ہے کام (اقبالؔ)

ؔ اگر مقصودِ کل میں ہوں تو مجھ سے ماوراء کیا ہے مرے ہنگامہ ہائے نو بنو کی انتہا کیا ہے (اقبالؔ)

وزر (25) بوجھ اٹھانا، بارگراں (جمع اَوزار)، جائے پناہ۔ قرآن: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (6:164/165) اس آیت میں یہ مادہ بطور فاعل، اسم اور فعل آیا ہے۔ یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، اَوْزَارَ (6:31) بوجھ، بطور جمع، وَزِيْرًا (20:29) ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے والا، مددگار، وَزَرَ (75:11) جائے پناہ۔ اردو: اَوزار، وزیر، وزراء، وزارت وغیرہ۔

ؔ میں پھٹکتا ہوں تو چھلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں ہیں سبھی تہذیب کے اَوزار، تُو چھلنی، میں چھاج (اقبالؔ)

وزن(23) کسی چیز کے ہلکے یا بھاری ہونے کا اندازہ کرنا، تولنا۔قرآن: اَلْوَزْنُ (7:8) تولنے کا عمل، وَزِنُوْا (17:35) تم وزن کرو، مَوْزُوْن (15:19) وزن کی ہوئی چیز، جس کی کوئی خاص مقدار ہو، اس آیت میں تمام موجوداتِ کائنات مراد ہیں جن کی مقدار و تعداد اللہ نے تقدیر (اندازے) کے مطابق مقرر فرمائی ہے، اَلْمِیْزَان (11:85) وزن کرنے کا آلہ۔اردو: وزن، وزنی، اوزان، موزون، موزونیت، موازنہ، توازن، متوازن، میزان، میزانیہ وغیرہ۔

۔ قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے — دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان (اقبالؔ)

۔ اقبالؔ! یہاں نام نہ لے علمِ خودی کا — موزوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات (اقبالؔ)

وسط (5) کسی چیز کا درمیان، ہر چیز کا درمیانی حصہ۔وساطت: وسیلہ (لغوی معنی ہیں درمیان میں پڑنا، لفظ ''واسطہ'' بھی اسی مفہوم میں اس مادہ سے مشتق ہے)۔قرآن: اُمَّةً وَّسَطاً (2:143) درمیانی امت، اَوْسَطُهُمْ (68:28) ان میں سے درمیان والا، اَوْسَطِ (5:89) درمیانے درجے کا، اَلْوُسْطٰی (2:238) درمیان والی۔اردو: وَسط، اَوسط، متوسّط، وَسطی، وُسطیٰ، وساطت، واسطہ (تعلق)، توسّط وغیرہ۔

۔ سچ ہے مقامِ دوست کے طالب کو کیا غرض — جنّت سے واسطہ، نہ جہنّم سے واسطہ (داغؔ)

۔ کونسے روز ترا وعدۂ دیدار نہ تھا — کونسی شب میں ترے واسطے بیدار نہ تھا (مصحفیؔ)

۔ حق کے ولی، مصاحبِ سردارِ انس و جنّ — کوئی جواں، کوئی متوسّط کوئی مُسِن (انیسؔ)

وسع (32) قدرت رکھنا، اختیار رکھنا، کشادہ ہونا، فراخ ہونا۔قرآن: وَسِعَ (20:98) اس نے کشادہ کیا، وَاسِعٌ (5:54) وسعت دینے والا، اللہ کا صفاتی نام، وَاسِعَةً (4:97) وسیع، سَعَةً (2:247) مال کی فراخی، اَلْمُوْسِعِ (2:236) مال کی فراخی والا، دولتمند۔اُردو: واسع، وسعت، وسیع، توسیع وغیرہ۔

۔ بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سُوئے حرم لے چل — اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے (اقبالؔ)

وسل (2) ذریعہ بننا، ذریعۂ تقرب ہونا، رغبت کے ساتھ کسی چیز کی طرف پہنچنا۔آیات 5:35 اور 17:57 میں اَلْوَسِیْلَةَ قربِ الٰہی کے ذریعے کے مفہوم میں آیا ہے۔اردو: وسیلہ، وسائل، توسّل وغیرہ۔

۔ وہ نظر بہم نہ پہنچی کہ مُحیطِ حسن کرتے — تری دید کے وسیلے خدوخال تک نہ پہنچے (فیضؔ)

وسم (2) نشان لگانا، لوہا گرم کر کے جانور کو داغنا۔موسوم: نشان زدہ۔توسم وہ فہم اور فراست ہے جو نشانات اور علامات کی

مدد سے حقیقت کا سراغ لگائے' وسیــــم کے معنی کسی خاص علامت یا نشان کے حامل شخص کے ہیں' عرفِ عام میں ''وسیم'' کے معنی ہیں خوبصورت شخص۔ موسم الحج: حج کا زمانہ' وہ ایام جو اجتماعِ حج کے لیے مخصوص (نشان زدہ) ہوں۔ بعد میں کسی بھی زمانہ اور وقت کے لیے موسم کا لفظ عام بولا جانے لگا۔ قرآن: سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُوْمِ (68:16) ہم جلد اس کی سونڈ کو داغیں گے' لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ (15:75) یہ عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اردو: وسیم' وسمہ (خضاب)' موسم' موسوم وغیرہ۔

- مہ جبیں رات ہے تاروں بھری چھائی سر پر — اودی وسمے کی نہیں ہے یہ رضائی سر پر (مصحفی)
- ابھی موسم ہی نہیں' دن ہی نہیں' سن ہی نہیں — ہے لڑکپن کا زمانہ وہ ادائیں کیا جانیں (داغ)

وسوس (5) دل میں برے خیال کا گزرنا' لغوی طور پر عورت کے چلنے سے زیورات کی جو ہلکی سی آواز پیدا ہوتی ہے اسے وسواس کہتے ہیں (امام راغب)۔ قرآن: فَوَسْوَسَ (7:20) اس نے وسوسہ ڈالا' یُوَسْوِسُ (114:5) وہ وسوسہ ڈالتا ہے' اَلْوَسْوَاسِ (114:4) وسوسہ ڈالنے والا۔ اُردو: وسوسہ' وسواس' وساوس (جمع) وغیرہ۔

- وہ چراغِ جاں کبھی جس کی لَو نہ کسی ہوا سے نگوں ہوئی — تری بے وفائی کے وسوسے اسے چپکے چپکے بجھا گئے (امجد اسلام امجد)
- راہیں تو بہت دور کی معلوم ہیں لیکن — مجھ کو مرے وسواس بتانے نہیں دیتے (انور)
- پلا ساقی' پلا وہ شعلۂ صہبائے ایمانی — کہ اڑ جائیں دھواں بن کر وساوس ہائے شیطانی (حفیظ جالندھری)

وصف (14) کسی کا حلیہ بیان کرنا۔ قرآن میں یہ مادہ اکثر و بیشتر جھوٹی باتیں گھڑنے کے معنی میں آیا ہے۔ قرآن: وَصْفَهُمْ (6:139) ان کی من گھڑت باتیں' تَصِفُوْنَ (12:18) تم باتیں گھڑتے ہو' یَصِفُوْنَ (23:91) وہ من گھڑت باتیں کرتے ہیں۔ اردو: وصف' اوصاف' واصف' موصوف' متّصف' توصیف' صِفَت' صفات' صفاتی وغیرہ۔ اردو میں یہ تمام الفاظ خوبی اور خوبی کے بیان کے لیے مستعمل ہیں۔

- مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے — یعنی وہ صاحبِ اوصاف حجازی نہ رہے (اقبال)
- تجھ لب کی صِفَت لعلِ بدخشاں سوں کہوں گا — جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا (ولی دکنی)
- خاکی و نوری نہاد بندۂ مولا صفات — ہر دو جہاں سے غنی' اس کا دلِ بے نیاز (اقبال)

وصل (12) ملنا' ملانا' ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے ساتھ ملا دینا۔ قرآن: یَصِلُوْنَ (4:90) وہ لوگ ملتے ہیں' وَصَّلْنَا (28:51) ہم نے (ایک بات کو دوسری سے) ملا دیا' وَصِیْلَةٍ (5:103) عربوں کی مشرکانہ رسموں کے مطابق مخصوص شرائط پوری کرنے والی

بکری کو وصیلہ کہا جاتا تھا' لغوی معنی ہیں "ملی ہوئی"۔ اردو: وصل (ملاپ)' وصال (ملاپ' موت)' واصل' اتصال' متصل' وصول' موصل' موصول' مواصلات' صلہ وغیرہ۔

- وصل اس کا خدا نصیب کرے — میر جی چاہتا ہے کیا کیا کچھ (میرؔ)
- وصالِ یار کی فرقت میں آرزو تھی مجھے — اسی فراق میں آخر مرا وصال ہوا (نسیم دہلوی)
- یہ تلاشِ متصل' شمعِ جہاں افروز ہے — توسنِ ادراکِ انساں کو خرام آموز ہے (اقبالؔ)
- مٹھیوں میں خاک لے کر دوست آئے وقتِ دفن — زندگی بھر کی محبت کا صلہ دینے لگے (ثاقبؔ)

وصی (32) نصیحت کرنا' حکم دینا' متوقع واقعہ پیش آنے سے قبل ہی اس کے بارے میں ناصحانہ انداز میں ہدایات دینا۔ عرف عام میں مرنے سے قبل ضروری ہدایات دینا۔ قرآن: وَصّٰكُمْ (6:144/145) اس نے تمہیں حکم دیا' تُوْصُوْنَ (4:12) تم وصیت کرتے ہو' يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ (4:11) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے' مُوْصٍ (2:182) وصیت کرنے والا' اَلْوَصِيَّةُ (2:180) وصیت۔ اردو: وصیت' وصیت نامہ' وصی (جس کو وصیت کی گئی ہو' بطور نام بھی معروف ہے) وغیرہ۔

- ان سے کرتا ہے دمِ نزع وصیت یہ عزیزؔ — خلق روئے گی مگر تم نہ پریشاں ہونا (عزیزؔ)
- باچھیں کھلی جاتی تھیں محمدؐ کے وصی کی — شادی تھی علمدارِ حسینؓ ابنِ علیؓ کی (دبیرؔ)

وضع (26) کسی چیز کو قرینے سے رکھنا' بوجھ وغیرہ اتار دینا۔ موضع (جمع مواضع) کوئی چیز رکھنے کی جگہ یا موقع۔ قرآن میں یہ مادہ درج ذیل معانی میں استعمال ہوا ہے۔ **بوجھ رکھنا**: وَضَعْنَا (94:2) ہم نے بوجھ ہلکا کر دیا' وَضَعَتْهُ (46:15) اس کو پیدا کیا (وضع حمل کے معنی)' تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ (24:58) تم اپنے کپڑے اتارتے ہو۔ **بنانا' قائم کرنا**: وُضِعَ لِلنَّاسِ (3:96) لوگوں کے لیے بنایا گیا (خانہ کعبہ کو)' وَضَعَ الْمِيْزَانَ (55:7) اس نے ترازو قائم کی۔ **جگہ' موقع**: مَوَاضِعِهٖ (4:46) اس کی جگہ' موقع' اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ (88:14) خاص جگہ قرینے سے رکھے ہوئے جام۔ اُردو: وضع (خاص کیفیت یا حالت)' وضع داری (ظاہری حالت قائم رکھنا)' واضع (بنانے والا)' موضع' موضوع' تواضع (انکساری' مہمان کی خدمت) وغیرہ۔

- پھر وضعِ احتیاط سے دھندلا گئی نظر — پھر ضبطِ آرزو سے بدن ٹوٹنے لگا (فیضؔ)
- قطرۂ خونِ جگر سے کی تواضع عشق کی — سامنے مہمان کے جو تھا میسّر رکھ دیا (داغؔ)
- گھٹتے گھٹتے اب تمہاری وضعداری گھٹ گئی — بڑھتے بڑھتے اُنس غیروں سے تمہارا بڑھ گیا (تصویرؔ)

وطن(1) رہنے بسنے کی جگہ، مستقل اقامت گاہ۔مَوَاطِنَ (9:25) مقامات، مواقع۔اردو: وطن، اوطان، وطنیت وغیرہ۔

ـ مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم (غالبؔ)

ـ ہے ساتھ ساتھ شامِ غریبی میں کچھ دھواں یاروں نے گھر کو آگ لگا دی وطن میں کیا (نامعلوم)

وعد(151) وعدہ کرنا، سزا وغیرہ کے وعدہ کے لیے وعید کا لفظ مخصوص ہے۔قرآن: وَعْدَاللّٰہِ حَقًّا (4:122) اللہ کا وعدہ سچا ہے، يَوْمُ الْوَعِيْدِ (50:20) سزا کا دن، اَلْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ (85:2) وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے، روزِ قیامت، اَلْمِيْعَادَ (13:31) وعدہ۔اردو: وعدہ، وعید، موعود، میعاد (وقتِ موعود) وغیرہ۔

ـ ترے وعدے پر جیئے ہم، تو یہ جان جھوٹ جانا کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا (غالبؔ)

ـ یہی وہ ملّتِ موعود تھی دنیائے ہستی میں نویدِ امن ہونا تھا جسے انساں کی بستی میں (حفیظ جالندھریؔ)

ـ ہوئی میعاد پوری امتحانِ زیر دستی کی ہے تیرے ہاتھ پر موقوف اب تاریخ ہستی کی (حفیظ جالندھریؔ)

وعظ(25) ایسی نصیحت جس میں خوف اور وعید بھی شامل ہو۔قرآن: اَعِظُكُم (34:46) میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، يُوْعَظُوْنَ (4:66) وہ نصیحت کیے جاتے ہیں، مَوْعِظَةً (2:66) نصیحت، اَلْوٰعِظِيْنَ (26:136) نصیحت کرنے والے۔اردو: وعظ، واعظ، مواعظ وغیرہ۔

ـ حلقہ در حلقہ برائے پندو وعظ آنے لگے تیرے کوچے میں گئے اور لوگ سمجھانے لگے (پروین شاکر)

ـ رحمت کے کارخانے ہیں، واعظ کچھ اور ہی بخشش اسی کی ہوگی، جس سے خطا ہوئی (داغؔ)

وفد(1) گروہ، لوگوں کی جماعت جو اپنی ضروریات کی غرض سے کسی مقتدر ہستی کے پاس جائے۔ آیت 19:85 میں متقین کے وفد کی دربارِ الٰہی میں حاضری کا ذکر ہے۔اردو میں اس مادہ سے وفد، وفود وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ـ مسلمانوں کو بھی اس نے بلایا اور فرمایا کہ تم کو قید کرنے کے لیے یہ وفد ہے آیا (حفیظ جالندھریؔ)

وفر(1) مالِ کثیر، کسی بھی چیز کی بہتات۔جَزَاءً مَّوْفُوْرًا (17:63) بھرپور سزا۔اردو: وافر، وفور، موفور وغیرہ۔

ـ الٰہی رزق کی تنگی ہے ان کو رزق وافر دے نہیں ہے مال ان کے پاس تو ان کو غنی کر دے (حفیظ جالندھریؔ)

ـ پھر محبت ان نگاہوں سے عیاں ہونے لگی پھر وفورِ لذتِ شوق نہاں ہونے لگا (وحشتؔ)

ـ محبت کے سبب سے یہ عجب ہنگامہ برپا ہے ہجومِ شوق خاطر میں، غمِ موفور سینہ میں (ذکی)

وفق (4) دو چیزوں کے درمیان، ہم آہنگی ہونا۔ لفظ اتفاق بھی اسی مادہ سے مشتق ہے، اس کے معنی باہمی محبت اور ہم آہنگی کے بھی ہیں اور ایسے موقع کے بھی جب انسانی عمل تقدیرِ الٰہی کے عین مطابق ہو جائے۔ قرآن: یُوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا (4:35) اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت فرما دے گا، جَزَآءً وِّفَاقًا (78:26) پورا بدلہ، عمل کے عین مطابق، تَوْفِیْقًا (4:62) توفیق، اللہ کی مدد سے کسی کام کے انجام دینے میں حالات، ذرائع، کوشش وغیرہ میں موافقت پیدا ہو جانا۔ اردو: اتفاق، اتفاقات، اتفاقاً، اتفاقیہ (اردو میں اضافی معنی: کسی چیز کا اچانک خلاف توقع مل جانا)، توفیق، موافق، موافقت، وفاق (ایسا نظامِ حکومت جس میں صوبوں اور مرکز میں موافقت ہو)، متفق، متفقہ وغیرہ۔

ـ یہ تکلیف و راحت ہے سب اتفاقی چلو اب بھی ہے وقت چلنے کا باقی (حالؔی)

ـ اگر تو اتفاقاً مل بھی جائے تری فرقت کے صدمے کم نہ ہوں گے (حفیظؔ ہوشیارپوری)

ـ مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق (اقبالؔ)

وفی (66) کسی چیز کو پورا پورا لے لینا، کسی چیز کی تکمیل ہو جانا۔ عموماً یہ مادہ انسان کے فوت ہونے کے معنی دیتا ہے۔ اس لیے کہ فوت ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ انسان کے جسم اور اس کی روح کو یعنی پورے کے پورے انسان کو واپس لے لیتا ہے۔ قرآن: اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ (2:40) تم میرا عہد پورا کرو، اَوْفُوا الْكَیْلَ (17:35) پیمانہ پورا بھر کر دو، یَتَوَفّٰی (8:50) وہ پورے لیے جاتے ہیں یعنی فوت ہوتے ہیں، تَوَفَّنَا (3:193) تو ہمیں موت دے۔ اردو: وفا، وافی (وافی و شافی)، ایفاء، وفات، مُتَوفّی (وفات دینے والا)، مُتَوفّٰی (جسے وفات دی گئی) وغیرہ۔

ـ اس کے یوں ترکِ محبت کا سبب ہو گا کوئی جی نہیں یہ مانتا، وہ بے وفا پہلے سے تھا (پروین شاکر)

ـ اپنے اپنے بے وفاؤں نے ہمیں یکجا کیا ورنہ میں تیرا نہیں تھا اور تو میرا نہ تھا (فرازؔ)

ـ پھر لگا پڑھنے وہ کافر بے وفائی کا سبق پھر وفا کا ذکر زیبِ داستاں ہونے لگا (وحشتؔ)

ـ ہاں ہاں ضرور وعدہ کا ایفاء کرو گے تم بس بس قسم نہ کھاؤ مجھے اعتبار ہے (نامعلوم)

وقت (13) معیّن عرصہ، جس کام کے لیے عرصہ معین کر دیا جائے اسے موقوت کہا جاتا ہے۔ قرآن: اَلْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (15:38) مقررہ وقت، مِیْقَاتًا (78:17) مقررہ وقت یا کبھی اس جگہ کو بھی میقات کہا جاتا ہے جہاں جمع ہونے کے لیے وقت مقرر کیا

جائے ملاقات کے لیے مقررہ وقت اور جگہ' مَـوَاقِیْتُ (2:189) اوقات مقررہ' مَـوْقُـوْتًـا (4:103) مقررہ وقت کے مطابق۔
اردو: وقت' اوقات (وقت کی جمع' اردو میں حیثیت کے معنی بھی دیتا ہے)' میقات' موقوت وغیرہ۔

ے جنسِ شہرت بہت ارزاں تھی مگر میں نے حفیظؔ — دولتِ وقت کو بیکار نہ کھونا چاہا (حفیظ جالندھریؔ)

ے ایک نظر دیکھا تھا اس نے آگے یاد نہیں — کھل جاتی ہے دریا کی اوقات سمندر میں (امجد اسلام امجدؔ)

ے حور کی خواہش پہ یہ طعنے ملے — واہ! کیا نیّت ہے' کیا اوقات ہے (داغؔ)

وقـر (9) کسی چیز کا مادی یا معنوی اعتبار سے بھاری ہونا' کان کا بھاری ہونا یعنی قوتِ سماعت کا کم ہونا' شخصیت کا بھاری بھرکم ہونا' عزت وعظمت والا ہونا۔ قرآن: وِقْرًا (51:2) بوجھ' وَقْرًا (18:57) ثقلِ سماعت' کان کا بھاری ہونا' وَقَارًا (71:13) معنوی وزن یعنی عزت' تُوَقِّرُوْهُ (48:9) اس (رسولؐ) کی عزت کرو۔ اردو: وقر' وقار' توقیر وغیرہ۔

ے میں سمندر سے پلٹ آیا ہوں لیکر خشک ہونٹ — کوئی رکھے تو وقارِ تشنگی میری طرح (دانشؔ)

ے نہ ہو بے وقر ترکِ سجدۂ ابلیس سے آدم — عدو کی سرکشی سے ذوقؔ کب رتبہ ہو کم میرا (ذوقؔ)

ے اے ظفرؔ اس وقت میں عزت ہے ذلت کا سبب — صاحبِ توقیر کی توقیر دشمن بن گئی (بہادر شاہ ظفرؔ)

وقع (24) کسی چیز کا ثابت ہونا' نیچے گرنا' تـوقـع: کسی چیز کے واقع ہونے کی امید۔ قرآن: وَاقِعٌ (7:171) نیچے گرنے والا' اَلْــوَاقِـعَةُ (56:1) یکبار وقوع ہونے والی' مَــوَاقِـعِ (56:75) واقع ہونے کے مقامات۔ اردو: واقعہ' وقوعہ' وقائع' وقعت' موقع' مواقع' توقع' متوقع وغیرہ۔

ے نہ دینا خطِ شوق گھبرا کے' پہلے — محل' موقع' اے نامہ بر دیکھ لینا (داغؔ)

ے جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ — کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی (غالبؔ)

وقف (4) ٹھہرنا' کھڑے ہونا' کسی چیز کو کسی مقصد کے لیے مخصوص کرنا۔ قرآن: وُقِــفُــوْا (6:27) وہ کھڑے کیے جائیں' وَقِـفُوْهُمْ (37:24) ان کو کھڑا کیے رکھو' مَـوْقُـوْفُوْنَ (34:31) کھڑے کیے ہوئے۔ اردو: وقف' واقف' واقفیت' وقفہ' وقوف (بے وقوف)' توقف' موقوف (ختم ہونا' وقفہ آنا)' موقف' اوقاف' توقیف' توقیفی وغیرہ۔

ے غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی — دوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گزری (موزوںؔ)

ـ کیا قہر ہے' وقفہ ہے' ابھی آنے میں اس کے اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا (ذوقؔ)

ـ اب کئی دن سے وہ رسم و راہ بھی موقوف ہے ورنہ برسوں نامہ بر آتا رہا' جاتا رہا (داغؔ)

وقی (256) لغوی معنی ہیں ڈرنا' ڈر کر بچنا۔ اصطلاحی معنی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر گناہوں سے بچنے کے ہیں۔ قرآن: اَلتَّقْوٰى (5:8)' اَلْمُتَّقِيْنَ (26:90) بطور جمع فاعل' اللہ سے ڈرنے والے' وَاتَّقُوا اللّٰه (2:196) اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اردو: تقویٰ' متقی' متقین' اتقاء' اتقیاء وغیرہ۔

ـ یہ تقویٰ جوانی میں' سالکؔ مگر بُرے وقت میں پارسا ہو گیا (سالکؔ)

ـ الفت وہی' حیاء وہی' مہر و وفا وہی طاعت وہی' وقار وہی' اتقاء وہی (انیسؔ)

وکی (11) سہارا لینا' کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگانا۔ قرآن: اَتَوَكَّوءُا (20:18) میں ٹیک لگا لیتا ہوں' مُتَّكَاً (12:31) ٹیک لگا کر بیٹھنے والی جگہ' مسند' مُتَّكِئِيْنَ (18:31) ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے لوگ۔ اردو میں لفظ "تکیہ" سرہانہ اور سہارا دونوں معانی میں معروف ہے۔ "تکیہ کلام" ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس کا دورانِ گفتگو میں بار بار سہارا لیا جائے' یعنی اسے بار بار استعمال کیا جائے۔

ـ آگے تو نہیں نہیں سنی تھی اب تکیہ کلام ہو گئی ہے (داغؔ)

ـ عمرؓ کا ہاتھ اکثر قبضۂ شمشیر پر رکھنا نبیؐ کے حکم پر سر تکیۂ تقدیر پر رکھنا (حفیظ جالندھریؔ)

درج ذیل شعر میں لفظ "تکیہ" بیک وقت دونوں معانی دے رہا ہے۔

ـ باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے (ثاقبؔ)

توکید (1) کسی معاملہ کو محکم اور پختہ کر لینا۔ وکاد: وہ رسی جس سے گھوڑے کی زین یا دودھ دوہتے ہوئے گائے کی ٹانگیں باندھتے ہیں۔ آیت 16:91 میں تَوْكِيْدِهَا سے مراد حلف یا قسموں کی پختگی ہے۔ اردو: تاکید' تاکیدِ اکید' مؤکد' مؤکدہ' غیر مؤکدہ وغیرہ۔

ـ ارشاد ہوا ہے کہ تجھے قتل کریں گے پھر یہ بھی ہے تاکید کہ کہنا نہ کسی سے (داغؔ)

ـ بعد اصرار کی جاتی ہے تاکیدِ اکید ان کو کہ ٹیلے سے نہ بھٹکا دے کسی منظر کی دید ان کو (حفیظ جالندھریؔ)

وکل (71) کسی پر بھروسہ کرنا' اعتماد کرتے ہوئے کسی کو اپنا نائب (وکیل) بنانا۔ قرآن: تَوَكَّلْتُ (9:129) میں نے بھروسہ کیا' اَلْمُتَوَكِّلُوْنَ (12:67) بھروسہ کرنے والے۔ اَلْوَكِيْلُ (3:173) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔ اردو: توکل' متوکل' وکیل' مؤکل' وکالت وغیرہ۔

ے بے سر ہوئے موکّلِ سرچشمۂ فرات ہل چل میں مثلِ فوج صفوں کو نہ تھا ثبات (انیسؔ)

ے بنے ہیں اہلِ ہوس، مدّعی بھی، منصف بھی کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں (فیضؔ)

ے میں وکالت دل کی اس کے سامنے نہ کر سکا گو درونِ شہر اس فن میں بڑا معروف تھا (کلیمؔ)

ولد(102) بچہ پیدا کرنا۔قرآن:وَالِدٍ(90:3)والدٌوَلَدًا(18:4)بیٹا'اَوْلَادًا(9:69)اولادٗ اَلْوَالِدَیْنِ (17:23) والدین' مَوْلُوْدٌ(31:33) بچہ جو پیدا ہوا ہو۔اردو: ولد'والد'والدہ'والدین'اولاد'مولود'مولّد،ولادت'تولید'تولّد'میلاد وغیرہ۔

ے تقاضا ہے مغرب کی تقلید کا کہ ہو خبط انہیں ضبطِ تولید کا (ظفر علیخاںؔ)

ے وقفہ ہے ایک دم کا ولادت سے مرگ تک گر سو برس بھی ہوں تو زمانہ ہے حال کا (سالکؔ)

ے آتے ہی روئے تو آگے کو نہ روئیں گے کیونکر ہم تو ہیں روزِ تولّد کے ہی دکھیائے ہوئے (نظرؔ)

ولی(232) دوست'ساتھی۔وَلّٰی: کسی کی طرف''رجوع کرنا' کسی کی طرف سے منہ پھیرنا (متضاد معنی)'حکمران ہونا۔ قرآن:اَوْلِیَآءَ(7:30)ولی کی جمع'اَوْلٰی (3:68)زیادہ قریب ہونا'وَالٍ (13:11)مددگار'مَوْلٰی(47:11) کارساز' مَوَالِیَ (4:33) احباب۔مَنْ تَوَلّٰی (4:80)جوکوئی منہ پھیر جائے'تَوَلَّیْتُمْ(2:64) تم پھر گئے'فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا (2:115)تو تم جدھر بھی منہ کرو گے'اِنْ تَوَلَّیْتُمْ (47:22)اگر تم لوگوں کو حکومت مل جائے۔اردو: ولی'اولیاء'وِلا'وِلایت(وہ ملک جو کسی ایک مقتدر حکمران یعنی ولی کے تحت ہو۔ دوسرے معنی: کسی برگزیدہ بندے کا مقامِ قربِ الٰہی)'مولیٰ' مولا' مولانا'موالی' مولوی موالات(اخوّت)'متولی'اَولیٰ(زیادہ قریب'بہتر) وغیرہ۔

ے یہ مسائلِ تصوّف ' یہ ترا بیان غالبؔ تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا (غالبؔ)

ے وہی دوست ہے خالقِ دو سرا کا خلائق سے ہے جس کو رشتہ وِلا کا (حالیؔ)

ے نہ کر تقلید اے جبریلؑ میرے جذب و مستی کی تن آساں عرشیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اَولیٰ (اقبالؔ)

ے وِلایت 'پادشاہی ، علمِ اشیاء کی جہانگیری یہ سب کیا ہیں، فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں (اقبالؔ)

وھب(25) کسی کو بلا معاوضہ کوئی چیز دینا' عطا کرنا۔قرآن: وَهَبَتْ (33:50)وہ پیش کر دے(مونث کا صیغہ)' وَهَبْنَالَهٗ (6:84/85)ہم نے اسے عطا کیا'اَلْوَهَّابُ(3:8)اللہ کا صفاتی نام'عطا کرنے والا' هَبْ لِیْ (19:5) تو مجھے عطا کر دے۔

اردو: ہبۂ وہاب (اللہ کا صفاتی نام)، وہبی (کسبی کی ضد، عطا شدہ) وغیرہ۔

ے جس قدر اس سے طلب کیجیے خوشنود ہے وہ صاحبِ جُود ہے، وہّاب ہے، محمود ہے وہ (نامعلوم)

وھی (1) کسی چیز میں شگاف پڑ جانا، کسی چیز کا کمزور ہونا۔ حدیث واہٍ: نہایت بودی بات۔ وَاهِيَةٌ (69:16) یعنی اس دن آسمان میں شگاف پڑ جائینگے۔ اُردو میں لفظ "واہی" کے معنی بے ہودہ بات کے لیے جاتے ہیں۔ جس کی جمع "واہیات" ہے، واہی پھرنا (آوارہ پھرنا) اور واہی تباہی بکنا وغیرہ محاورات بھی اردو میں معروف ہیں۔

ے کیوں پھرا کرتا ہے تو واہی سا، دن بھر آفتاب کیا ترے پاؤں میں ہے میرا سا چکر آفتاب (جعفؔر)

ے خراب احوال کچھ بکتا پھرے ہے دَیر و کعبہ میں سخن کیا معتبر ہے میؔر سے واہی تباہی کا (میؔر)

وی (2) تعجب اور افسوس کے اظہار کے لیے استعمال ہونے والا لفظ۔ وَيْكَأَنَّ (وَىْ + كَأَنَّ) (28:82) یہ لفظ دونوں مرتبہ اسی آیت میں آیا ہے، (وَىْ بطور کلمۂ افسوس اور كَأَنَّ بمعنی گویا)۔ اردو میں لفظ "وائے" اسی مفہوم میں بولا جاتا ہے۔

ے وائے ناکامی کہ بعد از مرگ یہ ثابت ہوا خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سُنا افسانہ تھا (دردؔ)

ے وائے تقدیر کہ وہ خط مجھے لکھ لکھ کے ظہیؔر میری تقدیر کے لکھے کو مٹا دیتے ہیں (ظہیؔر)

ے وائے قسمت، ایک گالی کی ہوئیں دو تین چار وقتِ گفتن جب زباں پر اس کی لکنت آ گئی (نامعلوم)

تعداد مادہ: 50 تعداد الفاظ: 1686

ہ

هبط (8) بلندی سے گرنا' اترنا۔قرآن: اِهْبِطُوْا (2:36) تم لوگ اتر جاؤ' اِهْبِطْ (7:13) تُو اتر جا' يَهْبِطُ (2:74) وہ گر جاتا ہے۔ اردو: ہبُوط (تنزل)' مہبط (گرنے کی جگہ) وغیرہ۔

- تری آنکھوں میں ہے اپنوں کا عروج و زوال — تو نے دیکھا ہے پرایوں کا ہبوط و صعود (ظفر علیخاں)
- ہر خاکسار مہبطِ انوارِ حق ہے یاں — دیکھو ضمیرِ ذرّہ میں ہے مضمر آفتاب (سالکؔ)
- گھر اس کا موردِ قرآن و مہبطِ جبرئیل — دراس کا کعبۂ مقصود' انس و جاں کے لیے (حالیؔ)

هجد (1) نیند کرنا' نیند دور کرنا (متضاد معنی ہیں)۔ اصطلاحاً رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا۔ تَهَجَّدْ (17:79) یعنی تہجد کی نماز۔ اردو میں لفظ تہجد معروف ہے۔

- تہجد کیلئے اب جاگ اٹھے اللہ کے بندے — عبودیّت نے آخر توڑ ڈالے نیند کے پھندے (حفیظ جالندھریؔ)

هجر (31) کسی چیز یا جگہ کو چھوڑنا' ایک انسان کا دوسرے انسان سے جدا ہونا' چاہے یہ جدائی جسمانی ہو' دلی ہو یا زبانی ہو۔ الھاجرہ: دوپہر کا وقت' اس مادہ میں یہ معنی دوپہر کی سخت گرمی کی وجہ سے سفر اور دوسری مصروفیات کے چھوڑ دینے کی وجہ سے آئے ہیں۔قرآن: وَاهْجُرْهُمْ (73:10) اور آپ ان لوگوں کو چھوڑ دیں' فَاهْجُرْ (74:5) پس آپ اس سے الگ ہو جائیں' اسے چھوڑ دیں' هَاجَرُوْا (3:195) انھوں نے ہجرت کی' اپنا گھر بار چھوڑ دیا۔مَهْجُوْرًا (25:30) چھوڑا ہوا' مُهَاجِرًا (4:100) ہجرت کرنے والا' اَلْمُهٰجِرِيْنَ (9:100) مہاجر کی جمع۔ اردو: ہجر' ہجراں' ہجرت' ہجری' مہاجر' مہاجرت' مہجور' ہاجرہ (نام) وغیرہ۔

- ہجر کی رات بُری' روزِ وصال اچھا ہے — بلکہ جس سال میں یہ دن ہو' وہ سال اچھا ہے (نامعلوم)
- تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانا کر لے — ہم تو کل خوابِ عدم میں شبِ ہجراں ہونگے (مومنؔ)
- سب رُتیں آ کے چلی جاتی ہیں — موسمِ غم بھی تو ہجرت کرتا (پروینؔ شاکر)

هُد هُد (1) ایک پرندے کا نام (27:20)۔ ہدہد کا ذکر قرآن میں حضرت سلیمانؑ کے حوالے سے آیا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے اسے ملکہ سبا کی طرف خط دے کر بھیجا تھا (27:28)۔ لفظ ہُدہُد ایک پرندے کے نام کے طور پر اردو میں بھی معروف ہے' مگر حضرت

سلیمانؑ کا خط پہنچانے سے متعلق قرآنی واقعہ کی بنا پر اردو ادب میں ہُد ہُد ایک علامتی اور تلمیحی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

ہُد ہُد کو خوشی تب ہوئی جس دم نظر آئی　　ہاتھوں میں سلیمانؑ کے بلقیس کی ٹوپی　(مصحفی)

اب کوئی ہما ہو تو اسے ذبح کریں ہم　　تعویذ بہت لکھ چکے ہد ہد کے لہو سے　(انشاء)

هدم (1) کسی عمارت وغیرہ کو گرادینا۔ لَهُدِّمَتْ (22:40) ضرور گرادی جاتیں۔ اردو: انہدام، منہدم وغیرہ۔

ہے خطِ انہدام میں تعمیرِ نو کا ہاتھ　　تنظیم گامزن ہے تباہی کے ساتھ ساتھ　(عدلؔ)

میں آندھیوں کی مزاج آشنا رہی ہوں مگر　　خود اپنے ہاتھ سے کیوں گھر کو منہدم کرلوں　(پروینؔ شاکر)

جناب حفیظؔ جالندھری نے درج ذیل شعر میں اس مادہ سے لفظ ''ہادم'' (کسی چیز کو گرانے والا، ختم کردینے والا) بھی باندھا ہے، اگرچہ یہ اردو میں معروف نہیں۔

وہ کہتا ہے زمین و آسماں انساں کے خادم ہیں　　نہ خود بالذّات خالق ہیں نہ خود بالذّات ہادم ہیں

هدی (315) لطف و کرم کے ساتھ کسی کی راہنمائی کرنا، ہدایت دینا۔ قرآن: اَلْهُدٰی (96:11) ہدایت، هَدِيَّةٍ (27:35) ہدیہ، جو چیز کسی کو بلا معاوضہ عطا کی جائے، هَــدْيًــا (5:95) وہ جانور جو قربانی کے لیے بیت اللہ کی طرف بھیجا جائے۔ آیت 22:4 میں نافرمان شخص کو جہنم کی راہ دکھانے کے حوالے سے لفظ يَهْـدِيهِ آیا ہے۔ یہ قرآن کا خاص اسلوب ہے، جیسے آیت (9:34) میں فرمایا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيمٍ کہ انھیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنادیں۔ اردو: ہدایت، ہادی، ہدٰی، ہدیہ، مہدی وغیرہ۔

ازل میں مشیّت نے تھا اس کو تاکا　　کہ اس گھر سے ابلے گا چشمہ ہدٰی کا　(حالیؔ)

ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار　　وہی مہدی، وہی آخر زمانی　(اقبالؔ)

تھے وہ بھی دن کہ خدمتِ استاد کے عوض　　دل چاہتا تھا، ہدیۂ دل پیش کیجیے　(اقبالؔ)

هاروت (1) ایک فرشتے کا نام (2:102)، نیز دیکھئے ''ماروت''۔ اردو میں مذکورہ فرشتوں کے نام ہاروت اور ماروت معروف ہیں۔

کیا بشر مانندِ یوسفؑ، کیا ملک ہاروت سے　　عشق کے ہاتھوں سے ہوجاتا اسیرِ چاہ ہے　(ذوقؔ)

هارون (20) ایک جلیل القدر پیغمبرؑ کا نام (10:75)۔ آپؑ حضرت موسیٰؑ کے بھائی تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے نبوّت سے سرفراز ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ ان کے بھائی ہارونؑ کو بھی ان کے مددگار کی حیثیت سے نبی بنایا جائے (20:30)۔

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی یہ دعا قبول فرما کرتے ہوئے (28:34) حضرت ہارونؑ کو بھی نبوت سے سرفراز فرمایا۔ آیت 19:28 میں حضرت مریمؑ کو "ہارون کی بہن" یا تو اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ آپؑ کا تعلق نبی ہارونؑ کے خاندان سے تھا اور یا پھر اس لیے کہ کوئی ہارون نامی شخص حقیقت میں آپؑ کا بھائی تھا۔ اردو میں لفظ "ہارون" بطور اسم پیغمبر اور عام نام کے طور پر بھی معروف ہے۔

ھزو (34) کسی کا مذاق اڑانا، مذاق (5:58)۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ (2:14) مذاق اڑانے والے۔ اگر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جیسے کہ آیت 2:15 میں ہے تو اس کے معنی مذاق کی سزا دینے کے ہونگے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ "استہزاء" معروف ہے۔

؎ یہ طعنِ سوقیانہ اور طرزِ اشتعال اس کی — یہ گستاخانہ استہزاء یہ آنکھیں لال لال اس کی (حفیظ جالندھری)

ھزل (1) فضول اور بے نتیجہ بات، مذاق پر مبنی بات (86:14)۔ اردو: ہزل، ہزل گو، ہزل گوئی، ہزال وغیرہ۔

؎ جہاں میں سلسلۂ ذکر و شغل جب تک ہے — نظر میں خلق کی جب تک ہے خواریٔ ہزّال (سالکؔ)

ھزم (3) کسی چیز کو زور لگا کر توڑ دینا، جنگ میں فریقِ مخالف کو شکست دینا۔ قرآن: فَهَزَمُوْهُمْ (2:251) پس انھوں نے ان کو شکست دے دی، سَيُهْزَمُ (54:45) انھیں جلد شکست دے دی جائے گی، مَهْزُوْمٌ (38:11) شکست کھایا ہوا۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ "ہزیمت" بمعنی شکست معروف ہے۔

؎ مجاہد جا پڑے کفار پر گھبرا گئے کافر — ہوا کا رخ بدلتے ہی ہزیمت کھا گئے کافر (حفیظؔ جالندھری)

ھش (1) درخت کے پتے جھاڑنا (20:18)۔ لغوی معنی کسی چیز کے نرم ہونے اور نرم چیز کو حرکت دینے کے ہیں۔ عربی محاورہ نَاقَةٌ هُشُوْشٌ سے نرم مزاج اور بہت دودھ دینے والی اونٹنی مراد ہے۔ اسی طرح رُجل هَش الوجه کے معنی خوش مزاج شخص کے ہیں (امام راغب)۔ اردو میں لفظ "ہشاش" کے معنی خوش طبع آدمی کے ہیں۔ اردو میں عام طور پر "ہشاش بشاش" بولا جاتا ہے۔

؎ جس کو ہشاش بشاش رہنا ہے یاں — اس کو لازم ہے تقلیدِ احمدؐ کرے (افضال انورؔ)

ھضم (2) کسی نرم چیز کو کچلنا۔ آیت 26:148 میں لفظ هَضِيْمٌ سے کھجور کا نیا نکلنے والا نرم و نازک شگوفہ مراد ہے جو ظاہری شکل و صورت سے کچلا ہوا محسوس ہوتا ہے، کچل دینے کے مفہوم کی بنا پر آیت 20:112 میں لفظ هَضْمًا بطور استعارہ ظلم کے معنی میں آیا ہے۔ اردو: ہضم، ہاضم، ہاضمہ، انہضام وغیرہ۔

؎ گولیوں کے زور سے کرتے ہیں وہ دنیا کو ہضم — اس سے بہتر اس غذا کے واسطے چورن نہیں (اکبرؔ الہ آبادی)

ھلک (68) مارا جانا، جان سے مار دینا۔ قرآن: هَلَكَ (4:176/177) وہ فوت ہو گیا، اَهْلَكْنٰهُمْ (6:6) ہم نے ان کو ہلاک

کردیا' اُھْلِکُوْا (69:5) وہ ہلاک کیے گئے' مُھْلِكَ (6:131) ہلاک کرنے والا' اَلتَّھْلُکَةِ (2:195) ہلاکت۔ اردو: ہلاک (قتل ہونا' فریفتہ ہونا)' ہلاکت (اردو میں یہ لفظ بری موت کے لیے معروف ہے)' مہلک' تہلکہ (آفت' کہرام) وغیرہ۔

۔ لے جاتے ہیں اٹھا کے مَلک اس کی نعش کو — یہ مرتبہ ہے تیغِ نگہ کے ہلاک کا (مصحفی)

۔ نہ سلیقہ مجھ میں کلیمؑ کا' نہ قرینہ تجھ میں خلیلؑ کا — میں ہلاکِ جادوئے سامری' تو قتیلِ شیوۂ آزری (اقبالؔ)

۔ یہ سن کے تہلکہ صفِ اعداء میں پڑ گیا — ٹوٹا یہ مورچہ ' وہ رسالہ بگڑ گیا (انیسؔ)

ھلال (1) پہلی اور دوسری رات کا چاند۔ اس کی جمع اَھِلَّة (2:189) ہے۔ اردو میں بھی لفظ ''ہلال'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

۔ تیرے بغیر عید میں وہ رونقیں کہاں — خنجر کی طرح چبھتا ہے دل میں ہلالِ عید (نامعلوم)

۔ نمودِ خال کی دیکھو تو زیرِ ابروئے یار — ستارہ نکلا ہے نیچے ہلال کے کیسا (ذوقؔ)

ھلّ (4) بلند آواز سے پکارنا' تہلیل : اللہ تعالیٰ کا نام پکارنا' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھنا۔ قرآن: وَمَا اُھِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ (5:3) اور جس جانور کے ذبح میں غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو' آیات 6:145/146,2:173 اور 16:115 میں یہ لفظ اسی مفہوم میں آیا ہے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''تہلیل'' معروف ہے۔

۔ یاحیّ یا قیّوم کی تھی ہر طرف پکار — تہلیل تھی کہیں' کہیں تسبیحِ کردگار (انیسؔ)

ھمز (3) کچوکا دینا' دھکا دینا' حروفِ تہجی میں سے ایک حرف (ہمزہ) جو جھٹکا دیکر پڑھا جاتا ہے۔ الھَامِزُ کے معنی ہیں کچوکے دینے والا شخص' استعارةً اس سے غیبت کرنیوالا اور غیبت کے ذریعے کسی جماعت میں تفریق ڈالنے والا شخص مراد لیا جاتا ہے۔ مَھْمِیْز: لوہے کی وہ میخ جو گھڑ سوار کے جوتے کی ایڑی میں لگی ہوتی ہے' گھوڑے کو تیز بھگانے کے لیے اس میخ سے سوار اسے کچوکے دیتا ہے۔ قرآن: ھُمَزَةٍ (104:1) عیب جُو' ھَمَّازٍ (68:11) بڑا چغل خور' مبالغے کا صیغہ' ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ (23:97) شیاطین کے وسوسے۔ اردو: ہمزہ (حرفِ تہجی)' مہمیز وغیرہ۔

۔ دل میں عاشق کے چبھے خارتری مژگاں کے — تھا یہ ناکند پچھیرا تہِ مہمیز آیا (مصحفی)

۔ اڑتا ہے شوقِ راحتِ منزل سے اسپِ عمر — مہمیز کس کو کہتے ہیں اور تازیانہ کیا (نامعلوم)

ھم (9) دل میں کسی بات کی نیّت کرنا۔ ھمت: وہ ارادہ جسے دل میں پختہ کرلیا جائے۔ مھم: آغازِ ارادہ۔ قرآن: ھَمَّ (5:11) اس نے ارادہ کیا۔ ھَمَّتْ (12:24) اس عورت نے ارادہ کیا' ھَمُّوْا (9:13) انھوں نے ارادہ کیا۔ اردو: ہمّت' ہمم (ہمّت کی جمع)'

مہم، اہم، اہتمام، مہتمم وغیرہ۔

ے یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں ہمت ہو پرکشا تو حقیقت میں کچھ نہیں (اقبالؔ)

ے رنگوں کے اہتمام میں صورت بگڑ گئی لفظوں کی دھن میں ہاتھ سے معنی نکل گئے (کمارؔ)

ھامان (6) ایک سرکش شخص کا نام جو فرعون کے دربار میں ایک اعلیٰ عہدہ دار تھا(40:36)۔اردو میں فرعون کے ساتھ ساتھ ہامان بھی ظلم اور سرکشی کی علامت کے طور پر معروف ہے۔

ے وہی سر جو ہواؤں سے نہ طوفانوں سے جھکتا تھا نہ فرعونوں سے جھکتا تھا، نہ ہامانوں سے جھکتا تھا (حفیظ جالندھریؔ)

ھنأ (4) ہر وہ چیز جو بغیر مشقت کے حاصل ہو جائے اور اس کے حصول اور استعمال میں کوئی برائی نہ ہو۔طعام ھنی کے معنی ہیں خوش ذائقہ کھانا۔قرآن میں لفظ ھَنِیئًا اسی مفہوم میں آیا ہے(4:4)۔تھنیت بھی اسی مادہ سے مشتق ہے،جس کے معنی خوشی کے موقع پر مبارکباد وغیرہ دینے کے ہیں۔اردو میں لفظ ''تہنیت'' مبارکباد دینے کے معنی میں معروف ہے۔

ے رسولِ پاکؐ نے ان کی شہادت پر گواہی دی انہیں تہنیتِ خوشنودیٔ ذاتِ الٰہی دی (حفیظ جالندھریؔ)

ھُود (10) ایک عظیم المرتبت پیغمبرؑ کا نام (11:50)۔حضرت ھودؑ قومِ عاد کی طرف مبعوث ہوئے۔یہ قوم اپنے مشرکانہ عقائد اور حضرت ھودؑ کو جھٹلانے کے باعث بالآخر تباہ ہوگئی۔ان پر تیز ہوا کا عذاب بھیجا گیا تھا، یہ ہوا ان پر متواتر آٹھ دن تک چلتی رہی(69:7) اور اسی سے یہ قوم ہلاک ہوئی۔حضرت ھودؑ کا نام اردو میں بطور اسم پیغمبر معروف ہے۔

ے رحمتِ کل، پیشوائے ماسوا ہیں مصطفیٰؐ نوحؑ و لوطؑ و ھودؑ کے بھی مقتداء ہیں مصطفیٰؐ (افضال انور)

ھور (2) گرنا، عمارت وغیرہ کا ڈھ جانا۔دونوں دفعہ لفظ ھَارٍ آیت 9:109 میں عمارت کے گر جانے کے معنی میں آیا ہے۔لفظ تھور بھی اسی مادہ سے مشتق ہے،جس کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کا کنویں یا حوض کے کنارے سے اس کے اندر گر پڑنا۔اسی بنا پر کسی فرد کے بغیر سوچے سمجھے بیباک انداز میں کسی معاملہ میں کود جانے پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔اردو میں لفظ ''تہوّر'' بمعنی بہادری مستعمل ہے۔

ے مسلماں واقعی مضبوط بھی ہیں اور منظّم بھی تہوّر بھی ہے ان کے پاس اور تدبیرِ محکم بھی (حفیظ جالندھریؔ)

ھَون (26) ذلیل ہونا، آسان ہونا، ہلکا ہونا، انکساری کرنا۔اگر انسان اپنی مرضی سے انکساری اختیار کرے تو یہ قابلِ ستائش ہے۔جیسے آیت 25:63 میں لفظ ھَوْنًا آیا ہے، لیکن اگر کوئی دوسرا شخص کسی پر مسلّط ہو کر اسے سبکساری پر مجبور کر دے تو یہ مذموم ہے۔جیسے عَذَابَ الْھُوْنِ (6:93/94) ذلّت و رسوائی کا عذاب۔ھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ (30:27) یہ کام اس کے لیے بہت آسان ہے، ھَیِّنًا (24:15) ہلکا، معمولی۔اہانت، استہانت وغیرہ الفاظ بھی اسی مادہ سے مشتق ہیں (المنجد)۔اردو: اہانت، توہین وغیرہ۔

- اہانت اک خدا کے نام سے اتنے خداؤں کی　　مذمّت اپنے معبودوں کی' دیوی دیوتاؤں کی (حفیظ جالندھری)
- آخر ہم بے منزل پنچھی ہوا پہ کب تک کریں بسیرا　　گرنے میں توہینِ انا ہے اڑتے رہتے تو پر جاتے ہیں (اکرم باجوہ)

ھ و ی (38) خواہش' نفس کا جذبہ۔ لغوی معنی ہیں اوپر سے نیچے گرنا۔ قرآن: ھَوٰی (53:1) وہ نیچے اترا۔ خواہشاتِ نفسانی چونکہ انسان کو اس کے مرتبۂ انسانیت سے نیچے گرا دیتی ہیں اس لیے کسی کے خواہشِ نفس میں مبتلا ہونے کے لیے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس گراوٹ کی انتہا ھَاوِیَةٌ (101:9) ہے جو جہنم کی وادی کا نام قرار دیا گیا ہے۔ زمین و آسمان کے درمیان فضاء کو بھی ہوا کا نام دیا گیا ہے۔ وَاَفْـئِـدَتُهُـمْ هَـوَآءٌ (14:43) ان کے دل کمزور (بے قرار) ہوں گے۔ یعنی قیامت کے دن مجرمین کے دل ہوا ہو رہے ہونگے۔ آیت 53:53 میں لفظ اَهْوٰی کے معنی فضا میں لے جا کر نیچے گرا دینے کے ہیں' اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ (6:71) شیاطین اس کی عقل کو لے اڑے یعنی اسے بھٹکا دیا۔ اردو میں بھی لفظ "ہوا" انھیں دو معانی میں مستعمل ہے۔ یعنی ہوائے نفس (جیسے ہوا و ہوس وغیرہ) اور فضاء میں چلنے والی ہوا۔ ہوا خواہ (بمعنی خیر خواہ)' ہاویہ (بمعنی جہنم) وغیرہ الفاظ و محاورات بھی اردو میں معروف ہیں۔

- ہوا و ہوس میں خودی سے گزرنا　　تعیّش میں جینا نمائش پہ مرنا (حالی)
- میں اس گل کو پیغام دیتا ہزاروں　　ہوا ہو گئی پر صبا ' کہتے کہتے (داغ)
- کیا شمع کے نہیں ہیں ہوا خواہ اہلِ بزم　　ہو غم ہی جانگداز تو غمخوار کیا کریں (غالب)
- تری بے رخی کے دیار میں' میں ہوا کے ساتھ ہوا ہوا　　ترے آئینے کی تلاش میں' مرے خواب چہرہ گنوا گئے (امجد اسلام امجد)
- اٹھا طوفانِ آتش اس بیابانی سمندر میں　　سمایا آ کے سو سو ہاویہ ایک ایک پتھر میں (حفیظ جالندھری)

ھیأ (4) معاملہ کو درست کرنا' تیار کرنا' ہموار کرنا' کسی چیز کی شکل بنانا۔ ھَيِّئْ لَنَا (18:10) یعنی اے اللہ تو ہمارا معاملہ درست کر دے اور ہمارے لیے آسانی کا سامان پیدا کر دے' ھَیْـــئَةِ (5:110,3:49) شکل و صورت۔ اردو: ہیئت' تہیّہ (تیاری)' مہیّا' ہیولیٰ (لفظ ہیولیٰ دراصل "ہیئتِ اُولیٰ" کا مخفف ہے: فرہنگ آصفیہ) وغیرہ۔

- ٹکڑے تھا منہ' سزا تھی یہ اعمالِ زشت کی　　ہیئت بدل گئی تھی ہر اک بدسرشت کی (انیس)
- غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے　　بیٹھے ہیں ہم تہیّۂ طوفاں کیے ہوئے (غالب)
- مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی　　ہیولیٰ برق خرمن کا ہے' خونِ گرم دہقاں کا (غالب)

ھیج (2) حرکت میں آنا' برانگیختہ ہونا یا کرنا۔ ھَاجَ الْبَقْلُ کے معنی ہیں سبزے کا بڑھنا اور زرد پڑ کر سوکھ جانا۔ آیت 39:21

اور آیت 57:20 میں لفظ یَہِیۡجُ کے معنی کھیتی کے پک کر سوکھ جانے کے ہیں۔ اردو میں یہ مادہ سبزے وغیرہ کے سوکھنے کے معنی میں مستعمل نہیں، البتہ دوسرے معنی میں لفظ ''ہیجان'' (جوش، شدت) معروف ہے۔

؎ ہوا ہیجان پیدا آتشِ نمرود میں گویا　　چنگاری پڑ گئی اس تودۂ بارود میں گویا　　(حفیظ جالندھری)

مھیل (1) چلتی ہوئی ریت۔ قرآن: وَ کَانَتِ الۡجِبَالُ کَثِیۡبًا مَّھِیۡلًا (73:14) اور پہاڑ ریت کے بہتے ہوئے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے۔ ھیـــول دراصل وہ ذرّات ہیں جو روشن دان میں سے دھوپ کے اندر آتے وقت دکھائی دیتے ہیں۔ اسی نسبت سے چاند کے گرد ظاہر ہونے والے حلقہ کو الھالۃ کہتے ہیں جو ذرّات کے جمع ہونے سے بنتا ہے (المنجد)۔ اردو میں لفظ ہالہ (چاند کا ہالہ) معروف ہے۔

؎ پانیوں پانیوں جب چاند کا ہالہ اترا　　نیند کی جھیل پہ اک خواب پرانا اترا　　(پروین شاکر)

؎ فضا میں ایک ہالہ سا جہاں ہے　　یہی تو مسندِ پیرِ مُغاں ہے　　(فیض)

ھَیۡھَات (2) بہت دُور ہونا، بعید از قیاس چیز کے ذکر کے لیے بولا جانے والا کلمہ۔ آیت 23:36 میں لفظ ھَیۡھَات اسی معنی میں مکرر آیا ہے۔ اردو میں بھی ''ہیہات'' اظہارِ تاسّف کا کلمہ ہے، فرہنگِ آصفیہ کے مطابق ''ہیہات'' دراصل اسم فاعل ہے جو ماضی کے معنی رکھتا ہے، اس کے معنی ہیں: ''دور ہو گیا'' چونکہ اپنے مقصود سے دور ہونا مقامِ تاسّف ہے، اس لیے یہ لفظ افسوس کے موقع پر استعمال ہونے لگا۔

؎ دی سادگی سے جان، پڑوں کوہکن کے پاؤں　　ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پاؤں　　(غالبؔ)

؎ ہمسری کرنے لگی زلف سے ان کی، ہیہات!　　شبِ غم، روزِ قیامت کے برابر ہو کر　　(وحیؔ)

تعداد مادہ: 28　　تعداد الفاظ: 599

ی

یٰسٓ (1) اس میں س حروفِ مقطعات میں سے ہے (36:1)۔قرآن کی چھتیسویں سورۃ کا نام۔اکثر مفسرین کے مطابق یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا لقب مبارک ہے جس سے اللہ نے آپؐ کو اس آیت میں مخاطب فرمایا ہے۔احادیث کی روشنی میں سورۂ یٰسٓ جان کنی کی تکلیف میں آسانی پیدا کرنے کے لیے تلاوت کی جاتی ہے اور اس حوالے سے اس سورت کا نام اردو ادب میں خصوصی طور پر جانا جاتا ہے۔اس کے علاوہ ''یٰسین'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ مبارک اور عام نام کے طور پر بھی معروف ہے۔

ے نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر — وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یاسیں، وہی طاہا (اقبالؔ)

ے سختی سے روزِ فرقت دی جان مصحفیؔ نے — یٰسین پڑھنے کوئی بیمار تک نہ پہنچا (مصحفیؔ)

ے ترے بیمار کو آتی نہیں موت — پڑھے جائے کوئی یٰسیں کہاں تک (داغؔ)

یاس (13) ناامیدی۔قرآن: یَئِسُوا (29:23) وہ ناامید ہو گئے' یَئُوسٌ (11:9) مایوس۔اردو: یاس' مایوس' مایوسی' یاسیّت وغیرہ۔

ے ضرورت تم کو کیا مجھ سے' تکلّف کی' تواضع کی — یہی انداز وہ ہیں جو مجھے مایوس کرتے ہیں (وحشتؔ)

ے ابھی تو تیری مایوسی سے اطمینان ہے دل کو — مجھے اس وقت ہوگا خوف جب تُو مہرباں ہوگا (وحشتؔ)

یبس (4) خشک ہونا۔آیت 6:59 میں یَابِسٍ' آیت 20:77 میں یَبَسًا اور آیت 12:43 میں یٰبِسٰتٍ کے الفاظ اسی معنی میں آئے ہیں۔اردو میں یابس (رطب و یابس) اور یبوسیّت وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔

ے نہیں رطب و یابس کا یاں کچھ حساب — بیاضِ گلو سب کی سب انتخاب (حسنؔ)

یتیم (23) اکیلا' تنہا' منفرد' اصطلاح میں اس نابالغ بچے کو یتیم کیا جاتا ہے جس کا باپ فوت ہو جائے۔قرآن: اَلْیَتِیْمِ (17:34) یتیم' یَتِیْمَیْنِ (18:82) دو یتیم بچے' اَلْیَتٰمٰی (2:83) یتیم کی جمع۔اردو: یتیم (ایسا بچہ جس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔دوسرے معنی: منفرد' بے مثال وغیرہ۔اس معنی میں عام طور پر ''دُرِّ یتیم'' کی ترکیب اردو میں معروف ہے)' یتامیٰ وغیرہ۔

ے ملا ہے آمنہ کو فضلِ باری سے یتیم ایسا — نہیں ہے بحرِ ہستی میں کوئی دُرِّ یتیم ایسا (حفیظ جالندھری)

ے گر کر تمہارے کان سے بے آب ہے گہر اترا ہے دردِ ہجر سے منہ اس یتیم کا (فوقی)

ے جو مال وجاں سے امدادِ یتامیٰ کرنے والے ہیں جو مسکینوں کے محتاجوں کے دامن بھرنے والے ہیں (حفیظ جالندھریؔ)

یثرب (1) مدینۃ النبی ﷺ کا پرانا نام (33:13)۔ اس حوالے سے یہ نام اردو میں بھی معروف ہے۔

ے لیا جانے لگا ختم الرسلؐ کا نام یثرب میں لگا ہر سمت پھلنے پھولنے اسلام یثرب میں (حفیظ جالندھریؔ)

یاجوج (2) ایک سرکش اور مفسد قوم کا نام' ان کا ظہور قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ہوگا۔ یَاجُوج وَمَاجُوج (21:96,18:94)۔ اردو حلقوں میں بھی قرآنی حوالے سے ''یاجوج ماجوج'' کا نام معروف ہے' نیز دیکھیے **ماجوج**۔

ے کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام چشمِ مُسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ یَنسِلُون (اقبالؔ)

ید (120) ہاتھ۔ یَدُ اللّٰہ (48:10) اللہ کا ہاتھ' اَیۡدِیۡکُمۡ (4:43) تمہارے (اپنے) ہاتھ۔ اردو میں ید (یدِ بیضا' یدُاللہ) یدِ طولیٰ (مہارت، لغوی معنی ہیں لمبا ہاتھ) وغیرہ الفاظ معروف ہیں۔

ے رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے یدِ بیضا (اقبالؔ)

ے اُدھر تھا زورِ باطل اور شیطاں کی ہوا خواہی اِدھر سینہ سپر ہو کر لڑی تیغِ یَدُ اللّٰہی (حفیظ جالندھریؔ)

یسر (41) آسانی' سہولت۔ یہ عُسر (تنگی) کی ضد ہے۔ قرآن: یَسِیۡرٌ (22:70) آسان' مَیۡسَرَۃٍ (2:280) مالی وسعت' جب اخراجات میں آسانی ہو' اَلۡمَیۡسِرُ (5:90) جوا' ہر وہ مال جو آسانی سے بغیر مشقّت ہاتھ آ جائے۔ اردو میں اس مادہ سے لفظ ''میسّر'' معروف ہے۔

ے داغ تھا' درد تھا کہ الم تھا' کچھ تھا لے لیا عشق میں جو ہم کو میسّر آیا (داغؔ)

ے یہ دل میسّر و موجود سے بہلتا نہیں کوئی تو ہو جو مری دسترس سے باہر ہو (پروینؔ شاکر)

یوسف (27) حضرت یوسفؑ (12:4)۔ آپؑ جلیل القدر نبی اور مصر کے وزیرِ خزانہ تھے۔ آپؑ حضرت یعقوبؑ کے بیٹے' حضرت اسحاقؑ کے پوتے اور حضرت ابراہیمؑ کے پڑپوتے تھے۔ آپؑ کے مفصل حالات سورۂ یوسف میں مذکور ہیں۔ اردو ادب میں آپؑ کی شخصیت کئی حوالوں سے علامتی اور تلمیحی حیثیت رکھتی ہے۔

ے پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا تو وہ یوسفؑ ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا (اقبالؔ)

ـ انصاف ہے کہ حکمِ عقوبت سے پیشتر　　اک بار سوئے دامنِ یوسفؑ تو دیکھئے　(فیض)

یعقوب (16) ایک عظیم المرتبت پیغمبرؑ اور بنی اسرائیل کے جدِ امجد (2:132)۔ آپؑ کا لقب اسرائیل (3:93) تھا۔ اسرائیل عبرانی لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں: اللہ کا بندہ۔ آپؑ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے۔ اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کے گم ہو جانے کے بعد سالہا سال تک گریہ وزاری کی وجہ سے آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے (12:84)۔ البتہ حضرت یوسفؑ کے مل جانے پر آپؑ کی بینائی معجزانہ طور پر بحال ہو گئی (12:96)۔ آپؑ کی گریہ وزاری اور بینائی کھو جانے کی کیفیت اردو ادب میں علامتی حیثیت رکھتی ہے۔

ـ صبرِ ایوبؑ کیا ، گریۂ یعقوبؑ کیا　　ہم نے کیا کیا نہ ترے ہجر میں محبوب کیا　(مضمونؔ)

ـ قید میں یعقوبؑ نے لی گو نہ یوسفؑ کی خبر　　لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں　(غالبؔ)

یاقوت (1) ایک قیمتی پتھر جو زیورات کے طور پر استعمال ہوتا ہے (55:58)۔ اردو میں لفظ ''یاقوت'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

ـ ٹکڑا جہاں گرا جگرِ چاک چاک کا　　یاقوت سا دمکنے لگا رنگ خاک کا　(مصحفیؔ)

ـ جو رنگِ الفت سے آشنا ہیں وہ گر برے بھی ہیں خوشنما ہیں　　کہ رنگ ہی سے گراں بہا ہیں عقیق و یاقوت، سنگ ہو کر　(ذوقؔ)

یقین (28) کسی امر کو پوری طرح سمجھنے کے بعد اس کے متعلق دل میں کلی اطمینان پیدا ہونے کی کیفیت کا نام یقین ہے۔ قرآن: اَلْيَقِيْنُ (15:99) یقین، مُوْقِنِيْنَ (26:24) یقین والے، مُسْتَيْقِنِيْنَ (45:32) یقین کرنے والے۔ اردو: یقین، یقینی، ایقان، تیقّن وغیرہ۔

ـ خدا کے واسطے جھوٹی نہ کھایئے قسمیں　　مجھے یقیں ہوا، مجھ کو اعتبار آیا　(داغؔ)

ـ آؤ پھر ایقانِ اعجازِ کرامت بھول جائیں　　آؤ پھر اس لعلِ افسوں کار کی باتیں کریں　(انصاریؔ)

یمم (3) لغوی معنی ہیں ارادہ کرنا۔ اصطلاح میں غسل یا وضو سے معذوری کی حالت میں ایک خاص طریقے سے مٹی پر مسح کر کے طہارت حاصل کرنے کو تیمّم کرنا کہا جاتا ہے۔ آیات 2:267، 4:43 اور 5:6 میں یہ مادہ بطور فعل اسی مفہوم میں آیا ہے۔ اردو میں بھی لفظ ''تیمّم'' اسی مفہوم میں معروف ہے۔

ـ وضو کو مانگ کے پانی خجل نہ ہو معروفؔ　　یہ مفلسی ہے تیمّم کو گھر میں خاک نہیں　(معروفؔ)

ـ ناتوانوں کے نصیبے میں کہاں ہیں حسنات　　لے اڑی ساتھ مری گردِ تیمّم مجھ کو　(مرزا ارشدؔ)

یم (8) دریا۔ قرآن: فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ (7:136) پس ہم نے انہیں دریا میں غرق کر دیا، فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ (20:39) پھر تُو

اسے (حضرت موسیٰؑ کے صندوق کو) دریا میں ڈال دینا' لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْيَمِّ (20:97) ہم اسے (معبود بچھڑے کو) ضرور دریا میں پھینک دیں گے۔اردو میں بھی لفظ "یم" اسی معنی میں معروف ہے۔

ے دما دم رواں ہے یمِ زندگی ہر اک شے سے پیدا رمِ زندگی (اقبالؔ)

ے یمِ کثرت نے وحدت کو بہا دینے کی ٹھانی تھی زمانے سے نشانِ حق مٹا دینے کی ٹھانی تھی (حفیظ جالندھریؔ)

یمن (71) دائیں جانب (18:17)۔اہل عرب کے ہاں یمن (دائیں جانب) مبارک وسعید سمجھی جاتی تھی' جس کی وجہ سے اس لفظ میں خیر و برکت کے معنی بھی پیدا ہوئے اور اسی بنا پر قرآن میں اہلِ جنت کو اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ (56:27) اور اس کے مقابلے میں اہل دوزخ کو اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ (56:41) یعنی بائیں جانب والے کہا گیا ہے (نیز دیکھیے شمال)۔

اہلِ عرب کے ہاں یہ لفظ قسم کھانے اور حلف اٹھانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔اس لیے کہ دایاں ہاتھ مضبوطی اور استحکام کی علامت ہے' اور اس لیے بھی کہ رواجاً قسم کھانے والا اپنا دایاں ہاتھ مدِ مقابل کے دائیں ہاتھ میں دیتا تھا جو کہ بات پکی کرنے کی علامت تھی۔چنانچہ قرآن میں لفظ اَیۡمَانٌ (5:89) قسموں کے معنی میں بھی آیا ہے۔عربی میں کسی چیز پر ملکیت ظاہر کرنے کے لیے مِلۡكُ يَمِيۡن کا محاورہ معروف ہے' یعنی داہنے ہاتھ کی ملکیت۔اس مفہوم کے مطابق قرآن میں غلاموں اور لونڈیوں کے لیے مَامَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ (4:3) کی ترکیب آئی ہے۔اَلۡمَيۡمَنَةِ (56:8) دائیں جانب' خیر و برکت والی۔ملکِ یمن کا نام بھی خانہ کعبہ سے دائیں جانب واقع ہونے کی وجہ سے رکھا گیا (فرہنگ آصفیہ)۔اردو: یمن' یمین (دایاں) وغیرہ۔

ے دائم نظر میں رکھتے ہیں دہلیزِ مصطفیٰؐ ہم دیکھتے نہیں ہیں یمین و یسار کو (افضال انورؔ)

یوم (456) دن' جمع ایام۔قرآن: يَوۡمٍ (1:3) دن' يَوۡمَيۡنِ (41:9) دو دن' اَيَّامٍ (11:7) یوم کی جمع' يَوۡمَئِذٍ (18:99) خاص دن۔ اردو: یوم' ایّام وغیرہ۔

ے وہ جنھیں تابِ گراں باریٔ ایّام نہیں ان کی پلکوں پہ شب و روز کو ہلکا کر دے (فیضؔ)

ے رہتا نہیں ہے اپنا مقدر بھی اپنے ساتھ وہ بھی شریکِ گردشِ ایّام ہو گیا (داغؔ)

یونس (4) ایک جلیل القدر پیغمبرؑ کا نام (6:86/87)' قرآن کی دسویں سورۃ آپؑ کے نام سے منسوب ہے۔قرآن کے بیان کے مطابق آپؑ کی قوم کے لوگوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ تھی (37:147)۔قوم کے ایمان نہ لانے سے مایوس ہو کر آپؑ بستی سے ہجرت کر گئے' دریا پار کرنے کے لیے کشتی میں سوار ہوئے (37:140)۔کشتی ڈوبنے کے خطرے کے پیشِ نظر دریا میں

پھینک دیئے گئے جہاں انہیں مچھلی نے نگل لیا (37:142)۔مچھلی کے پیٹ میں آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ دعا کی (21:87) تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کر کے آپؑ کو نجات دی (21:88)۔واپس آ کر آپؑ نے دوبارہ تبلیغ شروع کی۔اس دوران میں آپؑ کی قوم کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا' چنانچہ وہ تمام لوگ ایمان لے آئے۔قرآن کے مطابق انسانی تاریخ میں یہ پہلا اور آخری موقع تھا کہ کسی قوم پر عذاب کے آثار ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اس قوم کے لوگوں کا ایمان قبول کر لیا گیا (10:98)۔اردو میں بطور اسمِ پیغمبرؑ لفظ ''یونس'' معروف ہے' عام نام بھی رکھا جاتا ہے۔مچھلی کے پیٹ میں آپؑ نے جو کلمات پڑھے تھے (10:98) ان کلمات کو تسبیح یونسؑ یا آیتِ کریمہ کہا جاتا ہے۔

؎ ہے وظیفہ جس کا بھی تسبیحِ یونس رات دن قید و رنج و غم سے وہ انوؔر رہا ہو جائے گا (افضال انوؔر)

یہود (19) یہودی قوم' بنی اسرائیل کا دوسرا نام۔قرآن میں 10 مقامات پر لفظ هَادُوا (2:62) بطور فعل بھی آیا ہے' یعنی یہودی ہونا' یہودی بننا وغیرہ۔ھادو کے لغوی معنی نرمی اور سہولت کے ساتھ حق کی طرف رجوع کرنے کے ہیں۔حضرت یعقوبؑ کے ایک بیٹے کا نام ''یہودا'' تھا۔اسی نسبت سے ان کی نسل کا نام ''یہودی'' مشہور ہوا۔قرآن: وَالَّذِينَ هَادُوا (5:69) اور جو یہودی ہیں' اَلْيَهُودُ (5:18) یہود' يَهُودِيًّا (3:67) یہودی۔اردو: یہود' یہودی' یہودیّت وغیرہ۔

؎ وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود (اقبالؔ)

؎ اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی اسی دنیا میں یہودی بھی تھے نصرانی بھی (اقبالؔ)

تعداد مادہ: 18 تعداد الفاظ: 838

فصلِ ثانی

اُردو میں (عموماً) غیر مستعمل قرآنی الفاظ

ا

اَبًّا (1) گھاس۔

اَبَقَ (1) بغیر اجازت چلا گیا۔

اِبِل (2) اونٹ۔

اَبٰی (13) اُس نے انکار کیا۔ فَاَبَوْا انہوں نے انکار کیا۔

وَلَا یَاْبَ: اور وہ انکار نہ کرے۔

اَتٰی (277) وہ آ گیا۔ اُوْتِیَ: وہ دیا گیا۔ اُوْتِیْتُمْ: تمہیں ملے۔ آتِ: تو دے۔ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ: تم زکوٰۃ دو۔ اَتٰكَ: تمہارے پاس (خبر) آئی۔ تَاْتِهِمْ: ان کے پاس لاؤ۔ نَاْتِ: ہم لے آئیں گے۔ اِیْتُوْنِیْ: میرے پاس لاؤ۔

اَثْلٍ (1) جھاؤ، جھاڑی وغیرہ۔

اُجَاجٌ (3) کڑوا، کھاری پانی۔

اِدًّا (1) بھاری بات، بُری بات۔

اَلْاِرْبَةِ (2) خواہش، حاجت۔ مَاٰرِبُ: حاجتیں، ضرورتیں

اَلْاَرَآئِكِ (5) بیٹھنے کے تخت، جمع۔

اَزًّا، تَؤُزُّهُمْ (2) اچھالنا، ابھارنا۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ (3) قریب آئی، قریب آنے والی یعنی قیامت۔

اٰسٰی (4) میں غم کھاؤں۔

اَشِر (2) بہت اترانے والا۔

اِصْرًا (3) بوجھ۔ اِصْرَهُمْ: ان کا بوجھ۔ اِصْرِیْ: میرا بوجھ

اَصِیْلًا / اَلْاٰصَال (7) شام کا وقت۔

اِفْك (30) بہتان، اُلٹی بات۔ اُفِكَ: جسے اوندھا کر دیا گیا ہو، جس کی عقل ایسی ہو کہ سیدھی اور منطقی بات سمجھ میں نہ آئے۔ اَلْمُؤْتَفِكٰت: بستیاں جنہیں الٹ دیا گیا۔

اَفَلَ (4) وہ چھپ گیا، وہ غروب ہو گیا۔ سورۃ الانعام کی آیات 78,77,76 میں اَفَلَ، اَفَلَتْ اور اٰفِلِیْنَ کے الفاظ ستارے، چاند اور سورج کے غروب ہونے کے معانی میں آئے ہیں۔

اَلَتْنٰهُمْ (1) ہم نے ان میں کمی کی۔

اِلًّا (2) قرابت کا تعلق۔

یُؤْلُوْنَ (3) یعنی وہ اپنی بیویوں سے ترک صحبت کی قسم کھاتے ہیں، ایسی قسم کو شرع میں ایلاء کہا جاتا ہے۔

یَاْلُوْنَکُمْ: وہ تمہاری دشمنی یا خرابی میں کمی نہیں کرتے۔

وَلَا یَاْتَلِ: اور وہ قسم نہ کھالیں۔

اَلآء (34) نعمتیں، نشانیاں وغیرہ، جمع، سورۃ الرحمٰن میں یہ لفظ بار بار آیا ہے۔

اَمْتًا (1) ٹیلہ، بلند جگہ۔

اَلْاَمْس (4) کل، گزرا ہوا دن۔

آمِّیْنَ (1) قصد کرنے والے، جمع۔

اَمَة (2) لونڈی، غلام کی مونث۔ اِمَآئِکُمْ: تمہاری لونڈیاں، جمع۔

تعداد مادہ: 32

اَلْاَنْف (2) ناک۔ اِنفًا: ابھی ابھی۔

اٰن (2) گرم پانی۔ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ: گرم پانی کا چشمہ۔

اٰنِیَة (1) برتن۔

یَؤُوْدُ (1) وہ تھکا دیتا ہے، اکتا دیتا ہے۔

اَلْاَیْکَة (4) جنگل، جھنڈ۔

اَلْاَیَامٰی (1) بیوہ عورتیں۔

تعداد الفاظ: 420

ب

بِئْرٍ (1) کنواں۔

بِئْس (71) بُرا، خراب۔ بَئِیْسٍ: سخت۔ اَلْبَآئِسَ: بدحال۔ بَاْس: سختی، لڑائی۔

یُبَتِّکُنَّ (1) ضرور کاٹیں گے۔

بَثَّ (9) اس نے بکھیرا، پھیلایا۔

فَانْبَجَسَتْ (1) پس وہ پھوٹ نکلی۔

بَخْس (7) ناقص۔

بَاخِع (2) غم کی وجہ سے خود کو ہلاک کرنے والا۔

بِدَارًا (1) سرعت سے کام کرنا، سبقت کرنا۔

تَبْذِیْرٌ (3) فضول خرچی کرنا۔ لَاتُبَذِّرْ: تو فضول خرچی مت کر۔ مُبَذِّرِیْنَ: فضول خرچی کرنے والے۔

اَبْرَح (3) میں پھروں، ہٹوں۔ نَبْرَح: ہم ہٹیں گے۔

بَسَرَ (2) منہ بنایا، تیوری چڑھائی۔ بَاسِرَةٌ: اداس، بے رونق۔

بٰسِقٰتٍ (1) لمبی لمبی، دراز قد۔

اُبْسِلُوْا (2) وہ گرفتار کیے گئے۔ تُبْسَلَ: وہ ہلاکت میں پڑ جائے۔

یُبَطِّئَنَّ (1) وہ ضرور دیر کرتا۔

بَطَرًا (2) اترانا۔ بَطِرَتْ: وہ اترائی۔

بَطْش (10) گرفت۔

بُعْثِرَ (2) وہ اٹھایا گیا۔ بُعْثِرَتْ: وہ اٹھائی گئی۔

بَعْل (7) شوہر' ایک بت کا نام۔

بَغْتَة (13) اچانک' ناگہاں۔

اَلْبِغَال (1) خچر۔

اِبْلَعِیْ (1) تو نگل جا۔

تعداد مادہ: 27

یُبْلٰی (1) وہ پرانا ہوگا۔

بَآءَ (17) اُس نے کمایا' وہ لوٹا' وہ مستحق ہوا۔

بَوَار (5) تباہی' ہلاکت۔

بَال (4) حال' خبر۔

تَبِیْد (1) وہ خراب ہوگی' وہ ہلاک ہوگی۔

بِیَعُ (1) عیسائیوں کے گرجے (واحد: بیعة)

تعداد الفاظ: 170

ت

تَبّ (4) وہ ہلاک ہوا۔ تَبَاب: ہلاکت۔ تَتْبِیْب: غارت کرنا۔

تَبَارًا (6) ہلاکت' ہلاک ہونا یا کرنا۔ مُتَبَّرٌ: ہلاک کیا ہوا۔ تَتْبِیْرًا: ہلاک کرنا' ویران کرنا۔

اَتْرَفْنَا (8) ہم نے عیش دی۔ اُتْرِفُوْا: ان کو عیش دی گئی۔

مُتْرَفِیْنَ: آسودہ حال لوگ۔

تِسْعٌ (7) نو (مذکر)۔ تِسْعَةٌ: نو (مونث) تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ: ننانوے (مونث)۔

تعداد مادہ: 11

تَعْسًا (1) ہلاکت' اوندھے منہ گر پڑنا۔

تَفَثَهُمْ (1) ان کا میل کچیل۔

اَتْقَنَ (1) اُس نے مضبوط کیا' درست کیا۔

تَلَّه' (1) اُس نے اُسے پچھاڑا۔

تَارَةً (2) مرتبہ' دفعہ۔

اَلتِّیْنِ (1) انجیر۔

یَتِیْهُوْنَ (1) وہ پریشان پھریں گے۔

تعداد الفاظ: 33

ث

ثُبُوْرًا (5) ہلاکت، موت۔ مَثْبُوْرًا: ہلاک کیا ہوا۔

ثَبَّطَهُمْ (1) اُس نے اُنہیں روک دیا، باز رکھا۔

ثُبَاتٍ (1) گروہ در گروہ۔

ثَجَّاجًا (1) موسلا دھار برسنے والا بادل۔

تعداد مادہ: 07

يُثْخِنَ (2) وہ خونریزی کرے۔ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ: تم اُن کا خون بہاؤ۔

ثُلَّةٌ (3) انبوہ، جماعت کثیر۔

ثَاوِيًا (14) مقیم، رہنے والا۔ مَثْوًى: ٹھکانہ، رہنے کی جگہ۔

تعداد الفاظ: 27

ج

تَجْئَرُوْا (3) تم چلاؤ، گڑگڑاؤ۔ يَجْئَرُوْنَ: وہ چلائیں گے۔

اَلْجُبِّ (2) گہرا کنواں۔

اَلْجِبْتِ (1) بت، جادو، کاہن وغیرہ۔ ہر وہ چیز جس کی اللہ کے سوا پرستش کی جائے۔

اَلْجَوَابِ (1) حوض، تالاب (جمع)۔

اُجْتُثَّتْ (1) اُس کو اکھاڑا گیا۔

جٰثِمِيْنَ (5) اوندھے گرنے والے۔

جَاثِيَةً (3) گھٹنے کے بل بیٹھنے والی۔ جِثِيًّا: گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔

جَحَدُوْا (12) انہوں نے انکار کیا۔ يَجْحَدُوْنَ: وہ انکار کرتے ہیں۔

اَلْاَجْدَاثِ (3) قبریں۔

جِدَار (3) دیوار۔ جُدُرٍ: دیواریں۔

اَجْدَرُ (1) بہت لائق، زیبا تر۔

جُذٰذًا (2) ٹکڑے۔ مَجْذُوْذٍ: کاٹا ہوا۔

جِذْعِ (3) تنا، شاخ۔ جُذُوْعِ: تنے۔

جَذْوَةٍ (1) چنگاری، شعلہ۔

يَجُرُّ (1) وہ کھینچتا ہے۔

جُرُزُ (2) چٹیل اور بنجر زمین۔

جُرُفٍ (1) کھائی، کھاڑی، پانی جمع ہونے کی جگہ۔

جَزُوْعًا (2) بیقرار، گھبرانے والا۔ جَزِعْنَا: ہم بیقرار ہوئے۔

جُفَآءً (1) کوڑا، ناکارہ، ناچیز۔

جِفَانٍ (1) بڑے بڑے پیالے۔

تَتَجَافٰی (1) وہ الگ رہتی ہے۔

جَـالُوْتَ (1) ایک کافر بادشاہ کا عجمی نام، جس سے بنی اسرائیل نے طالوت بادشاہ کی سربراہی میں جنگ کی تھی۔

یَجْمَحُوْنَ (1) وہ سرکشی کرتے ہیں۔

جُنَاحٌ (25) گناہ، حرج۔

جَنَفًا (2) طرف داری، ظلم۔ مُتَجَانِفٍ: مائل ہونے والا۔

تعداد مادہ: 32

جنا (1) میوہ، چھنی ہوئی چیز۔ جَنِیًّا: تازہ چنا ہوا میوہ۔

جَابُوْا (1) انہوں نے تراشا۔

جَاسُوْا (1) وہ منتشر ہوئے، غارت گری کیلئے۔

جَوْفِ (1) پیٹ، اندرونی حصہ۔

جَوِّ (1) فضا، آسمان وزمین کا درمیان۔

جَآءَ (276) وہ آیا۔ جَآءَتْ: وہ آئی۔ جَآءُوْا: وہ آئے۔ جِیْٓئَ: وہ لایا گیا۔

جِیْدِ (1) گردن۔

تعداد الفاظ: 361

ح

اَحْبَارٌ (6) یہودیوں کے بڑے علماء، اس کا واحد حبر ہے جس کے لغوی معنی ہیں ''اچھا اثر''، بڑے عالم کو اس لیے حبر کہا جاتا ہے کہ اس کے علم وفضل کے اثرات عوام میں باقی رہتے ہیں۔ تُحْبَرُوْنَ: تمہاری آؤ بھگت کی جائے گی، تمہیں آراستہ کیا جائے گا۔

حَبِـطَ (16) وہ اکارت ہو گیا۔ حَبِـطَـتْ: وہ ضائع ہوئی۔ یَحْبَطَنَّ: ضائع ہو جائے گا۔

اَلْحُبُكِ (1) راستے۔

حَثِیْثًا (1) دوڑتا ہوا۔

حَرْدٍ (1) تیزی اور غصہ کے ساتھ روکنا۔

حَرِّضْ (2) تو رغبت دلا۔

حَرَضًا (1) بے کار، بیمار۔

تَحَرَّوْا (1) انہوں نے قصد کیا۔

حَصَبُ (5) ایندھن۔

حَصْحَصَ (1) وہ ظاہر ہو گیا۔

حَصِیْدًا (6) کٹی ہوئی کھیتی۔ حَصَدْتُّمْ: تم نے کاٹا۔

اَحْصٰی (11) اس نے گن لیا۔ تُحْصُوْهُ: تم اسے گنو، شمار کرو۔

لَا يَحُضُّ (3) وہ ترغیب نہیں دیتا۔ لَا تَحَاضُّوْنَ: تم ایک دوسرے کو رغبت نہیں دلاتے ہو۔

حَطَب (2) ایندھن۔

حُطَامًا (6) ریزہ ریزہ۔ اَلْحُطَمَةِ: ریزہ ریزہ کردینے والی۔ يَحْطِمَنَّكُمْ: وہ تمہیں روند ڈالے۔

مَحْظُوْرًا (2) حرام کیا ہوا، ممنوع۔ اَلْمُحْتَظِرِ: کانٹوں کی باڑ لگانے والا (داخلہ روکنے کے لیے)۔

حَفَدَةً (1) پوتے۔

حُفْرَةٍ (2) گڑھا۔ اَلْحَافِرَةِ: قبر۔

حَآفِّيْنَ (2) گرداگرد کھڑے ہونے والے۔ حَفَفْنَا۔ ہم نے ڈھانپ لیا۔

حَفِيًّا (3) بڑا مہربان۔

حُقُبًا (2) مدتہائے دراز، سالہا سال۔ اَحْقَابًا: بڑی مدتیں، حقب کی جمع۔

اَلْاَحْقَاف (1) قوم عاد کی بستیاں۔

حِلْيَةً (9) زیور۔ حُلُّوْآ: انہیں زیور پہنایا گیا۔

حَمَاٍ (4) گارا، کیچڑ۔ حَمِئَةٍ: کیچڑ والا، دلدل والا۔

حِنْث (2) گناہ، قسم توڑنا۔ لَا تَحْنَثْ: تو قسم نہ توڑ۔

حَنِيْذٍ (1) تلا ہوا، بھنا ہوا۔

اَحْتَنِكَنَّ (1) میں قابو میں کروں گا۔

تعداد مادہ: 27

تعداد الفاظ: 93

خ

اَلْخَبْءَ (1) چھپی ہوئی چیز۔

اَخْبَتُوْآ (3) وہ جھکے۔ اَلْمُخْبِتِيْنَ: عاجزی کرنے والا۔

خُبْزًا (1) روٹی۔

خَبَالًا (2) تباہ کرنا، تباہی۔

خَبَتْ (1) وہ بجھی۔

خَتَّارٍ (1) بڑا جھوٹا، عہد شکن۔

اَخْدَانٍ (2) آشنا۔

خَذُوْلًا (3) مصیبت میں تنہا چھوڑ دینے والا۔ مَخْذُوْلًا: بے یار و مددگار۔

خَرْدَلٍ (2) رائی۔
خَرَّ (12) وہ گر پڑا۔ تَخِرُّ: وہ گر پڑے گی۔ یَخِرُّوْنَ: وہ گرتے ہیں۔
اَلْخَرّٰصُوْنَ (5) تخمینہ لگانے والے۔ تَخْرُصُوْنَ: تم تخمینے لگاتے ہو۔
خِزْیٌ (26) ذلت، رسوائی محتاجی، فاقہ۔
یَخْصِفَانِ (2) وہ دو جوڑتے ہیں، چپکاتے ہیں۔
مَخْضُوْدٍ (1) بے خار۔
خَطْفَة (7) اُچک لینا۔ خَطِفَ: اس نے اچک لیا۔ یَخْطَفُ: وہ اچک لے جائے۔
خُطُوٰتِ (5) قدم۔
خَافِضَة (4) پست کرنے والی۔ اِخْفِضْ: تو جھکا، پست کر۔
تُخَافِتْ (3) تو آہستہ آواز میں پڑھ۔ یَتَخَافَتُوْنَ: وہ چپکے چپکے بات کریں گے۔
خٰمِدُوْنَ (2) بجھے ہوئے، بجھنے والے۔
خَمْطٍ (1) کڑوا، کسیلا، بدمزہ۔
اَلْخُنَّسِ (2) چھپ جانے والے، پیچھے ہٹ جانے والے۔ اَلْخَنَّاسِ: چھپنے والا، شیطان۔
خُوَارٌ (1) بچھڑے، گائے کی آواز۔
خَاوِیَة (5) خالی، کھوکھلی۔

تعداد مادہ: 23 تعداد الفاظ: 92

د

دَاْب (6) عادت، رسم۔ دَآئِبَیْنِ: ایک دستور پر چلنے والے۔
دُحُوْرًا (4) ہانکنا، بھگانا۔
دَاحِضَة (4) باطل، بودی۔ یُدْحِضُوْا: وہ باطل کر دیں، شکست دے دیں۔
دَحٰهَا (1) اُس نے اُسے پھیلایا، ہموار کیا۔
دٰخِرُوْنَ (4) ذلیل ہونے والے۔
یَدْرَؤُا (5) دور کر دے گا۔ فَادْرَءُوْا: تم دفع کرو، دور کرو۔
دُسُرٍ (1) میخیں، کیلیں۔
یَدُسُّه، (2) وہ اُسے مٹی میں دبائے گا۔ دَسّٰهَا اُس نے اُسے خاک میں ملا دیا۔
یَدُعُّ (3) وہ دھکا دیتا ہے۔
دِفْءٌ (1) موسم سرما میں پہننے کا لباس۔

دَافِقٍ (1) اچھل کر نکلنے والا پانی۔

دُلُوْك (1) سورج کا ڈھلنا، غروب ہونا۔

فَاَدْلٰی (5) اس نے (ڈول) لٹکایا۔ تَدَلّٰی: اتر آیا۔ دَلْو: ڈول۔

دَمْدَمَ (1) اس نے ہلاکت ڈال دی۔

دَمَّرَ (10) اس نے تباہ کر دیا، اکھاڑ دیا۔ تُدَمِّرُ: ہلاک کرتی ہے۔

اَلدَّمْع (2) آنسو۔

تعداد مادہ: 22

دَم (11) خون۔ دِمَآءَ کُمْ: دم (خون) کی جمع یعنی تمہارے خون۔

دِهَاقاً (1) چھلکتا ہوا جام، لبالب بھرا ہوا۔

مُدْهَآمَّتٰنِ (1) دو گہری سبز جنتیں۔

اَلدِّهْن (5) تیل، چکنائی۔ اَلدِّهَانِ: تیل کا تلچھٹ، سرخ چمڑا۔ مُدْهِنُوْنَ: سستی کرنے والے۔

اَدْهٰی (1) خوفناک

تعداد الفاظ: 70

ذ

اَلذِّئْب (3) بھیڑیا۔

مَذْءُ وْمًا (1) مذمت کیا ہوا۔

ذُبَاب (2) مکھی۔

ذَرَاَ (6) اس نے پیدا کیا۔ ذَرَاْنَا: ہم نے پیدا کیا۔

تعداد مادہ: 8

مُذْعِنِیْنَ (1) یقین کرنے والے۔

تَذْهَلُ (1) وہ غافل ہو جائے گی۔

تَذُوْدٰنِ (1) وہ دو ہٹاتی ہیں، روکتی ہیں۔

اَذَاعُوْا (1) انہوں نے شہرت دی۔

تعداد الفاظ: 16

ر

رَبِحَتْ (1) فائدہ مند ہوئی۔

تَرَبَّصُوْا (17) تم انتظار کرو۔ مُتَرَبِّصُوْنَ: انتظار کرنے والے۔

يَرْتَعْ (1) وہ خوب کھائے۔

رَتْقًا (1) جڑا ہوا۔

رَتِّلْ (4) تو آہستہ آہستہ پڑھ۔ تَرْتِيْلًا: ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔

رَجًّا (2) لرزنا، ہلانا۔ رُجَّتْ: وہ ہلائی گئی۔

اَلرَّجْفَة (8) بھونچال، زلزلہ۔ اَلْمُرْجِفُوْنَ: فساد کرنے والے، غلط خبریں اڑانے والے۔

رُخَآءً (1) نرم، ملائم۔

رِدْءًا (1) مددگار۔

رَدْمًا (1) موٹی، مضبوط دیوار۔

تَرَدّٰى (6) تو ہلاک ہوگا۔ لَتُرْدِيْنِ: تو مجھ کو ہلاک کرے گا۔

اَلرَّس (1) ایک کنویں کا نام۔ اَصْحٰبُ الرَّسِّ: کنویں والے، ایک نافرمان قوم کے لوگ۔

رَوَاسِیُ (14) پہاڑ (جمع)۔

مَرْصُوْصٌ (1) مضبوط، سیسہ پلایا ہوا۔

رَغَدًا (3) بافراغت، خوب۔

رُفَاتًا (2) بوسیدہ، ریزہ ریزہ۔

رَفَثُ (2) عورتوں سے اختلاط، بے حجابی، فحش گفتگو۔

اَلرِّفْدُ (2) انعام، بخشش۔ اَلْمَرْفُوْدُ: انعام دیا ہوا۔

رَوَاكِدَ (1) ٹھہرنے والیاں۔

تعداد مادہ: 32

اُرْكِسُوْا (2) وہ الٹے ہوگئے۔

اُرْكُضْ (3) تو (لات) مار۔ يَرْكُضُوْنَ: وہ بھاگتے ہیں۔

رُكَامًا (3) تہ در تہ۔ مَرْكُوْمٌ: تہ در تہ جما ہوا، گاڑھا۔

رِمَاحُكُمْ (1) تمہارے نیزے۔

رَمَادٍ (1) راکھ۔

رَهْط (3) قوم، گروہ۔

رَهَقًا (10) سرکشی، ظلم، چھا جانا۔ لَاتُرْهِقْنِیْ: تو مجھ پر مسلط نہ کر۔

رَهْوًا (1) ساکن، تھما ہوا۔

اَلرَّوْعُ (1) خوف، ڈر۔

رَاغَ (3) چپکے سے چلا گیا۔

رِيْشًا (1) رونق، آرائش، لباس، مال۔

رِيْعٍ (1) ٹیلہ، بلند زمین۔

رَانَ (1) اس نے زنگ پکڑا، زنگ۔

تعداد الفاظ: 100

ز

اَلزَّبَانِيَةَ (1) دوزخ کے فرشتے۔

مُزْجٰةٍ (3) تھوڑی، ناقص، بے اعتبار۔ يُزْجِیْ: وہ چلاتا ہے، اٹھاتا ہے۔

زُحْزِحَ (2) وہ دور کیا گیا، ہٹایا گیا۔

زَحْفًا (1) میدان جنگ، بڑا لشکر۔

زُخْرُفٍ (4) سونا، آرائش و زیبائش۔

زَرَابِیُّ (1) مسندیں، نفیس بچھونے۔
زُرْقاً (1) اندھے، نیلی آنکھوں والے۔
تَزْدَرِیْ (1) حقیر جانتی ہے۔
زَفِیْرٌ (3) لمبا سانس لینا، چیخنا۔
زُلَفَةً (10) رات کا ایک حصہ، نزدیکی۔
زَلَقاً (2) چٹیل میدان۔
تَزِلُّ (4) ڈگمگا جائے، پھسل جائے۔

تعداد مادہ: 18

اَلْاَزْلَامُ (2) جوئے کے تیر، پانسہ کے تیر۔
زَنْجَبِیْلاً (1) سونٹھ، جنت کے ایک چشمے کا نام۔
زَنِیْمٍ (1) حرام زادہ، بدذات، بدنام۔
تَزٰوَرُ (1) جھکتا ہے، مائل ہوتا ہے۔
زَهَقَ (5) وہ نابود ہوگیا، مٹ گیا۔
زَاغَ (9) وہ ٹیڑھا ہوا۔ زَیْغٌ: کجی، ٹیڑھا۔

تعداد الفاظ: 52

س

لَاتَسْئَمُوْا (3) تم کاہلی نہ کرو، نہ اکتاؤ۔ لَایَسْئَمُوْنَ: وہ تھکتے نہیں، ملول نہیں ہوتے۔
سَبْعٌ (27) سات۔
اَلسَّبُعُ (1) درندہ۔
سٰبِغٰتٍ (2) کشادہ زرہیں۔ اَسْبَغَ: اس نے پورا کیا۔
سُجِّرَتْ (3) وہ جھونکی گئی، خالی کی گئی۔ اَلْمَسْجُوْرِ: بھڑکایا ہوا، خالی کیا گیا۔
اَلسِّجْن (13) قید خانہ۔ اَلْمَسْجُوْنِیْنَ: قیدی لوگ۔
اَلسُّحْت (4) رشوت، حرام مال۔ یُسْحِتَكُمْ: وہ تمہیں ہلاک کردے، غارت کردے۔

سُحْقاً (2) دوری، لعنت۔ سَحِیْقٍ: بہت دور۔
سَخِطٍ (4) سخت غصہ، عذاب۔ یَسْخَطُوْنَ: وہ سخت ناراض ہوتے ہیں۔
سُدًی (1) بے کار، بے قید۔
سَرَاحاً (7) رخصت کرنا، چھوڑ دینا۔ تَسْرِیْحٌ: رخصت کرنے، چھوڑ دینے کا عمل۔
اَلسَّرَآئِرُ (1) چھپے ہوئے بھید۔
اَلسَّرْدِ (1) زرہ بنانے کا عمل۔
یَسْطُوْنَ (1) وہ حملہ کردیں۔
سَعِیْر (18) دوزخ، دہکتی آگ۔ سُعُرٍ: دیوانگی، جنون۔

مَسْغَبَةٍ (1) بھوک، کھانے کی خواہش۔
مَسْفُوْحًا (4) بہایا ہوا۔مُسَافِحِيْنَ :بدکار لوگ۔
نَسْفَعاً (1) ہم گھسیٹیں گے۔
مَسْكُوْبٍ (1) بکھیرا ہوا، بہایا ہوا۔
نَسْلَخُ (3) ہم کھینچتے ہیں۔
سَلَقُوْكُمْ (1) انہوں نے تمہارے ساتھ زبان درازی کی۔
سُلَالَةٍ (3) خلاصہ، نچوڑ۔
سٰمِدُوْنَ (1) غافل۔
سٰمِرًا (1) افسانہ گو۔
سَمْكَهَا (1) اس کی چھت۔

تعداد مادہ: 34

سَمِيْن (4) موٹا۔يُسْمِنُ :وہ موٹا کرتا ہے، کرے گا۔
سَنَا (1) روشنی، بجلی کی کوند۔
اَلسَّاهِرَةِ (1) صاف وہموار زمین، میدان قیامت۔
سَاهَمَ (1) اس نے قرعہ ڈلوایا۔
اَسْوِرَةٌ (5) کنگن (واحد)۔اَسَاوِرَ: کنگن (جمع)۔
سَوْطَ (1) کوڑا۔
سُوَاعاً (1) حضرت نوحؑ کی قوم کے ایک بت کا نام۔
سَوَّلَ (4) اس نے فریب دیا، بات بنائی۔
سَآئِبَةٍ (1) وہ جانور جنہیں بتوں کے نام پر (کفارِ مکہ کی رسم کے مطابق) آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔

تعداد الفاظ: 124

ش

شَتّٰى (5) پراگندہ، جدا جدا۔اَشْتَاتاً :متفرق، منتشر۔
اَلشِّتَآء (1) موسم سرما۔
شُحّ (5) حرص، بخل۔
اَلْمَشْحُوْن (3) بھرا ہوا۔
شَرِّدْ (1) تو خوف زدہ کر کے بھگا دے۔
شِرْذِمَةٌ (1) تھوڑے سے لوگ۔
لَاتُشْطِطْ (3) تو زیادتی نہ کر۔شَطَطاً :جھوٹ، ناحق۔
اَلشَّفْع (1) جوڑا، جفت۔
شَفَا (2) کنارہ۔
مُتَشَاكِسُوْنَ (1) بداخلاق، مخالفت کرنیوالے۔

تعداد مادہ: 18

شٰمِخٰتٍ (1) بلند ہونے والیاں۔
اِشْمَاَزَّتْ (1) وہ رک گئی، اس نے نفرت کی۔
شَنَاٰنُ (3) دشمنی، عداوت۔شَانِئَكَ : تیرا دشمن۔
شَهِيْق (2) گدھے کا رینگنا۔
شَوْباً (1) آمیزش، بے دھویں کی آگ۔
شُوَاظٌ (1) بے دھویں کی آنچ۔
يَشْوِىْ (2) وہ بھون ڈالے گا۔
مَشِيْدٍ (2) گچ کیا ہوا، مضبوط بنایا ہوا۔
مُشَيَّدَةٍ :مضبوط و مستحکم۔

تعداد الفاظ: 36

ص

صَبَّ (5) اوپر سے ڈالنا، بکھیرنا۔ صُبُّوْا: وہ ڈالے گئے۔

اصابعھم (2) ان کی انگلیاں۔

صَبِیًّا (2) بچہ۔

اَلصَّآخَّةُ (1) سخت آواز جو کانوں کو بہرہ کر دے یعنی صورِ قیامت۔

صَخْرَةٌ (3) سخت پتھر۔

صَدٌّ (42) روکنا، باز رکھنا۔ صَدَدْتُّمْ: تم نے روکا۔

اَلصَّدْعِ (5) نباتات، روئیدگی، دراڑ، پھاڑنا، ظاہر کرنا۔

مُتَصَدِّعًا: پراگندہ ہو جانے والا، ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے والا۔

تَصَدّٰی (2) توپے درپے ہوتا۔ تَصْدِیَةً: تالی بجانا۔

صَرِیْخ (5) فریاد رس، مددگار۔ مُصْرِخ: فریاد رس۔

یَصْطَرِخُوْنَ: وہ فریاد کرینگے، چلائینگے۔

لَاتُصَعِّرْ (1) مت پھیلا۔ مت پھیر۔

صَغَتْ (2) وہ جھک پڑی، تَصْغٰی: جھکے۔

اَلْاَصْفَادِ (2) زنجیریں۔

صَفْصَفًا (1) چٹیل میدان۔

صَکَّتْ (1) اس نے پیٹ لیا، طمانچہ مارا۔

صَلْدًا (1) سخت اور صاف پتھر۔

صِلِیًّا (24) آگ میں داخل ہونا۔ یَصْلٰی: وہ آگ میں داخل ہوگا۔ تَصْطَلُوْنَ: تم آگ تاپو۔

صَوَامِعُ (1) راہبوں کے عبادت خانے۔

صِنْوَان (2) ایک درخت کی جڑ سے نکلے ہوئے دو تنے۔

صِھْرًا (2) دامادی کا رشتہ، داماد۔ یُصْھَرُ: پگھلایا جائے گا۔

صُرْھُنَّ (1) تو انہیں بلائے، آواز دے۔

صُوَاعَ (1) ایک پیمانہ جس سے پانی وغیرہ پینے اور غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا ہے۔

صَیَاصِیْھِمْ (1) ان کے قلعے، پناہ گاہیں۔

اَلصَّیْفِ (1) موسم گرما۔

تعداد مادہ: 23 تعداد الفاظ: 108

ض

اَلضَّاْنِ (1) اون والی بھیڑ۔

ضَبْحاً (1) گھوڑے کا ہانپنا۔

مَضَاجِع (3) خواب گاہیں، بچھونے۔

ضَرِیْعٍ (1) خاردار گھاس، دوزخ کا ایک درخت۔

ضِغْثًا (2) گھاس یا شاخوں کا مُٹھا۔

اَضْغَانکُمْ (2) تمہاری سخت عداوتیں۔

تعداد مادہ: 12

اَلضَّفَادِعَ (1) مینڈک۔

ضَنْکاً (1) تنگی، تنگ۔

ضَنِیْنٍ (1) بخیل۔

یُضَاھِئُوْنَ (1) وہ پیروی (نقل) کرتے ہیں۔

ضَیْرَ (1) تنگی، نقصان۔

ضِیْزٰی (1) بھدی، ناقص۔

تعداد الفاظ: 16

ط

طَحٰھَا (1) اس نے اسے پھیلایا، بچھایا۔

طَارِد (4) ہانکنے والا، دھتکارنے والا۔ لَاتَطْرُدْ: تو دفع نہ کردے، نہ ہانکے۔

یُطْفِئُوْا (3) وہ بجھادیں۔

مُطَفِّفِیْنَ (1) ناپ تول میں گھٹانے والے۔

طَفِقَ (3) اس نے شروع کیا۔

طَلْحٍ (1) کیلے کے گچھے۔

تعداد مادہ: 11

طَلٌّ (1) شبنم، ہلکی بارش۔

لَمْ یَطْمِثْھُنَّ (2) ان سے صحبت نہیں کی ہوگی۔

طَمَسْنَا (5) ہم نے مٹادیا۔ طُمِسَتْ: وہ بے نور ہوگئی، مٹائی گئی۔

اَلطَّآمَّةُ (1) غلبہ کرنے والی، بڑی مصیبت یعنی قیامت۔

اَلطَّوْدِ (1) پہاڑ۔

تعداد الفاظ: 23

ظ

ظَعْنِكُمْ (1) تمہارا سفر کرنا۔

تعداد مادہ: 2

ظَمَاٌ (3) پیاسا ہونا، تشنگی۔ اَلظَّمْاٰنُ: پیاسا، تشنہ۔

تعداد الفاظ: 4

ع

یَعْبَؤُا (1) وہ پروا کرتا ہے۔

عَبْقَرِيّ (1) نادر، گراں بہا، منقش۔ عبقر عرب میں جنوں کے مسکن کا نام مشہور تھا، اس سے منسوب ہو کر نادر اور عجب چیز عبقری کہلاتی تھی، یہاں جنت کے قیمتی فرش مراد ہیں۔ عَتِیْدٌ (16) تیار، موجود۔ اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔

عُتُلٍّ (2) تندخو، بدمزاج۔ اِعْتِلُوْا: سختی سے کھینچو، دھکیل کر لے جاؤ۔

عَتَوْا (10) انہوں نے سرکشی کی۔ عَاتِیَةٍ: تیز، بے قابو، حد سے گزر جانیوالی۔

عُثِرَ (2) خبر دی گئی۔

لَاتَعْثَوْا (5) تم فساد نہ مچاؤ۔

عِجَافٌ (2) دبلے، لاغر۔

عُرُبًا (1) وہ پارسا عورتیں جو اپنے خاوندوں کو بے حد چاہتی ہوں۔

اَلْعَرِمِ (1) سخت سیلاب۔

اَلْعُرْوَةَ (2) لوہے کا کڑا، وہ چیز جس کو سہارے کے لیے پکڑا جائے۔

اِعْتَرٰكَ (1) وہ تمہیں پیش آیا۔

یَعْزُبُ (2) وہ چھپتا ہے، دور ہوتا ہے۔

عِزِیْن (1) گروہ در گروہ۔

عَسْعَسَ (1) رات آئی، گئی۔

عَصْف (7) بھوسا۔ عَاصِفٌ: تند و تیز ہوا، آندھی۔

عَضُدًا (2) بازو، قوت۔

عَضُّوْا (2) انہوں نے دانتوں سے کاٹا۔

فَلَاتَعْضُلُوْهُنَّ (2) تم ان عورتوں کو نہ روکو۔

عِضِیْنَ (1) ٹکڑے ٹکڑے۔

عِطْفِهٖ (1) اس کا پہلو۔

عَقِیْم (4) بانجھ، بے اثر، نامراد۔

يَعْمَهُوْنَ (7)وہ حیران وسرگرداں ہوں۔

اَلْعَنَتَ (5)مشقت، تباہی مراد فحاشی۔عَنِتُّمْ :تم مشکل میں پڑے۔

اَلْعِهْن (2)اون۔

تعداد مادہ: 29

عِوَج (9)کجی۔

اَلْمُعَوِّقِيْنَ (1)روکنے والے۔

عَوَانٌ (1)ادھیڑ عمر۔

عَيِيْنَا (2)ہم عاجز ہوگئے۔يَعْىَ :وہ تھکا، عاجز ہوا۔

تعداد الفاظ: 94

غ

غُثَآءً (2)سوکھی گھاس۔

غَدَقًا (1)بہت پانی۔

غَدٰوة(16) صبح کا وقت۔غَدَوْا:وہ صبح کے وقت چلے۔

مَغْرَم (6)تاوان، قرض۔اَلْغٰرِمِيْنَ :تاوان زدہ لوگ۔

اَغْرَيْنَا (2)ہم نے بھڑکا دیا، برانگیختہ کردیا۔

غَسَق (4)سخت اندھیرا۔

يَغُضُّوْا (4)وہ نیچی کریں، پست کریں۔

تعداد مادہ: 13

اَغْطَشَ (1)اس نے تاریک کردیا۔

غِطَآء (2)پردہ۔

غَلْى (2)جوش مارنا۔

غَمْرَة (4)سختی۔

غَوْلٌ (1)دردِ سر، شراب کا خمار۔

غِيْضَ (2)خشک کیا گیا۔

تعداد الفاظ: 47

ف

فاء ت (7)وہ پھر آئی، لوٹ آئی۔ تفی :وہ لوٹ آئے۔

فُؤَاد(16)دل۔

فِئَةٌ (11)گروہ۔

تَفْتَؤُا (1)تو ہمیشہ رہے گا۔

فَتَقْنَا (1)ہم نے چیرا۔

فَتًى (10)غلام، جوان مرد۔

فَجّ (3) درہ، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ۔

فَجْوَةٍ (1) میدان، صحن۔

فٰرِهِينَ (1) سمجھدار لوگ۔

اِسْتَفْزِزْ (3) تو بہکا دے، پریشان کردے۔

فَزَع (6) خوف، گھبراہٹ۔ فَزِعُوْا: وہ گھبرائے۔

اِفْسَحُوْا (3) تم کشادہ ہو جاؤ۔ يَفْسَح: وہ کشادہ کردے گا۔

فَشِلْتُمْ (4) تم نے کمزوری اور بزدلی دکھائی۔

تعداد مادہ: 21

اِنْفِصَام (1) ٹوٹنا۔

اِنْفَضُّوْا (3) وہ منتشر ہو گئے۔

فِضَّة (6) چاندی۔

فَظًّا (1) سخت دل۔

فَاقِعٌ (1) شوخ زرد رنگ۔

اِنْفَلَقَ (4) وہ پھٹ گیا، وہ چر گیا۔

تُفَنِّدُوْنِ (1) تم مجھے مخبوط الحواس کہو گے۔

فُوْم (1) گندم۔

تعداد الفاظ: 85

ق

قَتَرٌ (5) گردوغبار، تاریکی۔ لَمْ يَقْتُرُوْا: انہوں نے بخل نہ کیا، تنگی نہ کی۔

قِثَّاء (1) ککڑی۔

مُقْتَحِمٌ (2) خطروں میں پڑنے والا۔

قَدْحًا (1) پتھر کی رگڑ سے آگ نکالتے ہوئے۔

قُدُوْر (1) دیگیں (جمع)۔

قُرُوْء (1) حیض۔

قَرْحٌ (3) زخم۔

قِرَدَةً (3) بندر۔

مُقْتَرِفُوْنَ (5) کمانے والے۔ يَقْتَرِف: وہ کماتا ہے، ارتکاب کرتا ہے۔

قَسْوَرَة (1) شیر۔

قِسِّيْسِيْنَ (1) عیسائیوں کے علماء و زہاد۔

تَقْشَعِرُّ (1) کانپتی ہے۔

قَاصِفًا (1) بڑی سخت، تیز و تند ہوا۔

قَصَمْنَا (1) ہم نے توڑا۔

قَضْبًا (1) ترکاری۔

اَقْطَار (2) کنارے۔

قِطْر (2) پگھلا ہوا تانبا۔

قَطِرَان (1) گندھک۔

قِنطَار (4) سونے کا ڈھیر۔

قُطُوْفُهَا (2) اس کے پھل، خوشے۔

قِطْمِيْر (1) باریک سا نشان جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتا ہے مراد شئے قلیل۔

قَلٰى (2) وہ بیزار ہوا۔ اَلْقَالِيْنَ: بیزار ہونے والے، دشمنی کرنے والے۔

تعداد مادہ: 30

مُقْمَحُوْنَ (1) ایسے لوگ جن کے سر اوپر کو اٹھے ہوں اور اس وجہ سے وہ نیچے نہ دیکھ سکتے ہوں۔

قَمْطَرِيْرًا (1) سخت، شدید۔

اَلْقُمَّلَ (1) چچڑیاں۔

قِنْوَانٌ (1) گچھے، خوشے۔

اَقْنٰى (1) اس نے فقیر بنایا۔

قَابَ (1) کمان کے قبضہ سے گوشہ تک کا فاصلہ۔

قَاعًا (2) ہموار زمین، چٹیل میدان۔

قَيَّضْنَا (2) ہم نے پیچھے لگا دیا۔ نُقَيِّضْ: ہم چسپاں کر دیتے۔

تعداد الفاظ: 52

ک

كُبَّتْ (2) وہ اوندھی کی گئی۔ مُكِبًّا: سرنگوں حالت میں۔

كُبِتَ (3) ہلاک کیا گیا، ذلیل کیا گیا۔ يَكْبِتَهُمْ: وہ انہیں ذلیل کر دے۔

كَبَدٍ (1) محنت، مشقت، سختی۔

كُبْكِبُوْا (1) وہ اوندھے کیے گئے۔

كَثِيْبًا (1) ریت، ریت کا ٹیلہ۔

كَدْحًا (2) مشقت اٹھانا، کوشش کرنا۔

اِنْكَدَرَتْ (1) میلی ہوئی، پراگندہ ہوئی۔

اَكْدٰى (1) اس نے روک دیا۔

كُشِطَتْ (1) اس کی کھال کھینچی گئی۔

كِفَاتًا (1) جمع کرنے والی۔

يَكْلَؤُ (1) وہ حفاظت کرتا ہے۔

كَٰلِحُوْنَ (1) بگڑی ہوئی شکل والے۔

كَلٌّ (1) بوجھ، گرانی۔

كَلَٰلَة (2) وہ مرد جو اپنے پیچھے نہ باپ چھوڑے نہ اولاد۔

اَكْمَام (2) کلیوں اور میووں کے غلاف۔

اَلْاَكْمَهَ (2) پیدائشی اندھا۔

كَنُوْدٌ (1) بڑا ناشکرا۔

اَلْكُنَّس (1) چھپ جانے والے (ستارے)۔

تعداد مادہ: 25

مَكْنُوْن (12) چھپایا ہوا۔

اكواب (4) آبخورے، پیالے۔

كَادَ (24) وہ قریب ہوا۔ كَادَتْ: وہ قریب ہوئی۔

كُوِّرَتْ (3) اس کو لپیٹا گیا۔ يُكَوِّرُ: وہ لپیٹتا ہے، وہ لپیٹے گا۔

تُكْوٰى (1) داغ دیا جائیگا۔

كَيْل (16) ناپ، پیمانہ، ناپ کر دینا۔

اِسْتَكَانُوْا (2) انہوں نے عاجزی اختیار کی۔

تعداد الفاظ: 87

ل

لَبِثَ (31) وہ ٹھہرا رہا، اس نے دیر کی۔ لَبِثُوْا: وہ ٹھہرے۔

لِبَدًا (2) گروہ در گروہ، لُبَدًا: بہت زیادہ۔

لِحْيَتِيْ (1) میری ڈاڑھی۔

لُدًّا (2) جھگڑالو لوگ۔ اَلَدُّ: بڑا جھگڑنے والا۔

لَظٰی (2) دہکتی ہوئی آگ۔ تَلَظّٰی: وہ بھڑکتی ہے، شعلہ مارتی ہے۔

لُغُوْب (2) ماندگی، تھکن، ضعیف ہونا۔

تَلْفَحُ (1) وہ جلائے گی، جھلسے گی۔

تعداد مادہ: 14

لَوَاقِحَ (1) مینہ برسانے والی ہوائیں۔

يَلْتَقِطْهُ (2) وہ اسے اٹھائیگا۔ اِلْتَقَطَه: اس نے اسے اٹھالیا۔

تَلْقَفُ (3) وہ نگلتی ہے۔

لَمًّا (1) بہت سا، سارا، جمع کرنا۔

يَلْهَثْ (2) وہ زبان نکالتا ہے، پیاس یا تھکن کی وجہ سے کتے کا زبان نکالنا۔

لَوَّاحَةٌ (1) جھلس دینے والی۔

لِوَاذًا (1) پناہ، پناہ لینا۔

تعداد الفاظ: 52

م

مَآءٌ (63) پانی۔

مِائَة (10) سو100۔

يُمَحِّصُ (2) وہ خالص کرتا ہے' آزماتا ہے۔

اَلْمَخَاضُ (1) دردِ زہ۔

مَرِيْئًا (1) خوشگوار' سریع الہضم۔

مَرَجَ (4) اس نے چھوڑا' مخلوط کیا۔ مَرِيْجٍ: الجھا ہوا۔

مَارِجٍ: شعلہ' انگارا۔

مَرَحًا (3) اتراتے' اکڑتے ہوئے۔

اَمَرُّ (1) بہت کڑوا۔

مِرْيَة (20) شک' شبہ' دھوکا۔ تَمْتَرُوْنَ: تم شک کرتے ہو۔ تَتَمَارٰى: تو شک کرتا ہے۔

مُمَزَّق (4) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

مَسَدٍ (1) کھجور یا چمڑے کی بٹی ہوئی رسی۔

اَمْشَاجٍ (1) ملے ہوئے' مخلوط۔

مَطَر (15) بارش۔ اَمْطِرْ: تو بارش کردے۔

يَتَمَطّٰى (1) وہ اکڑتا ہے' اترا کر چلتا ہے۔

اَلْمَعْز (1) بکری' بکریاں (اسم جنس)۔

اَلْمَاعُوْنَ (1) معمولی چیز۔

اَمْعَآءَ (1) آنتیں۔

مَقْت (6) بغض' غصہ' بیزاری۔

مُكْث (7) ٹھہرنا' دیر کرنا۔ مٰكِثُوْنَ: ٹھہرنے والے' دیر کرنے والے۔

مُكَآءَ (1) منہ سے سیٹی بجانا۔

مــــلاء (10) بھراؤ' اتنی مقدار جو کسی چیز کو بھردے۔ مُلِئَتْ: وہ بھر گئی۔ مَالِئُوْنَ: بھرنے والے۔

اَلْمَلَأُ (30) سردارانِ قوم' گروہ' جماعت۔

اِمْلَاق (2) مفلسی' تنگدستی۔

مَلِيًّا (10) مدت' عرصہ۔ اُمْلِىْ: میں مہلت دونگا' ڈھیل دونگا۔

اَلْمَنُوْن (1) زمانہ' موت' حادثہ۔

تَــمُوْرُ (3) وہ کانپتی ہے' پھٹی پڑتی ہے' پھٹ جائیگی۔

تَمِيْد (3) وہ جھکے' وہ ہلے۔

نَمِيْرُ (1) ہم غلہ لا کردیں گے' خرید کردیں گے۔

تعداد مادہ: 28 تعداد الفاظ: 204

ن

نَـالٰی (3) وہ دور رہا، اس نے دور کیا۔ یَـنْـئَـوْنَ: وہ دور ہوتے ہیں۔

نبَــذَ (12) اس نے پھینکا۔ اِنْبِــذْ: تو پھینک دے۔

لَاتَنَابَزُوْا (1) تم مت پکارو۔

یَسْتَنبِطُوْنَ (1) وہ تحقیق کرتے ہیں۔

نَتَقْنَا (1) ہم نے بلند کیا، ہم نے اٹھایا۔

نَحْبَهٗ (1) اس کی نذر، اس کا عہد۔

تَنْحِتُوْنَ (4) تم تراشتے ہو۔

اِنْحَرْ (1) تو قربانی کر۔

اَلنَّحْل (1) شہد کی مکھی (اسم جنس)

نِحْلَةً (1) عطیہ، جو خوشی سے دیا جائے۔

اَنْدَادًا (6) ہمسر، شریک (جمع)۔

نَــزْغٌ (6) کھڑکھڑانا، برائی پر ابھارنا، فساد ڈالنا۔ یَنْزَغَنَّكَ: وہ تمہیں ورغلائے۔

یُنْزِفُوْنَ (2) وہ مدہوش ہونگے۔

اَلنَّسِیْءُ (2) مؤخر کرنا، مشرکین عرب کا وہ رواج جس میں وہ حرمت والے مہینے اپنی مرضی سے مؤخر کر لیتے تھے۔

نَسْفاً (5) پھینکنا، ریزہ ریزہ کرنا۔ یَنْسِفُهَا: وہ انہیں ریزہ ریزہ، پراگندہ کر دے گا۔

اُنْشُزُوْا (5) تم اٹھ کھڑے ہو۔ نُشُوْز: عورت کا اپنے شوہر سے بغض رکھنا، نافرمانی کرنا، خاوند کا بیوی پر سختی کرنا۔

نَشْطاً (2) بند کھولنا، کسی کام کو تیزی اور خوشی سے انجام دینا۔

اَنْصِتُوْا (2) تم چپ رہو، کان لگائے رہو۔

نَضِجَتْ (1) وہ گل گئی، وہ جل گئی۔

نَضَّاخَتٰنِ (1) شدت سے جوش مارنے والے دو چشمے۔

نَضِیْدٌ (3) تہ بہ تہ۔

نَضْرَة (3) تازگی، شادابی، رونق۔

اَلنَّطِیْحَةُ (1) سینگ مارنے سے مرا ہوا۔

نَعْجَة (4) دنبی، بھیڑ۔

نُعَاس (2) اونگھ، نیند۔

یَنْعِقُ (1) وہ چلّاتا ہے۔

یُنْغِضُوْنَ (1) وہ (سر) مٹکائینگے، سر ہلائیں گے۔

اَلنَّـفّٰثٰت (1) پھونکیں مارنے والیاں، جادو کرنیوالی عورتیں۔

نَفْحَةٌ (1) ہوا کا ایک جھونکا۔

نَفِدَ (5) وہ ختم ہوا۔

نَفَشَتْ (2) وہ رات کو روند گئی۔ اَلْمَنفُوْشِ: دھنا ہوا' پراگندہ۔

نَقْعاً (1) گردوغبار۔

نَكَثَ (7) اس نے عہد شکنی کی۔

نَكِدًا (1) مشکل سے نکلنے والا' ناقص۔

نُكِسُوْا (3) وہ اوندھے ڈالے گئے۔ نُنَكِّسْهُ: ہم اسے اوندھا کردیتے ہیں۔

نَكَصَ (2) وہ پھر گیا۔

اِسْتَنْكَفُوْا (3) انہوں نے عار سمجھا' ناک بھوں چڑھائی۔

تعداد مادہ: 46

نَكَال (5) عذاب' سزا' عبرت انگیز سزا۔ اَنْكَالاً: بھاری بیڑیاں۔

نَمَارِقُ (1) قالین وغیرہ۔

اَلنَّمْل (3) چیونٹی (اسم جنس)۔

اَلْاَنَامِلَ (1) انگلیاں۔

تَنُوْءُ (1) تھکا دیتی ہے۔

اَلتَّنَاوُش (1) لینا۔

مَنَاصٍ (1) چھٹکارا۔

نَوْم (9) نیند' سونا۔ مَنَام: خواب' سونا۔

اَلنَّوٰی (1) کھجور کی گٹھلی۔

تعداد الفاظ: 122

و

اَلْمَوْءٗدَةُ (1) زندہ دبائی جانے والی لڑکی۔

مَوْئِلاً (1) جائے پناہ۔

اَوْبَار (1) اونٹ کے بال (جمع)۔

مَوْبِقاً (2) ہلاکت کی جگہ' ہلاکت۔ يُوْبِق: وہ ہلاک کرتا ہے۔

اَلْوَتِيْنَ (1) شہ رگ۔

اَوْثَان (2) بت۔

اَوْجَسَ (3) جی میں گھبرایا' بڑبڑایا۔

وَاجِفَة (2) ڈرنے والی' کانپنے والی۔

وَجِلَة (2) ڈرنے والی۔

وَدًّا (1) قوم نوحؑ کے ایک بت کا نام۔

اَلْوَدْقَ (2) بارش۔

ذَرْ (49) تو چھوڑ (اصل مادہ "وذر" ہے۔ لَاتَذَرْنِیْ: تو مجھے نہ چھوڑ۔

وِرْدًا (1) پیاسے۔

وُرِیَ (8) وہ چھپایا گیا۔ یُـــوَارِیْ : وہ چھپاتا ہے۔
اَوْزِعْنِیْ (5) تو مجھے توفیق دے۔ یُوْزَعُوْن: وہ ترتیب سے کھڑے کئے جاتے ہیں۔
شِیَةَ (1) داغ (اصل مادہ ''وشی'' ہے)۔
وَاصِب (2) چمٹنے والا' لازم۔
وَصِیْد (3) چوکھٹ۔ مُؤْصَدَةٌ :بند کی ہوئی۔
مَـوْضُـوْنَةٍ (1) سونے کے تاروں سے بنی ہوئی جس میں موتی ٹانکے ہوں' مضبوط بنی ہوئی۔
وَطْأً (6) روندنا' پامال کرنا۔ مَوْطِئًا : پامال کرنے کی جگہ۔
وَطَرًا (2) حاجت' ضرورت۔
وَاعِیَة (7) یادر کھنے والی' محفوظ رکھنے والی۔ یُوْعُوْنَ: وہ حفاظت کرتے ہیں' دل میں رکھتے ہیں۔ اَوْعِیَتِهِمْ: ان کی خرجیاں' جن میں چیزیں محفوظ کرتے ہیں۔

تعداد مادہ: 31

یُوْفِضُوْنَ (1) وہ دوڑتے ہیں۔
وَقَبَ (1) وہ سمٹ گیا' چھپ گیا۔
وَقُوْد (11) ایندھن' شعلہ۔ یُـوْقِـدُوْن: وہ آگ سلگاتے ہیں۔
وَكَزَ (1) اس نے گھونسا مارا۔
وَلِیْـجَةً (1) بھیدی' ولی' دوست۔ یَـلِـجُ :وہ داخل ہو جائے' وہ داخل ہوتا ہے۔
لَاتَنِیَا (1) تم سستی مت کرو (''ونی'' سے)۔
وَهَّاجًا (1) بہت چمکیلا' تابناک۔
وَهْن (9) کمزوری' ضعف۔
وَیْلٌ (40) خرابی' تباہی' افسوس۔

تعدادالفاظ: 169

ھ

هَاؤُمُ (1) تم لو' پکڑو۔
هَاتُوْا (4) تم لاؤ۔
هَبَـاءً (2) غبار کے ریزے جو روشندان میں دھوپ کے اندر نظر آتے ہیں۔
یَهْجَعُوْنَ (1) وہ سوتے ہیں۔
هَدًّا (1) دھم سے گر جانا۔

هَرَبًا (1) بھاگنا۔
یُهْرَعُوْنَ (2) وہ دوڑائے جاتے ہیں۔
هُزِّیْ (5) تو حرکت دے۔ تَهْتَزُّ: وہ ہلتی ہے' بل کھاتی ہے۔
اَهُشُّ (1) میں پتے جھاڑتا ہوں۔
هَشِیْم (2) روندا ہوا' چورا۔
مُهْطِعِیْنَ (3) دوڑ کر آنے والے۔

هَلُوْعًا (1) بے صبر، کمزور ارادہ والا۔

هَلُمَّ (2) تم آؤ، تم لے آؤ۔

هَامِدَةً (1) بے گھاس کی زمین، مردہ زمین۔

مُنْهَمِرٍ (1) موسلا دھابرسنے والا۔

هَمْسًا (1) ہلکی آواز، قدموں کی آہٹ۔

هُدْنَا (1) ہم نے رجوع کیا۔

تعداد مادہ: 21

هَيْتَ لَكَ (1) تو آجا، جلدی کر۔

مَهِيْلًا (1) بہتا ہوا۔

يَهِيْمُوْنَ (1) وہ حیران و پریشان پھرتے ہیں۔

اَلْهِيْمِ (1) پیاسے اونٹ۔

تعداد الفاظ: 34

ی

اَلْيَسَعَ (2) ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام۔

يَعُوْق (1) ایک بت کا نام جسے قومِ حضرت نوحؑ پوجتی تھی، یہ بت گھوڑے کی شکل کا تھا۔

يَغُوْث (1) قومِ حضرت نوحؑ کے ایک بت کا نام، یہ بت شیر کی شکل کا تھا۔

تعداد مادہ: 6

يَقْطِيْن (1) کدو کی بیل۔

اَيْقَاظًا (1) بیدار، جاگنے والے۔

يَنْعِهٖ (1) اس (پھل) کا پکنا۔

تعداد الفاظ: 7

فصلِ ثالث

حروف وضمائر ———— جو اعداد و شمار میں شامل نہیں

حروف وضمائر

﴿ أ: کیا، خواہ، اے۔ اجل: واسطے، سبب۔ اِذ: جس وقت، جب۔ اذاً: اس وقت، تو، تب تو۔ اِذا: جب، یکایک، ناگاہ۔ اَل: حرف تعریف، جنس۔ اَلا: خبردار، حرف تنبیہہ۔ اِلٰی: طرف، تک، حرف جار۔ اَلآن: اب، اِس وقت۔ اَلَّتِیْ: وہ کہ، جس نے کہ، اس کو کہ (اسم موصول واحد مونث)۔ اَللَّذَانِ: وہ دو اشخاص کہ۔ اَلَّذِیْ: وہ شخص کہ، جس نے کہ (اسم موصول واحد مذکر)۔ اَلَّـذِیْنَ: وہ لوگ کہ، جنہوں نے کہ، جن کو کہ (اسم موصول جمع مذکر)۔ الٓر، الٓمّٓ، الٓمّٓرٓ، الٓمّٓصٓ: حروف مقطعات میں سے ہیں۔ اَمْ، اِمَّا: یا، خواہ۔ اَمَّا: سو، مگر، لیکن۔ اِنَّ: بے شک، ضرور، یقیناً۔ اَنَّ: بے شک، ضرور، کہ، یہ کہ۔ اِنْ: اگر۔ اَنّٰی: کہاں سے، کس طرح، جہاں، کہاں۔ اَنَا: میں۔ اِنَّا: بے شک ہم۔ اَنْتُمْ تم سب۔ اَنْتُمَا: تم دو۔ اِنَّمَا: اس کے سوا نہیں ہے۔ اَوْ: یا، خواہ۔ اُوْلَآءِ: یہ سب، برائے قریب۔ اُولٰٓـئِكَ: وہ لوگ، برائے بعید۔ ای: ہاں۔ اَیٌّ: کونسا، جس، کس۔ اِیَّاكَ: تجھ ہی کو، تجھ ہی سے۔ اِیَّاکُمْ: تم ہی کو۔ اَیَّانَ: کب۔ اِیَّانَا: ہم ہی کو۔ اِیَّاہُ: اسی کو۔ اِیَّاھُمَا: ان ہی دونوں کو۔ اِیَّاھُمْ: ان ہی کو۔ اِیَّایَ: مجھ ہی کو۔ اَیْنَ: کہاں۔ اَیْنَمَا: جہاں کہیں۔ اَیُّھَا: اے۔

ب ﴿ بِ: میں، سے، پر، کو، ساتھ، بہ سبب۔ بَل: بلکہ۔ بَلٰی: کیوں نہیں۔

ت ﴿ تَ: قسم ہے، صرف اللہ کے لیے مخصوص ہے جیسے تَاللہ: اللہ کی قسم۔

ث ﴿ ثُمَّ: پھر۔ ثَمَّ: اس جگہ، وہاں، وہیں۔

ح ﴿ حَتّٰی: تک، جب تک، یہاں تک۔ حٰمٓ: حروف مقطعات ہیں۔ حَیْثُ: جہاں، جس جگہ۔ حَیْثُمَا: جس جگہ۔

ذ ﴿ ذَاكَ: یہ۔ ذٰلِكَ: یہ، وہ۔ ذٰلِکُمَا: یہ، وہ (دو کے لیے)۔ ذٰلِکُنَّ: یہ، یہی (جمع مونث حاضر کے لیے)۔ ذَانِ: یہ (دو کے لیے)۔ ذَانِكَ: یہ، وہ (دو کے لیے)

س ﴿ س، سَوْفَ: عنقریب۔

ص، ط ﴿ صٓ، طٰسٓ، طٰسٓمّٓ: حروف مقطعات میں سے ہیں۔

ع ﴿ عَسٰی: امید ہے، قریب، شاید۔ عَسَیْتُمْ: تم قریب ہوئے۔ عٓسٓقٓ: حروف مقطعات۔ عَلٰی: اوپر، پر۔ عَمَّ: کسی چیز کے متعلق، کسی وجہ سے (عَنْ + مَّا)۔ عن: سے (حرف جار)۔

ف ﴿ فَ: پس، پھر، تب، تو۔ فِیْ: میں، بیچ۔

ق ﴿ قٓ: حروف مقطعات میں سے ہے۔

ك ۞ كَ: مثل، مانند۔ كَ: تیرا، تجھ (ضمیر واحد مذکر حاضر)۔ كِ: تجھ، تیری (مؤنث کے لیے)۔ كَـأَنَّ: گویا کہ۔ كَـأَنَّمَا: گویا کہ۔ كَأَيِّ: بہت، کتنی۔ كُـلَّمَا: جب بھی، جس بار بھی۔ كَمْ: کتنے، کتنے ہی۔ كُمْ: تم کو، تمہارا۔ كَـمَـا: جیسے، جس طرح (کَ +مَا)۔ كُـمَـا: تم کو، تمہارا (دو کے لیے تثنیہ)۔ كُنَّ: تم کو، تمہارا (جمع مؤنث حاضر)۔ كَيْ: تا کہ۔

ل ۞ لِ: واسطے، لیے، تا کہ۔ لَ: البتہ، بے شک۔ لَا: نہیں، نہ۔ لات: نہیں (مؤنث کے لیے)۔ لات حین مناص: اس وقت چھٹکارا نہیں۔ لٰكِنَّ: مگر، لیکن، پر۔ لٰـكِنَّا: لیکن ہم، لٰكِنِّيْ: لیکن میں۔ لَدٰى: نزدیک، پاس۔ لَدُنْ: نزدیک، پاس۔ لَدَيَّ: میرے پاس۔ لَسْـتُ: میں نہیں ہوں۔ لَسْتُمْ: تم نہیں ہو (مذکر)۔ لَسْتُنَّ: تم (عورتیں) نہیں ہو۔ لِكَيْ: تا کہ، اس لیے کہ۔ لِمَ: کیوں، کس لیے۔ لَمَّا: جب، مگر، ابھی نہیں۔ لَنْ: ہرگز نہیں۔ لَوْ: اگر، کاش۔ لَيْسَ: نہیں ہے۔ لَيْسَتْ: وہ (مؤنث) نہیں ہے۔ لَيْسُوْا: وہ نہیں ہیں۔

م ۞ مَا: نہیں، کیا، وہ چیز، جو کچھ، جس کو۔ مَاذَا: کیا چیز، کیا ہے۔ مَتٰى: کب۔ مِمَّا: کس چیز سے، اس چیز سے۔ مَنْ: کون، جو شخص کہ۔ مِنْ: سے۔ مَنْ ذَا: کون ہے۔ مَهْمَا: جب بھی۔

ن ۞ نَا: ہمیں، ہمارا۔ نَحْنُ: ہم۔ نَعَمْ: ہاں۔

و ۞ وَ: اور، قسم وغیرہ۔ وَالْفجر: قسم ہے فجر کی۔

ہ ۞ ہٗ: اس کو، اس کا (مذکر کے لیے) وغیرہ۔ هَا: اس کا، اس کو (مؤنث کے لیے) وغیرہ۔ هٰذَا: یہ (واحد مذکر) هٰذان: یہ دو (تثنیہ مذکر)۔ هٰذِهٖ: یہ (واحد مونث)۔ هَاتَيْنِ: یہ دو (تثنیہ مؤنث) هٰؤُلَاءِ: یہ (جمع)۔ هُوَ: وہ (واحد مذکر)۔ هِيَ: وہ (واحد مؤنث)۔ هُمَا: وہ دو (تثنیہ مذکر و مؤنث)۔ هُمْ: وہ سب (جمع مذکر)۔ هُنَّ: وہ سب (جمع مؤنث)۔ هٰـكَذَا: اسی طرح۔ هٰهُـنَـا: اُس جگہ، یہاں۔ هُـنَـالِكَ: وہاں، اس موقع پر، اس وقت۔ هَلْ: کیا، بے شک۔

ی ۞ ی: میرا، میری، مجھے۔ اکثر بطور مفعول یا مضاف الیہ استعمال ہوتی ہے۔ مفعول کی مثال: جَـعَلَنِيْ (جَعَلَ + نِ + يْ) اس نے مجھے بنایا۔ درمیان والے نون کو نون وقایہ کہتے ہیں کیونکہ یہ فعل اور ی ضمیر کے درمیان رابطہ قائم کرتا ہے۔ مضاف الیہ کی مثال: قَـمِيْصِيْ (قَمِيْصِ + يْ) میری قمیص۔ يَا: اے۔ يَـاأَيُّهَا: اے (برائے مذکر) يَا أَيَّتُهَا: اے (برائے مؤنث)۔

قرآنی نعت

شعری محاسن کا مختصر جائزہ

اس نعت کا ہر شعر قرآنی تلمیحات کے پردۂ اجمال میں مطالب و مفاہیم کا ایک سمندر اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے مگر سطورِ زیرِ نظر میں مضامین کی معنوی گہرائی سے قطع نظر صرف فنی حوالے سے نعت کے شعری محاسن کا مختصر جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

شعری محاسن بحیثیت مجموعی:

(i) اس نعت کے ہر شعر کا بنیادی مضمون براہِ راست قرآن سے ماخوذ ہے۔

(ii) نعت کا کوئی شعر بھی صنائع معنوی و لفظی سے خالی نہیں ہے۔

(iii) نعت کے تمام اشعار تلمیحات سے مزیّن ہیں بلکہ بعض اشعار میں تین تین اور چار چار تلمیحات بھی ہیں۔

(iv) تمام اشعار میں اندرونی قوافی کا استعمال کیا گیا ہے بلکہ بعض مصرعوں میں چار چار قوافی بھی ہیں۔ اس ضمن میں ایک منفرد تجربہ یہ کیا گیا ہے کہ پوری نعت میں تمام اندرونی قوافی (فدا، کھلا، رہا، ثناء، گیا، ادا، خدا، رمیٰ، علا، مصطفیٰ، نڑی، دوسَرا، دلربا، لگا، والضحیٰ، قلی، رضا، عطا) اور ردیف (کا) آپس میں ہم آواز ہیں۔

(v) نبی کریم ﷺ کے لیے صیغۂ تخاطب نہایت مؤدبانہ (آپ کا، آپ کی) استعمال کیا گیا ہے اور پوری نعت میں تُو، تیرا، وغیرہ صیغوں سے اجتناب کیا گیا ہے۔

(vi) پوری نعت میں متعدد ایسی تراکیب (زیرِ اضافت اور واؤ عطفی کے استعمال سے) لائی گئی ہیں جو تین تین، چار چار الفاظ سے مرکب ہیں اور ادبی و صوتی لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔

شعری محاسن مفرد اشعار میں:

شعر 1:

حرفِ صَلُّوا[1] کی توقیر پر میں فدا، حرزِ جاں ہے درود و سلام آپؐ کا

رازِ تفسیر فرمانِ ذِکْرَکْ[2] کھلا، جان ہے دونوں عالم کی نام آپؐ کا

نعت کا آغاز اس حکم ربانی کی تلمیح سے ہوا ہے جس میں مومنین پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ صلوٰۃ و سلام کا

---

1 سورۃ الاحزاب آیت: 56 2 سورۃ الانشرح آیت: 4

''حرزِ جاں'' ہونا گویا اس حکمِ ربانی کے جواب میں نعرۂ لبیک ہے۔ پہلے مصرعے میں اس کا دائرہ شاعر کی اپنی ذات تک محدود ہے مگر دوسرے مصرعے میں لفظ ''جان'' کے مفہوم نے پوری کائنات کا احاطہ کرلیا ہے جب کونین کی تمام مخلوق تاجدارِ کونین ﷺ کے درود وسلام کو وظیفۂ جان کے طور پر اپناتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ___________ مگر یہ مفہوم وتفصیل شعر میں لفظی طور پر کہیں بھی موجود نہیں۔ شعر میں دو قرآنی تلمیحات ہیں۔

شعر 2:

وہ جو نوری مَلک تھا ،وہ پیچھے رہا، آگے سدرہ سے خیرالبشرؐ خود گیا

قَـابَ قَـوْسَيْـنِ[3] پر چشم ودل کی ثناؔ[4] مرحبا! مرحبا! یہ مقام آپؐ کا!

''پیچھے''، اور''آگے'' میں تضاد وتقابل ہے۔ اسی طرح ''ملک'' اور ''بشر'' میں بھی یہی صنعت استعمال ہوئی ہے۔ ''قابِ قوسین'' کی ترکیب وتلمیح اُردو ادب وشاعری میں معروف ہے مگر ''قابِ قوسین پر چشم ودل کی ثناء'' ایک نئی چیز ہے ___________ اس شعر میں تین تلمیحات ہیں۔ پہلے مصرعے میں مذکور واقعہ کی تفصیلات احادیث میں ملتی ہیں جبکہ دوسرے مصرعے میں دو تلمیحات قرآنی آیات سے ماخوذ ہیں۔

شعر 3:

آپ کی ہر ادا، حسبِ وحیٔ خدا، خوئے لینتؔ[5] ہو یا امرِ قتل و رَمٰـــــی[6]

کیفِ وَاسْجُدْ[7] میں وہ قُربِ ذَاتِ عُلا، شرطِ یَنْطِقُ[8] میں حسنِ کلام آپ کا

شعر کے آغاز واختتام پر ''آپ کی .... آپ کا'' ایک خاص صوتی آہنگ پیدا کر رہا ہے۔ اسی طرح پہلے مصرعے میں چار عدد قوافی بھی (ادا، خدا، یا، رمٰی) صوتی لحاظ سے قابلِ توجہ ہیں ___________ ''خوئے لینت'' اور ''امرِ قتل'' میں معنوی تقابل وتضاد ہے ___________ ''امر'' اور ''رمٰی'' دو الفاظ ''صنعتِ مقلوبِ کُل'' کی خوبصورت مثال ہیں۔ لفظ ''امر'' کو الٹا پڑھنے سے لفظ ''رما'' بنتا ہے اور ''رما'' کو الٹانے سے ''امر'' بنتا ہے۔ اس شعر میں ''امر'' (بمعنی کام اور حکم) اور ''کیف'' (بمعنی کیفیت اور سرور) دو الفاظ اس طرح استعمال ہوئے ہیں کہ ان میں سے ہر لفظ اپنی اپنی جگہ پر ہر دو معانی سے مفہوم پیدا کر رہا ہے ___________ کسی لفظ کا کوئی سا معنی مراد لیں جملہ بامعنی رہے گا۔ ''کیف'' اور ''قرب'' میں ایک صوتی تعلق ہے۔ دوسری طرف ''شرطِ ینطق'' میں ''ط'' کی تکرار سے پیدا ہونے والا صوتی تاثر بھی خوب ہے۔ اس شعر میں ایک ساتھ چار قرآنی تلمیحات کا استعمال کا ایک اہم اور منفرد تجربہ ہے۔

3۔ سورۃ النجم آیت:9　　4۔ سورۃ النجم آیات:11، 17　　5۔ سورۃ آل عمران آیت 159

6۔ سورۃ الانفال آیت:17　　7۔ سورۃ العلق آیت:19　　8۔ سورۃ النجم آیت:3

دیکھو، تابِ رخِ انورِ مُصطفٰیؐ، شانِ محبوبیٔ آیۂ قَدْ نَرٰی[9]

شعر 4: کعبہ بھولا نہیں قبلہؑ دو سَرا، وہ نِگہ آپؐ کی، وہ پیام آپؐ کا

صرف ایک لفظ (دیکھو) کے علاوہ پہلے پورے مصرعے میں کوئی مفرد لفظ استعمال نہیں ہوا۔ گویا پورا مصرعہ دو تراکیب (ہر ترکیب میں تین تین اضافتیں استعمال ہوئی ہیں) پر مشتمل ہے۔ خوبصورت قرآنی تلمیح اس پر مستزاد ہے۔ کعبہ اور قبلہ بظاہر ہم معنی الفاظ ہیں لیکن ان دونوں کا الگ الگ مفہوم میں ایک جگہ اتصال گویا ''قرانُ السعدَین'' ہے۔ کعبہ اپنی تمام تر عظمت اور فضیلت کے باوجود قبلۂ کونینؐ کا ابدالاباد تک ممنونِ احسان ہے کہ آپؐ کی خواہش کی تکمیل کے طفیل اسے پھر سے ''قبلہ'' کا درجہ عطا ہوا۔ اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے ''کعبہ بھولا نہیں'' اپنے انداز و لہجہ میں ایک بلیغ اور پرتاثیر جملہ ہے۔ ''آپؐ کی'' اور ''آپؐ کا'' کی تراکیب میں الفاظ کا تکرار بھی خوش آہنگ محسوس ہوتا ہے۔

شعر 5: خُوب سمجھا سبق میں نے حُجرات کا، مسئلہ جَہر و تقدِیم واَصوات[10] کا

حکمِ تکریم[11] کا شانۂ دِلرُبا! احترام آپؐ کا، احترام آپؐ کا

''حجرات کا'' اور ''اصوات کا'' __________ خوبصورت صوتی تاثر ہے۔ ''جَہر وتقدیم واصوات'' تین الفاظ نہایت اختصار سے پورے تین مضامین کے مفاہیم کی نمائندگی کر رہے ہیں __________ ''حکمِ تکریم کا شانۂ دلربا'' __________ پانچ الفاظ سے مرکب اس ترکیب میں ''ک'' اور ''ر'' کی تکرار سے پیدا ہونے والا صوتی آہنگ لائقِ توجہ ہے۔ شعر میں تین قرآنی آیات سے تلمیحی استفادہ کیا گیا ہے۔

آپؐ کا روضہ جنت کا ٹکڑا لگا، حرفِ کُــــنْ کا ہے نقطۂ یکتا، لگا

شعر 6: اَنْــتَ فِیْہِــمْ[12] کے لفظوں کا نقشا لگا، تب لگا کہ ہے عالم تمام آپؐ کا

شعر ''آپؐ کا'' سے شروع ہو کر ''آپؐ کا'' پر ہی ختم ہو رہا ہے __________ روضۂ اقدس کی تشبیہہ، لفظ ''کن'' کے نقطے کے ساتھ، ایک نکتۂ خاص کی حیثیت رکھتی ہے (تشریح کے لیے بہت طوالت درکار ہے)۔ ''نقطۂ یکتا'' کی ترکیب اپنے صوتی آہنگ اور معنوی گہرائی کے اعتبار سے منفرد ہے __________ لفظ ''یکتا'' کے دو معانی ہیں (اکیلا اور بے مثال) اور ترکیبِ زیرِ نظر میں بہ یک وقت دونوں معانی ہی مراد ہیں۔

---

9. سورۃ البقرہ آیت: 144 10. سورۃ الحجرات آیات: 2،1 11. سورۃ الحجرات آیات: 5،4 12. سورۃ الانفال آیت: 33

''حرفِ کن کا ہے نقطۂ یکتا لگا'' ______ دراصل اس چھوٹے سے جملے میں بہت سے لفظی و معنوی صنائع موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i) معنوی اعتبار سے بہت پر مغز جملہ ہے جس کی تشریح کے لیے بہت تفصیل درکار ہے۔

ii) ایک انوکھی اور اچھوتی تشبیہہ اس جملہ میں استعمال ہوئی ہے۔

iii) ''حرفِ کن'' کے حوالے سے اس میں تلمیح بھی موجود ہے۔

iv) ''نقطۂ یکتا'' کی خوبصورت ترکیب جو لفظی و معنوی دونوں اعتبار سے بہت اہم ہے۔

v) ''ک'' اور ''ق'' کا استعمال اس جملے میں چار دفعہ ہوا ہے۔ یہ تکرارِ حرفی ایک خوشگوار صوتی آہنگ پیدا کر رہی ہے۔

vi) سب سے بڑھ کر یہ کہ اس جملہ میں ''صنعتِ ایہام'' پائی جاتی ہے۔ یہ ایہام لفظ ''لگا'' کے استعمال سے پیدا ہوا ہے۔

جملے کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ ''نقطہ لگا ہوا ہے'' جبکہ ''لگا'' کا دوسرا مفہوم ہے ''محسوس ہوا''۔ ______

اس شعر میں ''الف'' کے دوہرے قافیے (ٹکڑا لگا، یکتا لگا، نقشا لگا) کا صوتی آہنگ بھی اپنی جگہ اہم ہے۔

شعر 7:

صاحبِؐ فخرِ دلدارئ وَالضُّحیٰ[13]، زیب و زَینِ سرِ مسندِ مَا قَلیٰ[14]

جب وہؐ پوچھیں رضا، ہو نچھاور عطا[15]، ہوگا محشر میں یہ بھی غلام آپؐ کا

شعر میں ایک ساتھ تین تلمیحات استعمال ہوئی ہیں۔ آخری شعر میں بیان مدعا سے نعت کا انداز اُردو کے روایتی قصائد کا سا لگتا ہے ______ شعر کا پہلا مصرعہ دو تراکیب پر مشتمل ہے اور اس مصرعہ میں کوئی ایک لفظ بھی مفرد استعمال نہیں ہوا۔ ایسی طویل تراکیب اردو ادب و شاعری میں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ ''زیب و زین'' کی ترکیب خوش آہنگ ہے۔ اس ترکیب میں ''ز'' کی تکرار اور ''سرِ مسند'' میں ''س'' کی تکرار ہے۔ چونکہ ''س'' کی طرح ''ز'' بھی ''حروفِ صفیریہ'' میں سے ہے۔ اس طرح ایک ترکیب کے اندر چار متصل ''حروفِ صفیریہ'' کی تکرار ایک غیر معمولی تجربہ ہے۔

---

13 مراد سورۃ الضحیٰ   14 سورۃ الضحیٰ آیت:3   15 سورۃ الضحیٰ آیت:5

کتابیات

نمبر شمار	کتاب	مصنف رمرتب	اشاعت
1۔	آبِ حیات	مولانا محمد حسین آزاد	دارالاشاعت لاہور 1960
2۔	اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ	پنجاب یونیورسٹی	پنجاب یونیورسٹی پریس 1964
3۔	اردو رسم الخط	سید محمد سلیم	المحزن پریس کراچی 1981
4۔	اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ	محمد ایوب قادری	ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور 1986
5۔	المعجم المفہرس	محمد فؤاد عبدالباقی	سہیل اکیڈمی لاہور 1975
6۔	تاریخِ ادب اُردو	رام بابو سکسینہ	رام نین لعل پریس الہ آباد 1940
7۔	تفہیم القرآن	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی	مکتبہ تعمیر انسانیت 1981
8۔	سرگذشتِ الفاظ	احمد دین	عالمگیر پریس لاہور 1932
9۔	قاموس القرآن	قاضی زین العابدین	دارالاشاعت۔کراچی 1994
10۔	مفردات القرآن (اردو ترجمہ)	امام راغب اصفہانی	اہل حدیث اکادمی لاہور 1971
11۔	ہندوستانی لسانیات	محی الدین قادری زور	مکتبہ معین الادب 1961
12۔	لسانی مطالعے	پروفیسر غازی علم الدین	مثال پبلشرز، فیصل آباد 2015

اردو رعربی لغات

نمبر شمار	کتاب	مصنف رمرتب	اشاعت
13۔	المنجد۔ عربی اردو لغت	مجلسِ ترتیب المنجد	دارالاشاعت کراچی 1975
14۔	علمی اردو لغت	وارث سرہندی	علمی کتاب خانہ 1983
15۔	فرہنگ آصفیہ	مولوی سید احمد دہلوی	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 1986
16۔	فیروز اللغات اردو	مولوی فیروز الدین	فیروز سنز لاہور 1999
17۔	نسیم اللغات	نسیم امروہوی	شیخ غلام علی اینڈ سنز 1996

''قرآنی اردو'' بنیادی طور پر اُردو دان حضرات کیلئے قرآنی مطالب و معانی تک رسائی آسان بنانے کی خاطر ترتیب دِی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مقدمہ میں خالص لسانی نقطہ نظر سے قرآنی عربی کے اُردو پر اثرات و نفوذ کا مختصراً جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں قرآنِ حکیم کے تقریباً 1200 ایسے لفظی مادوں کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے جو اُردو میں مستعمل ہیں۔ پھر ہر مادہ سے ماخوذ اُردو الفاظ کی نشاندہی کر کے بطورِ حوالہ ایسے دستیاب اُردو اشعار بھی درج کئے گئے ہیں جن میں وہ الفاظ (اصل یا ماخوذ حالت میں) استعمال ہوئے ہیں۔ اس طرح شعری ذوق رکھنے والے حضرات کی تسکین کا سامان بھی اس میں موجود و میسّر ہے۔ اس کتاب کی مدد سے نہ صرف اُردو دان حضرات کو اپنی ہی زبان کے حوالے سے قرآن کے غالب ذخیرہ الفاظ کے مفاہیم کا ادراک حاصل ہوسکتا ہے بلکہ اُردو زبان و ادب کے طلباء بھی اُردو کے وافر ذخیرۂ الفاظ کی تفہیم و تعلیم کے سلسلے میں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ دورانِ تحقیق میں سامنے آنے والے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 94 فیصد قرآنی الفاظ اُردو میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مستعمل ہیں اور صرف 6 فیصد قرآنی الفاظ ایسے ہیں جو اُردو دان حضرات کیلئے غیر معروف ہیں۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمانانِ برصغیر کیلئے قرآنِ حکیم کے مطالب و مفاہیم کو بحوالہ اُردو سمجھنا کس قدر آسان ہے۔

https://www.facebook.com/quraniurdu
colashiqhussain@gmail.com
Mob: 0320-4147664

Price Rs: 650/-